بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ح"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالے

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی


میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابُ الحاء

حا۔ حروف تہجی میں سے چھٹا حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد آٹھ ہے۔ اور اصطلاح علم حدیث میں "ح" اشارہ ہے تحویل کی طرف، یعنی ایک سند سے دوسری سند کی طرف منتقل ہونے کا۔

بابُ الحاء مع الالف

حاءٌ۔ اونٹ کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

لَا حَاءٌ وَّلَا سَاءٌ۔ ایک مثل ہے، یعنی نہ اچھا نہ برا [illegible]رد نہ عورت۔

حَاحَا۔ بِالتَّيْسِ بکروں کو بلانا (پانی پینے کے لئے)۔

[illegible]نا۔ ایک کانٹے دار درخت ہے۔

بابُ الحاء مع الباء

حُبٌّ یا حُبٌّ۔ محبت کرنا، دوستی کرنا، جیسے اِحْبَابٌ ہے۔

تَحَبُّبٌ۔ دوستی ظاہر کرنا۔

حَبٌّ۔ دانہ۔

تَحْبِيْبٌ کھیت میں دانہ آجانا۔

مَحَبَّةٌ اور حِبَابٌ۔ دوستی۔

تَحَابٌّ۔ ایک دوسرے سے دوستی رکھنا۔

اِسْتِحْبَابٌ۔ پسند کرنا، اچھا جاننا

حَبَابٌ۔ شبنم، پانی کا حباب جو اوپر اٹھتا ہے۔ جیسے حَبَبٌ ہے۔

وَيَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح بارش کے اولے ہوتے ہیں اس طرح ہنستے تھے (یعنی آپ کے دندان مبارک اولوں کی طرح صاف اور چمکدار تھے۔

يُلْقِيْ اِلَيْهِمُ الْحُبُوْبَ۔ ان کی طرف مٹی کے ڈھیلے پھینکتے تھے۔

يَصِيْرُ طَعَامُهُمْ اِلٰى رَشْحٍ مِّثْلِ حَبَابِ الْمِسْكِ۔ بہشتیوں کا کھانا ایک پسینہ ہو کر نکلے گا، جیسے مشک کے دانے ہوتے ہیں۔ (یعنی خوشبودار، اس میں بدبو نہ ہوگی، جیسے دنیا کے پاخانہ اور پیشاب میں ہوتی ہے)

طِرْتَ بِعُبَابِهَا وَفُزْتَ بِحَبَابِهَا۔ (یہ حضرت علی رض نے حضرت ابوبکر صدیق رض کی تعریف میں کہا) تم تو اسلام کے عالی مرتبہ تک اڑ گئے اور تم نے اسلام کا صاف اور پاک پانی پیا۔ اسلام کا جہاں گہرا اور خالص پانی تھا وہاں تک پہنچ گئے۔

اَلْحُبَابُ شَيْطَانٌ۔ حباب تو شیطان کو کہتے ہیں (اور سانپ کو بھی کہتے ہیں اس لئے آنحضرت نے اس نام کو مکروہ سمجھا)

فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ پھر وہ لوگ اس طرح اُگیں گے، جیسے ترکاری یا پھول کا بیج ندی کے کوڑے کرکٹ میں اُگتا ہے (وہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس کو پانی اور کھاد ملتا ہے)

نہایہ میں ہے کہ حِبّہ بکسرہ حا، ترکاری بھاجی اور پھولوں کے بیج کو کہتے ہیں۔ اور حَبّہ بہ فتحہ حا گیہوں یا جَو کے دانہ کو اور جو اس کے مانند ہو جیسے مسور، جوار، چنا وغیرہ۔ بعضوں نے کہا حِبّہ سے اس حدیث میں خرفہ کی بھاجی مراد ہے کیونکہ وہ جلد اُگ آتی ہے۔ عربی میں اس کو بَقْلَةُ الْحَمْقَاءِ کہتے ہیں۔

مِنْ بَیْنِ حِبِّہٖ۔ اپنے محبوب کے پاس سے۔

اِنَّهَا حِبَّةُ اَبِیْكِ (آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہ رضہ سے فرمایا عائشہ تیرے باپ کی چہیتی ہے (یہ آپ نے حضرت فاطمہ رضہ سے اس وقت فرمایا جب انھوں نے دوسری بیویوں کی طرف سے حضرت عائشہ رضہ کا شکوہ کیا۔ حضرت فاطمہ تو اپنے پدر بزرگوار کی عاشق زار تھیں۔ انھوں نے آنحضرت ص کا یہ ارشاد سُنکر کہا اب میں حضرت عائشہ کے مقدمہ میں کبھی نہیں بولوں گی)۔

وَمَنْ یَجْتَرِئُ عَلٰی ذٰلِكَ اِلَّا اُسَامَةُ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ اس بات کی جرأت کون کرسکتا ہے اُسامہ رضہ کے سوا جو آنحضرت ص کا چہیتا ہے (اُسامہ رض حضرت زید رض کے بیٹے تھے جو آنحضرت ص کے متبنّٰی تھے۔ آپ اُسامہ رض کو بہت چاہتے تھے)۔

نَهَانِیْ حِبِّیْ۔ مجھ کو میرے دوست نے منع کیا ہے۔

فَآثَرْتُ حِبَّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِبِّیْ (حضرت عمر رض نے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہ رض سے کہا جب اُنھوں نے یہ شکایت کی کہ آپ نے حضرت اسامہ کی تنخواہ مجھ سے زیادہ کیوں رکھی؟ کہ اُسامہ رض کے والد حضرت زید رض آنحضرت کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے اس لئے) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر مقدم رکھا۔

بعضوں نے دونوں کو حُبِّیْ بہ ضمہ حا پڑھا ہے یعنی میں نے آنحضرت ص کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا۔

عَلَیْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ۔ تم اس کالے دانے (یعنی کلونجی) کو لازم کرلو (وہ ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا)۔

هُوَ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔ اُحد ایک پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اُحد کے لوگ یعنی انصار ہم سے محبت رکھتے ہیں اور ہم ان سے محبت رکھتے ہیں۔ بعضوں نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور جمادات ونباتات میں بھی اللہ تعالٰی نے نفس رکھا ہے اور وہ محبت و عداوت کے محل ہوسکتے ہیں۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ کھجور کی لکڑی آنحضرت ص کی جدائی پر رو ٹی تھی اور پتھر آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور درخت آپ کے بلانے سے چلے آتے تھے۔ بعضوں نے کہا اُحد کے پہاڑ سے یہاں مدینہ طیبہ مراد ہے کیونکہ جب کوئی مدینہ آتا ہے تو پہلے اس کو اُحد کا پہاڑ نظر پڑتا ہے)

اُنْظُرُوْا حُبَّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ۔ دیکھو انصار کھجور سے کیسی محبت رکھتے ہیں (ایک روایت میں اُنْظُرُوْا کا لفظ نہیں ہے صرف اتنا ہے حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرُ یعنی انصار کی محبوب کھجور ہے)۔

کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ۔ دو کلمے اللہ کو پسند ہیں (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ)۔

اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ اللہ کی راہ میں محبت (نہ کہ کسی دنیوی غرض سے) ایمان کا ایک جز ہے (اور رسول کی محبت یہ ہے کہ ہر بات میں آپ کی پیروی کرے، یہ نہیں کہ محبت کا دم بھرے یا طبعی محبت رکھے، کیونکہ طبعی محبت تو ابو طالب کو بھی آپ کے ساتھ تھی، مگر ان کے ایمان کا حکم نہیں کیا گیا)

حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (کوئی تم میں سے اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا) جب تک اپنے باپ، بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ۔ اللہ اس سے محبت رکھتا ہے

بھی اس سے محبت رکھ۔

اِلَّا اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (میرے پاس تو قیامت کے لئے کوئی سامان نہیں ہے) صرف یہ ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔

آپ نے یہ سنکر فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ آدمی قیامت کے دن اُسی کے ساتھ ہوگا، جس سے محبت رکھے۔

اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَ اَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ۔ میں اُس سے (یعنی امام حسنؓ سے) محبت رکھتا ہوں، یا اللہ تو بھی اُس سے محبت رکھ، اور جو کوئی اُس سے محبت رکھے، اُس سے بھی محبت رکھ، (سبحان اللہ، امام عالی مقام کے ساتھ محبت رکھنے سے آدمی خدا کا محبوب بن جاتا ہے)۔

لَا شَیْءَ اَحَبَّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ۔ اللہ تم کو اس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے کہ اس کی تعریف کی جائے (اسی نے اپنے بندوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اُس کی ثنا اور صفت کریں اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے)۔

کَانَتْ تُحِبُّہٗ وَمَا وَلَدَتْہٗ اُمُّ اَیْمَنَ۔ پھر یہ بیان کیا کہ آنحضرتؐ کو اُمّ ایمن اور ان کے فرزند (اسامہ) سے محبت تھی۔

اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ ثُمَّ صَبَرَ۔ جب میں اپنے بندے کو اُس کی آنکھیں لے کر (اندھا کر کے) آزماؤں، پھر وہ صبر کرے۔

اِذَا اَحَبَّ لِقَاءِیْ۔ جب مجھ سے ملنا پسند کرے یعنی موت کو۔

اِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ تو قیامت میں اُس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ درجہ اور مرتبہ میں اس کے برابر ہوگا)۔

عَلَامَۃُ حُبِّ اللّٰہِ۔ اللہ کی محبت کی نشانی (یعنی اللہ کی محبت بندے کے ساتھ یا بندے کی محبت اللہ کے ساتھ یا بندوں کی محبت ایک دوسرے کے ساتھ جو خالص خدا کے لئے ہو)۔

حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہٗ۔ یہاں تک کہ میری محبت اُس کو گھیر لیتی ہے (میرے حکموں کے سوا وہ کسی کا حکم نہیں سنتا)۔ اُس کا سننا میں ہوتا ہوں (اس کا دیکھنا میں، اس کا ہاتھ میں یعنی وہ میری یاد اور دھیان میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ سوائے میرے نہ وہ کچھ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے، نہ دھیان کرتا ہے)۔

اُحِبُّ الْقَیْدَ۔ میں خواب میں یہ دیکھنا کہ پاؤں میں بیڑی پڑی ہے پسند کرتا ہوں (کیوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ آدمی شریعت کے حکموں پر چلے گا، گناہوں سے باز رہے گا۔ اور گلے میں طوق دیکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ دوزخیوں کا تمغہ ہے)۔

مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَۃَ اِلَّا یَوْمَئِذٍ۔ مجھ کو حکومت اور ریاست اُسی دن پسند آئی۔

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ۔ پھر آپ کو تنہائی (خلوت) اچھی لگنے لگی (یہ نبوت سے پہلے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ راز تھا کہ دنیا کے تعلقات اور فضولیات سے دل پھر جائے اور خدا کی محبت دل بھر جائے)۔

یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَ الْعَسَلَ۔ آپ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

کَانَ یُحِبُّ الْحَلْوَ الْبَارِدَ۔ آپ میٹھی سرد کو پسند کرتے تھے۔

اَلْمُؤْمِنُ حُلْوٌ یُحِبُّ الْحَلْوَ۔ مومن شیریں ہے شیرینی کو پسند کرتا ہے۔

تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ۔ اور وہ شخص جنھوں نے خالص خدا کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھی، اسی محبت پر اکٹھا ہوئے اور اسی محبت پر جدا ہوئے (یعنی حاضر و غائب ایک دوسرے کے دوست رہے، نہ یہ کہ منہ پر دوستی اور پیٹھ پیچھے کچھ نہیں)۔

لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلَ النِّکَاحِ۔ جب کسی مرد اور عورت میں محبت ہو تو ان دونوں کی محبت بڑھانے کے لئے ہم نے نکاح سے بہتر کوئی بات نہیں دیکھی (نکاح سے عشق اور زیادہ ہو جاتا ہے اور زنا سے دشمنی پیدا ہوتی ہے)۔

اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ۔ یا اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنی محبت مجھ کو عنایت فرما۔ یعنی یہ کہ تو مجھ سے محبت کرنے لگے یا میں تجھ سے محبت کرنے لگوں (اسی طرح حُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ کے بھی دونوں معنی ہو سکتے ہیں)۔

حَتّٰى تَحَابُّوْا ایمان کب کہ آپس میں دوست بن جاؤ!

حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (آدمی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا) جب تک اپنے بھائی مسلمان کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو (یعنی مال اور عزت اور آبرو، دین و دنیا کی بھلائی کا، جیسے اپنے لئے خواستگار ہو، ویسا ہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی چاہے اس کا خیر خواہ رہے اگر اپنے مسلمان بھائی کا اپنے برابر خیر خواہ نہ ہو تو ایمان کامل نہیں ہے اور جو کہیں مسلمان بھائی کا بد خواہ ہو اس سے حسد رکھے تو پھر تو ایمان ہی سے گیا گزرا۔ خدا اپنی پناہ میں رکھے[1])۔

اَلْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ۔ جو لوگ میرے جلال اور بزرگی پر نظر ڈال کر آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں (یعنی خدا کے لئے محبت رکھتے ہیں نہ کہ کسی دنیوی غرض سے)۔

جَعَلُوْا يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّهُ اللّٰهُ۔ صحابہ رضہ نے کیا کیا کہ آنحضرت صلعم کے وضو سے بچا ہوا پانی اپنے بدنوں پر پھیرنے لگے (اس طرح اظہار محبت کیا) آپ نے فرمایا، جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ اللہ اُس سے محبت کرے تو وہ سچائی کو لازم کر لے (مطلب یہ ہے کہ صرف ظاہری تعظیم اور تکریم سے اللہ کی محبت کا درجہ نہیں ملنے کا جب تک کہ اللہ کے احکام پر عمل نہ کرے (ہمارے زمانہ میں بے وقوف لوگوں نے آنحضرت صلعم کی محبت بس یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپ کا نام سُنا تو انگلیاں چوم لیں[2] میلاد شریف پڑھوا دیا۔ ولادت کے ذکر کے وقت کھڑے ہو گئے قبر شریف پر گئے تو قبر کو بوسہ دے لیا، وہاں پیشانی رگڑ دی۔ اور نہ کسی سنت سے غرض ہے نہ فرض سے بلکہ سنت پر چلنے والے سے عداوت رکھتے ہیں۔ اُس کو وہابی دشمن دین سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ کہاں سے کہاں ہو رہے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے اس حدیث میں صاف بتا دیا کہ ایسی ظاہری باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اگر اللہ اور رسول صلعم کی محبت کا دعوے ہے تو شریعت کی پیروی اختیار کرو۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ)

اَحَبُّ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ وَاَحَبُّ الرِّجَالِ زَوْجُهَا آنحضرت کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہ رضہ تھیں، اور مردوں میں اُن کے شوہر یعنی حضرت علی رضہ (ایک روایت میں ہے کہ بیویوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت عائشہ رضہ تھیں، اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت صدیق اکبر رضہ تھے۔ متفق)

فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ۔ جس نے عربوں سے محبت رکھی، اُس نے میری وجہ سے ان سے محبت رکھی (کیونکہ میں بھی عربی ہوں)۔

حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ۔ دانہ بال میں (یہ ایک بے معنی کلام ہے بنی اسرائیل نے شرارت اور تمسخر کی راہ سے اس کو کہنا شروع کیا، جب اُن کو حکم ہوا تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے جاؤ)

مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ۔ ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالٰے کو اس کی عبادت کی جانا پسند نہیں ہے (یعنی ان دنوں میں عبادت کرنا اس کو بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ پسند ہے)۔

اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ۔ یا اللہ تیری مخلوق میں جو سب سے زیادہ تجھ کو محبوب ہو، اُس کو لے کر آ (وہ) میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ پھر حضرت علی آئے اور آپ کے ساتھ کھایا۔)

اِس حدیث سے روافض نے حضرت علی رضہ کی خلافت بلا فصل

---

[1] معاذ اللہ! مسلمانوں کو اس حدیث میں غور کرنا چاہئے اور آپس کے حسد اور عداوت کو دور کرنا چاہئے اور نہ ان کے ایمان کی خیر نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

[2] گر کبھو مولود کر ڈالیں ہزار | یہ نہ ہو سنت نبی کی آشکار | گیارھویں غوث کی ہر سال میں | چوم لیویں انگلیاں ہر حال میں

لیک دختر کا جو ہووے ہے جوان | ہو نہ ہر گز عقد ثانی لے میاں | ناک کٹ جاتی ہے سوداگر تھا | جاکے بازاروں سے خدیکر دل

[3] مصنوع میں بلا اختلاف …

پر دلیل لی ہے۔ ادھر بعض متعصبین اہلِ سنت نے خواہ مخواہ اس حدیث کو موضوع بنانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ "اَحَبِّ خَلْقِكَ" کو "خلافت" سے کیا واسطہ؟ غایۃ فی الباب یہ ہے کہ حضرت علی رض حضرت صدیق رض سے افضل ہوں گے، اگر خلافت مسلمانوں کے مشورے سے قائم ہوتی ہے، اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خلیفہ سارے جہان کے مسلمانوں سے افضل ہو۔ (مترجم)

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔ جو شخص (مرتے وقت جب زندگی سے مایوس ہو جائے) اللہ سے ملنا پسند کرے، اللہ بھی اُس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

كَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتٰبِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ۔ جس باب میں آپ کو کوئی خاص حکم نہ ہوتا، تو آپ اس میں اہلِ کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے (بعضوں نے کہا یہ امر ابتدائی زمانہ اسلام میں تھا جب تک آپ کو اُمید تھی کہ اہلِ کتاب مجھ پر ایمان لے آئیں گے جب انھوں نے عناد اور مخالفت پر کمر باندھی، تو پھر آپ ہر باب میں ان کی مخالفت پسند کرنے لگے)۔

صِلَةُ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ۔ ناطا جوڑنے سے عزیزوں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

اِجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ۔ یا اللہ تیری محبت کو اُس سے بھی زیادہ ہو، جتنی مجھ کو اپنے نفس سے محبت ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ۔ اللہ جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے اُن کو آزماتا ہے (آفتیں اور بلائیں بھیجکر)

اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهٗ ذَنْبٌ۔ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا (کیونکہ وہ گناہ کرتا ہی نہیں، اگر کبھی شامتِ نفس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے، تو فوراً استغفار کرتا ہے اور استغفار سے اور زیادہ ترقی درجات اور محبت ہوتی ہے)۔

مَنِ ادَّعٰى مَحَبَّتَهٗ وَخَالَفَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَهُوَ كَذَّابٌ وَكِتَابُ اللّٰهِ يُكَذِّبُهٗ (امام حسن بصری رح نے فرمایا) جو شخص اللہ کی محبت کا دعوے کرے اور آنحضرت صلعم کی سنت کے خلاف کرے وہ جھوٹا ہے اور اللہ کی کتاب اُس کو جھوٹا بتلاتی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مِنَ الْخَيْرِ مَا يُعَجَّلُ۔ جو نیک کام جلد کیا جائے، اللہ اُس کو پسند کرتا ہے۔

لَا تَرَوْنَ مَا تُحِبُّوْنَ حَتّٰى يَخْتَلِفَ بَنُوْ فُلَانٍ۔ تم جو پسند کرتے ہو (یعنی امام مہدی کا نکلنا) وہ اُس وقت تک نہ دیکھو گے جب تک کہ فلانے کی (یعنی حضرت عباس رض کی) اولاد میں اختلاف نہ ہو (جب اُن میں اختلاف ہوگا، ان کی حکومت جاتی رہے گی تو سفیانی پیدا ہوگا پھر امام مہدی ظاہر ہوں گے)۔

حُبُّ عَلِيٍّ حَسَنَةٌ لَا يَضُرُّ مَعَهَا سَيِّئَةٌ۔ حضرت علی رض سے محبت رکھنا ایسی نیکی ہے، جس کے ہوتے کوئی گناہ ضرر نہ کریگا اِس حدیث کا تتمہ یہ ہے:-

وَبُغْضُ عَلِيٍّ سَيِّئَةٌ لَا تَنْفَعُ مَعَهَا حَسَنَةٌ۔ یعنی حضرت علی رض سے بغض رکھنا ایسا گناہ ہے، جس کے ہوتے کوئی نیکی کام نہ آئے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ حدیث فریقین میں مشہور ہے، حالانکہ اہلِ سنت کی کتابوں میں مجھ کو یہ حدیث اِس لفظ سے نہیں ملی۔ البتہ اس کے معنی صحیح ہیں، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهٗ مُؤْمِنٌ۔ یعنی حضرت علی رض سے منافق محبت نہیں کرے گا اور مومن اُن سے بغض

حاشیہ صفحہ گزشتہ ۳۵: اب اختلاف ہے اس میں کہ حضرت عائشہ رض افضل ہیں یا حضرت فاطمہ رض۔ اسی طرح اِس میں اختلاف ہے کہ حضرت صدیق افضل ہے یا حضرت علی رض۔ اکثر اہلِ سنت نے حضرت ابوبکر صدیق رض کو افضل کہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اصولِ دین میں نہیں ہے نہ اس کا جاننا ضروری ہے کہ صحابہ میں کون کس سے افضل تھا۔ خواہ مخواہ متاخرین نے اِس قسم کے بے ضرورت مسائل کو عقائد میں داخل کر دیا ہے کوئی افضل ہو کہو تم کو تو اس سے کیا غرض، اللہ کے نزدیک جو افضل ہے وہی افضل ہے۔ ۱۲ منہ

نہیں رکھے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ :

مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ۔ یعنی جس نے علی رضؓ سے محبت رکھی، اُس نے مجھ سے محبت رکھی؛ اور جس نے علی رضؓ سے بغض رکھا، اُس نے مجھ سے بغض رکھا (اور ظاہر ہے کہ پیغمبر سے بغض رکھنے والا کافر ہے، اس کی کوئی نیکی کام نہ آئے گی)۔

حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ مشہور صحابی ہیں۔

حَبُّ الزَّشَادِ - رائی۔

حَبَجٌ۔ خوب کھا کر موٹا ہونا۔ بدہضمی سے پیٹ پھول جانا۔ تخمہ ہونا۔

اِنَّا لَا نَمُوْتُ حَبَجًا عَلٰی مَضَاجِعِنَا کَمَا یَمُوْتُ بَنُوْ مَرْوَانَ

ہم پیٹ پھول کر اپنے بستروں پر نہیں مرتے، جیسے مروان کے بیٹے مرتے ہیں (یہ عبداللہ بن زبیر رضؓ کا قول ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مروان کے خاندان کی طرح ہم دنیا کے حریص اور کھانے پینے والے، پیٹ پرست جان نثار کرنے والے نہیں ہیں)

حَبَّذَا۔ بمعنی نِعْمَ یعنی اچھا ہے۔

حَبْرٌ۔ اچھا کرنا، رنگین کرنا۔

حَبْرَۃٌ اور حَبْرٌ اور حُبُوْرٌ۔ خوش کرنا، خوش ہونا، عیش کرنا

فَرَاٰی مَا فِیْهَا مِنَ الْحَبْرَۃِ وَالسُّرُوْرِ۔ پھر بہشت میں جو نعمت اور خوشی ہے اس کو دیکھے گا۔

اَلنِّسَاءُ مَحْبَرَۃٌ۔ عورتیں خوشی کی چیز ہیں۔

یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ وَسِبْرُهٗ

دوزخ سے ایک شخص باہر نکلے گا جس کا رنگ روپ، حسن و جمال بالکل مٹ گیا ہوگا (شکل بگڑ گئی ہوگی)

لَحَبَّرْتُهَا لَكَ تَحْبِیْرًا (اگر میں جانتا کہ آپ میری قرأت سن رہے ہیں) تو میں خوب عمدگی سے (اچھی آواز بنا کر) اس کو پڑھتا۔

مَا هٰذَا الْحَبِیْرُ وَهٰذَا الْعَبِیْرُ وَهٰذَا الْعَقِیْرُ۔ (حضرت خدیجہ رضؓ نے جب آنحضرت م سے نکاح کیا تو اپنے والد کو ایک عمدہ جوڑا پہنایا، ان کے خوشبو لگائی اور ایک اونٹ نحر کیا۔ وہ نشہ

میں تھے، جب ہوش آیا تو کہنے لگے) یہ نقشین چادر کیسی؟ یہ خوشبو کیسی؟ یہ قربانی کیسی؟

بُرْدٌ حَبِیْرٌ اور بُرْدُ حِبَرَۃٍ۔ نقشین بیلدار چادر (جو یمن میں بنا کرتی تھی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا الْخَمِیْرَ وَاَلْبَسَنَا الْحَبِیْرَ

شکر اللہ کا جس نے ہم کو خمیر کھلایا اور حبیر پہنایا۔

حِیْنَ لَا اَلْبَسُ الْحَبِیْرَ۔ جب میں حبیر نہیں پہنتا تھا (یعنی بیلدار نقشی چادر یمن کی)۔

رَاَیْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ۔ میں نے سد سکندری کو نقشی چادر کی طرح دیکھا[1]

کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهَا الْحِبَرَۃَ۔ آنحضرت کو سب کپڑوں میں پہننے کے لئے یمن کی نقشی چادر بہت پسند تھی (کیونکہ وہ میل خوری اور مضبوط ہوتی ہے)۔

اَحْبَار جمع ہے حَبْر یا حِبْر کی، یعنی عالم، مولوی، شاعر۔ سورۂ مائدہ کو سورۂ احبار بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ اس میں احبار کا لفظ آیا ہے۔ جیسے جریر شاعر کہتا ہے۔ لَا یَقْرَاْنِ بِسُوْرَۃِ الْاَحْبَارِ (یعنی دونوں وعدہ خلاف ہیں، وہ دونوں سورۂ مائدہ نہیں پڑھتے جس کے شروع ہی میں عہد اور اقرار پورا کرنے کا حکم ہے۔)

حِبْرُ الْاُمَّۃِ۔ امت کے فاضل ابن عباس رضؓ کا لقب ہے (اسی طرح بَحْرُ الْاُمَّۃِ یعنی علم کے دریا)۔ کعب الاحبار ایک تابعی کا لقب ہے جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں اسلام لائے تھے۔

اِنَّ الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ هَزْلًا بِذَنْبِ بَنِیْ اٰدَمَ حباری

---

[1] یہ صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سد سکندری کو خود دیکھ آئے تھے۔ اب اس کا انکار کرنا خواہ مخواہ عناد اور بے وقوفی ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ اس زمانہ میں وہ مٹی میں چھپ گئی ہو یا گر گئی ہو۔ ۱۲ منہ۔

(ایک چڑیا ہے جو چگنے کے لئے بڑی بڑی دور نکل جاتی ہے) دُبلی
ہوکر آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مرجاتی ہے (ان کے گناہوں
کی شامت سے پانی نہیں برستا، بیچارے جانور بھی تباہ ہوجاتے
ہیں حباری کو اردو میں سرخاب کہتے ہیں)۔

کُلُّ شَیْءٍ یُحِبُّ وَلَدَہٗ حَتَّی الْحُبَارٰی۔ ہر جانور کو
اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے، یہاں تک کہ حباری کو بھی۔ (حالانکہ وہ حمق
بڑا مشہور ہے۔ جب بھی اپنے بچے سے محبت کرتی ہے اس کو کھلاتی
ہے، اُڑنا سکھاتی ہے)

سُجِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبُرْدٍ
حِبَرَۃٍ۔ آنحضرت پر وفات کے بعد ایک نقشی چادر ڈالدی گئی
تھی (آپ کی نعش کو اس سے چھپا دیا تھا)

کُلٌّ دُوْنَ وَصْفِہٖ تَحْبِیْرُ اللُّغَاتِ۔ اللہ تعالیٰ کی
تعریف بیان کرنے سے الفاظ کو اُن کو کتنا ہی آراستہ کیا جائے
قاصر ہیں (کیسے ہی فصیح الفاظ ہوں مگر اس کی تعریف ادا ہونا مشکل
ہے "خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست")۔

مَنْ عَزّٰی حَزِیْنًا کُسِیَ فِی الْمَوْقِفِ حُلَّۃً یُحْبَرُ بِھَا
یُحْبَرُ بِھَا۔ جو شخص کسی غمزدہ کی تسلی کرے گا، اُس کو قیامت کے
دن ایک جوڑا پہنا کر خوش کیا جائے گا۔ یا جوڑا پہنا کر وہ آراستہ
کیا جائے گا۔

لَا بَأْسَ بِاَکْلِ الْحُبَارٰی۔ حباری کا گوشت کھانا کچھ
قباحت نہیں (یعنی حلال ہے)۔

لَا یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا کَانَ مَحْبُوْرًا۔
رضاعت وہی حرام کرتی ہے جو مجبور ہو (مجبور کو راوی نے پوچھا کہ
کیا ہے؟ فرمایا ماں جو پالتی ہے یا دایہ جو نوکر رکھی جاتی ہے، یا
لونڈی جو خریدی جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا مجبور یہاں بمعنی معلوم
یعنی جس رضاعت کا علم ہو لوگ اس سے واقف ہوں اسی سے
حرمت ثابت ہوتی ہے)

حِبْرٌ سیاہی کو بھی کہتے ہیں (یعنی روشنائی جس سے
لکھتے ہیں)۔

مِحْبَرَۃٌ یا مَحْبَرَۃٌ یا مُحْبُرَۃٌ۔ دوات۔

حَبْسٌ یا مَحْبَسٌ۔ روکنا، قید کرنا، اللہ کی راہ میں وقف
کرنا۔

اِنَّ خَالِدًا اجعل ادراعہ واعتدہ حبسا فی
سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ خالدؓ نے تو اپنے زرہوں اور ہتھیاروں کو اللہ
کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔

حَبَسْتُ اور اَحْبَسْتُ دونوں کے معنی ہیں نے وقف
کردیا اور حُبُس بالضم اسم مصدر ہے، بمعنے مال وقف۔

لَا حَبْسَ بَعْدَ سُوْرَۃِ النِّسَاءِ۔ جب سورۃ نساء اتر
چکی (عورتوں اور مردوں کے حصے مقرر ہو چکے) تو اب کوئی مال
وارثوں سے روکا نہیں جا سکتا (اب جاہلیت کی رسم نہیں چل سکتی
کہ سارا مال مرد لے لیتے تھے، عورتیں بیچاری محروم رہ جاتی تھیں یا
عورتوں کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتے تھے)۔

حَبِّسِ الْاَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَۃَ (اے عمر ایسا کر کہ)
اصل باغ کو تو اپنی ملک میں روک رکھ اور اس کا ثمرہ (میوہ)
وقف کردے (جس کا جی چاہے کھائے)۔

ذٰلِکَ حَبِیْسٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ یہ اللہ کی راہ میں (مجاہدین
پر) وقف کر دیا گیا ہے۔

جَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِطْلَاقِ
الْحُبُسِ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سب روکی ہوئی چیزوں
کے چھوڑ دینے کا حکم لے کر آئے (یعنی عرب لوگوں نے جاہلیت کے
زمانہ میں جو پابندیاں کر رکھی تھیں۔ مثلاً سائبہ بحیرہ حام وغیرہ پر
کوئی سواری نہ کرے، بوجھ نہ لادے، آنحضرت نے تشریف
لا کر یہ سب قیدیں اُڑا دیں، ہر طرح کی آزادی ملی)

لَا یُحْبَسُ دَرُّکُمْ۔ تمہارے دودھ والے جانور روکے
نہ جائیں (یعنی چرنے پھرنے سے اس طرح کہ خواہ مخواہ ان جانوروں
کو پکڑ کر زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس لایا جائے)۔

وَلٰکِنْ حَبَسَھَا حَابِسُ الْفِیْلِ۔ اس اونٹنی کو حرم میں
جانے سے اسی خداوند نے روک دیا، جس نے ابرہہ کا ہاتھی

روک دیا تھا۔ (جو کعبہ کو ڈھانے آیا تھا)۔

اِنَّہٗ بَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ عَلَی الْحُبُسِ۔ آنحضرت صلعم نے حضرت ابو عبیدہ کو ان لوگوں کے پاس بھیجا جو (پیادہ ہونے کی وجہ سے) رُک گئے تھے۔ (سواروں کے ساتھ نہیں چل سکے تھے)۔

ایک روایت میں عَلَی الْحُبَسِ ہے۔ اس صورت میں یہ حابس کی جمع ہوگی نہ کہ حبیس کی کیونکہ فَعِیْلٌ کی جمع فُعُلٌ آتی ہے نہ کہ فُعَلٌ۔

زمخشری نے کہا یہ حُبْس ہے۔ بہ تخفیف باء بمعنی پیدل لوگ، کیونکہ وہ دیر میں چلنے کی وجہ سے سواروں کو روکے رہتے ہیں)

اِنَّ الْاِبِلَ خُمُرٌ حُبُسٌ مَّا جَشِمَتْ۔ اونٹ دُبلے پتلے جانور ہیں۔ پیاس پر صبر کرنے والے ہیں، جتنا اُن پر بوجھ ڈالا جائے وہ اُٹھالیتے ہیں۔ ایک روایت میں:

خُنُسٌ ہے جو جمع ہے خانِسٌ کی، یعنی پیچھے رہ جانے والے (مطلب یہ ہے کہ پانی پینے میں جلدی نہیں کرتے)

اَیْنَ حِبْسُ سَیَلٍ فَاِنَّہٗ یُوْشِکُ اَنْ تَخْرُجَ مِنْہُ نَارٌ تُضِیْءُ مِنْہَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی سیل کا کنڈ کہاں ہے وہ زمانہ قریب ہے جب اس میں سے ایک آگ نکلے گی، جس سے بُصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھائی دیں گی۔

حِبْس۔ لکڑی یا پتھر کا روک (کٹ)، جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور لوگ پانی پینے اور اپنے جانوروں کو پلانے کے لئے وہاں اکٹھا ہوتے ہیں بعضوں نے کہا حِبْسُ سَیَلٍ ایک مقام کا نام ہے بنی سلیم کی بیچ ملی زمین میں، بعضوں نے کہا یہ لفظ حُبْسُ سَیَل ہے۔)

ذَاتُ حَبِیْسٍ مکہ میں ایک مقام ہے۔

حُبَیْس ایک مقام ہے رقہ میں وہاں صفین کے شہیدوں کی قبریں ہیں

لَعَلَّہَا تَحْبِسُنَا۔ شاید صفیہ ہم کو روک رکھے گی (یعنی حیض سے پاک ہونے تک)

مَا اُرَانِیْ اِلَّا حَابِسَکُمْ۔ میں سمجھتی ہوں کہ تم کو روک رکھوں گی

فَنَدَّ بَعِیْرٌ فَحَبَسَہٗ — ایک اونٹ بدک نکلا پھر اُس کو روک دیا

(یعنی تیر مار کر اُس کو ٹھہرا دیا)۔

اَللّٰھُمَّ احْبِسْھَا عَلَیَّ۔ یا اللہ سورج کو میرے لئے روک کر۔

فَکَرِھْتُ اَنْ یَّحْبِسَنِیْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِہٖ۔ مجھ کو بُرا معلوم ہوا کہیں یہ سونا مجھ کو (اللہ کی یاد میں) حائل ہو، اس لئے میں نے اس کے بانٹ دینے کا حکم دیا (نہ دنیا کا مال متاع رہے گا نہ اس کا خیال آئے گا)۔

اِنَّ اَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ۔ مالدار لوگ بہشت میں جانے سے روک دیئے جائیں گے (کیونکہ اُن سے حساب فہمی ہوگی۔ محتاج لوگ اُن سے پہلے بے کھٹکے بہشت میں جا دھمکیں گے

حَبَسُوْا اَنْفُسَھُمْ لِلّٰہِ۔ انھوں نے اپنے تئیں اللہ کے لئے روک دیا (مراد راہب لوگ ہیں جن کو نصاریٰ حبیس (الحبیس) کہتے ہیں)۔

اِلَّا مَنْ حَبَسَہُ الْقُرْاٰنُ۔ اب دوزخ میں وہی رہ جائے گا جس کو قرآن نے وہاں روک دیا ہے (یعنی قرآن کی رُو سے اس کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے)

- اِحْتَبَسَ بَوْلُہٗ۔ اُس کا پیشاب رُک گیا۔ یا اُحْتُبِسَ روک دیا گیا۔

اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ الْحُبَیْسِ۔ آنحضرتؐ نے حبیس کے پھیر دینے کا حکم دیا (یعنی اُس مال کے دیدینے کا، جس کو جاہلیت کے زمانہ میں لوگ روک رکھتے تھے اور وارثوں کو نہیں دیتے تھے)

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تَحْبِسُ الدُّعَاءَ۔ میں اُن گناہوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو دعا کو روک دیتے ہیں (جن کی شامت کی وجہ سے دُعا تجھ تک نہیں پہنچنے پاتی) امام زین العابدینؓ نے فرمایا، وہ گناہ یہ ہیں۔ بدنیتی، خبث باطن، مسلمان بھائیوں سے نفاق کرنا، اذان کا جواب نہ دینا، فرض نماز میں دیر کرنا یہاں تک کہ وقت گزر جائے)۔

اَلذُّنُوْبُ الَّتِیْ تَحْبِسُ غَیْثَ السَّمَاءِ۔ وہ گناہ جن سے بارش رُک جاتی ہے۔ (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان

یوں کیا ہے۔ حاکموں کا ظلم اور ستم، جھوٹی گواہی، اخفائے شہادت، زکوٰۃ نہ دینا، ظالم کی مدد کرنا، یعنی ظالم کی کمک۔ محتاجوں پر دل سخت کرلینا، اُن پر رحم نہ کرنا)۔

اِحْتَبَسْتُ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں وقف کردیا ہے۔

مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا وقف کردے (کہ مجاہدین اُس سے کام لیں) یا اللہ کی راہ میں کسی ناکہ کو روکنے کے لئے) اس گھوڑے سے کام لے۔

اَلْجَاَتْنَا مَحَابِسُ الْعُسْرَةِ۔ ہم کو تنگدستی کی قیدوں نے لاچار کردیا (یہ استسقاء کی دعا میں وارد ہے)

حُبْشٌ یا حُبَاشَةٌ۔ جمع کرنا۔

حَبَشٌ۔ ایک قوم ہے جو کالے ہوتے ہیں اس کو حَبَشَہ بھی کہتے ہیں۔ مفرد حَبَشِيٌّ ہے۔

اِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا لَكَ الْاَحَابِيشَ۔ قریش نے آپ سے لڑنے کے لئے متفرق قبیلوں کے لوگوں کو جمع کیا ہے (مجمع البحار میں ہے احابیش قریش اور کنانہ اور خزیمہ اور خزاعہ کے لوگ جو حبشی پہاڑ پر جمع ہوئے تھے اور انھوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم دشمن کے مقابل سب مل کر ایک رہیں گے، جب تک رات تاریک اور دن روشن رہے اور حبشی پہاڑ قائم رہے، اس وجہ سے ان لوگوں کو "احابیش" کہنے لگے۔

نہایہ میں ہے کہ احابیش قارہ کے چند قبیلے جو بنی لیث سے مل گئے تھے، جب قریش سے وہ جنگ کر رہے تھے۔ بعضوں نے کہا احابیش جمع ہے اُحْبُوشٌ یا اُحْبُوشَةٌ کی، یعنی وہ جماعت جس کے لوگ ایک قبیلے سے نہ ہوں)۔

وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا (میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور حاکم کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں) گو وہ حاکم حبشی غلام ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی غلام کی خلافت قبول کرلو، کیونکہ خلافت شرعی بجز قرشی کے دوسرے ذات والے کو صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خلیفہ اپنا نائب کسی حبشی غلام کو بھی مقرر کرے، اور کہیں کا حاکم بنا کر بھیجے تو اُس کی اطاعت کرو، بغاوت اور سرکشی نہ کرو، کیونکہ یہ بغاوت درحقیقت خلیفہ سے بغاوت ہے)۔

فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ۔ آپ کی انگوٹھی میں ایک نگینہ تھا حبش کا (یعنی جزع یا عقیق کا جو یمن اور حبش میں پیدا ہوتا ہے)۔

اِنَّهُ مَاتَ بِالْحُبْشِيِّ۔ وہ حُبشی میں مرگئے۔ حبشی بضم حا و سکون با و کسر شین و تشدید یا۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ سے قریب، اور جوہری نے کہا وہ ایک پہاڑ ہے مکہ کے نشیبی جانب میں۔

تُوُفِّيَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ۔ ایک نیک بخت شخص حبش کا رہنے والا گزر گیا۔

اَلْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ۔ یہ حبشی عورت کون ہے یہی سمندر والی یا کوئی اور (فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِي حُبَيْشٍ ایک صحابیہ عورت کا نام تھا۔ اُنھوں ہی نے بی بی اُمّ سلمہ رضہ سے حیض کی حدیث پوچھی تھی۔ امام محمد باقرؒ نے فرمایا ان کو سات برس تک استحاضہ رہا تھا)۔

حَبْطٌ یا حُبُوطٌ۔ باطل ہونا، اکارت جانا۔

اِحْبَاطٌ۔ باطل کرنا، ضائع کرنا۔

حَبَطٌ۔ جانور کا پیٹ بہت کھانے سے پھول جانا یا اُس کے پیٹ میں بہت کھانے سے درد ہونا۔

اَحْبَطَ اللّٰهُ عَمَلَهٗ۔ اللہ اس کے اعمال اکارت کردے گا۔

اِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ۔ ربیع جو چارہ اُگاتی ہے اس میں سے بعض چارہ جانور کو مار ڈالتا ہے، پیٹ پھلا کر یا مار ڈالنے کے قریب کر دیتا ہے (ایک روایت میں خَبَطًا ہے خائے معجمہ سے، یعنی بے قرار کرکے۔)

خَوْفُ الْمُؤْمِنِ مِنْ اَنْ تَحْبَطَ عَمَلُهٗ۔ بہ فتحہ با باب عَلِمَ سے یا بہ کسرہ با باب ضَرَبَ سے، یعنی مسلمان کو اپنے اعمال کے تلف ہوجانے کا ڈر۔

مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی، اُس کا عمل اکارت ہو جائے گا (یعنی ثواب نہ ملے گا،

یا کم لے گا۔ بعضوں نے کہا مراد وہ شخص ہے جو عصر کی فرضیت کا انکار کرے وہ تو کافر ہو جائے گا۔ اس کے سارے اعمالِ خیر لغو ہو جائیں گے)

اِنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ۔ عامر بن اکوع کا عمل لغو ہو گیا۔ (کیونکہ اس نے خود اپنے آپ کو زخمی کیا اور اسی زخم سے مر گیا)

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحْبِطِ لِلْاَعْمَالِ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس گناہ سے جو نیک عملوں کو بے کار کر دے۔

اَحْبَطْتَ عَمَلَكَ۔ تو نے اپنا عمل ضائع کر دیا (یعنی اپنی قسم جھوٹی کی)

حَبَنْطَی - غصہ میں بھرا ہوا یا پست قد، بڑے پیٹ والا۔

اِحْبِنْطَاءٌ۔ پیٹ پھولنا۔

يَظَلُّ مُحْبَنْطِئًا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ[1] (کچا بچہ) غصہ میں بھرا ہوا بہشت کے دروازے پر اٹکا رہے گا (بہشت کے اندر جانے سے رکا رہے گا)۔

حَبَقٌ یا حَبِقٌ یا حُبَاقٌ - گوز لگانا، پادنا، مارنا۔

نَهٰى عَنْ لَوْنِ الْحُبَيْقِ اَنْ يُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ۔ زکوٰۃ میں لون الحبیق کھجور لینے سے آپ نے منع فرمایا (وہ ایک قسم کی ردی کھجور ہے۔ منسوب ہے ابن حبیق کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا)۔

حُبَيْقٌ اور نُبَيْقٌ اور ذَوَاتُ الْعُنَيْقِ اور نَبَاتُ حُبَيْقٍ یہ سب کھجور کی قسمیں ہیں۔

نَهٰى عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَعَذْقِ الْحُبَيْقِ (ابو حاتم نے کہا مجھ سے اصمعی نے بیان کیا کہ امام مالکؒ یہ حدیث بیان کرتے تھے) کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار جعرور اور معران: الفارہ اور عذق بن حبیق زکوٰۃ میں نہ لے۔ یہ سب کھجور کی خراب قسمیں ہیں۔

حَبِقَةٌ۔ پست قد۔

كَانُوْا يَحْبِقُوْنَ فِيْهِ (قرآن میں جو آیا ہے وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ اس کی تفسیر یوں کی ہے) وہ مجلس میں گوز مارتے تھے۔

حَبْكٌ - باندھنا، مضبوط کرنا، اچھا بننا، کاٹنا، مارنا۔

حِبَاكٌ۔ راستہ۔

حُبُكٌ۔ حِبَاكٌ کی جمع ہے راستے۔

اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَبِكُ تَحْتَ دِرْعِهَا فِي الصَّلٰوةِ۔ حضرت عائشہؓ کرتے کے نیچے اپنی ازار کو نماز میں مضبوط باندھتی تھیں۔

لَاَصْبَحْتَ خَيْرَ النَّاسِ نَفْسًا وَّوَالِدًا، رَسُوْلَ مَلِيْكِ النَّاسِ فَوْقَ الْحَبَائِكِ۔ یہ عمرو بن مرہ نے آنحضرت کی مدح میں کہا ہے (یعنی) آپ اپنی ذات اور اپنے والد کی رو سے سب لوگوں سے بہتر ہیں اور آدمیوں کے خداوند کے رسول ہیں، جو آسمان کے رستوں کے اوپر ہے۔

رَاْسُهُ حُبُكٌ یا شَعْرُهٗ حُبُكٌ حُبُكٌ۔ دجال کے بال گھونگریالے ٹوٹے ٹوٹے پیچیدہ ہوں گے جیسے تھما ہوا پانی یا ریتی جو ہوا سے پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں مُحَبَّكُ الشَّعْرِ ہے معنی وہی ہیں۔

حَبْلٌ - رسّی یا رسّی سے باندھنا، جال میں پھانسنا یا جال کھینچنا۔

حَبَلٌ۔ غصہ ہونا، حاملہ ہونا۔

كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ۔ اللہ کی کتاب ایک رسّی ہے یعنی نور ہے جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے (عرب لوگ نور کو رسّی اور دھاگے سے تشبیہ دیتے ہیں جیسے قرآن میں ہے خیط ابیض سفید دھاگہ، یعنی نور کی دھاری)

وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وہ اللہ کی مضبوط رسّی ہے (یعنی اس کا عہد اور اقرار یا ہدایت کا نور یا عذاب سے امان)۔

عَلَيْكُمْ بِحَبْلِ اللّٰهِ۔ تم اللہ کی رسّی (یعنی قرآن) کو تھامے رہو۔

وَبَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ حِبَالٌ۔ ہم میں اور ان لوگوں میں عہود اور اقرارات تھے۔

---

[1] پوری حدیث یوں ہے تزوجوا فانی مکاثر بکم الامم حتی ان السقط لیجیٔ محبنطا علی باب الجنة فیقول له ادخل فیقول لا حتی یدخل (ابواہ) (مجمع البحرین) یعنی شادی کرو کیونکہ میں قیامت میں تمہاری وجہ سے تمام امتوں سے زیادہ تعداد والی امت کا پیغمبر ہوؤں گا یہاں تک کہ کچا بچہ بھی غصہ میں بھرا ہوا جنت کے دروازے پر آئے گا اس سے خداوند تعالیٰ فرمائے گا جنت میں جاؤ تو وہ کہے گا نہیں جب تک میرے والدین نہ جائیں گے (میں بھی نہ جاؤں گا)۔

فِي حَبْلِ جِوَارِكَ ۔ تیری پناہ کی سرحد میں (عرب لوگوں
کی عادت تھی کہ ایک دوسرے کو ڈراتے رہتے، ان میں جب کوئی
سفر کرنے لگتا تو ہر ایک قبیلے کے سردار سے، جس کی سرحد سے
اس کو گزرنا ہوتا ایک اقرار کر لیتا اور اس کی وجہ سے جب تک اس
کی سرحد میں رہتا اس کو امن ملتا، اسی کو حبل جوار کہتے)۔

یَا ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ ۔ اے مضبوط رسی والے (بعضوں نے کہا
صحیح ذَا الْحَيْلِ ہے یعنی سخت قوت والے۔ مگر اہلِ حدیث کی روایت
حبل سے، بائے موحدہ سے)۔

اِنْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ ۔ میرے سفر کرنے کے سامان سب
کٹ گئے (نہ توشہ ہے نہ سواری) ایک روایت میں جِبَالُ ہے
پہاڑوں نے مجھ کو روک دیا، اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا۔

مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ ۔ میں نے راستے
کی کوئی رسی نہیں چھوڑی جس پر نہ ٹھہرا (بعضوں نے کہا کہ
حِبالُ جیسے زمین میں حِبالُ یعنی ریت کے ٹیلے)۔

صَعِدْنَا عَلَى حَبْلٍ ۔ ہم ریت کے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔

وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔ اور ریت میں پیدل چلنے
کا راستہ اس نے سامنے رکھا (بعضوں نے کہا حَبْلُ مُشَاةٍ
کی صف، یا ان کا جمع ہو کر چلنا مراد ہے گویا اُن کو ریت کے
تشبیہ دی)۔

لَمَّا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا ۔ جب ریت کے
کسی ٹیلے پر پہنچتے، تو اس کی باگ ڈھیلی کر دیتے۔

ضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ ۔ میں نے گردن کے اس مقام
پر چادر رہتی ہے (بعضوں نے کہا حَبْلُ الْعَاتِقِ مونڈھے
کے درمیان۔ بعضوں نے کہا وہ ایک رگ کا نام ہے جیسے
حبل الورید گردن کی رگ)۔

وَالنَّاسُ بِحِبَالِهِمْ فَلَا يُوزَعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ
لوگ صبح کو اپنی رسیاں لے کر نکلیں گے، اور ہر ایک
مال میں رسی ڈال کر اُس کا مالک بن جائے گا (ایک روایت
بالقلم ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)۔

فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ اللُّؤْلُؤِ ۔ یکایک کیا دیکھتا ہوں، وہاں موتی
کے ٹیلے ہیں (ایک روایت میں جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ ہے۔ یعنی موتی
کے گنبد (قبے)۔

حَبَائِلُ جمع ہے حِبَالَةٌ کی اور حِبَالَةٌ جمع ہے حَبْلٌ کی
أَتَوْكَ عَلَى قُلُصٍ نَوَاجٍ مُتَّصِلَةٍ بِحَبَائِلِ الْإِسْلَامِ
جو ان پکارتی ہوئی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آپ کے پاس آئے، جو
اسلام کی رسیوں سے (عہدوں سے) جکڑی ہوئی تھیں۔

اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ ۔ عورتیں شیطان کے جال ہیں
(پھندے ہیں جن سے وہ مردوں کو شکار کرتا ہے)۔

وَيَنْصِبُونَ لَهُ الْحَبَائِلَ ۔ اُن کے لئے جال بچھاتے ہیں۔
(پھندے لگاتے ہیں) إِنَّ نَاسًا مِنْ قَوْمِي يَحْتَبِلُونَهَا
فَيَأْكُلُونَهَا ۔ (میری قوم کے کچھ لوگ بجو کے لئے جال لگاتے
ہیں پھر (اس کو پھانس کر) کھاتے ہیں۔

وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَوَرَقُ السَّمُرِ ۔ ہمارے
پاس کھانے کو کچھ نہ تھا صرف ببول کا پھل اور اس کے پتے تھے۔
نہایہ میں ہے:

حُبْلَةٌ سمر کا پھل جو لوبیہ کے مشابہ ہوتا ہے، بعضوں نے
کہا، جنگلی کانٹے دار درخت کا پھل۔ منتہی الارب میں ہے کہ سمر طلح
کا درخت، طلح جنگل کے بڑے درخت کو کہتے ہیں یعنی ببول۔

مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلِ أَوِ الْحُبْلَةِ ۔ ہمارے
پاس کھانے کو سوائے حبل یا حبلہ کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا (یہ راوی
کا شک ہے کہ حبل کہا یا حبلہ ۔ معنی وہی ہیں جو اوپر گزر چکے)

أَلَسْتَ تَرْعَى مَعْوَتَهَا وَحُبْلَتَهَا ۔ کیا تو اس کی کونپل
اور پھل نہیں چرتا۔

وَلٰكِنْ قُولُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ (انگور کے درخت کو کرم
مت کہو) لیکن عنب اور حبلہ کہو۔

حَبَلَةٌ ۔ انگور کی جڑ یا شاخ۔

لَمَّا خَرَجَ نُوحٌ مِنَ السَّفِينَةِ غَرَسَ الْحَبَلَةَ ۔ جب
حضرت نوح پیغمبر کشتی سے نکلے، تو انگور کی بیل لگائی۔

فَقَدَ حَبَلَتَیْنِ کَانَتَا مَعَہٗ (جب حضرت نوحؑ کشتی سے نکلے تو ہ دو انگور کے دانے گم ہوگئے، جو اُن کے پاس تھے تو فرشتے نے کہا، ان کو شیطان لے گیا)۔

کَانَتْ لَہٗ حَبَلَۃٌ تَحْمِلُ کُرًّا۔ انسؓ کی ایک بیل تھی انگو کی جس میں سے ایک کر انگور نکلتے (کر ایک پیمانہ ہے اہل عراق کا جو اٹھ قفیز یا چالیس اردب کا ہوتا ہے)۔

نَھٰی عَنْ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ۔ حمل کا حمل بیچنے سے آپؐ نے منع فرمایا (یعنی کوئی اپنے اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے پیٹ کے بچے کو بیچے، کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں کہ اس اونٹنی کا بچہ پیدا ابھی ہوتا ہے یا نہیں، پھر کیا معلوم وہ نر جنتی ہے یا مادہ اس کو بیع نتاج النتاج بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا حبل الحبلہ سے یہ مراد ہے کہ بیع میں یہ میعاد مقرر کرے، جب تک وہ جنے پھر اُس کا پیٹ کا بچہ جنے یہ میعاد مجہول ہے، اِس لئے اس سے منع فرمایا)۔

وَیَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ۔ پیٹ گرا دیتے ہیں۔

لَا حَتّٰی یَغْزُوَ مِنْھَا حَبَلُ الْحَبَلَۃِ (جب مصر کا ملک فتح ہوا تو مسلمانوں نے چاہا کہ اُس کو تقسیم کرلیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا) یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہاں کی اولاد کی اولاد بڑی ہو کر جہاد نہ کرے (مطلب یہ ہے کہ تقسیم کو حضرت عمرؓ نے جائز نہیں رکھا، ایسے مجہول امر پر اس کو معلق کر دیا)۔

اِنَّہٗ مُحَبَّلُ الشَّعْرِ۔ دجال کے بال کی رسیوں کی طرح چوٹیاں ہوں گی۔

اِنَّہٗ اَقْطَعَ مُجَّاعَۃَ بْنَ مُرَارَۃَ الْحُبَلَ۔ آنحضرت صلعم نے مجاعہ بن مرارہ کو حُبَل کا مقطعہ دیا (یہ ایک مقام ہے یمامہ میں)

لَاَنْ یَّاْخُذَ اَحْبُلَہٗ۔ اگر اپنی رسیاں لے کر جائے۔

وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی۔ حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا (یعنی جو حاملہ عورتیں جہاد میں قید ہو کر آئیں، وہ جب تک جنیں نہیں ان سے جماع کرنا منع ہے)۔

اُحْبُوْلَۃٌ۔ جال، دام۔

فَوَجَدْنَاہُ فِیْ حِبَالِ اللّٰہِ۔ ہم نے اُس کو اللہ کی رسیوں میں جکڑا ہوا پایا (یعنی بیمار)۔

مَا یَخْرُجُ مِنَ الْبَلَلِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ اِنَّمَا ذٰلِکَ مِنَ الْحَبَائِلِ۔ استبراء کے بعد جو ذکر سے تری نکلے وہ شیطان کے پھندوں میں سے ایک پھندا ہے۔

اَلْاِمَامُ مَطْرُوْدٌ عَنْہُ حَبَائِلُ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ۔ امام سے شیطان کے پھندے اور اُس کے لشکر والے دفع کئے جاتے ہیں۔

اَلنِّسَاءُ حِبَالَۃُ الشَّیْطَانِ۔ عورتیں شیطان کا جال ہیں۔

کَانَتْ لَہٗ حَبَلَۃٌ اَتَدْرِیْ مَا الْحَبَلَۃُ قُلْتُ لَا قَالَ الْکَرَمُ۔ اُن کے پاس ایک حبلہ تھا، تم جانتے ہو کہ حبلہ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں! انھوں نے کہا انگور۔

حَنْبَلٌ۔ پست قد۔

حِبْلٌ۔ عالم، عقلمند، مکار۔

حَبُوْلٌ۔ آفت۔

حَبِیْلٌ۔ شیر بہادر۔

حُبَلِیْلٌ۔ ایک کیڑا ہے جو مر کر مہینہ کے بعد زندہ ہو جاتا ہے۔

حَبَنٌ یا حِبْنٌ پھوڑوں کی بیماری، پیٹ کی ایک بیماری جس کو استسقاء زقی بھی کہتے ہیں۔

اُمُّ حُبَیْنٍ۔ ایک کیڑا ہے جس کا پیٹ بڑا ہوتا ہے، گرگٹ

اَحْبَنُ۔ جس کو حبن کی بیماری ہو۔

رَاٰی بِلَالًا قَدْ خَرَجَ بَطْنُہٗ فَقَالَ اُمُّ حُبَیْنٍ آنحضرت نے بلال کو دیکھا، اُن کا پیٹ نکلا ہوا تھا۔ فرمایا، امّ حبین (یہ مزاح سے فرمایا)۔

اِنَّ رَجُلًا اَحْبَنَ اَصَابَ امْرَاَۃً فَجُلِدَ بِاَثْکُوْلِ النَّخْلَۃِ۔ ایک شخص نے جس کو استسقاء کی بیماری تھی (پیٹ میں ورم ہو گیا تھا) ایک عورت سے زنا کیا، اس کو ایک کھجور کی شاخ سے مارا (سو کوڑے اس لئے نہیں لگائے کہ کہیں مر نہ جائے کیونکہ ناتوان تھا)۔

فَجَعَلَهُ اللّٰهُ حَبَنًا وَقُدَادًا (ایک شخص نے ڈکار لی دوسرے شخص نے پوچھا تو نے اِس کھانے پر کسی کو بلایا تھا اس نے کہا نہیں، وہ بولا) تب تو اللہ اس کھانے کو تیرے پیٹ کا ورم اور درد بنائے۔

يَرْجِعُوْنَ زُبًّا حُبْنًا۔ دوزخ کے لوگ اوپر کا بدن ہلکا نیچے کا بھاری اور پیٹ پھولے ہوئے لوٹیں گے۔

لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةَ اُمِّ حُبَيْنٍ۔ اُمِّ حُبَیْن کی طرح نماز مت پڑھو (یعنی جلدی جلدی سے سجدے کرکے، جیسے کوا ٹھونگیں مارتا ہے)۔

اِنَّهٗ رَخَّصَ فِيْ دَمِ الْحُبُوْنِ۔ پھوڑے پھنسی میں سے جو خون کپڑے پر لگ جائے وہ معاف ہے (یعنی نماز کی حالت میں ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی)۔

اُتِيَ بِرَجُلٍ اَحْبَنَ۔ آنحضرت ص کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کو استسقاء کی بیماری تھی۔

حَبْوٌ۔ سرین کے بل چلنا یا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا جیسے بچہ چلتا ہے۔

اِحْتِبَاءٌ۔ ایک کپڑے سے یا ہاتھوں سے اپنے پاؤں اور پیٹھ کو سمیٹ کر جکڑ لینا (عرب لوگوں کے پاس دیوار وغیرہ کچھ ٹیکنے کو نہیں ہوتی، تو وہ اس شکل سے بیٹھا کرتے۔ طیبی نے کہا اِحْتِبَاء یہ ہے کہ دونوں گھٹنے کھڑے کرکے کولے زمین پر لگا کر بیٹھے، اور ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں)۔

نَهٰى عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔ ایک کپڑے میں (گوٹ مار کر بیٹھنے) سے آپ نے منع فرمایا ہے (یہ اس صورت میں ہے جب آدمی ایک ہی کپڑا پہنے ہو، کیونکہ بسا اوقات اس کا ستر کھل جاتا ہے)۔

رَاَيْتُهٗ مُحْتَبِيًا بِيَدِهٖ۔ میں نے اُن کو دیکھا اپنے ہاتھ سے حبوہ باندھے ہوئے۔

اَلْاِحْتِبَاءُ حِيْطَانُ الْعَرَبِ۔ احتباء اہلِ عرب کی دیواریں ہیں (کیونکہ اکثر وہ لوگ جنگل میں رہتے ہیں وہاں دیواریں ٹیک لینے کو نہیں ملتیں تو احتباء کر لیتے ہیں)

نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا (چونکہ اس طرح بیٹھنے سے آدمی کو نیند آجاتی ہے)۔

نَبَطِيٌّ فِيْ حُبْوَتِهٖ۔ اپنی عطا میں وہ نبطی ہے (مشہور روایت فِيْ جُبْوَتِهٖ ہے جیم سے، جو کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)

اَيْنَ الْحِلْمُ فَقَالَ عِنْدَ الْحُبَا (احنف سے جنگ میں پوچھا گیا) حلم کہاں گیا، انھوں نے کہا حلم حُبا میں ہوتا ہے (یعنی عطا اور داد و دہش میں۔ مطلب یہ ہے کہ صلح کی حالت میں حلم اچھی چیز ہے جنگ میں حلم کا کیا موقع ہے وہاں تو غصہ کام دیتا ہے)۔

لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا عشاء اور فجر کی جماعت میں حاضر ہونے کا جو ثواب ہے تو گھٹنوں یا سرین پر گھسٹتے ہوئے آتے۔

نَكَحْتُ عَلٰى صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ۔ میں نے مہر یا کچھ عطیہ پر نکاح کیا۔

اِنَّ حَابِيًا خَيْرٌ مِّنْ زَاهِقٍ۔ وہ تیر جو کمزوری سے نشان کے اِس طرف گرے لیکن گھسٹتا ہوا وہاں تک پہونچ جائے، اس تیر سے بہتر ہے جو نشانے کے پرے نکل جائے (یہ ایک مثال ہے حاکموں کی، ایک حاکم سست اور ضعیف ہے مگر انصاف پسند ہے حق پر چلتا ہے، دوسرا حاکم قوی اور زور آور ہے مگر ظالم اور ناحق پسند تو پہلا حاکم دوسرے سے بہتر ہے۔ ابنِ اثیر نے کہا اگر تیر زمین پر گر کر نشان تک پہنچ جائے تو اُس کو خازق یا راسق کہیں گے۔ اگر زور کی وجہ سے نشان کے پرے نکل جائے تو اس کو زاہق کہیں گے)۔

كَاَنَّهُ الْجَبَلُ الْحَابِيْ۔ گویا وہ ایک بھاری بھرکم اونچا پہاڑ ہے۔

حَبِيٌّ يَا حُبَيٌّ۔ گاڑھا تہہ پر تہہ ابر یا جو پہاڑ کی طرح چوڑا ہو

اَلَا اَحْبُوْكَ. کیا میں تجھ کو عطا نہ کروں۔
حُبَا بالضم والکسر، عطیہ اور حُبیً جمع ہے یعنی عطایا۔
فَحَلُوْا اِلَی الْحُبَا. مجھ کو بخشش دلوائی۔
بَیْعُ مُحَابَاۃٍ. اصلی قیمت سے کم پر بیچنا۔
اَعْلَاهُمْ دَرَجَةً وَّ اَقْرَبُهُمْ حَبْوَةً زُوَّارُ وَلَدِيْ عَلِيٍّ. سب میں بلند درجے والے اور عالی منزلت والے وہ لوگ ہیں جو میرے فرزند علی کی زیارت کریں گے۔
اَلْعَقْلُ حِبَاءٌ مِّنَ اللّٰهِ وَالْاَدَبُ كُلْفَةٌ. عقل اللہ کا عطیہ ہے (اس میں کسب کو دخل نہیں) البتہ ادب تکلیف اٹھانے سے حاصل ہوتا ہے
نَهٰى عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ. ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔
صَلٰوۃُ الْحُبْوَۃِ. جعفر بن ابی طالب کی نماز کو کہتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ اس کو صلوٰۃ الحبوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک عطیہ ہے پیغمبر صاحب کا اور یہ نماز فریقین میں مشہور ہے۔ میں کہتا ہوں شاید امامیہ کے نزدیک یہ نماز مشہور ہوگی۔ مگر اہلِ سنت کی کتابوں میں تو صحیح سند سے یہ نماز کہیں منقول نہیں ہے)۔

بابُ الحاء مع التاء

حَتٌّ. گرنا، چھیلنا، کھرچنا۔ جیسے حَكٌّ اور قَشْرٌ ہے۔
تَحَاتَّ وَرَقُهٗ. جس کے پتے گر گئے ہوں۔
تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ. اس کے گناہ جھڑ جائیں گے۔
حُتَّ عَنْهُ قِشْرَهٗ. اس کا پوست چھیل ڈال۔
يَتَحَاتُّ عَنْ خَطْمِهِ الْمَدَرُ. اس کی ناک سے مٹی جھڑ رہی ہوگی
اُحْتُتْهُمْ يَا سَعْدُ. ان کو پھیر دے اے سعد!
فَحَتَّهٗ بِعَصًا. لکڑی سے اس کو کریدا (معلوم ہوا کہ تیمم میں ہاتھ کو غبار لگنا ضروری ہے)۔
حُتِّيْهِ. اس کو کھرچ ڈال۔
تَحُتُّ الذُّنُوْبَ. نماز گناہوں کو جھاڑ دیتی ہے یا کھرچ ڈالتی ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ "حتّ" پتھر یا لکڑی سے کھرچنا اور قرص انگلیوں سے ملنا رگڑنا)
حَتّٰى. حرفِ جر ہے بمعنی اِلٰی اور کَیْ اور اِلَّا یعنی انتہائے غایت اور تعلیل اور استثنا کے لئے۔
فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ (جو شخص ہتھیار سے اپنے بھائی مسلمان کی طرف اشارہ کرے، گو ازراہِ تمسخر ہی ہو،) تو فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں، گو اپنے سگے بھائی کے ساتھ ایسا کرے (جب تک اس کو نہ چھوڑے)
لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ. فرشتے صبح تک اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں (کیونکہ صبح ہو جانے پر پھر شوہر کو اس کی احتیاج نہیں رہتی اور نافرمانی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے)۔
فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ نَائِمًا. آنحضرتؐ سوتے رہے اور پانی نہ ملا یہاں تک کہ صبح ہوگئی آپ سوتے ہی رہے۔
اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا. اس کے وہ گناہ جو اس نماز کے بعد دوسری نماز تک ہوں گے وہ بخش دیئے جائیں گے (مراد صغیرہ گناہ ہیں)۔
حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ کو زیر زبر اور پیش تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔
حَتَّى اللُّقْمَةَ یا حَتَّى اللُّقْمَةُ. دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔
فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْوَحْيِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ. آپ نے شروع وحی سے لے کر وہاں تک کے حالات بیان کئے جب بہشتی لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں پہنچ جائیں گے
حَتّٰى جَلَسَ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اس نے اذن لیا اور اندر آیا) یہاں تک کہ آنحضرتؐ کے پاس آکر بیٹھے
فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا مَا الَّذِيْ بَدَا لَهٗ. ہم نے تو صبح تک کوئی بات نہ دیکھی، خیریت رہی، وہ سمجھی کیا ہے (یعنی اس سے مراد وحی تھی یا کوئی عذاب؟ اگر وحی تھی تو وہ کس

باب میں اُتری؟ آپ نے فرمایا، دَین (قرض) کے باب میں،
حَتّٰی فَتَوَجَّہُ اللّٰہُ (اس نیک بندی پر سختی رہی، میں بھی تکبیر اور تسبیح کرتا رہا، تم بھی کرتے رہے) یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی مشکل رفع کی

حَتّٰی یَظَلَّ الرَّجُلُ لَا یَدْرِیْ اس حدیث میں حتّٰی پانچ بار آیا ہے پہلا اور چوتھا اور پانچواں بمعنی کَی ہے. دوسرا اور تیسرا تنبیہ شرطیہ پر آیا ہے۔

حَتّٰی یَنْتَصِرَ (مظلوم کی دعا اُس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک ظالم سے بدلہ نہ لے (یعنی زبان سے اُس کو بُرا نہ کہے، ہاتھ سے اس کو ستائے نہیں ارے نہیں)۔

اِنْصَبَّ قَدَمَاہُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ حَتّٰی اِذَا صَعِدَتَا مَشٰی فِیْہِ جب آپ کے دونوں پاؤں نالے کے نشیب میں اُترتے تو آپ اکڑتے دوڑتے چلتے اور جب بلندی پر چڑھتے تو معمولی طور سے چلتے

تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّھُمْ لَہٗ کَرَاھِیَۃً لِھٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْہِ تم بہتر آدمی اس کو پاؤگے جو اس کو بہت کروہ سمجھتا ہو، یہاں تک کہ اس میں مبتلا ہو جائے۔ (لوگ زبردستی اس کو خلیفہ بنا دیں) اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔

حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِیْحَ قَصِیْرٌ میں نے اتنی باتیں بیان کیں کہ مجھ کو ڈر ہو گیا، کہیں تم نہ سمجھو یا بھول جاؤ وہ دجال پست قد ہو گا (حالانکہ وہ بڑے تن و توش کا آدمی ہے ممکن ہے کہ قد اُس کا پست ہو اور خوب موٹا چوڑا چکلا ہو، یا اس وقت اللہ تعالےٰ اُس کی صورت بدل دے)

حَتّٰی لَوْ کَانَ فِیْ مَقَامِیْ سَمِعَہٗ اَھْلُ السُّوْقِ۔ اگر فرشتہ اس وقت اس جگہ ہوتے، جہاں اس وقت میں ہوں بازار والے آپ کی آواز سنتے (اتنا پکار کر آپ نے بیان کیا)
حَتّٰی سَقَطَ خَمِیْصَتُہٗ یہاں تک کہ آپ کی چادر گر گئی۔ (جوش کی وجہ سے)۔

فَوَافَقْتُہٗ حَتّٰی اسْتَیْقَظَ میں آپ کے پاس پہنچا، اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آپ بیدار ہوئے۔

وَلِکَذَا وَلِکَذَا حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ میری امت کے لوگ سفارش کریں گے گروہوں کی اور ایسے لوگوں کی یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہو جائیں گے (یعنی اس حد تک سفارش کریں گے کہ میری امت کے سب لوگ بہشت میں داخل ہو جائیں گے)

حَتَدٌ۔ خالص ہونا، اوسط ہونا۔

حُتُوْدٌ۔ قیام کرنا، ٹھہرنا۔

اَزْکَاھُمْ مَحْتِدًا۔ اصل اور طبع میں سب سے بہتر۔

فُلَانٌ مِنْ مَحْتِدِ صِدْقٍ۔ وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے

مَا اَجِدُ مِنْہُ مَحْتِدًا۔ میں اس سے کوئی چارہ کار نہیں پاتا۔

فِیْ دَوْحَۃِ الْکَرَمِ مَحْتِدُہٗ۔ آپ کی جڑ سخاوت کے پیڑ میں ہے یا آپ کی طبیعت سخاوت کے درخت سے نکلی ہے۔

حَتْفٌ۔ موت۔

وَکَانَ فِیْہِ حَتْفُہٗ۔ اس میں اس کی موت ہوئی۔

مَنْ مَّاتَ حَتْفَ اَنْفِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ شَھِیْدٌ اللہ کی راہ میں اگر کوئی اپنی موت سے بن مارے بن لڑے مر جائے تب بھی اس کو شہید کا درجہ ملے گا (کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں نکل چکا تھا) ابن اثیر نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں کہ

مَاتَ حَتْفَ اَنْفِہٖ۔ جب کوئی اپنے بچھونے پر بن مارے اور بے زخمی ہوئے خود بخود مر جائے، کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ جب آدمی خود بخود مرتا ہے تو اُس کی روح ناک کی راہ سے نکل جاتی ہے، اور جب زخمی ہو کر مارا جاتا ہے تو زخم کی راہ میں سے روح نکلتی ہے۔ ابن جوزی نے کہا۔ جان ناک اور منہ دونوں میں سے نکلتی ہے، تو ناک کا ذکر تغلیباً کیا اور یہ توجیہ بہتر ہے اس لئے کہ ایک حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ جان ناک سے نکلتی ہے۔

مَا مَاتَ مِنَ السَّمَکِ حَتْفَ اَنْفِہٖ فَلَا تَاْکُلُوْہُ جو مچھلی خود بخود مر جائے (اور تیر آئے، جس کو طافی کہتے ہیں) اس

کو مت کہی

اَلْمَرْءُ يَأْتِي حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ آدمی کی موت اوپر سے آجاتی ہے

اَلْجَبَانُ يَجِيءُ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ نامرد کی موت اوپر سے آجاتی ہے (اس کی نامردی اور احتیاط اس کو بچا نہیں سکتی)۔

حَتْفَهَا تَحْمِلُ ضَأْنٌ بِأَظْلَافِهَا یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی آدمی اپنی ہی سوءِ تدبیر سے بلا میں گھر جائے ہوا یہ تھا کہ ایک آدمی جنگل میں بھوکا تھا، کھانے کو کچھ نہ تھا، اتفاق سے ایک بکری ملی مگر چھری نہ تھی جس سے اس کو کاٹتا، اتنے میں بکری نے اپنے کھروں سے زمین کرید ی، اندر سے ایک چھری نکل آئی، اور اس نے اسی چھری سے اس کو کاٹ کر چٹ کیا۔

حَتَكٌ یا حَتَكَانٌ۔ چلنا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جلد چلنا۔ کھودنا۔ توجہ کرنا۔

حَوْتَكٌ پست قد اور ایک شخص کا نام تھا

حَوْتَكِيٌّ۔ شتر مرغ کا بچہ، ہر چھوٹی چیز۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي الصُّفَّةِ وَعَلَيْهِ الْحَوْتَكِيَّةُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفہ میں چھوٹا عمامہ باندھے ہوئے برآمد ہوتے۔

حَوْتَكِيَّةٌ۔ عربوں کا چھوٹا عمامہ (بعضوں نے کہا یہ منسوب ہے، حَوْتَكٌ کی طرف، جو ایک شخص کا نام تھا، وہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرتا تھا)

وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حَوْتَكِيَّةٌ (صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہی ہے اور مشہور جَوْنِيَّةٌ ہے اگر حَوْتَكِيَّةٌ کی روایت صحیح ہو تو اسی شخص کی طرف منسوب ہو گی یعنی حوتک کی چادر آپ پر تھی۔

حَتْمٌ۔ فیصلہ کرنا لازم کرنا۔

اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ۔ وتر واجب نہیں ہے (یعنی فرض نماز کی طرح بلکہ سنت ہے)

اِنْ جَاءَتْ بِهِ اَسْحَمَ اَحْتَمَ۔ اگر اس کا بچہ کالا بھجنگ پیدا ہوا۔

مَنْ اَكَلَ وَتَحَتَّمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص کھانا کھائے اور روٹیوں کے ریزے جو دسترخوان پر گریں ان کو بھی کھالے، وہ بہشت میں جانے گا (کیونکہ اس نے روٹی کی عزت کی اور غرور نہیں کیا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ روٹی کی عزت کرو اور اسی لئے سنت ہے کہ اگر روٹی سامنے آجائے اور ابھی سالن نہ رکھا گیا ہو تو روٹی کھانا شروع کر دے)۔

حُتَامَةٌ۔ روٹی کے ریزے جو خوان پر گریں۔

حَاتِمٌ۔ ایک مشہور سخی شخص تھا۔ یعنی حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج اس کی سخاوت ضرب المثل ہے۔

حَتْنٌ۔ سخت ہونا۔

حِتْنٌ۔ بمعنی قِرْنٌ، یعنی برابر والا، ہمسر، جوڑ۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

هُمَا حِتْنَانِ یعنی هُمَا سِيَّانِ دونوں برابر والے ہیں

تَحَاتَنُوْا۔ برابر برابر ہو گئے۔

اَفَحِتْنُهُ فُلَانٌ۔ کیا اس کا برابر والا فلاں شخص ہے؟

حَتْيٌ۔ سینا مضبوط کرنا، بُننا

حَاتِيٌ۔ بہت پینے والا۔

اِنَّهُ اَعْطٰى اَبَا رَافِعٍ حَتِيًّا وَعُكَّةَ سَمْنٍ۔ آپ نے ابو رافع کو گوگل کے ستو دیئے اور گھی کی ایک کپی دی۔

اَتَيْتُهُ بِمِزْوَدٍ مَخْتُوْمٍ فَاِذَا فِيْهِ حَتِيٌّ میں اس کے پاس توشہ دان لایا جس پر مہر کی ہوئی تھی، دیکھا تو اس میں گوگل کے ستو تھے۔

باب الحاء مع الثاء

حَثٌّ۔ ترغیب دینا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔

حَثِيْثٌ۔ جلد، تیز۔

حِثَاثٌ۔ جلدی، ذرا سی نیند۔

فَجَهَّزْنَا اَحَثَّ الْجِهَازِ۔ ہم نے جلدی سے کچھ تیاری کر لی۔

زَوْجُهَا یَسْتَحِثُّنِیْ بِهَا۔ اُس کا خاوند مجھ کو اس بات کی
ترغیب دیتا ہے۔

یَسْتَحِثُّنِیْهَا۔ مجھ کو اس پر برانگیختہ کرتا ہے۔ ایک روایت
میں یَسْتَحِسُّنِیْهَا ہے۔

اِسْتَحْثَثْتُ فَرَسِیْ۔ میں نے اپنے گھوڑے کو چھیڑا۔
(اس کو دوڑانا چاہا)

حَثُّوْا النُّطِیَّ۔ اونٹنیوں کو تیز کرنا چاہا (صاحب مجمع
البحار سے اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے، انھوں نے تکملہ میں،
حث کے معنی گریدنے کے رکھے ہیں اور اس میں یہ حدیث ذکر کی ہے
حَثَّهٗ بِعَصًا یعنی آنحضرت نے دیوار کو ایک لکڑی سے کرید ڈالا مگر
یہ حَتَّهٗ ہے تائے فوقانی سے جیسے پہلے گزر چکا۔ اور لغت میں
حث کے معنی گریدنے کے نہیں آئے ہیں۔)

حَثْحَثَةٌ۔ بمعنی حث برانگیختہ کرنا، مضطرب ہونا، جلدی کرنا
کَاَنَّمَا حُثْحِثَتْ مِنْ حِضْنَیْ ثَکَنٍ جیسے ثکن پہاڑ
کے دونوں پہلوؤں سے بھگایا گیا

حُثْحُوْثٌ۔ جلد باز بخیل۔

حَثَلٌ۔ پیٹ بڑا ہونا۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ
قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو آخر میں کوڑے کچرے کی طرح
رہ جائیں گے (یعنی خراب برے لوگوں پر)

حُثَالَةٌ کہتے ہیں بھوسے چھلکے ہر خراب چیز کو۔

کَیْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِیْتَ فِیْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ اُس وقت
تیرا کیا حال ہوگا جب تو خراب کمینے لوگوں میں رہ جائے گا؟

اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَبْقٰی فِیْ حُثْلٍ مِّنَ النَّاسِ میں تیری
پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ خراب برے لوگوں میں رہ جاؤں۔

وَارْحَمِ الْاَطْفَالَ الْمُحْثَلَةَ۔ ان بچوں پر رحم کر
جن کو ماں نے دودھ نہیں پلایا یا اچھی غذا انہیں نہیں ملی (یہ اِحْثَال سے
ہے یعنی ماں کا اپنے بچہ کو اچھی طرح دودھ نہ پلانا، یہاں تک
کہ اس کا حال خراب ہو جائے، پیٹ بڑھ جائے)۔

وَلٰكِنْ حُثَالَةٌ مِّنَ النَّاسِ یَعْتَرُوْنَ زُوَّارَ قُبُوْرِنَا
كَمَا تُعْتَرُ الزَّانِيَةُ بِزِنَاهَا۔ چند خراب لوگ رہ جائیں گے، جو
ہماری قبروں کے زائرین پر ایسے عیب رکھیں گے، جیسے چھنال عورت
پر اس کی بدکاری کی وجہ سے عیب رکھتے ہیں۔

حَثْوٌ۔ اڑانا، پھینکنا۔

حَثْیٌ اس کے بھی وہی معنی ہیں۔

اُحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِیْنَ التُّرَابَ خوشامدیوں جھوٹی
تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (ان کو کچھ نہ دو بیرنگ نکال دو
بعضوں نے کہا حقیقۃً مٹی ڈالنا مراد ہے)

کَانَ یَحْثِیْ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ۔ آنحضرت غسل
میں اپنے سر پر تین چلو پانی کے ڈالتے تھے۔

ثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِّنْ رَّبِّیْ۔ میرے مالک کے چلوؤں میں سے تین
چلو (ابن اثیر نے یہاں تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ چلو سے مراد
کثرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کف ہے نہ حثی ہے میں کہتا
ہوں یہ طریقہ سلف محدثین کے خلاف ہے وہ اس قسم کی حدیثوں
کو اس کے ظاہر پر رکھتے ہیں اور اس کی اصلی مراد خدا کو تفویض
کرتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے لئے وجہ اور ید اور عین اور قدم اور
اصبع اور حثی، اور حفنہ سب کچھ ہے جیسے اس کی ذات مقدس کو سزاوار
ہے، لیکن ہم ان کی کیفیت نہیں بیان کر سکتے)۔

فَحَثٰی بِکَفَّیْهِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ زِدْنَا۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں
سے چلو لیا۔ ابوبکر صدیق رض نے عرض کیا، یا رسول اللہ ص اور زیادہ کیجئے
(یعنی اور زیادہ بیان فرمادیجئے)۔

یَحْثُوْ عَلَیْکُنَّ۔ تم کو چلو بھر بھر کر دے گا (یعنی تم پر خوب سخاوت
کرے گا)۔

فَقَعَدَا وَ لَدَا حَتّٰی اسْتَحْثَتَا۔ حضرت زینب اور حضرت عائشہ رض
میں خوب گفتگو ہوئی، یہاں تک کہ ایک نے دوسری پر مٹی پھینکی۔
(جیسے عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ لڑتے لڑتے ایک دوسرے کے منہ
پر مٹی مارتی ہیں)۔

وَاِنْ یَّکُنْ مَا تَقُوْلُ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ حَقًّا فَاِنَّهٗ لَنْ یُّعْجِزَ

اَنْ یَحْثُوْ عَنْهُ تُرَابَ الْقَبْرِ وَیَقُوْمُ (جب حضرت عباسؓ اور حضرت عمرؓ میں اختلاف ہوا کہ آنحضرتؐ کو دفن کریں یا نہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے کہ آپ پھر اُٹھیں گے اور منافقوں کی گردن ماریں گے، آپ کو دفن نہ کرو تو حضرت عباسؓ نے کہا کہ) اگر خطاب کے فرزند تمہارا کہنا سچ ہو تو حضرت یہ بھی کر سکتے ہیں کہ قبر کی مٹی اپنے اوپر سے ہٹا کر باہر نکل آئیں اور کھڑے ہو جائیں۔

فَجَعَلَ یَحْتَثِیْ فِیْ ثَوْبِهٖ۔ حضرت ایوبؑ ان سونے کی ٹڈیوں کو چلو بھر بھر کر اپنے کپڑے میں پھینکنے لگے۔

فَاِذَا حَصِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْهِ عَلَیْهِ الذَّهَبُ مَنْثُوْرًا نَثْرَ الْحَثَا۔ یکایک سامنے ایک بوریے پر سونا اس طرح پھیلا ہوا تھا جیسے باریک تنکے (یا گھاس)۔

اِنَّمَا یَکْفِیْكَ اَنْ تَحْثِیَ۔ تجھ کو یہ کافی ہے کہ سر پر (پانی کے) چلو ڈالے (معلوم ہوا کہ غسل میں بدن کا ملنا فرض نہیں ہے نہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا)۔

خَلِیْفَةٌ یَحْتَثِیْ یا یَحْثُوْ۔ وہ خلیفہ مٹھی یا چلو بھر بھر کر لوگوں کو مال دے گا (کیونکہ بے شمار مال ہاتھ آئے گا)۔

فَاَحْثُ یا فَاحْثِ فِیْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ۔ اچھا تو ایسا (جب کسی طرح نہیں مانتیں، نوحہ کئے جاتی ہیں تو ان کے مونہوں پر مٹی ڈال دے۔

فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ۔ وہ کھانے میں سے لپ بھر بھر کر لینے لگا (اپنے کپڑے یا برتن میں ڈالنے لگا)۔

فَیَحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمْ۔ ان کے مونہوں پر چھڑکے گا (یعنی مشک وغیرہ خوشبوئیں)۔

فَحَثٰی عَلَیْهِ التُّرَابَ۔ آپ نے مٹی اٹھا کر اس پر ڈالی (یعنی میت پر)۔

یَکْفِیْهِ اَنْ یَحْثُوَ عَلٰی رَأْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَوَاتٍ عَلٰی رَأْسِهٖ اس کو یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈال لے (مجیط میں ہے کہ حثی اور ھیل مٹی ڈالنا، مگر فرق یہ ہے کہ حثی میں مٹی اٹھانا پڑتی ہے اور ھیل میں یونہی ڈالنا، تو جو شخص قبر سے دور ہوتا ہے وہ حثیہ کرتا ہے اور جو قبر کے کنارے پر ہو، وہ ہیل کرتا۔

حَثَا یَحْثُوْ باب نصر ینصر سے ہے اور حَثٰی یَحْثِیْ باب ضرب یضرب سے معنی ایک ہیں۔

بابُ الحاء مع الجیم

حَجْبٌ یا حِجَابٌ۔ ڈھانپنا، روکنا، آڑ کرنا، محروم کرنا۔

حَاجِبٌ۔ دربان، ابرو۔ اس کی جمع حَوَاجِبُ اور حُجَّاب ہے۔

حِیْنَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔ جس وقت سورج پردے میں چھپ گیا (یعنی ڈوب گیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ یَقَعِ الْحِجَابُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِیَ مُشْرِکَةٌ (اللہ بندے کو بخش دیتا ہے (گو وہ کیسے ہی گناہوں میں مبتلا ہو) جب تک آڑ نہ ہو جائے، لوگوں نے عرض کیا، آڑ کیا ہے یا رسول اللہ! فرمایا آڑ یہ ہے کہ آدمی مشرک رہ کر مرے (تب تو بخشے جانے کی توقع نہیں ہے)

حِجَابُهُ النُّوْرُ۔ اللہ کے مبارک چہرے پر پردہ ہے وہ کیا نور (اگر کہیں چہرے سے حجاب اُٹھا دے تو ساری دنیا جل کر ہو جائے)۔

عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِیُّ۔ یہ کعبہ کے کلید بردار تھے ہمارے زمانہ میں شیبی کہتے ہیں، کیونکہ کعبہ کی حجابت ان کے تھی، یعنی اس کا کھولنا بند کرنا خدمت وغیرہ۔

قَالَتْ بَنُوْ قُصَیٍّ فِیْنَا الْحِجَابَةُ۔ بنو قصی کہنے لگے کہ ہم لوگوں کا کام کعبہ کی دربانی کی خدمت ہے (ہم اس کے دروازے کھولتے اور بند کرتے ہیں)

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَکْبَرُ۔ علم اللہ تعالیٰ کا حجاب ہے (یعنی بغیر علم کے خدا کی معرفت نہیں ہو سکتی)۔

لہ اصل میں ان یحثوین تھا۔ ۱۲ منہ

اِحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ۔ سودہ اس سے پردہ کر۔

حَجَبَةُ الْبَيْتِ۔ بیت اللہ کے دربان۔

اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ۔ آیت حجاب، یعنی پردہ کی آیت کا حال سب سے زیادہ جاننے والے۔

اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ۔ جب سورج کا کنارہ نکل آئے۔

مَا حَجَبَنِيْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ۔ جب سے میں اسلام لائی مجھ کو نہیں روکا (یعنی جو میں نے مانگا وہ مجھ کو دیا، یا مجھ کو مردوں کی مجلس میں جانے سے نہیں روکا)۔

فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ (آخر جب شیطان مجبور ہوگیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کونچا نہ دے سکا تو) اس نے اس جھلی پر کونچا مارا (جس کے اندر بچہ رہتا ہے۔ ابن جریر کی روایت میں یوں ہے کہ جب مریم حضرت عیسیٰ ؑ کو جنا تو وہ کہنے لگیں "رب انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم"[۱] تو ایک پردہ ڈالدیا گیا شیطان نے اس کو کونچا مارا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ مریم ؑ کی والدہ نے ان کی ولادت کے وقت یہ دعا پڑھی، مریم پر ایک پردہ ڈالدیا گیا اور شیطان نے اس کو کونچا مارا یہ جو حدیث میں ہے کہ شیطان کا کونچا ولادت کے وقت ہوتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہمیشہ شیطان عین ولادت کے وقت کونچا دیتا ہے۔ ورنہ حضرت مریم ؑ کی والدہ نے دعا ان کی ولادت کے بعد پڑھی تھی۔ پھر اس کا اثر ما قبل پر کیسے پڑسکتا ہے؟ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شیطان ولادت کے دن ہر مولود کو کونچا دیتا ہے، کسی کو عین وقت ولادت پر، کسی کو ذرا اس کے بعد۔ ابن جریر کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے، اس میں یوں ہے کل بنی آدم یمسہ الشیطان یوم ولدتہ امہ[۲]

اِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ اِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ (تم عورتوں میں سے کسی عورت کا غلام مکاتب ہو اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے بدل کتابت ادا ہو سکے تو وہ اس سے پردہ کرے (یہ حکم استحبابًا ہے کیونکہ جب مکاتب کے پاس بقدر ادائی بدل کتابت جائداد ہو تو اس کی آزادی قریب ہے اس لحاظ سے وہ شخص اجنبی کی طرح ہوا گو جبتک وہ بدل کتابت ادا نہ کرے غلام رہے گا اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے اور حدیث شریف میں اس کی صراحت موجود ہے)۔

فَاحْتَجَبَ مِنْ حَاجَتِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهٖ جو شخص حاکم ہو کر لوگوں کی کاربرآری نہ کرے، چھپا رہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی کاربرآری سے چھپا رہے گا (اس کے مطالب پورے نہ ہونے دے گا یا قیامت کے دن وہ پروردگار کے دیدار سے محروم رہے گا)۔

مَنِ اطَّلَعَ الْحِجَابَ وَاقَعَ مَا وَرَاءَهٗ جس شخص نے پردے کے پرے سر اٹھا کر جھانکا (یعنی مرگیا) وہ پردے کے پرے پڑگیا (یعنی مرنے کے بعد جو چیزیں پوشیدہ تھیں وہ سب کھل جائیں گی)۔

مُحَمَّدٌ حِجَابُ اللّٰهِ۔ آنحضرت اللہ تعالیٰ کے حجاب یعنی اس کے ترجمان ہیں، اس کے ارشادات اور احکامات بیان کرنے والے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں۔

حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَالنَّارُ بِالشَّهَوَاتِ بہشت اُن باتوں سے ڈھانک لی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں، اور دوزخ ان باتوں سے جن کی نفس کو خواہش ہے۔

كُلَّمَا حَجَبَ اللّٰهُ عِلْمَهٗ عَنِ الْعِبَادِ فَهُوَ مَوْضُوْعٌ عَنْهُمْ جن باتوں کا علم اللہ تعالیٰ نے بندوں کو نہیں دیا، بندے اُن کے جاننے سے معاف کئے گئے ہیں۔

اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ۔ آپ کی ابروئیں باریک اور پتلی تھیں۔

حَاجِبُ بْنُ زُرَارَةَ۔ ایک شخص تھا جس نے کسریٰ کے پاس اپنی کمان گروی رکھی تھی، اس کے بیٹے نے وہ کمان چھڑا کر آنحضرت ؐ کو ہدیہ دی، آپ نے ایک یہودی کے ہاتھ چار ہزار درہم کو بیچ ڈالی۔

---

[۱] پروردگار میں اس کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ ۱۲ [۲] ہر بنی آدم کو شیطان چھوتا ہے جب کہ اس کی ماں اسے جنتی ہے۔ ۱۲

حِيْنَ يَغِيْبُ حَاجِبُهَا۔ جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے۔

لِاَنَّهٗ يَصِيْرُ اِلَى الْحَجَبَةِ۔ کیونکہ وہ قربانی کعبہ کے دربانوں کو مل جاتی ہے۔

عِبَادُكَ الْمُحْتَجِبُوْنَ بِغَيْبِكَ۔ تیرے وہ بندے جو تیرے غیب میں پوشیدہ ہیں، مراد فرشتے ہیں۔

حج۔ آنا، قصد کرنا، دلیل اور بحث میں غالب آنا، باز رہنا اور اصطلاح شرع میں چند اعمالِ مخصوصہ کا نام ہے جو مکہ میں کئے جاتے ہیں اور وہ ایک رکن ہے اسلام کے پانچ رکنوں میں سے۔

اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا۔ لوگو: تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو حج کرو۔

حَجَّةٌ یا حِجَّةٌ۔ ایک بار حج کرنا۔

حَاجٌّ۔ جو شخص مکہ کا حج کر آیا ہو

حُجَّاجٌ۔ "حَاجٌّ" کی جمع ہے۔

حَاجَّةٌ۔ وہ عورت جو حج کر آئی ہو۔ اس کی جمع حَوَاجُّ ہے۔

ذُوالْحِجَّةِ۔ حج کا مہینہ جو ذی القعدہ کے بعد آتا ہے

لَمْ يَتْرُكْ حَاجَّةً وَّلَا دَاجَّةً۔ نہ کسی حاجی کو چھوڑا نہ اس کے نوکر چاکر کو۔

هٰٓؤُلَاۗءِ الدَّاجُّ وَلَيْسُوْا بِالْحَاجِّ۔ یہ لوگ حاجیوں کے نوکر چاکر خدمت گار، مددگار ہیں، حاجی نہیں ہیں۔

اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ۔ اگر کہیں دجال اس وقت نکلا، جب میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو (کچھ پروا نہیں) میں اس سے بحث کرلوں گا (دلیل سے اس پر غلبہ حاصل کرونگا شاید جب آپ نے یہ حدیث فرمائی، اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ کرایا گیا ہوگا کہ دجال آخری زمانہ میں قیامت کے قریب نکلے گا اس سے پہلے امام مہدی ع ظاہر ہوں گے پھر حضرت عیسیٰ ع آسمان سے اُتر کر اس کو قتل کریں گے۔)

فَجَعَلْتُ اَحُجُّ خَصْمِيْ۔ میں اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کرنے لگا۔ یعنی بحث کرکے۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ حُجَّتِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ یا اللہ میری سند دنیا اور آخرت میں مضبوط اور قائم رکھ (سند سے مراد ایمان ہے)

اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى۔ آدم اور موسیٰ نے (عالمِ ارواح میں) بحث کی۔

تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ۔ دوزخ اور بہشت میں بحث ہوئی (ہر ایک دوسرے سے جھگڑنے لگی)۔

اَلْقُرْاٰنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ۔ قرآن آخرت میں لوگوں سے بحث کرے گا (کہ مجھ کو چھوڑ کر دوسری کتابوں میں مشغول ہوگئے یا جس طرح ادب کے ساتھ مضمون اور مطلب میں غور کرکے اس کے حکموں پر عمل کرکے پڑھنا تھا، اس طرح نہیں پڑھا)

فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى علیہ السلام آخر آدم (اس بحث میں حضرت موسیٰ ع پر غالب آئے (ان کو کچھ جواب نہ بنا)۔

كَانَتِ الضَّبُعُ وَاَوْلَادُهَا فِيْ حِجَاجِ عَيْنِ رَجُلٍ مِّنَ الْعَمَالِيْقِ۔ عمالقہ کے ایک شخص کے آنکھ کے کوئے (یعنی اس گول ہڈی میں جو آنکھ کے گرد ہوتی ہے اور جس کو حدقہ کہتے ہیں) میں بجو اور اس کے بچے سما گئے (اتنے بڑے قد و قامت کے لوگ تھے)۔

فَجَلَسَ فِيْ حِجَاجِ عَيْنِهٖ كَذَا وَكَذَا نَفَرًا۔ اس کی آنکھ کے کوئے میں اتنے آدمی بیٹھ گئے

اِحْتَجَّا بِحَدِيْثِ اِمَامَةِ جِبْرَئِيْلَ۔ دونوں نے اس حدیث سے دلیل لی، جس میں حضرت جبرئیل ع کی امامت اور آنحضرت ع کے مقتدی ہونے کا ذکر ہے۔

لَقِيَ اللّٰهَ لَا حُجَّةَ لَهٗ۔ وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس نجات کا کوئی وثیقہ نہ ہوگا (یا وہ کوئی عذر نہ کرسکے گا)۔

اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ۔ قرآن شریف یا تو تیری

لہ مجمع البحرین میں ہے کہ حجاج بہ فتحہ حائے حطی اور کسرہ دونوں طرح صحیح ہے۔ ۱۲ منہ۔

سند بنے گا (تجھ کو نجات دلائے گا) یا تیرے مقابل میں سند بنے گا (تجھ کو عذاب میں گرفتار کرائے گا)۔

حَجَّ حَجَّةً وَّاحِدَةً۔ آنحضرت ؐ نے ایک ہی حج کیا (یعنی ہجرت کے بعد۔ دسویں سال میں، جس کو "حج وداع" کہتے ہیں ہجرت سے پہلے آپؐ نے مکہ میں بھی ایک حج کیا تھا یا دو حج کئے تھے)۔

يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ۔ بڑے حج کا دن (یعنی ذی حجہ کی دس تاریخ یا نو تاریخ کے حج کو حج اکبر کہتے ہیں اور عمرے کو حج اصغر یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نویں تاریخ ذی حجہ کی اگر جمعہ کے دن پڑے تو وہ حج اکبر ہے، اس کی سند کچھ نہیں ہے البتہ بعض ضعیف روایتوں میں آیا ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن آپڑے تو اس سال کے حج میں زیادہ ثواب ہے)۔

مَحَجَّةُ الطَّرِيْقِ۔ بڑا راستہ یا بیچوں بیچ راستہ۔

فَحَجَّ۔ اُن نے کسی طرح نہ مانا، آخر حج کیا۔

لَمْ يُحَاجِّهُ الْقُرْاٰنُ (جو شخص ہر رات کو سو آیتیں پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن) قرآن اس کے خلاف بحث نہیں کرے گا۔

اَلِهٰذَا حَجٌّ۔ کیا اس بچہ کا بھی حج درست ہوگا (فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا)۔

اَلزَّهْرَاوَانِ يُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا۔ دو چمکتی سورتیں یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن) اپنے لوگوں کی طرف سے (جنھوں نے ان کو یاد کیا ہوگا یا ان کی تلاوت کرتے رہتے ہوں گے) بحث کریں گی (ان کو عذاب سے چھڑوائیں گے)۔

اَلْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ یا اَلْحَجُّ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ حج عرفہ کے دن ہے یا عرفہ کے دن حج ہے کیونکہ عرفہ کے دن ہی عرفات میں ٹھہرتے ہیں، جو حج کا بڑا رکن ہے۔

لَمْ يُخْلِ اللّٰهُ خَلْقَهٗ مِنْ نَّبِيٍّ مُّرْسَلٍ اَوْ كِتَابٍ مُّنَزَّلٍ اَوْ حُجَّةٍ لَازِمَةٍ اَوْ مَحَجَّةٍ قَائِمَةٍ۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو خالی نہیں چھوڑتا، یا تو ان میں پیغمبر ہوتا ہے فرستادہ یا کتاب ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اُتری ہوئی، یا لازمی حجت (یعنی امام) یا صاف سیدھا راستہ (یعنی شریعت)

حَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ۔ مشہور ظالم ہے، جس نے ہزاروں عالم اور نیک لوگوں کو ناحق قتل کیا۔ عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا اور کعبے پر منجنیق لگائی۔

اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْجُوْجًا بِاَبِيْ طَالِبٍ۔ کیا آنحضرت ؐ ابو طالب سے بحث میں مغلوب ہو گئے تھے؟

كَانَتَا ابْنَتَيْنِ لِلْاَحَجِّ۔ حضرت سارہ ابراہیمؑ کی والدہ اور حضرت ورقہ لوطؑ کی والدہ دونوں بہنیں، احج کی بیٹیاں تھیں (احج نبی تھے لیکن رسول نہ تھے)

حَجْرٌ۔ یا حِجْرَانٌ روکنا منع کرنا۔

مَحْجُوْرٌ۔ وہ شخص جس کو قاضی معاملات کرنے سے روک دے۔

حَجْرٌ یا حِجْرٌ۔ گود کو بھی کہتے ہیں اور حرام کو بھی۔

حِجْرٌ۔ عقل۔

حَجَرٌ۔ پتھر۔

حِجْرٌ۔ وہ دیوار جو کعبہ کے مغربی جانب گول اٹھی ہے جس کو حطیم بھی کہتے ہیں۔ اور ثمود کا ملک جو شام اور مدینہ کے درمیان واقع تھے۔

قَالَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ۔ آنحضرت ؐ نے حجر والوں سے فرمایا یعنی ان صحابہ سے جو حجر کے ملک پر گزر رہے تھے۔

لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ۔ جب آپ حجر پر سے گزرے (یعنی جہاں قوم ثمود بستی تھی)۔

كَانَ لَهٗ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ وَيَحْجُرُهٗ بِاللَّيْلِ ایک روایت میں يَحْتَجِرُهٗ ہے۔ یعنی آنحضرت ؐ کے پاس ایک بوریا تھا جو دن کو آپ بچھاتے اور رات کو خاص اپنے لئے رکھتے (یا مسجد میں اس کی آڑ کر کے ایک جگہ اپنے لئے محفوظ کر لیتے) عرب لوگ کہتے ہیں:

تَحَجَّرَتِ الْاَرْضُ یا اِحْتَجَرْتُهَا۔ جب زمین پر میلے وغیرہ

اُٹھا کر اُس کو محفوظ کر لیں۔ بعضوں نے کہا یَحْتَجِرُوْہُ کے معنی یہ ہیں کہ اس کو حجرہ کی طرح کر لیتے۔ ایک روایت میں یَحْتَجِزُوْہُ ہے زائے معجمہ سے، یعنی اس کی آڑ کر لیتے)۔

اِحْتَجَرَ حُجَیْرَۃً بِخَصَفَۃٍ اَوْحَصِیْرٍ۔ آپ نے ایک چھوٹا سا حجرہ کھجور کی چھال یا بوریے کو بنا لیا۔

لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔ تو نے ایک کشادہ چیز کو یعنی اللہ کی رحمت کو تنگ کر دیا۔

فَمَرَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ ظَھْرَانِیِ الْحُجَرِ۔ آنحضرت (اپنی بیویوں کے) حجروں پر سے گزرے۔

تَحَجَّرَ جُرْحُہٗ لِلْبُرْءِ۔ جب ان کا زخم جڑ کر سخت ہو گیا (یعنی پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔ اس میں درد نہ رہا) اچھا ہونے لگا۔

تَحَجَّرَ کَلْمُہٗ۔ اُن کا زخم سخت ہو گیا۔

مَنْ نَامَ عَلٰی ظَھْرِ بَیْتٍ لَیْسَ عَلَیْہِ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر نہ ہو (نہ کٹہرا یعنی کوئی روک نہ ہو) تو اس کے بچاؤ کا کوئی ذمہ نہ رہا (اُس نے اپنے تئیں آپ ہلاکت میں ڈالا) ایک روایت میں لَیْسَ عَلَیْہِ حِجَابٌ ہے یعنی اس پر کوئی آڑ نہ ہو۔ ایک میں لَیْسَ عَلَیْہِ حَجِیٌّ ہے معنی وہی ہیں)۔

لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَحْجُرَ عَلَیْھَا (یہ عبد اللہ بن زبیرؓ کا قول ہے) میں نے چاہا کہ حضرت عائشہؓ پر حجر کر دوں (یعنی ان کو تصرفات سے روک دوں اُن کا کوئی معاملہ جیسے بیع اور شرا اور ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہو)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَجَرَ الْقَاضِیْ عَلَی الصَّغِیْرِ وَالسَّفِیْہِ۔ قاضی نے نابالغ اور کم عقل پر حجر کر دیا۔ (یعنی اپنے مال میں کوئی تصرف کرنے سے ان کو روک دیا)۔

ھِیَ الْیَتِیْمَۃُ تَکُوْنُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّھَا۔ وہ یتیم لڑکی جو اپنے ولی کی گود یعنی اس کی پرورش میں ہو۔

یَتَّکِیُٔ فِیْ حَجْرِیْ۔ میری گود میں ٹیکا دیتے (اور میں حائضہ ہوتی۔ آپ اسی حالت میں قرآن پڑھا کرتے)۔

فَاَجْلَسَہٗ فِیْ حَجْرِہٖ۔ اس کو آپ کی گود میں بٹھا دیا۔

وَرَاْسُہٗ فِیْ حَجْرِ امْرَاَۃٍ۔ آپ کا سر ایک عورت کی گود میں ہوتا۔

یَلِیَانِ الْحِجْرَ۔ جو حطیم کے قریب ہیں۔

عَائِشَۃُ تَطُوْفُ حَجْرَۃً یَا حَجْزَۃً۔ حضرت عائشہؓ دور الگ ہو کر یا آڑ کر کے طواف کرتیں۔

اِذَا رَاَیْتَ رَجُلًا یَسِیْرُ مِنَ الْقَوْمِ حَجْرَۃً۔ جب تو کسی شخص کو دیکھے، لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک طرف کو اکیلا جا رہا ہے۔

لِلنِّسَاءِ حَجْرَتَا الطَّرِیْقِ۔ عورتیں رستے کے دونوں کنارں پر سے چلیں (مرد بیچ رستے میں چلیں)۔

اَلْحُکْمُ لِلّٰہِ وَدَعْ عَنْکَ نَھْبًا صِیْحَ فِیْ حَجَرَاتِہٖ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) یعنی حکومت اللہ ہی کی ہے، تو اس لوٹ کو جانے دے جو اِدھر اُدھر سے ہوئی (یعنی اکا دُکا جو داہنے یا بائیں طرف سے آکر تیری پوٹلی وغیرہ اُڑا لے گیا، اس لوٹ کا ذکر نہ کر اصل بڑے مال کا حال کہہ یہ ایک مثل ہے جو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں جب کسی شخص کا مال تلف ہو جائے پھر اس کے بعد وہ چیز تلف ہو جو اس سے بڑھ کر ہو۔ اصل میں یہ امرؤ القیس شاعر کا ایک شعر ہے ؎

فَدَعْ عَنْکَ نَھْبًا صِیْحَ فِیْ حَجَرَاتِہٖ
وَلٰکِنْ حَدِیْثًا مَّا حَدِیْثُ الرَّوَاحِلِ

یعنی اس لوٹ کو چھوڑ اس کا ذکر نہ کر جو اِدھر اُدھر سے تجھ پر ہوئی، اونٹوں کا تو حال کہہ، ان کا کیا ہوا (وہ تو کہیں نہ ملے)۔

اِذَا نَشَاَتْ حَجْرِیَّۃً ثُمَّ تَشَاءَمَتْ۔ جب حجر کی طرف سے ابر اُٹھے، پھر شام کی سمت پھیل جائے۔

فَتِلْکَ عَیْنٌ غُدَیْقَۃٌ۔ یہ تو ایک بھرپور پانی کا چشمہ (یعنی ایسا ابر خوب برسے گا۔ حجر یمامہ کے ملک کا بڑا شہر ہے بعضوں نے حِجْرِیَّۃً بکسرۂ حا پڑھا ہے۔ اس صورت میں

سوب ہوگا۔ حجرہ کی طرف، جو ثمود کے ملک کو کہتے ہیں)۔
تَبِعَهُ اَهْلُ الْحَجَرِ وَالْمَدَرِ۔ جنگل والے اور بستیوں والے سب دجال کے پیرو ہو جائیں گے۔
اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ بچہ اسی کا ہے گا جس کی زوجہ یا لونڈی ہے اور حرام کار کو پتھر (یعنی اس کو کچھ نہ ملنے کا۔ جیسے کہتے ہیں، تیرے پاس کیا ہے خاک پتھر بعضوں نے کہا وللعاہر الحجر سے یہ مراد ہے کہ حرام کار کو رجم کریں گے جب ہمارے نے کہا، اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر حرام کار کو رجم نہیں کرتے۔)
تَلَقَّى جِبْرَئِيْلَ بِاَحْجَارِ الْمِرَاءِ۔ آنحضرت حضرت جبرئیل سے احجار المراء میں ملے (یعنی قبا میں) مجاہد نے یہی تفسیر کی۔
يَسْتَسْقِيْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ۔ احجار الزیت کے پاس پانی برسنے کی دعا کر رہے تھے (یہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔
لَقَدْ رُمِيْتَ بِحَجَرِ الْاَرْضِ (احنف بن قیس نے حضرت علی رض سے کہا۔ جب معاویہ نے عمرو بن عاص کو اپنی طرف سے مقرر کیا) آپ پر تو زمین کا پتھر پھینکا گیا (یعنی عمرو بن عاص دانشمند اور پولیٹیکل آدمی ہیں۔ وہ ابو موسیٰ اشعری رض پر غالب آئیں گے، ابو موسیٰ رض ان کے مقابلہ کے نہیں ہیں بہتر ہے کہ آپ اپنی طرف سے عبداللہ بن عباس رض کو حکم مقرر کیجئے حضرت علی رض نے احنف کی رائے کے موافق عبداللہ بن عباس رض کو مقرر کرنا چاہا۔ مگر یمن کے لوگوں نے نہ مانا اور اس امر پر اصرار کیا کہ ان ہی میں کا ایک شخص ہو۔ آخر حضرت علی رض نے بہ مجبوری ابو موسیٰ اشعری رض ہی کو حکم کر دیا۔ احنف نے جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا عمرو بن عاص نے ان کو دھوکا دیا اور یہ واقعہ مشہور ہے)۔
لَيْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا حَجْرَاءَ۔ دجال کی آنکھ پھولی ہوئی نہیں ہے پتھر کی طرح (ایک روایت میں۔ جَحْرَاءَ ہے بہ تقدیم جیم برحائے حطی، اس کا معنی اوپر گزر چکا ہے)۔

مَزَارِعُ دَعْوَمَانَ وَمَحْجَرُ وَّ مُزَهَّانٌ مَحْجَرٌ ایک گاؤں کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا کہ باغ یا وہ چراگاہ جو محفوظ ہو، یا درخت کے گرد جو باڑ لگائی جاتی ہے۔
لَاشُدَّ الْحَجَرَ۔ پتھر باندھ لیتا (یعنی پیٹ پر بھوک کی شدت سے)۔
رَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ عَنْ حَجَرٍ۔ ہم نے اپنے پیٹ پر سے ایک ایک پتھر کھولا۔
نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ۔ حجر اسود بہشت میں سے اترا، وہ بہت سپید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اس کو کالا کر دیا۔
صَلّٰى فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ آنحضرت م نے اپنے حجرے میں نماز پڑھی (یعنی بوریے کے اندر رہ کر، جس کو آپ حجرے کی طرح کر لیتے یہاں حضرت عائشہ رض کا حجرہ مراد نہیں ہے) لوگ اس کے باہر رہ کر آپ کی اقتدا کر رہے تھے۔
خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ فَحَجَرَهَا مِنْ ثَلٰثِمِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ۔ اللہ نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ یہ چھ دن تین سو ساٹھ میں سے کاٹ لئے
هُوَ فِيْ حَجْرِهٖ۔ وہ اُن کی حمایت میں تھے۔
دُفِنَ فِي الْحِجْرِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الثَّالِثَ عَذَارٰى بَنَاتُ اِسْمَاعِيْلَ۔ حطیم میں رکن ثالث کے پاس حضرت اسماعیل کی کنواری لڑکیاں دفن ہیں (وہیں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل کی بھی قبر ہے۔ حضرت اسمٰعیل کا گھر بھی وہیں تھا)۔
بَيْنَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آنحضرت م کی گود میں تھے۔
حُجَرٌ۔ کوئی مستعمل لفظ نہیں ہے البتہ حِجَارٌ مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

حَجْزٌ یا حِجَازَةٌ یا حِجِّیْزٰی روکنا منع کرنا دفع کرنا۔

اِنَّ الرَّحِمَ اَخَذَتْ بِحُجْزَةِ الرَّحْمٰنِ۔ ناطے نے پروردگار کا وہ مقام تھاما جہاں ازار باندھتے ہیں (بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے یعنی پروردگار سے پناہ لی، اس کے سامنے عاجزی کی بعضوں نے کہا "رحم" رحمان سے مشتق ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ رحم رحمان کی ایک شاخ ہے تو رحم گویا پروردگار کے نام پاک کا بیچ کا حصہ تھامے ہوئے ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَجَزَ الرَّجُلُ بِالْاِزَارِ۔ جب ازار کو مضبوط کمر پر کس لے (پھر اس کے معنی مطلق پناہ لینے اور تھامنے اور تعلق کرنے کے ہوگئے۔

وَالنَّبِیُّ اٰخِذٌ بِحُجْزَةِ اللّٰہِ۔ پیغمبر اللہ کی کمر تھامے ہوئے ہے (یعنی اس کی مدد پر بھروسہ کئے ہوئے ہے۔)

مِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِہٖ۔ بعضوں کو دوزخ کی آگ کمر تک پہنچے گی۔

فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ۔ میں تمہاری کمریں تھامے ہوئے ہوں، (لیکن تم پروانوں کی طرح آگ میں گھسے جاتے ہو)

کَانَ یُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِّسَائِہٖ وَھِیَ حَائِضٌ اِذَا کَانَتْ مُحْتَجِزَةً۔ آنحضرت اپنی بیویوں میں سے کسی سے مباشرت کرتے (بوس وکنار لپٹانا) وہ حائضہ ہوتی، جبکہ وہ ازار باندھے ہوتی (کیونکہ حیض کی حالت میں صرف جماع کرنا منع ہے)

عَمِدْنَ اِلٰی حُجَزِ مَنَاطِقِھِنَّ (انصار کی عورتوں نے کیا کیا جب سورۂ نور کی آیت اُتری) تو اپنے کمر بندھن کے کپڑوں کو لیا (پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں) (ابو داؤد کی روایت میں بجائے حُجَز کے حُجُوز یا حُجُور ہے۔ خطابی نے کہا "حجور" رائے مہملہ سے اس کے تو کوئی معنی یہاں نہیں بنتے۔ البتہ حجوز زائے معجمہ سے "حُجَز" کی جمع الجمع ہو سکتی ہے۔ زمخشری نے کہا "حُجُوز" "حجز" کی جمع ہے بمعنی حُجْزَہ۔ ابن اثیر نے جامع الاصول کی شرح میں کہا "حُجُور" بہ رائے مہملہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں، وہ "حجر" کی جمع ہے، بہ معنی گود۔ مطلب یہی ہے کہ اپنے گود کے کپڑوں کو پھاڑ کر اس کی اوڑھنیاں بنائیں۔

رَاٰی رَجُلًا مُحْتَجِزًا بِحَبْلٍ وَّھُوَ مُحْرِمٌ۔ ایک شخص کو احرام کی حالت میں کمر پر ایک رسّی باندھے ہوئے دیکھا۔

ھُمْ اَشَدُّنَا حُجَزًا۔ وہ یعنی بنی اُمیّہ مصیبت اور سختی پر بڑے صبر کرنے والے ہیں (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)

وَلِاَھْلِ الْقَتِیْلِ اَنْ یَّنْحَجِزُوْا الْاَدْنٰی فَالْاَدْنٰی۔ مقتول کے وارثوں کو یہ اختیار ہے کہ قصاص کے دعوے سے باز آجائیں (دیت پر راضی ہو جائیں) (یہ حق قریب تر وارث کا ہے پھر اس کا جو اس کے بعد قریب تر ہو اگر منجملہ ورثاء کے ایک وارث بھی گو وہ عورت ہو قصاص معاف کر دے تو قصاص ساقط ہو جائے گا اور دیت لازم ہوگی)

اَیُلَامُ ابْنُ ذِہٖ اَنْ یَّفْصِلَ الْخُطَّةَ وَیَنْتَصِرَ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَزَةِ۔ کیا اس کا بیٹا (یعنی میرا بیٹا) اس بات پر ملامت کیا جائے گا کہ ظالم کی بات کھول کر بیان کر دے اور روکنے والوں کی آڑ میں رہ کر ظالم سے بدلہ لے (روکنے والوں سے یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو ظلم سے روکتے ہیں۔ اور حق اور باطل کا فیصلہ کرتے ہیں)۔

اِنَّ الْکَلَامَ لَا یُحْجَزُ فِی الْعِکْمِ۔ بات گٹھڑی میں باندھ کر نہیں رکھی جاتی۔

اَنْ تَجْعَلَ الدَّھْنَاءَ حِجَازًا بَیْنَنَا وَبَیْنَ تَمِیْمٍ۔ دہنا کو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان حدِ فاصل کر دیجئے۔

حِجَازٌ۔ وہ رسّی جس سے اونٹ کو باندھتے ہیں اور وہ چیز جو کمر پر باندھی جائے۔ (ملک حجاز کو بھی حجاز اس لئے کہتے ہیں کہ وہ "نجد" اور "تہامہ" کے درمیان یا نجد اور غور کے درمیان حائل ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ پہاڑوں یا سنگلاخوں سے گھرا ہوا ہے۔)

تَزَوَّجُوْا فِی الْحُجَزِ الصَّالِحِ فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ۔ اچھے خاندان میں نکاح کرو اس لئے کہ رگ چپکے سے گھس آتی ہے (برے خاندان کا اثر اولاد میں آجاتا ہے)۔

فَاَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِھَا۔ اس عورت نے اپنے نیفہ

فذ نکالا (دوسری روایت میں ہے جُوڑے میں سے)۔

فَمَا تَحَجَّزُوْا۔ وہ باز نہ آئے (حذیفہ کے والد کو قتل ہی کر دالا)

لَا يَحْجُزُهُ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔ آپ کو قرآن پڑھانے سے اور ہمارے ساتھ گوشت کھانے سے کوئی چیز نہ روکتی مگر جنابت۔

فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ۔ آنحضرتؐ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو روکنے لگے (وہ حضرت عائشہؓ کو مارنے دوڑے، اِس بات پر کہ اُنھوں نے آنحضرتؐ پر آواز بلند کی تھی)۔

وَاِنَّ حُجْزَتَهُ تُسَاوِي الْكَعْبَةَ۔ اس کی ازار باندھنے کا مقام کعبے برابر اونچا تھا۔

خُذُوْا بِحُجْزَةِ هٰذَا الْاَنْزَعِ۔ اِس شخص کی کمر تھامے رہو جس کے سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہیں ہیں (مراد حضرت علی رضؓ ہیں)۔

رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا اَخَذَ بِحُجْزَةِ هَادٍ فَنَجَا۔ اللہ اُس بندے پر رحم کرے جس نے ہدایت کرنے والے کی کمر تھامی (یعنی اُس کی پیروی کی) اور نجات پا گیا۔

اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ۔ (آخر زمانہ میں) ایمان سمٹ کر ملک حجاز میں آجائے گا (جیسے شروع میں ملک حجاز سے پھیلا تھا۔ حجاز عرب کا ایک قطعہ ہے جس میں مکہ، مدینہ، طائف وغیرہ شہر ہیں)۔

حَجَفٌ۔ چمڑے کی ڈھالیں، جن میں لکڑی اور پٹھہ وغیرہ نہ ہو۔ اس کا مفرد حَجَفَةٌ ہے۔

مُحَاجَفَةٌ۔ معارضہ اور مقابلہ۔

اِحْتِجَافٌ۔ جوڑنا، جمع کرنا۔

اِنْحِجَافٌ۔ عاجزی کرنا، تضرع۔

حُجَافٌ۔ بدہضمی سے اسہال۔

فَتَطَوَّقَتْ بِالْبَيْتِ كَالْحَجَفَةِ۔ وہ بیت اللہ کے گرد سپر کی طرح طوق بن گئی۔

ثَمَنُ الْمِجَنَّةِ حَجَفَةٌ۔ مجنہ یعنی ڈھال کی قیمت۔ حجفۃ بجر بدل ہے مجنہ سے۔

تَحْجِيْلٌ۔ ایک پاؤں پر کودتے ہوئے چلنا۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں پر[1] سفیدی ہو (نہایہ میں ہے کہ تحجیل صرف ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کی سفیدی سے نہ ہوگی، جب تک ایک پاؤں یا دونوں پاؤں پر بھی سفیدی نہ ہو۔ محیط میں ہے کہ سفیدی دونوں پاؤں اور ایک ہاتھ میں یا صرف دونوں پاؤں میں یا صرف ایک پاؤں میں ہوتی ہے اور صرف دونوں ہاتھوں میں بہت کم ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں اگر صرف ایک ہی پاؤں پر سفیدی ہو تو اُس کو گھوڑے والے "ارجل" کہتے ہیں۔ اور ایسے جانور کو منحوس سمجھتے ہیں، بشرطیکہ اُس کی پیشانی پر سفیدی نہ ہو۔)

اُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ۔ میری اُمت کے لوگ (قیامت کے دن) سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے۔ (یہ سفیدی وضو کا نور ہوگی)۔

اِنَّ اللُّصُوْصَ اَخَذُوْا حِجْلَيِ امْرَاَتِي۔ چوروں نے میری بیوی کی دونوں پازیب لے لیں۔

قَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ مَوْلَانَا فَحَجَلَ۔ آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ سے فرمایا تو ہمارا مولیٰ ہے (آزاد کیا ہوا غلام) وہ (خوشی کے مارے) ایک پاؤں پر کود کر چلنے لگے۔

اَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ اَوْبَشَ

[1] اگر چاروں ہاتھ پاؤں پر سفیدی ہو تو اس کو "محجل الاربع" کہیں گے اگر صرف دونوں پاؤں پر ہو تو "محجل الرجلین"، اگر صرف ایک پاؤں پر ہو تو "محجل الرجل الیمنی" یا "محجل الرجل الیسری"، اور اگر تین اعضاء پر ہو تو "محجل الثلاث مطلق الیمین" یا "مطلق الید" یا "مطلق الیسار" یا "مطلق الرجل" کہیں گے۔ اگر ایک طرف کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں تو اس کو "ممسک الایامن مطلق الایاسر" یا "ممسک الایاسر مطلق الایامن"، اگر ایک طرف کے پاؤں اور دوسری طرف کے ہاتھ پر سفیدی ہو تو اس کو اشکل اور مشکول کہیں گے" گھوڑے والوں میں ایک شعر مشہور ہے

ارجل و اشکل و ستارہ پیشانی گر بمفت و ہندستانی

اَلَّذِیْ یَتَحَجَّلُ فِی الْفِتْنَةِ (کعب احبار رضؓ نے کہا) میں توراۃ شریف میں یہ مضمون پاتا ہوں کہ قریش کا ایک شخص جس کے سامنے کے دانت کھلے ہوں گے فتنہ و فساد میں اکڑ کر چلے گا (فتنہ و فساد سے خوش ہوگا)۔

فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلٍ یَحْجُلُ۔ اتنے میں ابو جندلؓ بیڑی میں کودتا ہوا آیا (وہ مسلمان ہوگیا تھا تو کافروں نے بیڑی ڈال کر قید کر کے اس کو رکھا۔ صلح حدیبیہ کے وقت وہ بھاگ کر آنحضرتؐ کے پاس آگیا لیکن آپؐ نے شرائط صلح کے موافق اس کو پھر کافروں کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد پھر بھاگا اور ابو بصیرؓ کے ساتھیوں میں شامل ہوگیا۔ ان کا قصہ مشہور ہے)۔

کَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔ آنحضرتؐ کی مُہرِ نبوّت ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی۔

حَجَلَةٌ۔ کہتے ہیں، اُس گھر کو جو دُولہن کے لئے قُبّہ کی طرح بنایا جاتا ہے، اس پر پردے وغیرہ لٹکا کر آراستہ کرتے ہیں۔ بعضوں نے "مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ" کے معنی یہ کئے ہیں۔ کبک[1] کے انڈے کی طرح۔

کَانَ خَاتَمُهٗ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا) بعضوں نے "رِزِّ الْحَجَلَةِ" بہ تقدیم رائے مُہملہ بر زائے معجمہ پڑھا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ رِز بالکسر لغت میں دُور کی آواز کو کہتے ہیں۔ اور رَزٌّ بالفتح کہتے ہیں مضبوط کرنے یا زخمی کرنے کو۔ البتہ عرب لوگ کہتے ہیں "رَزَّتِ الْجَرَادَةُ" ٹڈی نے اپنی دم زمین میں گھسیڑی انڈے دینے کے لئے۔ مگر رَزٌّ کے معنی خود انڈے کے نہیں آئے۔)

اَعْرُوا النِّسَاءَ یَلْزَمْنَ الْحِجَالَ۔ عورتوں کو چھوڑ دو وہ اپنے گھروں میں پڑی رہیں۔

لَیْسَ لِبُیُوْتِهِمْ سُتُوْرٌ وَّلَا حِجَالٌ۔ اُن کے گھروں میں نہ پردے تھے نہ چھپر کھٹ تھے۔

فَاصْطَادُوْا حَجَلًا۔ اُنھوں نے کبک کا شکار کیا۔ یہ حَجَلَةٌ کی جمع ہے۔

قَدْ جَعَلُوْا طَعَامِیْ کَطَعَامِ الْحَجَلِ (یا اللہ میں قریش کو دعوت دیتا ہوں، بلاتا ہوں) مگر انھوں نے میرا کھانا کبکوں کے کھانے کی طرح کر دیا (کبک (چکور) کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک ایک دانہ ٹھہر ٹھہر کر کھاتا ہے۔ اچھی طرح نہیں کھاتا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ بھی میری دعوت اچھی طرح قبول نہیں کرتے کوئی کوئی اُن میں سے شاذ و نادر ہی اسلام قبول کرتا ہے)۔

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ۔ یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے۔ یعنی سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں والوں کو حشر کے میدان میں کھینچنے والے۔

عُقُوْلُهُمْ کَعُقُوْلِ رَبَّاتِ الْحِجَالِ۔ اُن کی عقلیں اُن عورتوں کی عقلوں کی طرح ہیں جو چھپر کھٹ والیاں ہیں۔

حَجْمٌ۔ اُونچا ہونا، بڑھ جانا، چوسنا، روکنا۔

اِنَّهٗ خَرَجَ یَوْمَ اُحُدٍ کَاَنَّهٗ بَعِیْرٌ مُّحَجُوْمٌ۔ حضرت حمزہ رضؓ اُحد کے دن اچھے اُونچے اونٹ کی طرح نکلے۔

لَا یَصِفُ حَجْمَ عِظَامِهَا۔ ایسا کپڑا ہو جو عورت کی ہڈیاں (تناسب اعضاء) کا ابھار ظاہر نہ کرتا ہو (یعنی باریک چُست کپڑا نہ ہو، جس میں سے عورت کے گوشت اور استخوان کا اُٹھاؤ ابھار دکھائی دے)۔

کَانَ یَصِیْحُ الصَّیْحَةَ یَکَادُ مَنْ سَمِعَهَا یَصْعَقُ کَالْبَعِیْرِ الْمَحْجُوْمِ (عبد اللہ بن عمر رضؓ نے اپنے والد حضرت عمر رضؓ کا حال بیان کیا) وہ ایسی آواز نکالتے تھے کہ اُن کی چیخ سے آدمی بیہوش ہونے کے قریب ہو جاتا، جیسے مُنہ بندھا اونٹ۔

حِجَامٌ۔ وہ چیز جو مست اونٹ کے مُنہ پر باندھ دی جاتی ہے تاکہ وہ کسی کو کاٹے نہیں۔

فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ (آنحضرتؐ نے اُحد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا کون اس کو لیتا ہے اس شرط پر کہ اس کا حق ادا کرے گا) سب لوگ پیچھے ہٹے (اُس کے لینے میں ڈرے)۔

[1] ایک مشہور پرندہ ہے کبوتر کے برابر، اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے، اس کو دجاج البر کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔ پچھنا لگانے والے اور جس کو لگایا گیا، دونوں کا روزہ ٹوٹ جانے کے قریب ہو گیا (کیونکہ لگانے والے کے حلق میں احتمال ہے کہ کچھ خون وغیرہ چلا جائے اور جس کو لگایا گیا وہ ناتوانی کی وجہ سے شاید روزہ پورا نہ کر سکے۔ بعضوں نے کہا یہ بددعا ہے ان کے لئے، یعنے ان کو روزے کا ثواب نہیں ملے گا۔ گویا انھوں نے روزہ ہی نہیں رکھا)۔

اَعْلَقَ فِیْهِ مِحْجَمًا۔ ایک محجم اس میں لگا دے (محجم بکسرۂ میم وہ ظرف جس میں حجامت کا خون اکٹھا ہوتا ہے اور نشتر کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع مَحَاجِمُ ہے)۔

لَعْقَةُ عَسَلٍ اَوْ شَرْطَةُ مِحْجَمٍ۔ شہد کا ایک چاٹ یا نشتر ایک جھاڑ۔

اِلَّا قَالُوْا عَلَیْكَ بِالْحِجَامَةِ۔ سب نے یہی کہا کہ پچھنے لگواؤ (خون نکلوا ڈال، کیونکہ خون زیادہ ہونے سے غضب اور شہوت اور قوائے نفسانی میں ترقی ہوتی ہے اور قوائے مَلَکی مغلوب رہتے ہیں)۔

غَسْلُ مَحَاجِمِهٖ۔ اُن مقاموں کا دھونا جہاں پر حجامت کی جاتی ہے۔ یہ جمع ہے۔ مَحْجَمٌ بہ فتح میم کی۔

حِجَامَةٌ۔ بکسرۂ حاء پچھنے لگانے کا پیشہ۔

حَجَّامٌ۔ پچھنے لگانے والا۔

حَجْنٌ۔ موڑنا، کھینچ لینا، روکنا، پھیرنا۔

حُجُوْنٌ۔ اقامت کرنا، بخیلی کرنا۔

یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنِهٖ۔ آنحضرتؐ حجر اسود کو اپنی ٹیڑھی لکڑی چھوا دیتے۔

کَانَ یَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ۔ وہ حاجیوں کا مال ٹیڑھے منہ لکڑی سے چرایا کرتا (اس میں اٹکا کر ان کی چیزیں گھسیٹ لیتا جب صاحب مال دیکھ لیتا تو یہ بہانہ کرتا کہ لکڑی میں اٹک کر آ گئی)۔

وَجَعَلَتِ الْمَحَاجِنُ تُمْسِكُ رِجَالًا۔ ٹیڑھے منہ کی لکڑیاں لوگوں کو اٹکا لیں گی (یعنی قیامت کے دن)۔

تُوْضَعُ الرَّحِمُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَهَا حُجْنَةٌ کَحُجْنَةِ

الْمِغْزَلِ۔ قیامت کے دن ناطہ لایا جائے گا اس میں چرخہ کے تکلے کی طرح کجی ہوگی۔

مَا اَقْطَعَكَ الْعَقِیْقَ لِتَحْتَجِنَهٗ۔ عقیق کا مقطعہ تجھ کو اس لئے نہیں دیا کہ تو اس کو اپنا مال سمجھ کر جوڑے (غریبوں کو فائدہ نہ پہنچائے)۔

اِنَّهٗ کَانَ عَلَی الْحَجُوْنِ کَئِیْبًا۔ آپ حجون پہاڑ پر غمگین بیٹھے تھے (حجون ایک اونچا پہاڑ ہے مکہ میں شعب الجزارین کے پاس بعضوں نے کہا وہ ایک کج مقام کا نام ہے مکہ میں)۔

اَحْجَنَ ثُمَامُهَا۔ مکہ کی ثمام کے پتے نکل آئے (ثمام ایک مشہور گھانس ہے)۔

حَجًی۔ کنارہ، کونا۔

اَحْجَاءٌ۔ "حَجًی" کی جمع، اطراف و جوانب اور نواحی۔

حِجًی۔ بکسرۂ حاء عقل۔

اُحْجِیَّةٌ یا اُحْجُوَّةٌ۔ چیستان، معما۔

اَحَاجِیُّ۔ "اُحْجِیَّہ" کی جمع ہے۔

مَنْ بَاتَ عَلٰی ظَهْرِ بَیْتٍ لَیْسَ عَلَیْهِ حِجًی فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سو جائے جس پر روک نہ ہو (منڈیر یا کٹھرا وغیرہ) اس کی حفاظت کا ذمہ نہ رہا (بعضوں نے اس حدیث میں حَجًی بہ فتحہ حاء پڑھا ہے۔ ایک روایت میں بدحِجَارٌ ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا)۔

حَتّٰی یَقُوْمَ ثَلَاثَةٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِهٖ قَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ۔ یہاں تک کہ تین شخص اس کی قوم کے عقل والے کھڑے ہوں اور کہیں بیشک فلاں شخص محتاج ہو گیا ہے اب اس کے لئے سوال کرنا درست ہے۔

مَا کَانَ فِیْ اَنْفُسِنَا اَحْجٰی اَنْ یَّکُوْنَ هُوَ مُذْ مَاتَ۔ جب سے وہ مر گیا تو ہمارے دلوں میں دجال ہونے کا وہ زیادہ سزاوار نہ رہا (ورنہ موت سے پیشتر اس کے دجال ہونے کا گمان غالب تھا)۔

۱؎ بہ معنی اور وزن اَرْجَاءٌ۔ ۱۲ منہ۔

اِنَّکُمْ مَعَاشِرَ هَمْدَانَ مِنْ اَجْحٰى حَيٍّ بِالْكُوْفَةِ۔ تم لوگ ہمدان کے قبیلہ والے کوفہ میں سب قبیلوں کے لوگوں سے زیادہ عقلمند ہو[1]۔

مَاهِيَ بِمُغْرِبٍ فَيَسْتَجْحِي لَحْمُهَا۔ اُس اونٹنی کو طاعون کا عارضہ نہ تھا کہ اُس کا گوشت بگڑ جاتا (سڑ جاتا)۔

فَجَحْجَهَا الرِّيْحُ۔ اُس کشتی کو ہوا بہا لے گئی۔

اِنَّ اَمْرَكَ كَالْجُعْدُبَةِ اَوْ كَالْحَجَاةِ۔ تمہارا کام (ضعف اور ناتوانی میں) پانی کے بلبلے یا حباب کی طرح ہے۔

حَجًا۔ پانی کے بلبلے۔ حَجَاةٌ اس کا مفرد ہے۔

قَدْ تَكَنّٰى وَتَحَجّٰى فَقَتَلْتُهٗ۔ اُس نے آڑ لی (یا اپنی کنیت بیان کی، جیسے لڑائی میں اپنی بہادری دکھانے اور جتانے کے لئے بیان کرتے ہیں) زور گن گن کرنا شروع کیا میں نے اس کو مار ڈالا (بعضوں نے کہا "تَحَجّٰى" کے معنی یہ ہیں کہ پردے میں چھپ گیا تو یہ "حِجَاةٌ" سے نکلا ہے، جس کے معنے پردے کے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِحْتَجَاهُ یعنی اس کو چھپا لیا)

وَيَحْتَالُ ذٰلِكَ عَلٰى ذِي الْحِجٰى یہ عقل والے کو بھی فریب دیتا ہے۔

فَرَاَيْتُ اَنَّ الصَّبْرَ عَلٰى هَاتَا اَحْجٰى۔ میں نے اس بات پر صبر کرنا زیادہ لائق سمجھا۔

باب الحاء مع الدال

حَدْءٌ۔ پھیرنا۔

حَدَءٌ۔ رد کرنا، ظلم سے روکنا، ملجانا، التجا کرنا، غصہ ہونا۔

حِدَاَةٌ بروزن عِنَبَةٌ۔ چیل۔ اس کی جمع حِدَاءٌ اور حِدْاٰنٌ ہے۔

خَمْسٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَعَدَّ مِنْهَا الْحِدَاَةَ پانچ جانور ہیں جو حل اور حرم ہر جگہ مار ڈالے جائیں گے، اُن میں سے ایک چیل کو بیان فرمایا (اس لئے کہ وہ ستاتی ہے ہاتھ میں سے چیز اُچک لے جاتی ہے)۔

حِدَادٌ۔ اکیلا ہونا۔

کہتے ہیں: عَلٰى حِدَتِهٖ۔ یعنی اپنے اکیلے ہونے پر۔ اصل میں وَحْدٌ تھا

فَجَعَلْتُهٗ فِي قَبْرٍ عَلٰى حِدَةٍ۔ میں نے ان کو ایک جدا گانہ قبر میں رکھا (یعنی اکیلا)۔

اِجْعَلْ كُلَّ نَوْعٍ مِنْ تَمْرِكَ عَلٰى حِدَةٍ۔ ہر ایک قسم کی کھجور الگ الگ کر کے رکھ۔

حَدَبٌ۔ کبڑا ہونا، ٹیلہ، ٹبہ، موج۔

اَحْدَبُ اور حَدِبٌ۔ کبڑا۔

حَدْبَاءُ۔ کبڑی۔

كَانَتْ لَهَا ابْنَةٌ حُدَيْبَاءُ۔ اس کی ایک بیٹی تھی کبڑی یہ تصغیر ہے حَدْبَاءُ کی۔

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ۔ یاجوج ماجوج ہر ٹیلے سے پھوٹ نکلیں گے۔

يَتَّقُوْنَ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ۔ (قیامت میں کافر منہ کے بل چلیں گے) ہر بلندی اور کانٹے سے بچتے جائیں گے (گویا منہ ہاتھ اور پاؤں کے کام کرے گا)۔ کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

يَوْمًا تَظَلُّ حِدَابُ الْاَرْضِ تَرْفَعُهَا
مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِيْطٌ وَتَزْيِيْلُ

وہ دن جس روز زمین کے ٹیلوں کو ریت کی چمک اونچا کرتی پست کرتی تھی اور اسی میں یہ شعر بھی ہے۔

كُلُّ ابْنِ اُنْثٰى وَاِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهٗ
يَوْمًا عَلٰى اٰلَةٍ حَدْبَاءَ مَحْمُوْلُ

ہر ایک عورت کا بیٹا اگرچہ مدت تک سلامت رہے آخر ایک دن کبڑے آلے پر اُٹھایا جائے گا۔ (بعضوں نے یہ ترجمہ کیا ہے اور ایک دن سخت حالت پر اُٹھایا جائے گا (یعنی مرے گا)۔

وَاَحْدَبُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔ سب سے زیادہ مہربان

---

[1] یہ عمرو بن عاص رض نے معاویہ رض سے کہا۔ ۱۲ منہ

[2] الآلة الحدباء النعش۔ ۱۲ منہ (مجمع البحرین)۔

...انوں پر۔ (یہ حضرت علی رضؓ نے حضرت صدیق اکبر رضؓ کی تعریف ...ان کی)۔

حَدِبَ عَلَيْهِ عَمُّهُ۔ ان کے چچا ان پر مہربان ہوئے۔

يَعْلَمُ اللّٰهُ مَوْضِعَ النَّشْوِ وَالْعَقْلِ وَالشَّهْوَةِ ...فَادِ وَالْحَدَبِ عَلٰى نَسْلِهَا۔ اللہ تعالیٰ ایک مچھر کے ہر ...ام کو جانتا ہے، جہاں سے اُس کی تربیت ہوگی اور جہاں اُس ...قل ہے اور جہاں جماع کی خواہش ہے اور جہاں اپنی اولاد پر ...قت ہے۔

حُدَيْبِيَةُ۔ ایک بستی ہے مکہ کے قریب، وہاں کے کنوئیں ...ام حدیبیہ تھا، پھر بستی کا نام ہوگیا۔

...بَارُ۔ دُبلی اونٹنی، قحط کا سال۔

اَللّٰهُمَّ خَرَجْنَا اِلَيْكَ حِيْنَ اَعْتَكَرَتْ عَلَيْنَا حَدَابِيْرُ ...سِنِيْنَ۔ یا اللہ ہم تیرے پاس اس وقت نکلے جب قحط کی دُبلی ...ں نے ہم پر ہجوم کیا۔

حَدَابِيْرُ جمع ہے حِدْبَارٌ کی۔ وہ اونٹنی جس کی پیٹھ ...ی دُبلے پن سے کھل گئی ہو اور پٹھے کی ہڈیاں نکل آئی ہوں، ...رت علی رضؓ نے استسقار کی دعا میں فرمایا)۔

...حْمِلَنَّكَ عَلٰى صَعْبٍ حَدْبَاءَ حِدْبَارٍ يَنْحَحُ ظَهْرُهَا ...شعث نے حجاج کو لکھا) میں تجھ کو ایک خندی کبڑی دُبلی ...سوار کردوں گا، جس کی پیٹھ آواز کرتی ہوگی (مطلب یہ ...مشکلات میں پھنساؤں گا)۔

...ثٌ۔ پاخانہ پھرنا، نئی بات نکالنا، جوان، پٹھا، نجابت حکمی ...دُوثٌ اور حَدَاثَةٌ۔ نئی بات ہونا۔

...حْدَاثٌ۔ پیدا کرنا، نکالنا، زنا کرنا، پاخانہ پھرنا، مستعمل

...دُثٌ اور تَحْدِيْثٌ۔ بات بیان کرنا۔

...حَادِثٌ اور حَدِيْثٌ۔ نئی بات، نئی چیز جو ہمیشہ سے نہ ...لا ہے قدیم کی۔

...حَدِيْثٌ۔ اصطلاح شرع میں آنحضرت ؐ کے قول یا فعل یا تقریر کو کہتے ہیں۔ اور ”اثر“ صحابی کے قول یا فعل یا تقریر کو۔ اسی طرح تابعی کے قول یا فعل یا تقریر کو اور کبھی اثر کو حدیث اور حدیث کو اثر کہتے ہیں۔

فَوَجَدَتْ عِنْدَهٗ حُدَّاثًا۔ (حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے پاس آئیں) تو دیکھا کہ آپ کے پاس کئی آدمی باتیں کر رہے ہیں (ایک روایت میں اَحْدَاثًا ہے۔ یعنی چند جوان آدمی آپ کے پاس بیٹھے ہیں)۔

يَبْعَثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَيَضْحَكُ اَحْسَنَ الضَّحِكِ وَيَتَحَدَّثُ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ۔ اللہ تعالیٰ ابر کو بھیجتا ہے، وہ بہت اچھی ہنسی ہنستا ہے (اُس کی ہنسی چمک ہے) اور بہت اچھی بات کرتا ہے (اور اس بات گرج ہے)۔ بعضوں نے کہا ہنسی سے زمین کا کھلنا پھول پھلاری نکالنا۔ اور بات کرنے سے لوگوں کی باتیں مراد ہیں جو وہ مینہ (پیداوار) کی نسبت کرتے ہیں)۔

قَدْ كَانَ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ اگلی اُمتوں میں محدّث لوگ گزرے ہیں۔ اگر میری امت میں بھی کوئی محدّث ہو تو وہ حضرت عمر رضؓ ہونگے (محدّث اُس کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے، یعنی روشن ضمیر۔ اُس کا گمان صحیح نکلتا ہے اُس کی رائے اکثر درست نکلتی ہے)۔

لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكَ بِالْكُفْرِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَبَنَيْتُهَا۔ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزرا ہوتا۔ (بلکہ ان کے کفر کا زمانہ پرانا ہو چکا ہوتا، اسلام کو ایک مدت دراز گزر گئی ہوتی) تو میں کعبہ کو گرا کر از سرِ نو بناتا (بعضوں نے حَدَثَانُ پڑھا ہے)۔

حَدِيْثُ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ۔ اُن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ ہے۔

اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَأَلَّفُهُمْ میں اُن لوگوں کو دیتا ہوں، جن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گزرا ہے (یعنی نومسلم ہیں) ان کا دل ملاتا ہوں (تاکہ داد و دہش کی وجہ سے احسان مند ہو کر دل سے مسلمان ہو جائیں)۔

اُنَاسٌ حَدِیْثَۃٌ اَسْنَانُھُمْ۔ کچھ لوگ جو ابھی نوعمر ہوں گے حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَھَاءُ الْاَحْلَامِ۔ نوجوان کم عقل (مُراد خارجی ہیں۔ ظاہر میں اچھی بات کہیں گے یعنی قرآنی آیتوں سے دلیل لیں گے۔ مگر آیتوں کے معنی اپنی خواہش کے مطابق کرلیں گے۔ اور آنحضرتؐ اور صحابہ رضؓ کی تفسیر کا کچھ لحاظ نہ کریں گے حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ ان خارجیوں کو بدترین خلق سمجھتے، کیونکہ ان کمبختوں نے کیا کیا تھا کہ جو آیتیں مشرکوں اور کافروں کے باب میں نازل ہوئی ہیں، اُن کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے تھے۔ ابن طاہر فتنی نے کہا: ان سے بدتر وہ لوگ ہیں جو، اُن آیتوں کو جو یہود کے باب میں نازل ہوئی ہیں، علمائے اُمتِ محمدیہ پر چسپاں کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کی نجاست سے زمین کو پاک کرے۔ باوجود اس کے صحابہ رضؓ اور تابعینؒ نے اِن خارجیوں کو کافر نہیں کہا اور ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کا ذبیحہ جائز رکھا، اُن کی گواہی قبول کی۔ کسی نے حضرت علی رضؓ سے پوچھا کیا خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا "واہ! کفر ہی سے بھاگ کر تو انھوں نے خروج اختیار کیا ہے (وہ تو گناہ کرنے والے کو بھی مومن نہیں سمجھتے بلکہ کافر کہتے ہیں)" پھر پوچھا کیا منافق ہیں؟ فرمایا کہ "منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں مگر وہ تو رات دن عبادت میں مصروف رہتے ہیں، بلکہ یہ لوگ تو آفت میں پڑ کر اندھے بہرے ہوگئے (اُن کو حق بات نہیں سوجھتی بس اپنی سمجھ پر اِترا کر گمراہ ہوگئے ہیں)" مؤلف کہتا ہے ہمارے زمانے میں بھی چند رکابیہ اور نیچریہ اور مرزائیہ اور قادیانیہ اور وجودیہ اور چکڑالویہ اور ثنائیہ فرقے ایسے نکلے ہیں جو قرآن کی آیتوں کی تفسیر اپنی ہوائے نفسانی کے مطابق کرتے ہیں اور صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفسیر کی پابندی نہیں کرتے۔ اِن میں کچھ تو کافر ہیں جو اصولِ اسلام یا متواترات کا انکار کرتے ہیں کچھ مسلمان ہیں مگر گمراہ۔ جیسے وہ رکابی جو مکروہ یا حرام یا مختلف فیہ کاموں کو شرک قرار دے کر بات بات پر مسلمان کو مُشرک کہہ دیتے ہیں، ائمہ دین کی توہین کرتے ہیں۔ جو آیتیں یا حدیثیں بُتوں کے باب میں وارد ہیں ان کو انبیاءؑ اور اولیاء اللہؒ اور ملائکہ پر بھی چسپ دیتے ہیں اور کہتے کیا ہیں کہ لفظ عام ہے، سب کو شامل ہے۔

عبد اللہ بن عمر رضؓ کے اثر سے معلوم ہوا کہ خوارج بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک گمراہی سے بچائے رکھے۔ اور صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے طریق پر قائم رکھے۔

مَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ۔ تم نہیں جانتے ہم آنحضرتؐ کے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں؟

اَحْدَثُ بِہٖ عَھْدًا۔ سب سے نزدیک اس سے ملنے والا۔

حَدِیْثُ النَّفْسِ۔ دل کی باتیں، وسوسے خیالات۔

کِتَابُنَا اَحْدَثُ۔ ہماری کتاب نئی تازہ اُتری ہے (یعنی قرآنِ حکیم)۔

زَعَمَتْ اِمْرَأَتِیَ الْاُوْلٰی اَنَّھَا اَرْضَعَتْ اِمْرَأَتِیَ الْحُدْثٰی۔ میری پہلی بیوی نے بعد کی بیوی کو (یعنی جس سے بعد میں نکاح کیا) دودھ پلادیا۔

مَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا۔ جس نے وہاں دین میں نئی بات نکالی یا نئی بات کو مدد دی (اُس سے راضی ہوا) (نہایہ میں ہے۔ یعنی بدعت پر راضی ہوا، بدعتی کی حمایت کی اُس کو دشمنوں سے بچایا، سکوت اختیار کیا، اُس کا بدعتی ہونے کے انکار نہیں کیا، ان سب پر آنحضرتؐ نے لعنت کی)

اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ۔ نئے کاموں سے جو دین میں نکالے جائیں بچے رہو (نہایہ میں ہے مُراد وہ کام ہیں جن کی دلیل قرآن اور حدیث اور اجماعِ اُمت سے نہ ہو)

لَمْ یُقْتَلْ مِنْ نِسَائِھِمْ اِلَّا امْرَأَۃٌ وَّاحِدَۃٌ کَانَتْ اَحْدَثَتْ حَدَثًا۔ بنی قریظہ کی عورتوں میں سے کوئی قتل نہیں کی گئی۔ مگر ایک عورت جس نے ایک نئی بات کی تھی (اس نے کسی کو زہر دیا تھا)۔

حَادِثُوْا ھٰذِہِ الْقُلُوْبَ بِذِکْرِ اللّٰہِ۔ ان دلوں کو اللہ کی یاد سے جِلا دو (صاف کرو صیقل کرو)۔

فَاَخَذَنِیْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ۔ (عبد اللہ بن مسعود رض
کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت م کو سلام کیا مگر آپ نے جواب نہ دیا)۔
مجھ کو اگلے اور پچھلے رنجوں نے لے ڈالا (میں فکر میں پڑ گیا) عرب
لوگ کہتے ہیں:
حَدَثَ الشَّیْئُ حُدُوْثًا یعنی یہ بات نئی پیدا ہوئی (مگر حدیث
میں حَدُثَ بضمہ دال مروی ہے تاکہ قَدُمَ کا جوڑ ہو جائے)۔
اَحَدَثَ شَیْئٌ فِی الصَّلٰوۃِ۔ کیا نماز میں کوئی تازہ حکم آیا۔
لَا یَزَالُ فِی الصَّلٰوۃِ مَا لَمْ یُحْدِثْ۔ برابر نماز ہی میں
رہے گا (یعنی نماز کا ثواب اُس کو ملتا رہے گا) جب تک وضو نہ توڑے
(یعنی گوز نہ لگائے)۔
یُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا لَمْ یُحْدِثْ۔ فرشتے اُس کے
لئے دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک اس کو حدث نہ ہو۔
لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ۔ وضو جب ہی واجب ہوتا
ہے جب حدث ہو (اگر حدث نہ ہو تو ایک ہی وضو سے کئی نمازیں
پڑھ سکتا ہے)۔
مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ۔ عورتوں نے جو نئی باتیں نکالیں (کہ زیور
خوشبو سے آراستہ ہو کر نکلتی ہیں۔ اگر آنحضرت کے عہد میں
عورتیں ایسا کرتیں، تو آپ اُن کو مسجدوں میں جانے سے منع کر دیتے)
لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهٗ۔ ان دو رکعتوں میں دنیا کا
خیال نہ لائے (اگر آخرت کا خیال ہو یا قرآن کے معنی اور
مطلب کا، تو کچھ ضرر نہیں۔ حضرت عمر رض نماز میں لشکروں کی تیاری
کا خیال کرتے، اور یہ کچھ ضرر نہ کرتا کیونکہ دینی کام تھا۔ میں کہتا ہوں
مطلب یہ ہے کہ نماز میں اپنے مالکِ حقیقی کا تصور رہے کہ میں اُس کے
سامنے کھڑا ہوں اور وہ میری ہر ایک حرکت کو دیکھ رہا ہے اور
میرے دل کے خیال سے بھی مطلع ہے۔ اِسی استغراق میں نماز پوری
کرے اور حضرت عمر رض کے اثر کی تاویل کی ہے۔ کیونکہ نماز کو لشکروں
کی تیاری سے کوئی مناسبت نہیں۔ گو وہ دینی کام ہو، اگر بے اختیاری
سے کوئی خیال دنیاوی اُمور کا آجائے تو اُس کو دفع کرے، اور
اعوذ باللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔ اب جو فضیلت
اِس حدیث میں وارد ہے، اُس کو وہ خیال مانع ہوں گے یا نہیں، جو
بے اختیاری سے آجائیں، اِس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں نے
کہا یہ فضیلت جب ہی حاصل ہوگی، جب دونوں طرح کے خیالات
نہ آئیں یعنی نہ اختیاری نہ اضطراری)۔
لِاَنَّهٗ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ (پانی برسنے لگا، تو آپ نے
بدن پر سے کپڑا ہٹا دیا، تاکہ وہ پانی بدن کو لگے، فرمایا) یہ ابھی
تازہ تازہ اپنے مالک کے پاس سے آیا ہے (اس کو گنہگار ہاتھوں
نے نہیں چھوا نہ اس زمین سے ملا جس پر گناہ کئے جاتے ہیں اس
حدیث سے عُلو اور فوقیتِ باری تعالیٰ کا ثبوت اور جہمیہ ملاعنہ
کا رد ہوتا ہے)۔
اِنَّمَا كَرِهَ لِمَنْ اَحْدَثَ۔ قبر پر بیٹھنا آپ نے اُس کے
لئے مکروہ رکھا جو وہاں حدث کرے۔ یعنی پاخانہ یا پیشاب (اس
حدیث سے مومنین کی قبور کا احترام نکلتا ہے)۔
وَاِنَّ حَدَثَهٗ لَا یُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوْقِیْنَ (اللہ
تعالیٰ کی جو صفاتِ حادثہ ہیں (جیسے خلق اور رزق اور کلام
وغیرہ) وہ مخلوق کی صفاتِ حادثہ کے مشابہ نہیں ہیں (کیونکہ
پروردگار کی ذات نہ کسی ذات کے مشابہ ہے نہ اس کی کوئی صفت
مخلوق کی صفات کے مشابہ ہے۔ یہی اعتقاد ہے سلف اہل سنت
اور جماعت کا، رحمہم اللہ تعالیٰ۔ اب یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کی کل
صفات قدیم ہیں۔ گویا صفاتِ اضافیہ کا انکار کرنا ہے۔ اور متاخرین
متکلمین، فلاسفہ اور معتزلہ کی تقلید سے اِس آفت میں پڑ گئے
ہیں، البتہ یہ صحیح ہے کہ صفاتِ حقیقیہ جیسے علم اور قدرت اور
حیات وغیرہ اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں)۔
اُتِیَ بِیَهُوْدِیٍّ وَّیَهُوْدِیَّةٍ قَدْ اَحْدَثَا۔ آنحضرت
کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت دونوں لائے
گئے انھوں نے زنا کیا تھا۔
كَانَ اِذَا صَلّٰی فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِیْ
آنحضرت م جب فجر کی سنتیں پڑھ چکتے، تو اگر میں جاگتی ہوتی، تو
مجھ سے باتیں کرتے (ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے کہ تہجد

پڑھنے کے بعد فجر کی سُنتیں پڑھنے سے پہلے آپ اُن سے باتیں
کرتے اور دونوں روایتوں میں کوئی تخالف نہیں، کیونکہ آپ
کبھی ایسا کرتے اور کبھی ویسا کرتے ہوں گے۔ ابنِ عربی نے کہا تہجد
اور صبح کی سُنتوں کے درمیان، یا صبح کی سنتوں اور فرض کے
درمیان خاموش رہنا افضل نہیں ہے۔ البتہ صبح کی نماز کے بعد طلوع
آفتاب تک خاموش رہنا افضل ہے۔ میں کہتا ہوں جو آنحضرتؐ
نے کیا وہی سنّت اور وہی افضل ہے، تہجد کے بعد اِسی طرح
فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اپنے گھر والوں سے باتیں کرنا
سنت ہے۔ اِسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ذرا لیٹ
جانا۔ امام ابنِ حزم رحمہ نے تو یہ کہا ہے کہ اگر کوئی فجر کی سنت پڑھ کر
نہ لیٹے تو اُس کی نماز ہی صحیح نہ ہوگی۔ سُبحان اللہ کیا اتباعِ سنّت
ہے۔ گو امام ابنِ حزمؒ کا یہ قول دلیل کی رُو سے راجح نہیں
ہے مگر اُن کے اقوال دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ سراسر
اتباعِ سنت میں غرق تھے۔ شیخ ابنِ عربیؒ نے ان کو خواب میں
دیکھا کہ آنحضرتؐ نے اُن سے معانقہ کیا اور ایک دوسرے میں
غرق اور غائب ہوگئے۔ رضی اللہ عنہ وعن اتباعہ۔

حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ
(حذیفہؓ نے کہا) آنحضرتؐ نے ہم سے (امانت کے باب میں)
دو حدیثیں بیان کیں۔

أَلَا أُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَعَنْ أُمِّیْ۔ کیا میں تم سے
اپنے اور اپنی ماں کے حالات بیان نہ کروں؟

إِیَّاکُمْ وَأَحَادِیْثَ إِلَّا حَدِیْثًا کَانَ فِیْ عَہْدِ
عُمَرَ (معاویہؓ نے کہا) تم ذرا حدیثوں سے بچے رہو (اُن کی
تصحیح کرو) مگر وہ حدیثیں قبول کرلو جو حضرت عمرؓ کے زمانہ
میں مشہور تھیں (کیونکہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگ حدیث
بیان کرنے سے بہت ڈرتے تھے۔ وہی حدیث بیان کرتے، جو
صحیح ہوتی)۔

قَدْ تُحَدِّثُ بِنَحْوِہٖ عَنْ أَبِیْ رَافِعٍ۔ ابو رافع سے ایسی
ہی حدیث روایت کی گئی ہے۔

کُنَّا نُحَدِّثُ أَنَّ أُسَامَةَ۔ ہم سے یہ حدیث بیان
کی جاتی تھی کہ اُسامہؓ۔

إِنَّہٗ قَدْ أَحْدَثَ۔ اُس نے دین میں نئی بات نکالی
(تقدیر کا انکار کیا)۔

أَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ۔ میرے چھوٹے بیٹے (یہ فجر کی نماز میں
قنوت پڑھنا) نئی بات ہے (انھوں نے شاید آنحضرتؐ کو صبح کی
نماز میں قنوت پڑھتے نہ دیکھا ہوگا، اِس لئے انکار کیا اور اُس کو
نئی بات قرار دیا۔ مگر دوسرے صحابہؓ کی روایتوں سے صبح کی
نماز میں قنوت پڑھنا ثابت ہے۔ اور اثبات مقدم ہے نفی پر بعضوں
نے کہا، عبداللہ بن مغفل کا مطلب یہ ہے کہ قنوت میں وہ وہ
دُعائیں پڑھنا جو آنحضرتؐ سے منقول نہیں ہیں، ایک نئی بات
ہے۔

أَحَادِیْثُ جمع ہے أُحْدُوْثَةٌ کی۔ اُحدوثہ بمعنی حدیث
ہے۔

اِتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ۔ مجھ سے حدیث کی
روایت کرنے سے بچے رہو، وہی حدیث روایت کرو، جس کو تم
جانتے ہو (تم کو خوب یقین ہو کہ وہ حدیث میری ہے)۔

وَلَا یُحَدِّثُ بِہٖ أَحَدًا۔ بُرے خواب کو کسی سے بیان
نہ کرے۔

اَلرُّؤْیَا ثَلَاثَةٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ۔ خواب تین طرح کے
ہیں۔ ایک اُن میں سے نفسانی خیال (جیسے کہتے ہیں کہ بلی کو
میں چیچھڑے ہی نظر آتے ہیں)۔

حَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ۔ بنی اسرائیل
سے حدیثیں روایت کرو کچھ حرج نہیں (اس کا یہ مطلب نہیں
ہے کہ جھوٹی حدیثیں اُن سے نقل کرو، بلکہ اُن حدیثوں کے
کرنے کی اجازت دی، جن کی صحت کا گمان ہو گو وہ بلا سند
بیان کریں۔ کیونکہ مدتِ دراز گزرنے کی وجہ سے سند بیان
کرنا اُن کے لئے دشوار ہے)۔

وَقَالَ قَوْمٌ بِطَہَارَةِ الْحَدَثَیْنِ مِنْہُ۔ ایک
علماء کا یہ قول ہے کہ آنحضرتؐ کا پیشاب اور پاخانہ دونوں

پاک تھے (قاضی عیاض نے کہا، اسی طرح آپ کا خون اور سارے فضلات طاہر تھے)۔

حَدِیْثُہُمْ حَدِیْثُ اَوَّلِہِمْ۔ اُن میں جو کوئی پہلے بات کرتا ہے وہی بات کرتا رہتا ہے (دوسرا کوئی اُس کی بات کو کاٹ کر بیچ میں نہیں بولتا، جیسے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے)۔

مَاحَدَّثَتْ بِہٖ اَنْفُسَہَا (اللہ تعالےٰ نے میری اُمت کو وہ خیال معاف کر دیئے ہیں جو اُن کے دلوں میں گزریں (لیکن منہ سے نہ نکالیں، نہ اُن پر عمل کریں۔ مُراد وہ وسوسے ہیں جو دل میں آتے ہیں، پھر پانی کی طرح بہہ جاتے ہیں۔ لیکن جو خیال دل میں جم جائے اور آدمی اُس پر اعتقاد کرلے، تو اُس پر مواخذہ ہوگا)۔

حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا یَفْہَمُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ یُّکَذَّبَ اللہُ وَرَسُوْلُہٗ۔ آدمیوں سے وہی حدیثیں بیان کیا کرو جن کو وہ سمجھ لیں (اُن کی عقل اور استعداد کے موافق) کیا تم اِس کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور رسول جھٹلائے جائیں (اُن سے دین کی وہ باتیں بیان کرو، جن کا سمجھنا مشکل ہے اور سمجھ میں نہ آئیں تو وہ جھٹلانے لگیں۔ تم بھی گنہگار ہو۔ کیونکہ تم اس تکذیب کے باعث بنے)۔

اِنْ شِئْتَ لَمْ اُحَدِّثْ بِہٰذَا۔ (عمار بن یاسر رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے کہا) اگر تمہاری مرضی یہ ہو کہ میں یہ حدیث بیان نہ کروں، تو نہیں بیان کروں گا (عمار رضؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ یہ حدیث غلط ہے یا ان کو اس میں شک تھا، بلکہ حضرت عمر رضؓ امیر المؤمنین تھے ان کی اطاعت لازم تھی، اس وجہ سے حضرت عمار رضؓ نے یہ کہا)۔

تَبْعَثُنِیْ اِلٰی قَوْمٍ یَکُوْنُ بَیْنَہُمْ اَحْدَاثٌ وَّلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ۔ تم مجھ کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجتے ہو، جن میں نئے جھگڑے اور مقدمے پیدا ہوتے ہیں اور میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا۔

اُحْدَاثٌ جمع ہے حَدَثٌ کی۔ حَدَثٌ اور حَدَثَانٌ اور حَادِثَۃٌ اور حُدْثٰی سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی ایک نیا امر نیا واقعہ نیا مقدمہ۔

اِنَّ اَوْصِیَاءَ مُحَمَّدٍ مُحَدَّثُوْنَ۔ آنحضرتؐ کے وصی سب محدّث ہوں گے (یعنی جبرئیلؑ اُن سے بات کریں گے، گو جبرئیلؑ اُن کو دکھائی نہ دیں گے)۔

اِنَّ فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ مُحَدَّثِیْنَ مِنْ غَیْرِ نُبُوَّۃٍ۔ ہر اُمت میں ایسے لوگ ہیں جو محدّث ہیں مگر پیغمبر نہیں ہیں (ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے یا ان کی رائے ہمیشہ ٹھیک نکلتی ہے)۔

اَیَّتُہَا الْمُحَدَّثَۃُ۔ "اے محدَّثہ" (یہ خطاب حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کی طرف ہے)۔

لَجَعَلْتُکَ حَدِیْثًا لِمَنْ خَلْفَکَ۔ میں تجھ کو تیرے بعد والوں کے لئے عبرت بناتا (ایسی سخت سزا دیتا)

لَمْ اَرَ شَیْئًا اَحْسَنَ دَرَکًا وَّلَا اَسْرَعَ طَلَبًا مِّنْ حَسَنَۃٍ مُّحْدَثَۃٍ لِذَنْبٍ قَدِیْمٍ۔ میں نے نئی نیکی سے بڑھ کر پُرانے گناہ کو زیادہ پانیوالی اور جلد ڈھونڈھ کر اُس کو پیٹ دینے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

لَا یُحَدِّثُ اَمَانَۃَ الْاَصْدِقَاءِ وَلَا یَکْتُمُ شَہَادَۃَ الْاَعْدَاءِ۔ مومن کی صفت یہ ہے کہ دوستوں کی امانت یعنی راز کی بات بیان نہیں کرتا (اُس کو فاش نہیں کرتا) اور دشمنوں کی گواہی کو نہیں چھپاتا (دشمن کے مقابلہ میں بھی سچی گواہی دیتا ہے یہ نہیں کہ اس کو چھپالے تاکہ دشمن کا نقصان ہو)۔

حَدِیْثُ السِّنِّ۔ کم سن نوجوان (اگر سن کا لفظ نکال ڈالیں تو حَدَثٌ کہیں گے۔ اس کی جمع اَحْدَاث یعنی نوجوان کم سن)۔

اَلْعِلْمُ یَکْسِبُ الْاِنْسَانَ الطَّاعَۃَ فِیْ حَیٰوتِہٖ وَجَمِیْلَ الْاُحْدُوْثَۃِ بَعْدَ وَفَاتِہٖ۔ علم سے انسان کو زندگی میں اطاعت اور عبادت کی توفیق ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اُس کا ذکرِ خیر رہتا ہے۔

لَا اٰمَنُ الْحَدَثَانَ۔ میں موت سے بے ڈر نہیں ہوں،

اَلاَّ سُدَاحٌ يُصِيْبُهَا الْحَدَثَانِ اِلَّا رُوْحَ الْقُدُسِ سب جانوں کو نیند اور غفلت اور حادثے پیش آتے ہیں مگر پاکیزہ جان کو (یعنی حضرت جبرئیلؑ کو)۔

خُذُوْا بِالْاَحْدَثِ فَالْاَحْدَثِ۔ نئے حکم کو لو پھر جو اُس سے نیا ہو (یعنی جس مسئلہ میں مختلف حدیثیں وارد ہوں تو بعد والی حدیث پر عمل کرو۔ اگر تاریخ معلوم ہو سکے۔ کیونکہ پہلی والی حدیث منسوخ ہو گئی ہو گی)۔

حَدْجٌ۔ مارنا، باندھنا، گھورنا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلٰی مَیِّتِکُمْ حِیْنَ یَحْدَجُ بِبَصَرِہٖ فَاِنَّمَا یَنْظُرُ اِلَی الْمِعْرَاجِ۔ کیا تم اپنے مُردے کو نہیں دیکھتے جب وہ (مرتے وقت) اپنی نظر جماتا ہے وہ سیڑھی کو دیکھتا ہے (جس پر چڑھ کر آسمان پر جاتا ہو گا)۔

حَدِّثِ النَّاسَ مَا حَدَجُوْكَ بِاَبْصَارِهِمْ۔ لوگوں سے اُس وقت تک باتیں کرو (وعظ و نصیحت) جب تک وہ تیری طرف نظر جمائے رہیں۔ (تیری باتیں سننے کے مشتاق رہیں)۔

حَجَّةٌ هٰهُنَا ثُمَّ اَحْدِجْ هٰهُنَا حَتّٰى تَفْنٰى۔ اِس جگہ ایک حج کر لے پھر سامان کس (یعنی جہاد کی تیاری کر) یہاں تک کہ فنا ہو جائے (بڈھا ہو جائے یا مر جائے)۔

وَالْمَرْكَبُ حِدْجٌ۔ سواری محافہ کی ہے (جس میں عورتیں چڑھتی ہیں)۔

كَاَنِّيْ اَخَذْتُ حَدَجَةَ حَنْظَلٍ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ كَتِفَيْ اَبِيْ جَهْلٍ۔ (عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا) جیسے میں نے اندرائن کا ایک کچا سخت پھل لیا اور اُس کو ابوجہل کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا۔

اَحْدَجَ الشَّجَرَةُ۔ اندرائن کے درخت میں پھل نکلے۔

حَدٌّ۔ روکنا، منع کرنا، سرحد مقرر کرنا، سزا دینا، غصہ ہونا، جُدا کرنا، تیز کرنا، سوگ کرنا۔

حُدُوْدُ اللّٰهِ۔ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزائیں (مثلاً چوری میں ہاتھ کاٹنا، تہمت میں اُسے کوڑے لگانا، زنا میں رجم یا کوڑے لگانا، رہزنی میں قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا قید کرنا) یا اللہ کے ٹھہرائے ہوئے احکام (جیسے ترکے کے حصے، طلاقوں کی تعداد اور نکاحوں کی تعداد وغیرہ)۔

اِنَّ اللَّمَمَ مَا بَيْنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ الدُّنْيَا وَحَدِّ الْاٰخِرَةِ۔ اَللَّمَمُ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) وہ گناہ ہیں جس میں نہ دنیا کی کوئی سزا مقرر ہو (جیسے رجم یا جلد یا قطع یا حبس) نہ آخرت کی (مثلاً قتل، والدین کی نافرمانی، سود خواری کہ ان میں آخرت کی سزائیں مقرر ہیں) ان دونوں کے بیچ میں جو گناہ ہو (جیسے اجنبی عورت کو بہ شہوت دیکھنا، اُس کا بوسہ لینا، مساس کرنا، اَمرد کو بہ شہوت دیکھنا، اُس کا بوسہ لینا، مساس کرنا، پتنگ اُڑانا، شطرنج چوسر گنجفہ وغیرہ کھیلنا، گانا بجانا۔ ایک طائفہ علماء[1] کے نزدیک۔

حَدُّ الْمَرِيْضِ اَنْ يَّشْهَدَ الْجَمَاعَةَ۔ بیمار کو کونسی بیماری تک، (یعنی کس حد تک جماعت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کس حد پر جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بیمار کو جماعت میں حاضر ہونے کی ترغیب ایک روایت میں جِدُّ الْمَرِيْضِ ہے جیم معجمہ سے تو ترجمہ یہ ہو گا کہ بیمار کی جماعت میں حاضر ہونے کے لئے کوشش کرنا۔

اِنِّيْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ۔ میں نے ایک ایسا جُرم کیا ہے جس میں سزا واجب ہوتی ہے، تو مجھ کو سزا دے۔

اِقَامَةُ حَدٍّ خَيْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔ اللہ کی مقرر کی ہوئی ایک حد قائم کرنا، چالیس راتوں کی بارش سے بہتر ہے (اِس لئے کہ برسات سے شکم سیری ہوتی ہے اور حد جاری ہونے سے لوگوں کی جان اور عزت اور زندگی محفوظ رہتی ہے)۔

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ۔ جو شخص کوئی حد کا گناہ کرے (مثلاً زنا، چوری، تہمت

[1] ایک طائفہ کی قید اِس لئے لگائی کہ بعض علماء نے گانا بجانا جائز رکھا ہے اور اس مسئلہ میں طرفین سے مستقل کتابیں اور رسالے بنائے گئے ہیں۔

وغیرہ) پھر اللہ اُس کا گناہ ڈھانپے رکھے اور معاف کر دے تو وہ بڑا اکرم کرنے والا ہے (اِس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حدی گناہ کا بھی چھپانا اس کے اظہار سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ کرے تو معافی کی امید ہے)۔

فَیُحَدُّ لِی حَدًّا۔ پھر میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی (کہ ایسے ایسے گنہگاروں کی شفاعت کرو یا فلاں فلاں گنہگاروں کی۔ اِس حدیث کے شروع میں یہ مذکور ہے کہ میدانِ حشر کی تنگی اور سختی اور حرارت سے لوگ تنگ ہو کر آپ کی سفارش چاہیں گے اور آخر میں یہ مذکور ہے کہ آپ کئی گروہوں کو دوزخ سے نکالیں گے۔ دونوں میں منافات نہیں کس لئے کہ جس وقت تک آپ بارگاہِ احدیت میں سجدہ کر کے شفاعت کا اِذن حاصل کریں گے، اُس وقت تک کچھ لوگ تو میدانِ حشر ہی میں محبوس رہیں گے اور کچھ دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے)۔

لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ۔ کسی عورت کو (اپنے خاوند کے سوا) دوسری کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں۔

اَلْحِدَّۃُ تَعْتَرِی خِیَارَ اُمَّتِی۔ تیزی اور نیک کام میں جلدی یا دین میں سختی میری اُمت کے اچھے لوگوں میں ہوگی (مطلب یہ ہے کہ غصہ اور زود رنجی اور تیزی اگر اللہ کے واسطے ہو تو وہ بہتر ہے۔ دین کی حرارت اور حدت، قوتِ ایمان کی دلیل ہے اور مداہنت اور صُلحِ کُل، نفاق اور بے ایمانی کی)۔

خِیَارُ اُمَّتِی اَحِدَّاءُ ھَا۔ میری امت کے بہتر لوگ وہ ہیں جن میں دین کی حدت ہو (کافروں پر اُن کو غصہ ہو جس بات سے اِسلام یا مسلمانوں کی توہین ہوتی ہو، اُس کو کبھی گوارا نہ کریں، گو جان جائے، مال جائے، عزت جائے، پر دین میں خلل نہ آئے اور دیندار لوگ جھکونا رہیں)۔

کُنْتُ اُدَارِی مِنْ اَبِی بَکْرٍ بَعْضَ الْحَدِّ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں حضرت ابو بکرؓ کی بعض تیزی کو نرمی کے ذریعہ ٹال دیتا (حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مزاج میں ذرا تیزی اور زود خشمی تھی، حضرت عمرؓ اُن سے مدارات کر کے ان کا غصہ ٹال دیتے۔ یہ خصلت اکثر ایمانداروں میں ہوتی ہے کہ اُن کو غصہ جلدی آ جاتا ہے مگر جلدی زائل بھی ہو جاتا ہے۔ اُن کا دل آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے (ایک روایت میں "بَعْضَ الْحِدِّ" ہے جیم سے جو ہزل کے مقابل ہے، ایک روایت میں "بَعْضَ الْجَدِّ" ہے، بفتحِ جیم بمعنی حظ۔

عَشْرٌ مِّنَ السُّنَّۃِ وَعَدَّ فِیْھَا الْاِسْتِحْدَادَ۔ دس باتیں سنت ہیں، اُن میں سے ایک زیرِ ناف کے بال لینا بھی آپ نے بیان کئے (یعنی اُسترے سے مونڈنا)

اَمْھِلُوْا کَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ۔ ذرا دم لو فرصت دو تاکہ جس عورت کے بال پریشان ہیں وہ کنگی کر لے اور جس کا خاوند چلا گیا تھا (گھر میں نہ تھا) وہ صفائی کر لے (مقام مخصوص کے بال وغیرہ صاف کر لے۔ نووی نے کہا کہ زیرِ ناف کے بال اُسترے سے مونڈنا افضل ہے بہ نسبت نورہ لگانے یا اُکھیڑنے کے اور بہتر یہ ہے کہ قبل اور دبر دونوں کے بال صاف کرے۔ طیبی نے کہا عورتیں اُسترے سے نہیں مونڈتیں تو اُن کے استحداد سے بالوں کا اُکھیڑنا مراد ہے)۔

اِنَّہٗ اِسْتَعَارَ مُوْسٰی لِیَسْتَحِدَّ بِہٖ۔ حضرت خبیبؓ نے، جب کافر اُن کو قتل کرنے لگے ایک اُسترہ مانگا زیرِ ناف کے بال مونڈنے کے لئے (کیونکہ وہ کافروں کے پاس قید تھے اُن کو یہ بُرا معلوم ہوا کہ قتل کے وقت اُن کے زیرِ ناف کے بال نمود ہوں)۔

اِنَّ قَوْمَنَا حَادُّوْنَا لَمَّا صَدَّقْنَا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (عبد اللہ بن سلامؓ نے کہا) ہمارے قوم کے لوگ ہمارے مخالف ہو گئے، جب سے ہم نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی تصدیق کی۔

لِکُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ۔ ہر حرف کی ایک انتہا ہو (جہاں تک آدمی پہنچتا ہے۔ دوسری روایت میں "مُطَّلَعٌ" ہے یعنی چڑھنے کا مقام۔ یہ حدیث صفتِ قرآن میں وارد ہے۔ مطلب یہ

سے کہ ظاہر اور باطن قرآن ہر آیت کا ایک منتہیٰ اور مقصد ہے۔ مثلاً
ظاہر قرآن کا مقصد یہ ہے کہ آدمی شانِ نزول، عربیت،
ناسخ و منسوخ، اعراب، وقوف وغیرہ سے واقف ہو اور باطن
قرآن کا یہ مقصد ہے کہ دل کی سختی دور ہو، ہر وقت پروردگار
کا حضور ہو، قلب یادِ الٰہی سے پُرنور ہو)۔

تَقِيسُ الْمَلٰئِكَةَ بِالْحَدَّادِينَ۔ (یہ صحابہ رضؓ نے
ابوجہل سے کہا، جب وہ مردود کہنے لگا کہ "دوزخ کے داروغہ
انیس ہی ہیں تو ہم میں سے سو آدمی اُن کو ہٹا کر دوزخ سے نکل
جائیں گے) کیا تو فرشتوں کو دنیا کے جیلروں کی طرح سمجھتا ہے
(ایک فرشتہ ساری دنیا کے آدمیوں کے لئے کافی ہے) (بعضوں
نے کہا "حَدَّادِينَ" سے تلوار مراد ہیں)۔

أَرَىٰ حَدَّهُمْ كَلِيلًا۔ میں تو ان کی دھار کند دیکھتا
ہوں (یعنی اُن کی قوت کم ہے)۔

لِيُحِدَّ السِّكِّينَ۔ چھری تیز کرلے۔

حَدٌّ كَلِيلٌ۔ کند دھار جس سے برابر نہ کٹے۔

طَرْفٌ كَلِيلٌ۔ ضعیف نگاہ۔

مَا يُحِدُّونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ۔ آپ کے صحابہ رضؓ تیز نگاہ
سے آپ کو نہیں دیکھتے (بوجہ آپ کی ہیبت اور رعب کے
نظر آپ پر نہیں جما سکتے)۔

وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ۔ اپنی داہنی کہنی کو
ران پر جدا کرکے رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے علیحدہ رکھا چمٹایا
نہیں) بعضوں نے یوں پڑھا ہے۔

وَحَدُّ مِرْفَقِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ۔ یعنی آپ کی داہنی
کہنی آپ کی ران پر رکھی۔

أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ۔ کیا تو اللہ کی
حدوں میں سے ایک حد دور کرنے کے لئے سفارش کرتا ہے؟
(یہ آپ نے حضرت اسامہؓ سے فرمایا۔ علماء نے کہا ہے کہ
جب حد کا مقدمہ امام تک پہنچ جائے، اُس وقت مجرم کی سفارش
کرنا حرام ہے، لیکن اس سے پہلے جائز ہے اگر مجرم شریر نہ ہو
ورنہ شریروں پر رحم کرنا دوسری غریب مخلوق پر ظلم کرنا ہے
اور تعزیر میں ہر حال میں سفارش کرنا درست ہے۔ یعنی خواہ
مقدمہ حاکم تک پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو)۔

إِنَّهُ أَتٰى حَدًّا۔ (جس نے پردہ اُٹھا کر گھر میں جھانکا)
اُس نے سزا کا کام کیا۔

أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلٰى أَرِقَّائِكُمْ۔ اپنے غلام لونڈی
پر اللہ کی حدیں قائم کرو (ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے کہ مولیٰ
اپنے غلام اور لونڈی کو حد مار سکتا ہے۔ مگر امام ابوحنیفہؒ نے
اس کے خلاف یہ کہا ہے کہ حد لگانا خاص امام اور حاکم کا کام
ہے)۔

إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ حَدًّا وَجَعَلَ عَلٰى مَنْ
تَعَدَّى الْحَدَّ حَدًّا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد مقرر کی
ہے اور جو شخص اُس حد سے بڑھ جائے، اُس کی بھی سزا مقرر
کی ہے۔

لِلصَّلٰوةِ أَرْبَعَةُ آلَافِ حَدٍّ۔ نماز کی چار ہزار حدیں
ہیں۔

أَقَمْتُمْ حُدُودَهٗ۔ تم نے اُس کی حدیں قائم کیں یعنی
احکام اور شرائع۔

يُضْرَبُ الْحُدُودُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ۔ حدیں
امام کے سامنے لگائی جائیں (مجمع البحرین میں ہے کہ [illegible]
آنحضرتؐ کا نام ہے توراۃ شریف میں، کیونکہ جو کوئی
دین سے مخالفت کرے گا، آپ اس سے مخالفت کریں گے
وہ رشتہ دار ہو)۔

لَا يَزَالُ الْإِنْسَانُ فِي حَدِّ الطَّائِفِ مَا كَانَ
كَذَا۔ جب تک آدمی ایسا کرتا رہے تو اُس کو طواف کرنے
کا ثواب ملتا رہے گا۔

تَنْفِي عَنْهُ الْأَقْطَارُ بَعُدَتْ عَنْهُ الْحُدُودُ [illegible]
تعالیٰ کے نہ کنارے ہیں نہ حدیں ہیں

حُدُودُ الْإِيمَانِ۔ شہادتین کا اقرار، نماز، زکوٰۃ [illegible]

ترجمہ) امام ابوعبداللہ کے سامنے ایک مردِ مومن کا ذکر آیا جس میں حِدّت (یعنی غصہ تیزی) تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مومنوں کو پیدا کیا تو ان کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا۔ وہ چلے گئے، وہاں کا دھواں اُن کو لگ گیا، یہی حِدّت ہے۔ اور کافروں کو جب پیدا کیا، ان کو بھی دوزخ میں جانے کا حکم دیا، لیکن وہ نہیں گئے، اِس لئے اُن میں تحمل اور وقار ہے۔ امام محمد باقرؒ سے پوچھا گیا کہ مومن میں تیزی کیوں سب سے زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ قرآن کی عزت اُس کے دل میں ہوتی ہے اور خالص ایمان اُس کے سینے میں ہوتا ہے اور وہ اللہ کا مطیع اور مُصدّق بندہ ہوتا ہے۔ اور اکثر مومن کی تیزی اور حرارت اِس امر پر ہوتی ہے جو خلافِ شرع ہو۔ اِسی طرح اس کا غصہ اس پر ہوتا ہے جو خلافِ شرع کام کا ارتکاب کرے نہ کہ ہر شخص پر یا ہر موقع پر۔)

حَدَرٌ۔ موٹا ہونا، غلیظ ہونا، سُوج جانا، سوجانا، اُترنا، اوپر سے نیچے ڈھکیلنا، جلدی کرنا۔

اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ[1]۔ جب اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے اور جب تکبیر کہے تو جلد جلد کہہ۔

فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ حَدَرَ فِیْهِمَا۔ آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں اُن میں اختصار کیا (جلدی سے فارغ ہو گئے)۔

رَاَیْتُ الْمَطَرَ یَتَحَادَرُ یا یَتَحَدَّرُ عَلٰی لِحْیَتِهٖ۔ میں نے برسات کا پانی آپؐ کی ڈاڑھی پر ٹپک رہا تھا۔

ضَرَبَ رَجُلًا ثَلَاثِیْنَ سَوْطًا کُلُّهَا یَبْضَعُ وَیَحْدُرُ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تیس کوڑے مارے ہر ایک سے کھال پھٹ رہی تھی اور سُوج رہی تھی۔

وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَحْدَرُ شَیْءٍ۔ ہمارے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا جو بہت موٹا اور غلیظ تھا۔

رَغِیْفٌ حَادِرٌ۔ پوری روٹی۔

کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ غُلَامًا حَادِرًا۔ عبداللہ بن حارث بن نوفلؓ ایک موٹے تازے گٹھے بدن کے لڑکے تھے۔

اِنَّ اَبْرَهَةَ کَانَ رَجُلًا قَصِیْرًا حَادِرًا دَحْدَاحًا۔ ابرہہ (جو کعبہ کو ڈھانے کے لئے ہاتھی لے کر آیا تھا) ایک پست قد، غلیظ، ٹھنگنا آدمی تھا۔

اِنَّ اُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ کَانَ عَلٰی بَعِیْرٍ لَهٗ وَهُوَ یَقُوْلُ یَا حَدْرَاهَا۔ اُبی ابن خلف ایک سانڈنی پر سوار تھا، اور کہہ رہا تھا کسی نے ایسی موٹی تازی اونٹنی دیکھی ہے؟ حَدْرَاءُ تانیث ہے اَحْدَرُ کی، جس کے پٹھے اور رانیں پُرگوشت ہوں اور کمر باریک ہو۔

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَهْ۔ (حضرت علیؓ نے جنگِ خیبر میں یہ رجز پڑھا) میں وہ ہوں، جس کی ماں نے اُس کا نام حیدرہ رکھا۔ (حیدرہ شیر کو کہتے ہیں چونکہ اُس کی گردن موٹی ہوتی ہے۔ حالانکہ اُن کی ماں نے ان کا نام "اَسَد" رکھا تھا مگر چونکہ اَسَد اور حَیْدَرَہ کا ایک ہی مطلب ہے اس لئے یہ کہنا صحیح ہوا کہ میرا نام حیدرہ[2] رکھا تھا۔ بعضوں نے کہا نہیں: اُن کی ماں نے حیدرہ ہی ان کا نام رکھا تھا، اُس وقت والد آپ کے موجود نہ تھے جب وہ آئے تو اُنھوں نے علیؓ نام رکھا (صدقے اِس نام پاک کے)۔

اَلْاَذَانُ تَرْتِیْلٌ وَالْاِقَامَةُ حَدْرٌ۔ اذان آہستہ آہستہ ہے اور اقامت جلدی جلدی۔

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَبِیْ وَالْمَاءُ یَتَحَدَّرُ عَلٰی عَاتِقِهٖ۔ گویا میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں، پانی اُن کے مونڈھے پر ٹپک

---

[1] مجمع البحرین میں ہے کہ ایک روایت میں فَاحْذِرْ ہے ذالِ معجمہ سے مگر یہ روایت مجھ کو نہیں ملی۔ زمخشری نے کہا فَاحْذِمْ ہے خائے معجمہ سے۔ ۱۲ منہ

[2] مجمع البحرین میں ہے بعضوں نے کہا اگلی کتابوں میں آپ کا نام یہی مذکور تھا۔ بعضوں نے کہا کہ صغر سنی میں آپ کا لقب حیدرہ تھا کیونکہ حیدرہ کہتے ہیں پُرگوشت بڑے پیٹ والے کو اور ایسے ہی تھے مولف نے آپ کو خواب میں دیکھا آپ گورے رنگ کے پست قد توند والے تھے ڈاڑھی گول آنکھیں بڑی بڑی چہرے پر بڑا رعب، داب سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہ تھے ۱۲

رہا تھا۔

اُحْدُرْ ذٰلِكَ اِلَيْنَا۔ اس کو ہمارے پاس بھیج دو۔

حَدْسٌ۔ گمان کرنا، اٹکل لگانا، قصد کرنا، کشتی میں غالب آنا، جلدی چلنا۔

لَا يَنَالُهٗ حَدْسُ الْفِطَنِ۔ اُس پروردگار تک عقلمند کا گمان یا وہم نہیں پہنچ سکتا۔

حَدْقٌ۔ گھیر لینا، گرد اگرد ہوجانا، دیکھنا۔

اَسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کے باغ میں پانی برسا (حدیقہ وہ باغ جس کے گرد حصار ہو اور کبھی کھجور کے چند جھاڑوں کو بھی حدیقہ کہتے ہیں، گو ان کے گرد احاطہ نہ ہو۔ اس کی جمع حَدَائِقُ ہے)

فَحَدَّقَنِيْ يَا فَحَاذَقَنِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ۔ اپنی اپنی آنکھوں سے مجھ کو گھورنے لگے۔

اَحْدَقَ بِهِ النَّاسُ۔ لوگوں نے آپ کو گھیر لیا۔

نَزَلُوْا فِيْ مِثْلِ حَدَقَةِ الْبَعِيْرِ۔ ایسے ملک میں اُترے جو اونٹ کی آنکھ کی طرح تر و تازہ اور شاداب تھا (آنکھ میں اللہ نے تری رکھی ہے۔ سارے بدن میں خشکی ہو، مگر آنکھ میں ضرور تری رہے گی، اسی طرح اگر سارے بدن میں مغز نہ رہا ہو لیکن آنکھ میں ضرور رہے گا۔ اس لئے تر و تازہ اور شاداب ملک کو "حدقہ" سے تشبیہ دی۔ اصل میں حَدَقَۃٌ آنکھ کے کالے ڈھیلے کو کہتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ایک حدیث نقل کی ہے: حَدَقَةُ الْعَيْنِ هِيَ سَوَادُهَا الْاَعْظَمُ۔ آنکھ کا حدقہ وہ بڑا کالا ڈھیلا ہے)۔

حَدْلٌ[1]۔ ظلم سے ایک طرف جھک جانا۔

حَدَلٌ۔ ایک مونڈھا اونچا ایک نیچا ہونا، ظلم کرنا۔

رَجُلٌ عَلِمَ فَحَدَلَ۔ ایک وہ شخص جس نے جان بوجھ کر ظلم کیا۔

حُدَيْلَةُ۔ ایک قبیلہ ہے انصار کا۔

حَدْمٌ یا **حَدَمٌ**۔ آگ کا خوب بھڑکنا۔

اِحْتِدَامٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

يُوْشِكُ اَنْ تَغْشَاكُمْ دَوَاجِيْ ظُلَلِهٖ وَاحْتِدَامُ عِلَلِهٖ۔ قریب ہے کہ تم کو اُس کی سائبانوں کی ظلمت اور اس کی بیماری کی بھڑک ڈھانک لے گی۔

حَدْوٌ یا **حُدَاءٌ** یا **حِدَاءٌ**۔ بلند آواز سے اونٹوں کو چلانے کے لئے گانا۔

حَادِيْ۔ گا کر اونٹ چلانے والا اس کی جمع حُدَاةٌ ہے۔

لَا بَاْسَ بِقَتْلِ الْحِدَوِ وَالْاِفْعَوْ۔ چیل اور سانپ کو مار ڈالنے میں (حالتِ احرام میں) کوئی قباحت نہیں۔

حِدَوْ۔ اصل میں حِدَاءٌ تھا جو جمع ہے حِدَاَۃٌ کی، ہمزہ وقف میں ساکن ہو کر الف ہو گیا پھر الف کو واؤ سے بدل دیا۔

اِنْ اَرَ مَطْمَعِيْ فَحِدَوٌّ تَلَمَّعُ۔ اگر میں اپنی طمع پر نظر کروں تو گویا میں ایک اُچک لے جانے والی چیل ہوں (کسی طرح میری نیت نہیں بھرتی۔ چیل کی طرح ہر ایک مال کے نوچنے کھسوٹنے کے لئے مستعد ہوں۔ یہ حضرت لقمان کا قول ہے)

حِدَوٌّ۔ میں الف کو واؤ سے بدلا پھر اس کو مشدد کر دیا۔ بعضوں نے کہا، اہلِ مکہ چیل کو "حِدَوٌّ" ہی کہتے ہیں۔

اَلْحِدَاَةُ تَقُوْلُ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا اللّٰهُ (کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا) چیل یہ کہتی ہے کہ اللہ کے سوا سب فنا ہونے والے ہیں۔

فَمَرَّتْ بِهٖ حُدَيَّاةٌ۔ اس گلوبند کو ایک چیل لے کر اُس پر سے گزری۔

كُنْتُ اَتَحَدَّى الْقُرَّاءَ۔ میں قاریوں کو تلاش کرتا تھا (تاکہ ان کو قرآن سناؤں)۔

تُحَدُّوْنِيْ عَلَيْهَا۔ تم مجھ کو اُس پر برانگیختہ کرتے ہو۔

بابُ الحاء مع الذال

حَذْءٌ۔ کاٹنا۔ جیسے جَذٌّ ہے۔

[1] کہتے ہیں "هٰذَا حَدَلٌ لَا عَدْلٌ" یہ تو ظلم ہے انصاف نہیں ہے۔ ۱۲ منہ۔

اَصُوْلُ بِيَدٍ حَذَّاءَ ۔ کیا میں چھوٹے ہاتھ سے حملہ کروں جو میرے مقصد تک نہیں پہنچ سکتا ایک روایت میں جَذَّاءَ ہے یعنی کٹے ہاتھ سے حملہ کردوں ؟)۔

وَوَلَّتْ حَذَّاءَ ۔ اور دنیا ہلکی پھلکی جلدی جلدی پیٹھ موڑ کر چلی۔

حَذَرٌ یا حِذْرٌ یا مَحْذُوْرَۃٌ ۔ پرہیز کرنا۔

تَحْذِیْرٌ ۔ ڈرانا، تنبیہ کرنا۔

وَمَا یُحْذَرُ یا وَمَا یُحَذَّرُ مِنَ الْاِصْرَارِ عَلَی الْقِتَالِ وَالْعِصْیَانِ ۔ اس باب میں قتل اور گناہ پر اصرار کرنے سے ڈرانے کا ذکر ہے۔

مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ ۔ جو تکلیف اب ہے اس سے اور آئندہ جس کے ہونے کا ڈر ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

نَزَلَ بِكَ حَذَارُكَ ۔ جس چیز سے تو ڈرتا تھا، وہی تجھ پر اتر آئی۔

لَا یُغْنِیْ حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ ۔ تقدیر سے بچنا کچھ کام نہیں آتا

اَلْحِذْرُ اَلسِّلَاحُ ۔ قرآن میں جو آیا ہے " وَخُذُوْا حِذْرَکُمْ " تو حذر سے مراد ہتھیار ہے، یعنی اپنا بچاؤ کئے رہو، ایسا نہ ہو کہ دشمن دھوکے سے آن پڑے، یہ تفسیر ابن عباسؓ سے منقول ہے۔

حَذْفٌ ۔ گرانا، دور کرنا، مختصر کرنا، مارنا، کاٹنا۔

حَذَفٌ ۔ ایک پرندہ ہے یا چھوٹی بکریاں یا چھوٹی کالی بکریاں جن کے نہ کان ہوتے ہیں نہ دم، وہ یمن کی طرف سے آتی ہیں

لَا تَتَخَلَّلُکُمُ الشَّیَاطِیْنُ کَاَنَّهَا بَنَاتُ حَذَفٍ ۔ (صفوں میں مل کر کھڑے ہو) ایسا نہ ہو کر تمہارے بیچ میں شیطان کالی چھوٹی بکریوں بیٹیوں کی طرح گھس آئیں (ایک روایت میں کَاَوْلَادِ الْحَذَفِ ہے)

حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ ۔ سلام کو مختصر کرنا سنت ہے، اس کا لمبا کرنا جیسے جاہلوں کی عادت ہے خلافِ سنت ہے دوسری روایت میں ہے :

اَلتَّکْبِیْرُ جَزْمٌ وَالسَّلَامُ جَزْمٌ ۔ یعنی تکبیر اور سلام دونوں کو تخفیف اور اختصار کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے)۔

فَتَنَاوَلَ السَّیْفَ فَحَذَفَهُ بِهٖ ۔ تلوار لے کر اُس سے اس کو مارا۔

فَحَذَفَهُ بِعَصًا فِیْهِ اَجَلُهٗ ۔ اُس کے ایک لاٹھی ماری اسی میں اس کی موت تھی (ایک روایت میں فَخَذَفَهٗ ہے خائے معجمہ سے یعنی کنکری انگلیوں سے پھینک کر ماری)۔

وَاحْذِفْ فِی الْاُخْرَیَیْنِ ۔ اخیر کی دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے چھوٹی کر۔

حُذَیْفَةُ مشہور صحابی ہیں، حضرت عمرؓ نے اُن کو مدائن کا حاکم بنایا تھا۔

حَذْفَرَۃٌ ۔ بھرنا۔

حِذْفَارٌ اور حُذْفُوْرٌ ۔ جانب، گوشہ، بلندی۔

حَذَافِیْرُ جمع ہے۔

فَکَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَهُ الدُّنْیَا بِحَذَافِیْرِهَا ۔ گویا دنیا پوری کی پوری سب اطراف وجوانب کے اس کے لئے جوڑ دی گئی۔

اَلْخَیْرُ بِحَذَافِیْرِهٖ فِی الْجَنَّةِ ۔ ساری بھلائی بہشت میں موجود ہے۔

فَاِذَا نَحْنُ بِالْحَیِّ قَدْ جَاءُوْا بِحَذَافِیْرِهِمْ ۔ یکایک اس قبیلے کے سب لوگ آن پہنچے۔

حَذْقٌ یا حِذْقٌ یا حَذَاقٌ یا حِذَاقٌ یا حَذَاقَۃٌ یا حِذَاقَۃٌ ۔ پہچاننا، سیکھنا، ماہر ہونا، کاٹنا، کھٹا ہونا۔

اِنَّهٗ خَرَجَ عَلٰی صَعْدَۃٍ یَتْبَعُهَا حُذَاقِیٌّ ۔ آپ ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے، اس کا بچہ اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

فَمَا مَرَّ بِیْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰی حَذَقْتُهٗ ۔ آدھا مہینہ بھی

حضرت علیؓ کا قول ہے ۱۲ منہ ۲؎ حذف کے معنی مارنے اور پھینکنے دونوں آئے ہیں، یعنی ضرب اور رمی۔ ۱۲ منہ

نہیں گزرا کہ میں اس میں ماہر ہو گیا (میں نے اس کو اچھی طرح حاصل کر لیا)

حَجَّامٌ حَاذِقٌ۔ یہ پچھنے لگانیوالا ماہر ہے (یعنی حجامت میں کامل ہے)۔

حَاذِقٌ بَاذِقٌ جیسے حَسَنٌ بَسَنٌ بطریق اتباع کہتے ہیں۔

حَذَقَ الْخَاتِمُ۔ سرکہ خوب کھٹا ہو گیا۔

حَذْلٌ۔ جھکنا، کرتے یا ازار کا کنارہ۔

حُذَالٌ کرتے یا ازار کا کنارہ، کمربند کے نیچے کا حصہ یا پینے کے نیچے کا حصہ۔ ایسا ہی حُذْلَۃٌ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ فِي حُذْلِ اُمِّهٖ۔ وہ اپنی ماں کی گود میں ہے۔

حَذَالٌ۔ ایک غلہ ہے۔

حُذَالٌ۔ نیفہ یا دامن کا کنارہ۔ جیسے "حُذْنٌ" ہے

مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاكُلْ مِنْ غَيْرِ اٰخِذٍ فِي حُذْلِهٖ شَيْئًا

جو شخص باغ میں جائے (اور بھوکا ہو) تو (گرا پڑا میوہ) اس میں سے کھا سکتا ہے۔ مگر اپنے پلو (دامن) میں کچھ نہ لے (یعنی اٹھا کر نہ لائے)۔

هَاتِي حُذْلَكِ۔ اپنا دامن اٹھا (پھر آپ نے اس میں روپیہ ڈال دیا)۔

حَذْمٌ۔ کاٹنا، جلدی کرنا۔

اِذَا اَقَمْتَ فَاحْذِمْ۔ جب تو تکبیر کہے تو جلدی جلدی کہہ، (اذان کی طرح اس کو مت بڑھا۔ ایک روایت میں فَاخْذِمْ ہے خائے معجمہ سے)

حُذْنٌ۔ نیفہ یا دامن کا کنارہ۔

مِنْ غَيْرِ اٰخِذٍ فِي حُذْنِهٖ (ترجمہ ابھی گزر چکا ہے)۔

حَذْوٌ یا حِذَاءٌ۔ انداز کرنا، کاٹنا، ناپنا، پہنانا، پھینکنا دینا۔

حَذْيٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا۔

اِحْذَاءٌ۔ دینا، عطا کرنا۔

فَاَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَحَذَا بِهَا فِي وُجُوْهِ الْمُشْرِكِيْنَ

آپ نے خاک کی ایک مٹھی لی اور اس کو مشرکوں کے منہ پر پھینکا۔

لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ

تم ان لوگوں کے طریقوں (چالوں) کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے تھے (یعنی یہود اور نصاریٰ) جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر کاٹی جاتی ہے۔

يَعْمِدُوْنَ اِلٰى عُرْضِ جَنْبِ اَحَدِهِمْ فَيَحْذُوْنَ مِنْهُ الْحُذْوَةَ مِنَ اللَّحْمِ۔ ان میں سے کسی کے پہلو کے ایک جانب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور گوشت کا ایک پارچہ کاٹ لیتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں)۔

مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا۔ اس کے ساتھ تو اس کی جوتی اور اس کا مشکیزہ موجود ہے (یعنی اونٹ کو پکڑنے کی ضرورت نہیں، اس کا پاؤں جوتا ہے ہزاروں کوس جا سکتا ہے اور پانی کی پیاس پر اس کو صبر دیا گیا ہے۔ اس کے پیٹ میں ایک ظرف ہے جس میں آٹھ نو دن تک کا پانی وہ بھر لیتا ہے اور پیاس کے وقت اس کو کام میں لاتا ہے، گویا مشکیزہ بھی ساتھ ہے)۔

لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً۔ میں تیرے پاس جوتا نہیں دیکھتا۔

مَا احْتَذٰى النِّعَالَ۔ اس نے جوتے نہیں پہنے۔

يُصَلِّيْ وَاَنَا حِذَاءَهٗ یا حِذَاؤُهٗ۔ آپ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے برابر مقابل ہوتی۔

تَحْتَذِي السِّبْتَ۔ تم گائے کے صاف کئے ہوئے چمڑے یعنی نری کے جوتے پہنتے ہو۔

اِنَّمَا هُوَ حِذْيَةٌ مِنْكَ (ذکر کیا ہے) وہ بھی تیرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے

حِذْيَةٌ۔ وہ گوشت کا پارچہ جو لمبا کاٹ لیا جائے۔

اِنَّمَا فَاطِمَةُ حِذْيَةٌ مِنِّيْ يَقْبِضُنِيْ مَا يَقْبِضُهَا۔ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس کو جس بات سے تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے۔

اَحَدُ فِي اَشْيَائِهَا نَحْشُوْ بِمُذْوَةِ الْحَذَايَيْنِ فاطمہؓ کے دو بچھونوں میں سے (جو ان کے جہیز میں دیئے

ایک بچھونے میں موچیوں کے چمڑوں کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے (یعنی وہ ٹکڑے جو چمڑا کاٹتے وقت زمین پر گرتے ہیں، ان کو موچی پھینک دیتے ہیں)

إِنَّ الْهُدْهُدَ ذَهَبَ إِلَى خَازِنِ الْبَحْرِ فَاسْتَعَارَ مِنْهُ الْحِذْيَةَ فَجَاءَ بِهَا فَأَلْقَاهَا عَلَى الزُّجَاجَةِ فَفَلَقَهَا (کہتے ہیں) ہُدہُد اس فرشتے کے پاس گیا جو دریا پر معیّن ہے اور اس سے ہیرے کا ایک ٹکڑا مانگ کر لایا، اس کو شیشے پر ڈالا وہ کٹ گیا (ہیرا تمام پتھروں کو کاٹ دیتا ہے، یعنی الماس)۔

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ إِنْ لَمْ يُحْذِكَ مِنْ عِطْرِهِ عَلِقَكَ مِنْ رِيحِهِ۔ نیک صحبتی کی مثال عطار کی سی ہے اگر وہ اپنے عطر میں سے تجھ کو کچھ نہ دے، تب بھی اس کی خوشبو تجھ تک پہنچ جائے گی (بہرحال اس کی صحبت میں فائدہ ہی فائدہ ہے)۔

فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ۔ عورتیں (آنحضرتؐ کے زمانہ میں فوج کے ساتھ رہتیں) وہ زخمیوں کی دوا دارو کرتیں اور ان کو لوٹ کے مال میں سے کچھ انعام کے طور پر دیا جاتا

قَالُوا الْحُذَيَّا يَا الْحُذَيَّا مَا أَصَبْتَ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتُ الْحُذَيَّا يَا الْحُذَيَّا شَتْمٌ وَسَبٌّ۔ (ہرماز کہتے ہیں کہ میں ایک فتح کی خبر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ جب لوٹ کر پھر فوج میں گیا) تو فوج کے لوگ مجھ سے پوچھنے لگے، کہو امیر المومنین سے تم کو کیا انعام ملا؟ میں نے کہا گالی گلوج انعام ملی (شاید حضرت عمرؓ نے ان کو سخت سست کہا ہوگا)۔

حُذَيَّا يا حُذَيَّا۔ وہ انعام جو اچھی خبر لانے والے کو دیا جاتا ہے۔

ذَاتُ عِرْقٍ حَذْوُ قَرْنٍ۔ ذات عرق (جو اہل عراق کا میقات ہے) قرن کے برابر واقع ہے (جو نجد والوں کا میقات ہے دونوں کا فاصلہ حرم سے برابر برابر ہے)۔

يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ بِحِذَائِهِ۔ اگر ایک ہی مقتدی ہو تو وہ امام کے برابر اس کے داہنی طرف کھڑا ہو (اس طرح کہ اپنا بایاں پاؤں امام کے داہنے پاؤں سے اور بایاں مونڈھا اس کے داہنے مونڈھے سے ملا کر کھڑا ہو، نہ آگے نہ پیچھے)۔

وَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔ اپنی دونوں کف آن کی دونوں کندھوں کے برابر رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

بَيْتِي حَذْوَ بَيْتِهِ يا حُذْوَةَ بَيْتِهِ يا حِذَاءَ بَيْتِهِ۔ سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی میرا گھر اس کے گھر کے برابر واقع ہے۔

لَا يُصَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ بِحِذَاءٍ۔ جنازے کی نماز جوتا پہنکر نہ پڑھی جائے۔

لَا تُصَلِّ عَلَى الْجَنَازَةِ بِنَعْلٍ حَاذٍ۔ جنازے پر سیاہ جوتا پہن کر نماز مت پڑھ۔

لَمْ يُحْذِنِي۔ مجھ کو کچھ انعام نہیں دیا۔

بابُ الحاء مع الراء

حِرٌ۔ چوت، شرمگاہ، فرج۔ اصل میں حِرْحٌ تھا، کیونکہ اس کی جمع أَحْرَاحٌ ہے اور حِرُونٌ بھی مستعمل ہے۔

يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ۔ شرمگاہ اور ریشمی کپڑے کو حلال کر لیں گے (ایک روایت میں يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ ہے جو ایک ریشمی کپڑا ہے)۔

يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْخَمْرَ۔ زنا اور شراب خواری کو حلال کریں گے (حلال کام کی طرح کوئی ان کے کرنے والوں پر عیب نہ کرے گا)۔

حَرْبٌ۔ لڑنا، جنگ کرنا۔

حَرَبٌ۔ لوٹ لینا، ننگا کر دینا، جرمانہ کرنا، غصہ ہونا۔

وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ۔ اُن کو لوٹ لاٹ کر ننگا کر کے چھوڑ دیں گے۔

طَلَاقُهَا حَرِيبَةٌ۔ اُس عورت کو طلاق دینا لوٹ لینا ہے (کیونکہ اس کی اولاد ہے، جب ماں کو طلاق ہو جائے گی، تو بچے

تباہ ہو جائیں گے۔ گویا لُٹ گئے)

اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ۔ لوگوں کو لُوٹ لینے والا، ننگا کر دینے والا۔

لَمَّا رَأَیْتُ الْعَدُوَّ قَدْ حَرِبَ۔ جب میں نے دشمن کو دیکھا وہ غصے ہو گیا ہے۔

حَتّٰی اُدْخِلَ عَلٰی نِسَائِہٖ مِنَ الْحَرَبِ وَالْحُزْنِ مَا اَدْخَلَ عَلٰی نِسَائِیْ۔ یہاں تک کہ میں اس کی عورتوں کو بھی غصہ اور غم دلاؤں، جیسے اُس نے میری عورتوں کو دلایا۔

فَخَلَّفَتْنِیْ بِنِزَاعٍ وَّحَرَبٍ۔ اُس نے مجھ کو جھگڑے اور غصّے میں پیچھے چھوڑا۔

فَاِنَّ اٰخِرَہٗ حَرْبٌ۔ قرض کا انجام جھگڑا ہے، جنگ ہے، جیسے کہتے ہیں "القرض مقراض المحبة"

اِیَّاکُمْ وَالدَّیْنَ فَاِنَّ اَوَّلَہٗ ھَمٌّ وَّاٰخِرَہٗ حَرْبٌ۔ تم قرض سے بچے رہو، قرض شروع میں تو فکر ہے اور اخیر میں جھگڑا اور فساد ہے۔

یُرِیْدُ اَنْ یُّحَرِّبَھُمْ۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے یہ چاہا کہ ان کو غصہ آئے (اور شام والوں سے لڑنے پر مستعد ہو جائیں۔ ایک روایت میں یُجَرِّبَھُمْ ہے، تجربہ سے۔ یعنی ان کو آزمانا چاہا۔)

وَدَخَلَ مِحْرَابًا لَّھُمْ۔ عروہ بن مسعودؓ ان کے ایک بلند مقام پر گئے (اصل میں محراب کہتے ہیں صدر مجلس کو، اسی سے ہے مسجد کی محراب، کیونکہ وہ صدر مقام میں ہوتی ہے)

کَانَ یَکْرَہُ الْمَحَارِیْبَ۔ انس رضؓ بلند مقاموں کو ناپسند کرتے تھے (یعنی مجلس کے بلند اور صدر نشین مقاموں کو، کیونکہ وہاں بیٹھنا گویا دوسرے لوگوں پر اپنی علوِ شان دکھانا ہے)۔

فَبَعَثَ عَلَیْھِمْ رَجُلًا مِّحْرَابًا۔ ان پر ایسے شخص کو بھیجا جو لڑائی کا فن خوب جانتا ہو یا جنگ میں شہرۂ آفاق ہو، ایک روایت میں مِحْرَابًا ہے، معنی وہی ہیں)

مَا رَاَیْتُ مِحْرَابًا مِّثْلَہٗ۔ میں نے حضرت علیؓ کی طرح کوئی جنگی آدمی نہیں دیکھا (آپ جنگی فنون میں بڑے ماہر تھے، بڑے بڑے پہلوانوں اور بہادروں کو آپ نے نیچا دکھایا، آسانی سے مار لیا)

اُخْرُجُوْا اِلٰی حَرَائِبِکُمْ۔ اپنے کمانے والوں کی طرف نکلو جن سے زندگی قائم رہتی ہے (آدمی کا گزر اوقات ان پر ہوتا ہے، بعضوں نے اِلٰی حَرَاثِکُمْ روایت کیا ہے، اس کا ذکر آگے آتا ہے۔)

اَصْحَابُ الْحِرَابِ۔ ہتھیاروں کی کثرت کرنے والے۔

تُرْکَزُ لَہُ الْحَرْبَۃُ۔ آپ کے لئے برچھی گاڑی جاتی (یعنی سُترہ کے لئے)۔

وَحَمْنَۃُ تُحَارِبُ۔ اور حمنہ بنت جحشؓ جو ام المومنین حضرت زینبؓ کی بہن تھیں، وہ لڑنے لگیں (یعنی اپنی بہن کی خاطر حضرت عائشہ کو متہم کرنے لگیں، حالانکہ حضرت زینبؓ سے جب آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ کا حال دریافت کیا تو انھوں نے سوکن ہونے کے باوجود حضرت عائشہ رضؓ کو پاک دامن ہی کہا)۔

وَاَقْبَحُھَا حَرْبٌ۔ سب ناموں میں بُرا نام حرب ہے (اس کے معنی جنگ اور فساد کے ہیں، اسی طرح مُرّہ جس کے معنی تلخ کے ہیں اور شیطان کی کنیت بھی ابو مُرّہ ہے)۔

رَجُلٌ حَرْبٌ۔ جنگی بہادر آدمی۔

قَوْمٌ حَرْبٌ۔ لڑنے والے لوگ، یا جن میں آپس میں عداوت اور دشمنی ہو۔

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَھُمْ۔ جو کوئی حضرت علی رضؓ اور حضرت فاطمہ رضؓ اور حسنین علیہم السلام سے لڑے، میں اُس سے لڑوں (تو اُن کا دشمن گویا آنحضرتؐ کا دشمن ہے)۔

کَانَ عَلِیٌّ یُکَسِّرُ الْمَحَارِیْبَ اِذَا رَاٰھَا فِی الْمَسَاجِدِ۔ حضرت علی رضؓ مسجد میں محراب دیکھتے تو اس کو توڑ ڈالتے (مسجد میں محراب بنانا خلافِ سنت ہے۔ اب اکثر لوگوں نے اس کو رواج کر لیا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ ایک جماعت اہلِ حدیث نے چند مسجدیں مطابقِ سنت کے بنائی ہیں جن میں نہ محراب ہے نہ منبر، صرف جمعہ کے دن لکڑی کا منبر رکھا جاتا ہے پھر اٹھا دیا جاتا ہے) مجمع البحرین میں ہے کہ محراب اس بالاخانہ کو کہتے ہیں

میں بنی اسرائیل کے لوگ بنایا کرتے تھے اور وہ ایک اونچا مقام ہوتا۔ اس لئے عالی شان محل کو بھی محراب کہتے ہیں اور محراب مسجد کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں، جہاں پر امام آگیا کھڑا ہوتا ہے کیونکہ وہ مقام بہ نسبت اور مقاموں کے زیادہ شاندار اور اشرف ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذِقْهُ طَعْمَ الْحَرَبِ۔ یا اللہ اُس کو لٹ جانے کا مزہ چکھا۔

اَلْمُؤْمِنُ يُصْبِحُ وَيُمْسِيْ عَلَى الثُّكْلِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يُّصْبِحَ وَيُمْسِيْ عَلَى حَرَبٍ۔ اگر مومن صبح اور شام اولاد کے مرنے کے غم میں مبتلا ہو۔ تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ صبح یا شام کرے اس حال میں کہ وہ کسی کو لوٹتا ہے (یعنی مسلمان کا مال لوٹتا ہے)

اَشْكُوْ اِلَيْكُمْ دَارًا اَنْفَقْتُ فِيْهَا حَرِيْبَتِيْ وَصَارَ سُكَّانُهَا غَيْرِيْ (میت بزبانِ حال یوں کہتی ہے) دیکھو میرا گھر جس گھر میں میں نے اپنا مال لگایا اب اس میں دوسرے رہتے ہیں۔

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَكُمْ۔ جو کوئی تم سے لڑے میں اس سے لڑوں گا (یہ آپ نے اہلبیت سے فرمایا)

حِرْبَاءُ۔ گرگٹ جو طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے۔

حَرْثٌ۔ کھیتی کرنا، مال کمانا، جمع کرنا، کھوج کرنا، ہل چلانا، (جماع کرنا)

اُحْرُثْ لِدُنْيَاكَ كَاَنَّكَ تَعِيْشُ اَبَدًا وَاعْمَلْ لِاٰخِرَتِكَ كَاَنَّكَ تَمُوْتُ غَدًا۔ دنیا کے کام اس طرح کر جیسے تو ہمیشہ جیئے گا (اس لئے جلدی اور حرص کی کوئی ضرورت نہیں آج نہیں تو کل کر لیں گے) اور آخرت کے کام اس طرح کر جیسے تو کل مرنے والا ہے (تو جلدی جلدی نیک کام کر لینا چاہئے اور اچھی طرح دل لگا کر، جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ نماز ایسی پڑھ جیسے کوئی آخری نماز رخصت کے وقت پڑھتا ہے یعنی خوب خشوع و خضوع کے ساتھ بعضوں نے کہا، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام بھی مضبوطی اور استحکام کے ساتھ کر جیسے تو دنیا میں ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تاکہ اگر تو مر جائے، تو وہ کام تیری اولاد اور دوسرے مسلمانوں کو فائدہ دے، اور آخرت کے کام اس طرح دل لگا کر حضورِ قلب کے ساتھ کر، جیسے تو کل مرنے والا ہے۔ بہر حال اِس حدیث میں دنیا اور آخرت دونوں کی اصلاح کی ترغیب ہے۔ اور اُن بے وقوف کوتہ اندیش لوگوں کا رد ہے جو دنیا کے بڑے بڑے اہم مطالب اور مقاصد کے حاصل کرنے میں یہ سمجھ کر ہمت ہار دیتے ہیں کہ دنیا میں چند روز رہنا ہے۔ بعد از سر من فیکون شد شدہ باشد۔ ارے بیوقوفو! کیا تمہاری قوم اور نسل بھی تمہارے ساتھ ہی فنا ہونیوالی ہے اگر تم مر گئے تو تمہاری قوم اور نسل تو اس سے فائدہ اُٹھائے گی گویا قومی ہمدردی اور بندگانِ خدا کی خیر خواہی کی عمدہ تعلیم اِس حدیث میں کی گئی ہے)

اُحْرُثُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ۔ اس قرآن کو کھودتے رہو۔ (یعنی اس کے مطالب و معانی میں ہمیشہ غور کرتے رہو، ان کی درس و تدریس کرتے رہو)۔

اَصْدَقُ الْاَسْمَاءِ اَلْحَارِثُ۔ سب سے زیادہ سچا نام حارث ہے (کیونکہ حارث کے معنی کمانے والا اور ہر ایک آدمی کو کمانا ضرور ہے)

اُخْرُجُوْا اِلٰى مَعَايِشِكُمْ وَحَرَائِثِكُمْ۔ اپنے اپنے دھندوں اور کمائیوں کی طرف نکلو "حرائث" حریثہ کی جمع ہے۔ خطابی نے کہا "حَرَائِث" سے دُبلے اونٹ مراد ہیں ایک روایت میں وَحَرَائِبِكُمْ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)

حَرَثْنَاهَا يَوْمَ بَدْرٍ۔ (معاویہ نے انصار سے پوچھا کہ تمہارے پانی لادنے کے اونٹ کہاں گئے؟ مطلب یہ تھا کہ تم کسان لوگ ہو، گویا ان پر تعریض کی انھوں نے کہا "ہم نے بدر کے دن اُن کو دُبلا کر ڈالا" (انصار نے یہ ایسا جواب دیا کہ معاویہ دم بخود رہ گئے: خوب شرمندہ ہوئے کیونکہ بدر کے دن معاویہ کے کئی بزرگ مارے گئے تھے)۔

وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ۔ آپ ایک چادر اوڑھے تھے حُرَيْثِيّ منسوب ہے حریث کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا بعضوں نے خَمِيصَةٌ جَوْنِيَّةٌ روایت کیا ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا)۔

كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ۔ میں آنحضرتؐ کے ساتھ ایک کھیت میں جا رہا تھا (امام بخاری کی روایت میں فِي خَرِبٍ ہے۔ یہ جمع ہے خَرِبَةٌ کی، بہ معنی ویرانہ اور کھنڈر)۔

اِحْتِرَاثٌ۔ کمانا۔

يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ۔ اس کا نام حارث ہو گا۔ وہ کھیتی کرنے والا ہو گا اور اس کا نام منصور بھی ہو گا، یا منصور اس کی صفت ہے یعنی مدد کیا گیا۔ یہ شخص امام مہدی کا مددگار ہو گا)

حَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ حضرت علیؓ کے رفیقوں میں سے تھے۔ اور حارث بن سراقہ اور حارث بن قیس صحابی ہیں،

حُوَيْرِثٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے ملک شام میں۔

حَرَجٌ۔ گناہ، تنگی، آنکھ سے کچھ نہ سوجھنا، ٹمپانا، حرام ہونا

حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ۔ بنی اسرائیل سے جو باتیں سنی ہوں ان کو بیان کرو، کچھ حرج نہیں (گو وہ بلا سند بیان کریں، کیونکہ زمانہ بہت طویل گزرا، ان کے پاس سند کہاں سے آئی؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے جھوٹے غلط قصے جو قرآن و حدیث کے مخالف ہوں، وہ نقل کرو۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی روایتیں اگر نہ بیان کرو تو کچھ جرم نہیں ہے برخلاف قرآن و حدیثِ نبوی کے، کہ ان کا بیان کرنا اور دوسروں کو پہنچانا ضروری اور لازم ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے شروع میں یہ ہے "بَلِّغُوا عَنِّي" یعنی میری باتیں دوسروں کو پہنچاؤ)۔

فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهَا۔ اس سانپ پر تنگی کرے (اس سے کہہ دے اب نہ نکلنا، اگر پھر نکلے گا تو ہم تجھ پر حملہ کریں گے اور تجھ کو قتل کریں گے۔ دوسری روایت میں ہے اس سے کہہ دے میں تجھ کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو حضرت سلیمانؑ نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا نہ دو، ہمارے سامنے مت آؤ، اگر باوجود ایسا کہنے کے پھر نکلے تو اس کو مار ڈالو، وہ سانپ ہے یا کافر جن ہے مسلمان جن نہیں ہے)۔

نووی نے کہا، یوں کہے۔ میں تجھ پر اللہ اور پچھلے دن کی قسم دے کر تنگی ڈالتا ہوں کہ اب نہ نکلیو، نہ ہم کو ستائیو۔

اِرْمِ وَلَا حَرَجَ۔ اب رمی کر لے کچھ حرج نہیں (معلوم ہوا کہ حج کے ان اعمال میں ترتیب فرض نہیں ہے اور جس نے ترتیب کو لازم رکھا ہے، وہ کہتا ہے کہ حرج سے مراد گناہ ہے)

كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ۔ مجھ کو یہ برا معلوم ہوا کہ تم کو سختی اور تنگی میں ڈالوں (ایک روایت میں أُخْرِجَكُمْ ہے یعنی تمہارا نکالنا مجھ کو برا معلوم ہوا)

أَكْثَرُوا عَلَيْهَا مِنَ التَّحْرِيجِ۔ ان کو خوب تنگ کرو (کہ مسلمان کو ترکِ کلام تین دن سے زیادہ درست نہیں ہے تم نے عبد اللہ بن زبیرؓ سے بات کرنا کیوں چھوڑ دی؟ اب یہ اعتراض نہ ہو گا کہ حضرت عائشہؓ نے جان بوجھ کر تین دن سے زیادہ کیسے چھوڑا؟ کیونکہ حضرت عائشہؓ ان سے ملی نہیں، ملاقات ہونے پر تین دن سے زیادہ ترکِ کلام اندر اسلام کے

أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ۔ (آپ نے جو دو نمازوں کو ملا کر پڑھا) اس سے یہ مطلب تھا کہ اپنی امت پر سختی نہ ہو (ان کو آسانی ہو جائے، اگر کوئی ضروری کام ہو یا بیماری کا عذر ہو تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں، افسوس ہے کہ حنفیہ نے اس آسانی سے فائدہ نہیں اٹھایا، حالانکہ امامیہ نے اپنی کتابوں میں متواتر روایتوں سے ائمہ اہلِ بیت علیہم السلام سے جمع بین الصلوٰتین نقل کیا ہے اور اہلِ سنت کی کتابوں میں بھی ابن عباسؓ سے بصحت منقول ہے۔ باوجود اس کے حضرت اہلِ رسالت کے طریق کو نہ لینا اور امام ابو حنیفہؒ کے طریق پر چلنے ایک عجیب امر ہے)۔

نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ صفا و مروہ کے بیچ میں پھیرے کرنا برا جانتے تھے (یعنی گ

سمجھتے تھے۔ اس کے رد کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے یوں فرمایا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا۔

تَحَرَّجُوْا۔ پرہیز کرو!

تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّاْكُلُوْا مَعَهُمْ۔ انھوں نے اپنے اوپر تنگی کی، یتیموں کے ساتھ کھانا کھانا باعث گناہ سمجھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں تَحَرَّجَ فُلَانٌ۔ جب وہ کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے گناہ اور تنگی سے نکل جائے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ۔ یا اللہ میں ان دونوں ناتوانوں (عورت اور یتیم) کے حقوق کو حرام کرتا ہوں، (جو کوئی ان کا حق اڑا لے گا، اس نے حرام کام کیا)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرِّجْ عَلَيَّ ظُلْمَكَ۔ اپنا ظلم مجھ پر حرام کر!

حَرِّجْهَا يَا اَحْرِجْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ۔ ایک طلاق دے کر اس عورت کو حرام کر ڈال۔

حَتّٰى تَرَكُوْهُ فِيْ حَرَجَةٍ۔ یہاں تک کہ آپ کو درختوں کے ایک جھنڈ میں چھوڑ دیا۔

نَظَرْتُ اِلٰى آلِيْ جِبَالٍ فِيْ مِثْلِ الْحَرَجَةِ۔ میں نے ... کو جھنڈ جھاڑوں کی طرح دیکھا (یہ معاذ بن عمرو کا قول ہے)۔

اِنَّ مَوْضِعَ الْبَيْتِ كَانَ فِيْ حَرَجَةٍ وَّعِضَاهٍ ... کعبہ کا مقام جھنڈ درختوں اور کانٹے دار جھاڑوں میں تھا۔

لَا حَرَجَ۔ اس کا دل تنگ نہیں ہوتا (عرب لوگ کہتے ہیں، ... جب کسی کام کے کرنے میں ڈرے)۔

يَكُوْنُ مِنْكُمْ مُحْرِجُ الْاِمَامِ۔ تم میں کوئی ایسا نہ ہو جو امام کو اس کام میں پھنسا دے، جس کو وہ برا جانتا ہو (مثلاً ... کی چغلی، اس سے کھائے، وہ چغلی کو سچ سمجھ کر ان پر سزا دے)۔

... نَزَلَ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ عِنْدَ الْاِمَامِ فَهُوَ مُحْرِجٌ ... جو امام کے پاس اس رتبہ کو پہنچ جائے کہ امام اس کی بات سنے: وہی امام کا مُحْرِجٌ ہے یعنی اس کو آفت میں ڈالنے والا، گناہ میں پھنسانے والا (اگر وہ جھوٹی شکایت لوگوں کی کرے جیسے کہتے ہیں، ہر کہ شہ آں کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نکو گوید)۔

حُرْجُوْجٌ۔ لمبی اونٹنی یا دبلی اونٹنی یا جاندار۔

قَدِمَ وَفْدُ مَذْحِجٍ عَلٰى حَرَاجِيْجَ۔ مذحج قبیلے کے ایلچی لمبی لمبی اونٹنیوں پر آئے۔

حَرْجَمَةٌ۔ الٹ پلٹ کرنا۔

اِحْرِنْجَامٌ۔ ایک کام کا قصد کر کے پھر اس سے باز آجانا، اکٹھا ہونا، ہجوم کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرْجَمْتُ الْاِبِلَ فَاحْرَنْجَمَتْ۔ میں نے اونٹوں کو لوٹایا، وہ ایک ایک لوٹ گئے، اکٹھا ہو گئے۔

وَالذِّئْبُ مُحْرَنْجِمًا۔ اس قحط نے بھیڑیے تک کو منقبض اور ترش رو کر دیا یعنی ایسا سخت قحط تھا کہ اس کا اثر درندوں تک بھی پہنچا۔

اِنَّ فِيْ بَلَدِنَا حَرَاجِمَةً۔ ہمارے شہر میں چور ہیں۔ ابن اثیر نے کہا یہ غلطی ہے، صحیح جَرَاجِمَةٌ ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔

حَرْدٌ۔ قصد کرنا، روکنا، سوراخ کرنا، غصہ ہونا، اکیلا ہونا، بوجھل ہونا۔

فَرُفِعَ لِيْ بَيْتٌ حَرِيْدٌ۔ مجھ کو ایک اکیلا گھر (سب گھروں سے الگ) اٹھا کر بتلایا گیا۔

حَرِيْدٌ اور وَحِيْدٌ اور فَرِيْدٌ سب کے ایک معنی ہیں یعنی اکیلا، یکہ و تنہا، لوگوں سے الگ۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

تَحَرَّدَ الْجَمَلُ۔ اونٹ الگ ہو گیا (یعنی دوسرے اونٹوں کے ساتھ نہیں بیٹھا)۔

حَرَدَ عَلٰى قَوْمِهٖ۔ اپنی قوم سے جدا ہو کر چل دیا، اکیلا جا کر اترا۔

وَقَطَعْتُ مَحْرِدَهَا۔ میں نے ایک ٹکڑا اس میں سے کاٹ لیا۔

وَالَّذِيْنَ يَغْضَبُوْنَ لِمَحَارِمِيْ اِذَا اسْتُحِلَّتْ كَالنَّمِرِ

اِذَا حَرِدَتْ (جن لوگوں کو عرش کا سایہ ملے گا، ان میں) وہ لوگ ہیں جو حرام کاموں کے حلال کئے جانے پر ایسے غصے ہوتے ہیں جیسے چیتا غصہ ہوتا ہے (کہتے ہیں چیتے کا غصہ بہت سخت ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنے تئیں آپ مار ڈالتا ہے)۔

حَرٌّ۔ گرم ہونا، سخت ہونا، حریرہ پکانا۔

حُرٌّ۔ آزاد۔

تَحْرِیْرٌ۔ آزاد کرنا، صاف خوشنما لکھنا۔

مَنْ فَعَلَ كَذَا فَلَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ۔ جو شخص ایسا ایسا کرے اُس کو ایک آزاد کئے ہوئے بردے کے برابر ثواب ملے گا۔ (یعنی جتنا ثواب بردے کے آزاد کرنے میں ملتا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرَّ الْعَبْدُ يَحَرُّ حَرَارًا۔ غلام آزاد ہو گیا۔

فَلَهٗ اَجْرُ مَنِ اشْتَرَى الْمُحَرَّرَ (جو کوئی سورہ نسا پڑھے) اُس کو ایسا ثواب ملے گا جیسے ایک غلام کو خرید کر کے آزاد کرے۔

فَاَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ۔ میں آزاد کیا ہوا ابو ہریرہ ہوں۔

شِرَارُكُمُ الَّذِيْنَ لَا يُعْتَقُ مُحَرَّرُهُمْ۔ تم میں برے وہ لوگ ہیں جن کا آزاد کیا ہوا بردہ آزاد نہیں ہوتا (کسی طرح اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے، آزاد کر کے پھر اُس سے خدمت لیتے ہیں جب وہ الگ ہونا چاہتا ہے تو کہتے ہیں یہ ہمارا غلام ہے (پھر غلامی کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں)

حَاجَتِيْ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِيْنَ (عبد اللہ بن عمر رضؓ نے معاویہؓ سے کہا) میرا مطلب یہ ہے کہ تم محررین کو ان کی تنخواہ دیدو! (محررین سے مراد وہ لوگ ہیں جو دوسرے ملک والے مسلمان ہو گئے تھے، ان کو موالی بھی کہتے ہیں ان لوگوں کے نام دفتر میں نہیں لکھے جاتے تھے، بلکہ اپنے اپنے مالکوں کے ذیل میں یہ تنخواہ پاتے تھے۔ عبد اللہ ابن عمر رضؓ نے معاویہ سے سفارش کی کہ ان کی تنخواہیں دلوا دو۔ ایسا نہ ہو ان کا دل اسلام سے پھر جائے، اور کہا کہ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا: آپؐ کے پاس جب کچھ مال آتا، تو پہلے ان لوگوں کو دیتے)

اَوَّلَ مَا جَاءَ بَدَا بِالْمُحَرَّرِيْنَ۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا، آپ کے پاس جو کچھ مال آتا تو پہلے محررین سے شروع کرتے (ان کو دیتے)۔

كَانَ عَلٰى عَائِشَةَ مُحَرَّرٌ۔ حضرت عائشہ رضؓ پر ایک بردہ آزاد کرنا تھا۔

مَنِ اعْتَبَدَ الْمُحَرَّرَ۔ جو شخص آزاد کئے ہوئے بردے کو پھر غلام بنا لے۔

اَلَيْسَ مِنْكُمْ عَوْفُ الَّذِيْ يُقَالُ فِيْهِ لَاحُرَّ بِوَادِيْ عَوْفٍ۔ کیا تمہارے ہی قبیلہ میں عوف ہے جس کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ عوف کی وادی میں کوئی آزاد شخص نہیں ہے (عوف بن محلم بن ذہل بن شیبان ایک شخص تھا عرب میں بڑا صاحب رعب اور صاحب ہمت، جس کو وہ پناہ دیتا، پھر اگر بادشاہ بھی اس کو مانگتا تو وہ نہ دیتا۔ اس کے زمانے میں عرب میں یہ مثل ہوئی کہ عوف کے ملک میں کوئی آزاد نہیں ہے۔ یعنی جتنے لوگ وہاں بستے ہیں سب عوف کے لونڈی غلاموں کی طرح ہیں)۔

قَالَ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ يَخْرُجْنَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَاَرُدَّنَّكُنَّ حَرَائِرَ۔ حضرت عمر رضؓ نے اُن عورتوں سے کہا جو مسجد کو جایا کرتیں، میں تم کو آزاد عورتیں بناؤں گا (صاحب نہایہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم گھر میں رہنا لازم کردو گی کیونکہ پردے کا حکم آزاد عورتوں کے لئے ہوا تھا نہ لونڈیوں کے لئے میں کہتا ہوں پردے کا یہ مطلب کہاں تھا کہ نماز کے لئے مسجد میں جاؤ یا ضرورت سے بازار میں نہ جاؤ۔ آنحضرتؐ کی بیویاں اور پردے کا حکم اترنے کے بعد بھی کام کاج کے لئے باہر نکلتیں مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتیں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے تو آنحضرتؐ کے بعد حج کیا اور جنگ جمل میں بصرہ تک تشریف لے گئیں جنہوں نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے ترکہ طلب کیا اُن سے گفتگو کی، تو حضرت عمر رضؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے یہ عورتیں لونڈیاں تھیں جو بغیر ساتر لباس پہنے مسجدوں میں آپ نے فرمایا۔ میں تم کو آزاد بناؤں گا یعنی تم کو بھی آزادوں کی طرح مسجدوں میں ساتر لباس پہن کر آنا ہوگا۔ واللہ اعلم

إِنَّهُ بَاعَ مُعْتَقًا فِي حَرَارِهِ. حجاج نے ایک بردے کو آزاد
ہونے کے بعد بیچا۔ (کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں ؎

قَنْوَاءُ فِي حُرَّتَيْهَا لِلْبَصِيرِ بِهَا
عِتْقٌ مُبِينٌ وَفِي الْخَدَّيْنِ تَسْهِيلُ

یعنی ناک والی اس کے کانوں سے دیکھنے والے کو آزادی اور شرافت
معلوم ہوتی ہے اس کے رخسار بچھے ہوئے ہیں زمین برابر کر کے چھوڑ لے
ہوئے)۔ تو حُرَّتَيْنِ سے دو کان مراد ہیں۔

يَقِيكِ حَرَّ مَا أَنْتِ فِيهِ مِنَ الْعَمَلِ يا حَارَّ مَا أَنْتِ فِيهِ
مِنَ الْعَمَلِ (حضرت علی رضؓ نے جناب فاطمہ زہرا رضؓ سے کہا، تم آنحضرتؐ
کے پاس جاؤ اور آپ سے ایک غلام مانگو) جو ان کاموں کی مشقت
سے تم کو بچا لے یا اس سخت اور محنت کے کاموں سے بچائے جو
تم کرتی ہو۔

وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا. (ولید بن عقبہ بن ابی معیط
نے جو حضرت عثمان رضؓ کا قریبی رشتہ دار تھا، شراب پی۔ حضرت عثمانؓ
نے حضرت علی رضؓ سے کہا تم اس کو کوڑے لگاؤ! حضرت علیؓ نے جناب
امام حسنؓ کو حکم دیا کہ ولید کو کوڑے لگاؤ! آپ نے فرمایا) اجی
حضرت جو شخص خلافت کے مزے لوٹتا ہے، اسی کو اس کی سختی
کو اٹھانے دیجئے (یعنی خلافت کی لذت تو حضرت عثمانؓ اٹھائیں
کوڑے وغیرہ لگانے کو ہم مامور کئے جائیں، یہ کیا بات ان ہی
کو لگانے دیجئے۔ حضرت علی رضؓ یہ سنکر خفا ہوئے اور عبداللہ بن جعفر
سے کہا، تم ولید کے کوڑے مار دو! انہوں نے کوڑے لگائے)۔

حَتَّى أُذِيقَ نِسَاءَهُ مِنَ الْحَرِّ مِثْلَ مَا أَذَاقَ نِسَائِي
(جنگ میں اس کی عورتوں کو بھی ویسا ہی نہ جلاؤں (یعنی رنج
سے نہ جلاؤں) جس طرح اس نے میری عورتوں کو جلایا۔

فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ. ہر جگر (یعنی کلیجہ) کو ٹھنڈا کرنے
جس میں گرمی ہو (یعنی پیاس یا زندگی) ثواب ملے گا۔

فِي كُلِّ كَبِدٍ حَارَّةٍ أَجْرٌ۔ (اس کے بھی وہی معنی ہیں)۔

فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى رَطْبَةٍ أَجْرٌ. ہر گرم اور تر جگر کو ٹھنڈا
کرنے میں اجر ملے گا (مطلب یہ ہے کہ ہر جانور کو جو زندہ ہو یا
پیاسا ہو، پانی پلانے میں ثواب ہے۔ جب جانور پیاسا ہوتا ہے تو جگر
میں تری آجاتی ہے۔ بعضوں نے کہا: تری سے زندگی مراد ہے
کیونکہ مردے کا جگر خشک ہوتا ہے)۔

إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ
یمامہ کی جنگ میں قرآن کے قاریوں کا سخت قتل ہوا (یعنی اس دن
بہت سے قرآن کے قاری مارے گئے۔ ایک روایت میں اِسْتَجَرَّ
ہے جیم معجمہ سے: یعنی قتل نے بہت سے قاریوں کو لے لیا مطلب
وہی ہے کہتے ہیں اس جنگ میں سات سو قاری مارے گئے اور
پانچ سو دوسرے لوگ)۔

مَا دَخَلَ جَوْفِي مَا يَدْخُلُ جَوْفَ حَرَّانِ كَبِدٍ میرے
پیٹ میں وہ نہیں گیا جو گرم کلیجے کے جوف میں جاتا ہے۔

حَرَّانُ بروزن فَعْلَانُ صیغہ مبالغہ ہے حَرٌّ سے
اور حَرَّى اس کا مونث ہے۔

حَمِيَ الْوَغَاءُ وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ جنگ سخت ہو گئی اور موت
(کا بازار) گرم ہوگیا۔

لَا خَمْسَ إِلَّا جَنْدَلُ الْأَحَرِّينَ (معاویہؓ نے جنگ صفین
میں اپنے ساتھیوں کی تنخواہوں میں پانچ پانسو کا اضافہ کیا جب
جنگ شروع ہوئی تو حضرت علی رضؓ کے ساتھی ان سے کہنے لگے،
پانسو وانسو کچھ نہیں ملنے کے، البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر
تم کو ملے گا (یعنی ناکام ہو کے مارے جاؤ گے۔ (خطابی نے کہا
حبہ عرنی سے روایت ہے کہ، ہم جمل کے دن حضرت علیؓ کے
ساتھ تھے، آپ نے جتنا مال فوج میں تھا وہ سب تقسیم کر دیا ہم
میں سے ہر ایک آدمی کو پانچ پانسو روپے ملے، انہی میں سے ایک
شخص صفین کے روز کہنے لگا ؎

قُلْتُ لِنَفْسِي السُّوءَ لَا تَفِرِّينْ
لَا خَمْسَ إِلَّا جَنْدَلُ الْأَحَرِّينْ

میں نے اپنے دل سے کہا، بھاگیو نہیں یہاں پانسو نہیں ہیں البتہ
کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر ہے)۔

الْأَحَرِّينَ جمع ہے حَرَّةٌ کی، برخلاف قیاس جیسے

ثُنِیْنَ اور ثُلَیْنَ ثُبَةٌ اور قُلَةٌ کی بعضوں نے کہا یہ اَحَرَّةٌ کی جمع ہے۔

کَانَتْ زِیَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعِیَ لَا تُفَارِقُنِیْ حَتّٰی ذَھَبَتْ یَوْمَ الْحَرَّةِ (جابرؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ نے (اونٹ کی قیمت میں جو سونا) مجھ کو زیادہ دیا تھا، وہ ہمیشہ (برکت کے لئے) میرے پاس رہتا کبھی جُدا نہ ہوتا۔ مگر حرّہ کے دن وہ میرے پاس سے جاتا رہا (حرّہ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین) (یزید ملعون نے مسلم بن عقبہ کے ماتحت ایک فوج کثیر اہلِ مدینہ پر بھیجی تھی، جس میں بہت سے صحابہؓ اور تابعینؒ شہید ہوئے اور حرمِ محترم کی بے حرمتی ہوئی، اسی دن کو حرّہ کا دن کہتے ہیں۔)

فَیُقَعِّبُ بِحَدِّہٖ عَلَی الْحَرَّةِ۔ تلوار کی دھار پتھر پر مارے (تاکہ اُس کی دھار کند ہو جائے، اور کسی کو اس سے مار نہ سکے۔ یہاں حرّہ سے پتھر مراد ہے)

اَعْجَزْتَنِیْ اِلَّا حُرُّ وَجْھِھَا (ایک شخص نے لونڈی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا تجھے منہ کے علاوہ اور کہیں مارنا نہیں ہو سکتا۔

حُرُّ الْوَجْہِ۔ چہرے کا سامنے کا رُخ

حُرُّ الدَّارِ۔ مکان کا بالکل درمیانی حصہ یا مکان کا عمدہ مقام۔ (اسی طرح حُرُّ الْاَرْضِ اور حُرُّ الْفَاکِھَةِ یا حُرُّ الْبَقْلِ یا حُرُّ الطِّیْنِ میوے یا ترکاری یا مٹی کی عمدہ قسم)۔

ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْھِہٖ پھر اُس کے چہرے پر کچھ مار لگائے۔

مَا رَاَیْتُ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ اِلَّا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَرَّ حُسْنًا مِّنْہُ۔ میں نے آنحضرتؐ کے مشابہ امام حسنؓ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ اتنی بات تھی کہ آنحضرتؐ کا حُسن اُن سے بھی بڑھ کر تھا۔

ذُرِّیْ وَاَنَا اَحُرُّ لَکَ۔ تو آٹے کو صاف کر (اُس کا بھوسا ہوا میں اُڑا دے) میں تیرے لئے حریرہ بناؤں (حریرہ مشہور غذا ہے جو آٹے اور گھی اور پانی سے بنتا ہے بعضوں نے کہا آٹے اور دودھ سے)۔

اَحَرُوْرِیَّةٌ اَنْتِ (ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا، کیا حائضہ عورت نمازوں کی قضا پڑھے؟ انھوں نے فرمایا) تو حروری تو نہیں (حروری ایک گروہ تھا خارجیوں کا جو حرورا میں جمع ہوئے تھے۔ حرورا ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب حضرت علیؓ نے اُن کو مارا اور قتل کیا۔ ابن اثیر نے کہا خارجیوں کا تشدد اور غلو دین کے بارے میں مشہور ہے[۱]۔ حضرت عائشہؓ نے اس عورت کے سوال پر یہ خیال کیا کہ کہیں یہ عورت بھی اُنہی میں سے نہ ہو)

حَرُوْرٌ۔ شدید گرمی کو بھی کہتے ہیں۔

یُسْتَحَلُّ الْحِرُ وَالْحَرِیْرُ۔ عورت کی فرج اور ریشمی کپڑا حلال کر لی جائے گی۔

(حِرٌ اصل میں حِرْحٌ تھا، جیسے اوپر گزر چکا۔ بعضوں نے اَلْحِزُّ بہ تشدید را پڑھا ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔ ایک روایت میں اَلْخَزُّ ہے، وہ ایک ریشمی کپڑا ہے مشہور۔)

فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ۔ آزاد عورتوں سے نکاح کرے (کیونکہ لونڈی اولاد کی تعلیم و تربیت کیا خاک کرے گی، وہ خود بے ادب اور بے تعلیم ہوتی ہے)۔

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا قُلْتُ وَمَا لَابَتَاھَا قَالَ مَا اَحَاطَتْ بِہِ الْحَرَّتَانِ۔ آنحضرت صلعم نے مدینہ کے دونوں لابوں کے بیچ میں حرم مقرر کیا۔ میں نے پوچھا "دو لابوں" سے کیا مراد ہے۔ انھوں نے کہا۔ دونوں پتھریلے کنارے (جن میں سے ایک کو حَرَّةُ وَاقِمٍ کہتے ہیں، دوسرے کو حَرَّةُ لَیْلٰی۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اِبْرَادُ کَبِدٍ حَرّٰی۔ افضل صدقہ یہ ہے کہ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرے (اُس کو پانی پلائے)

اَلطِّیْنُ الْحُرُّ یُجْعَلُ عَلٰی دَمِ الْمَیِّتِ الَّذِیْ لَا ... خالص مٹی مُردے کے خون پر رکھی جائے جب کہ وہ بند نہ ہو

[۱] ... ۱۲۰۱ ... ۹۲ ... کا تشدد یہ تھا کہ ذرا ذرا سی باتوں کی بنا پر مسلمانوں پر کفر کا فتوی لگا دیتے (باقی حاشیہ ...)

(اس سے بند ہو جائے گا)۔

فَقَرَّبَ اِلَیْنَا حَرِیْرَۃً۔ حضرت علی رضہ ہمارے سامنے ... رہ رکھا (مجمع البحرین میں ہے۔ بعضوں نے کہا، حریرہ وہ ... گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے بہت سا پانی ڈالکر ... ہانڈی میں آگ پر چڑھا دیں جب وہ پک جائے تو اس پر ... چھڑک دیں۔ اگر صرف آٹے ہی کو بنائیں اور اس میں گوشت ... تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں) (یہ دن حر کا تھا ہم نے کھایا، ... عرض کیا۔ امیرالمومنین! اب تو خدا وند کریم نے بہت دولت ... دی ہے، اتنی تنگی کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا (عبد اللہ بن ادریس) ... نے آنحضرت ؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ خلیفہ کو اللہ کے ... مال میں سے صرف دو پیالے لینا درست ہے۔ ایک پیالہ اپنے ... کھانے کے لئے اور دوسرا لوگوں کے سامنے رکھنے کے لئے۔ ... باقی دولت مسلمانوں کے کاموں میں صرف کی جائے۔)

حَرْزٌ۔ حفاظت کرنا، بٹورنا، جمع کرنا۔

حَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ۔ میرے بندوں کو پہاڑ طور ... پر لے جا کر۔ (ایک روایت میں فَحَزِّبْ ہے۔ معنی وہی ہیں ... دوسری روایت میں فَحَوِّزْ ہے۔ یعنی ان کو اس رستہ سے ... طور پہاڑ پر لے جا)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ حِرْزٍ حَارِزٍ۔ یا اللہ ہم کو محفوظ اور مضبوط ... قلعہ میں رکھ (قیاس یہ تھا کہ حِرْزٍ مُحْرِزٍ کہتے، کیونکہ اس کا ... فعل اَحْرَزَ آیا ہے لیکن حدیث میں یوں ہی مروی ہے۔)

حِرْزٌ مَنِیْعٌ یا حِرْزٌ حَصِیْنٌ یا حِرْزٌ حَرِیْزٌ۔ مضبوط پناہ۔

ابوبکر صدیق رضہ شروع رات میں وتر پڑھ لیتے اور کہتے اَحْرَزْتُ نَھْبِیْ وَ اَبْتَغِی النَّوَافِلَ۔ (دوسری روایت میں یوں ہے اَحْرَزْتُ نَھْبِیْ وَ اَبْتَغِی النَّوَافِلَ۔ مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنا سرمایہ محفوظ اور اجر حاصل کر لیا (یعنی وتر ادا کر کے) اب نفل نمازیں چاہتا ہوں (یعنی اگر آنکھ کھلی تو نفل پڑھوں گا۔ یہ ایک مثل ہے جس کو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں، جب کوئی شخص اپنا مطلب حاصل کر کے پھر اور زیادہ کا طلب گار ہو)۔

لَا تَاْخُذُوْا مِنْ حَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ شَیْئًا زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ عمدہ چوٹی کے مالوں میں سے کچھ نہ لیا کرو (یہ جمع ہے حَزْرَۃٌ یا حَزَرَۃٌ کی اور مشہور روایت حَزَرَات ہے بہ تقدیم زائے معجمہ بر رائے مہملہ)۔

خَرَجْتُ اِلٰی جَبَلٍ لِاَحْرُزَہٗ۔ میں ایک پہاڑ کی طرف نکلا، اس کو جمع کرنے یا محفوظ کرنے کے لئے (ایک روایت میں لِاَحُوْزَہٗ ہے یہ حِیَازَۃٌ سے ہے بمعنی جمع کرنا)

حِرْزًا لِلْاُمِّیِّیْنَ۔ آنحضرت ؐ اُمّی لوگوں (یعنی عربوں) کے پشت پناہ تھے (تاکہ شیطان کے شر سے یا عجمی لوگوں کے حملہ سے محفوظ رہیں۔ بعضوں نے کہا کہ اللہ کے عذاب سے، کیونکہ قرآن میں ہے " وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ "

حِرْزٌ۔ تعویذ کو بھی کہتے ہیں۔

كَانَ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ[۱]۔ یہ اس کے لئے شیطان سے محفوظ رکھنے والا ہوگا۔

لِاُحْرِزَہٗ مِنَ الْقَتْلِ۔ تاکہ میں اُسے مارے جانے سے بچاؤں۔

حَرْسٌ یا حِرَاسَۃٌ نگہبانی۔ چرانا

حَرْسٌ۔ ایک مدت دراز تک جینا۔

لَا قَطْعَ فِیْ حَرِیْسَۃِ الْجَبَلِ۔ اگر پہاڑ پر کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو اس کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ (کیونکہ پہاڑ کی چیز محفوظ نہیں ہے)۔

(گذشتہ کا بقایا) اُن کا قتل درست جانتے۔ عبد اللہ بن عمر رضہ نے کہا، خارجی کیا کرتے، جو آیتیں کافروں کے باب میں وارد ہیں وہ مسلمانوں پر چپکے ... ایسے لوگوں سے بچائے رکھے۔ ہمارے زمانہ میں بھی بعضے نام کے اہل حدیث خارجیوں کی روش پر چل رہے ہیں۔ ۱۲ منہ

... اضافت کا بدل ہے جیسے یا غلاما بمعنی یا غلامی ۱۲ منہ

[۱] ... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھنا خواہ شروع دن میں پڑھے یا اخیر میں، پے در پے پڑھے یا متفرق طور سے ۱۲ منہ

سُئِلَ عَنْ حَرِیْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ فِیْهَا غُرْمُ مِثْلِهَا وَ جَلَدَاتٌ نَکَالًا فَإِذَا اٰوَاهَا الْمُرَاحُ فَفِیْهَا الْقَطْعُ۔ آپ سے پوچھا گیا: اگر کوئی پہاڑ کی چیز چرالے؟ آپ نے فرمایا اس کی قیمت کے برابر تاوان دے اور چند کوڑے سزا کے لئے کھائے۔ البتہ اگر وہ چیز اپنے مقام میں لاکر رکھی جائے (مثلاً بکریاں اپنے تھان میں آجائیں) پھر وہاں سے کوئی چرائے تو اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حَرِیْسَةٌ۔ اُس بکری کو کہتے ہیں جو رات کو اپنے تھان کے سوا اور کسی مقام میں رہ جائے یا وہ بکری جو رات کو چرالی جائے اہلِ عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ یَاْکُلُ الْحَرَسَاتِ۔ یعنی وہ لوگوں کے لوٹ مال چرالیتا ہے۔

اِحْتِرَاسٌ۔ کسی جانور کا چراگاہ سے چرا لینا۔

اِنَّ غِلْمَةً لِحَاطِبٍ اِحْتَرَسُوْا نَاقَةً لِرَجُلٍ فَانْتَحَرُوْهَا حاطب کے غلاموں نے ایک شخص کی اونٹنی چرالی اور اس کو نحر کر ڈالا

ثَمَنُ الْحَرِیْسَةِ حَرَامٌ لِعَیْنِهَا۔ چوری کی چیز کی قیمت بھی حرام ہے (یعنی جیسے چوری کا مال کھانا حرام ہے اسی طرح اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہے)۔

اِنْ کَانَ فِی الْحِرَاسَةِ۔ اگر فوج کی اس ٹکڑی میں رہے جو دشمن کی نگہبانی کرتی ہے (یعنی لشکر کے آگے رہتی ہے جس کو بگٹ پہرہ کہتے ہیں۔ پہلے دشمن سے اُسی کی مڈبھیڑ ہوتی ہے۔ یہ ٹکڑی مقدمۃ الجیش کا ایک جز ہوتی ہے۔ ساقۃ الجیش پیچھے کی فوج دشمن کے حملے کے وقت مقدمہ والوں کو اور لوٹتے وقت ساقہ والوں کو زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ امام جس ٹکڑی میں رہنے کا حکم دے اس میں رہے کوئی عذر نہ کرے)۔

وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ۔ سب ناموں میں سچا "حارث" ہے (یعنی کمانے والا، کیونکہ احتراس کے معنی کمائی کے بھی آئے ہیں، مشہور روایت حارث ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

قِصَّةٌ مِّنْ شَعْرٍ کَانَتْ فِیْ یَدِ حَرَسِیٍّ۔ معاویہؓ ایک گچھا بالوں کا لیا جو ان کی محافظ سپاہ (شاہی گارڈ) کے ہاتھ میں تھا۔

حَرَسِیٌّ مفرد ہے حُرَّاس اور حَرَس اور اَحْرَاس کا یہ تینوں جمع کے صیغے ہیں، یعنی بادشاہ کے وہ سپاہی جو اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔

لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ۔ کاش کوئی نیک بخت مرد میری نگہبانی کرتا (رات کو میرے چوکی پہرہ پر رہتا۔ اس حدیث سے خوف کے وقت چوکی پہرہ رکھنے کا جواز نکلتا ہے اور یہ حدیث اس وقت کی ہے، جب یہ آیت نہیں اُتری تھی۔ واللہ یعصمک من الناس کرمانی نے کہا، آپ نے جو چوکی پہرہ مقرر کیا، تو یہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ توکل اسباب کے قطع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اسباب حاصل کرکے مُسَبِّبُ الْاَسْبَاب پر اعتماد کرنے کا نام ہے)۔

مِنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ آنحضرتؐ کے چوکیداروں میں سے۔

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَرِسُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَرِسُ۔ یا اللہ میری حفاظت کر اس جگہ سے جہاں میں حفاظت کرسکتا ہوں اور جہاں سے میں حفاظت نہیں کرسکتا۔

حَرْشٌ۔ گوہ کا شکار کرنا (وہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ گوہ کے سوراخ پر جاکر لکڑی وغیرہ باہر سے مارتے ہیں یا ہتھیلی سے پھٹ پھٹ کرتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ سانپ آگیا اور دم باہر سوراخ کے منہ پر آجاتا ہے، اس وقت اس کا سوراخ بند کردیتے ہیں۔ پھر اس کو پکڑ لیتے ہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ بِضِبَابٍ اِحْتَرَشَهَا۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس چند گوہ لایا جن کو اس نے شکار کیا تھا (اصل میں اِحْتِرَاشٌ کے معنی کمانے اور جمع کرنے کے ہیں)۔

وَتَحْتَرِشُ بِهِ الضِّبَابُ۔ اور کھجور سے گوہ کا شکار کرتے ہیں (گوہ کھجور کو پسند کرتا ہے)۔

مَا رَاَیْتُ رَجُلًا یَنْفِرُ مِنَ الْحَرْشِ مِثْلَهُ۔ میں نے معاویہ کے مانند کسی کو مکر و فریب سے نفرت کرتے نہیں دیکھا۔

نَهٰى عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔ آنحضرتؐ نے جانوروں کو ایک دوسرے پر اُبھارنے سے (ان کو لڑانے سے) منع فرمایا (جیسے اونٹوں اور ہاتھیوں اور مینڈھوں اور مرغوں اور بٹیروں کو جنگ لڑاتے ہیں یہ حرام ہے باتفاق علماء)۔

إِنِّي لَأَسْمَعُ بَيْنَ فَخِذَيْهَا مِنْ تَحْتِهَا مِثْلَ خَشِيْشِ الْحَرَاشِ۔ میں اس کی دونوں رانوں کے درمیان اس کی پاؤں کی طرف سے ایسی آواز سن رہا تھا جیسے سانپوں کے چلنے سے سنائی دیتی ہے۔

حَرَاشٌ جمع حِرْبِشَةٌ کی یہ ایک سانپ ہے بعض نے کہا حریش ایک قسم کا کیڑا ہے بعضوں نے کہا گینڈے کو حریش کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ حریش ایک کیڑا ہے بہت سے پاؤں والا، وہ اکثر کان میں گھس جاتا ہے اور پاؤں سے پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں، جب تک گرم تیل سے داغا نہ جائے (میں کہتا ہوں ہندی میں اس کو کنکھجورا کیڑا کہتے ہیں۔ اور حریش بہت کھاؤ اونٹ کو بھی کہتے ہیں)۔

وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ (شیطان اس سے ناامید ہو گیا کہ عرب کے جزیرے میں اس کی پرستش کی جائے اس لئے کہ توحید لوگوں کے دلوں میں جم گئی) اب یہی کرے گا کہ آپس میں ایک دوسرے پر اُبھارے گا لڑائی اور فساد کرائے گا۔ یہ حدیث اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ ہے کہ قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ذوالخلصہ کے گرد عرب کی عورتیں پھر چوتڑ مٹکائیں گی۔ یا لات و عزیٰ پھر نہ پوجے جائیں گے، یا میری اُمت کے چند قبیلے مشرکوں سے نہ مل جائیں گے، کیونکہ یہ علامات قرب قیامت کی ہیں اور اس حدیث میں وہ زمانہ مراد ہے جو اس وقت تک گزرے گا (طیبی نے کہا بُت کا پوجنا گویا شیطان کو پوجنا ہے کیونکہ وہ اس کے حکم سے کیا جاتا ہے)۔

فَذَهَبْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں (جب حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ سے پہلے احرام کھول ڈالا) تو میں آنحضرتؐ کے پاس گیا اس نیت سے (کہ ان کی شکایت کر کے) آنحضرتؐ کا غصہ ان پر کراؤں۔

إِنَّ رَجُلًا أَخَذَ مِنْ رَجُلٍ آخَرَ دَنَانِيْرَ حُرْشًا۔ ایک شخص نے دوسرے شخص سے نئی اشرفیاں لیں جن پر سکوں کے حرفوں کی سختی تھی۔ یہ اَحْرَشُ کی جمع ہے بمعنی سخت اور کھر کھرا۔

فَلَمَّا جَاءَ أَبِيْ حَرَّشَهُ عَلَيَّ۔ جب میرا باپ آیا تو اس کو مجھ پر غصہ دلایا۔

حَرْشَفٌ۔ چھوٹی مچھلیاں اور چھوٹی چڑیاں اور ناتوان اور بوڑھے پیدلوں کی جماعت۔

اِحْرِنْشَافٌ۔ تیار ہونا

حُرْشُفٌ۔ سخت زمین

أَرٰى كَتِيْبَةً حَرْشَفًا۔ میں چھوٹے چھوٹے کمزور پیدلوں کا ایک گروہ دیکھتا ہوں۔

حَرْصٌ۔ پھاڑ ڈالنا، پوست نکالنا۔

حِرْصٌ۔ ریجھ جانا، طمع کرنا۔

تَحْرِيْصٌ۔ اُبھارنا، طمع دلانا۔ جیسے تَرْغِيْبٌ رغبت دلانا، اُبھارنا۔

اَلْحَارِصَةُ۔ وہ زخم جس سے کھال چر جائے (اہل عرب کہتے ہیں):

حَرَصَ الْقَصَّارُ الثَّوْبَ۔ دھوبی نے پٹخ پٹخ کر کپڑا پھاڑ ڈالا

اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ۔ جو کام تجھ کو مفید ہو خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں اور اس میں کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو) اس کی حرص کر (یہ حدیث علمِ اخلاق کا ایک مجموعہ ہے۔ حاصل علمِ اخلاق کا یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی عیش اور راحت سے گزارے، اس کی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ہر ایک کام سوچ کر کرے جس کام میں دنیا یا آخرت یا دونوں کا نقصان ہو، یا نقصان ہونے کا خطرہ ہو، اس سے باز رہے اور جس کام میں کوئی ضرر کا خطرہ نہ ہو بلکہ اس سے فائدہ متصور ہو، اس کو بجا لائے۔ رات دن

ایسے ہی کاموں میں مصروف رہے)۔
حَرِیْصٌ۔ لالچی اور بخیل (اس کی جمع حُرَّاصٌ اور حُرَصَاءُ اور حِرَاصٌ آئی ہے۔)
وَتُتْرَكُ لِلْحَارِصِ كَذَا۔ حارص کے لئے اتنا میوہ چھوڑ دیا جائے۔ (یہاں حَارِصٌ سے باغ کا نگہبان مراد ہے۔ یعنی حَارِسٌ كذا في مجمع البحرين[1]
سَتَحْرِصُوْنَ۔ تم عنقریب حرص کرو گے (کرمانی نے کہا بکسرۂ را بھی ہو سکتا ہے، یعنی باب ضرب یضرب اور سمع یسمع دونوں سے آیا ہے۔)
حَرَضٌ۔ جسم بگڑ جانا، عقل جاتی رہنا، بے طاقت ہو جانا، رنج اور بیماری کا بُرا ناہو جانا۔
مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمْرَضُ مَرَضًا حَتّٰى يُحْرِضَهٗ۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں، جو بیمار ہو ایسی بیماری کہ اس کو دبلا کر دے اس کا جسم گلا ڈالے؛ عرب لوگ کہتے ہیں:
أَحْرَضَهُ الْمَرَضُ۔ بیماری نے اس کو گلا ڈالا، ناتوان کر دیا فَهُوَ حَرَضٌ یا حَارِضٌ۔ وہ بالکل گل گیا ہے (مرنے کے قریب ہو گیا ہے)۔
رَأَيْتُ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَنْتُمْ فَقَالَ بِخَيْرٍ وَجَدْنَا رَبًّا رَحِيْمًا غَفَرَ لَنَا فَقُلْتُ لِكُلِّكُمْ فَقَالَ لِكُلِّنَا غَيْرِ الْأَحْرَاضِ۔ (عوف بن مالک نے کہا) میں نے محلم بن جثامہ کو خواب میں دیکھا، اُن سے پوچھا تم کیسے ہو؟ انھوں نے جواب دیا اچھے ہیں خیریت سے ا(ہم نے اپنے پروردگار کو بڑا مہربان پایا، اس نے ہمارے گناہوں کو بخش دیا۔ میں نے کہا، کیا تم سب بخش دیئے گئے؟ انھوں نے کہا ہاں، ہم سب بخشے گئے مگر وہ لوگ جو احراض تھے (میں نے کہا احراض کون لوگ؟ انھوں نے کہا جن کی طرف لوگ انگلیاں اٹھاتے تھے یعنی برائی اور بدکاری، ایذا رسانی، فسق و فجور میں مشہور تھے یا جو بے دھڑک گناہ کیا کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے تئیں تباہ کر ڈالا یا جن کے اعتقاد میں خلل تھا یعنی بدمذہب مثلاً رافضی خارجی اور معتزلی وغیرہ)
وَالْأَحْرِيْضِ۔ اور احریض میں، یعنی کسم میں۔
حُرُضٌ۔ ایک وادی کا نام ہے اُحد پہاڑ کے پاس یا اشنان (مجمع البحرین میں ہے کہ حُرُضٌ یا مُحْرِضٌ اشنان کو کہتے ہیں چونکہ وہ میل نکال ڈالتی ہے اس کو ہلاک کر دیتی ہے)
حُرَاضٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب۔ کہتے ہیں "عزّیٰ" بت وہیں تھا۔
حَارِضٌ عَلَى الْأَمْرِ ہمیشہ اس کام کو کرتا رہا (جیسے وَاكِبٌ اور وَاظِبٌ اور اَهَبٌ سب کے ایک معنی ہیں۔)
حَرْفٌ۔ پھیرنا، موڑنا، کمانا، کنارہ۔
تَحْرِيْفٌ۔ کلام کو بگاڑنا بے ٹھکانے کر دینا۔
نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهَا كَافٍ شَافٍ۔ قرآن عرب کی سات لغتوں پر اترا ہے، جس لغت کو پڑھے وہ کافی ہے اور شافی (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر لفظ میں سات لغتیں ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ساتوں قبیلوں کے محاورات کے موافق اترا ہے۔ کہیں قریش کا محاورہ ہے کہیں ہذیل کا، کہیں ہوازن کا، کہیں یمن کا، اور بعضے لفظوں میں سات طرح کی قرأتیں بھی ہیں، بلکہ دس طرح کی بھی، جیسے مالک یوم الدین اور عبد الطاغوت میں بعضوں نے کہا سات حرفوں سے ساتوں مشہور قرأتیں مراد ہیں۔ مگر یہ قول صحیح نہیں ہے۔ ابن مسعودؓ نے کہا۔ سات حرفوں سے یہ مراد ہے کہ ایک لفظ کی جگہ اس کا مترادف دوسرا لفظ رکھے جیسے کوئی اَقْبِلْ کہے یا هَلُمَّ یا تَعَالَ سب کے ایک معنی ہیں)
أَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَأْتُوْنَ النِّسَاءَ إِلَّا عَلٰى حَرْفٍ۔ اہل کتاب ہمیشہ ایک ہی کروٹ پر صحبت کرتے ہیں۔
حَرْف کہتے ہیں دُبلی اونٹنی کو بھی، کیوں کہ وہ لاغری کی وجہ سے حرفِ ہجی کی طرح ہوتی ہے۔

[1] وہ حارص، بہ معنی نگہبان میں نے لغت کی کتابوں میں نہیں پایا۔ صرف صاحب مجمع البحرین نے یہ ذکر کیا ہے۔ ۱۲ منہ

اِنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَکُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُوْنَۃِ اَھْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْکُلُ اٰلُ اَبِیْ بَکْرٍ مِّنْ ھٰذَا وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ (حضرت ابوبکر صدیق رض جب خلیفہ ہوئے تو کہنے لگے کہ میرے قوم والے جانتے ہیں) میرا جو پیشہ تھا، اس کی کمائی میرے گھر والوں کو کافی تھی (اچھی طرح میری گزر ہوتی تھی) اب میں مسلمانوں کے کام میں لگا دیا گیا (لوگوں نے مجھ کو خلیفہ بنایا) تو ابوبکر کی آل اولاد اب اسی مال میں سے (یعنی بیت المال میں سے) کھائے گی اور ابوبکر مسلمانوں کی خدمت کرے گا! (عرب لوگ کہتے ہیں:

ھُوَ یَحْتَرِفُ لِعِیَالِہٖ وَیَحْرِفُ. وہ اپنے بال بچوں کے لئے کماتا ہے بعضوں نے کہا وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ سے یہ مراد ہے کہ وہ مسلمانوں کے فائدے کے لئے تجارت بھی کریں گے، یعنی بیت المال سے جو روپیہ میں اپنے اور گھر والوں کے ضروری خرچ کے لئے لوں گا، اتنا ہی یا اس سے زیادہ تجارت کرکے اس میں پھر داخل کردوں گا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رض کی کمالِ عنایت اور شفقت تھی مسلمانوں پر ورنہ حاکم پر تجارت کرنا کچھ واجب نہیں ہے۔ اس قول سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو کوئی کسی مال کا اہتمام اور بندوبست کرتا ہو، وہ ضرورت کے موافق اپنے اخراجات کے لئے اس میں سے لے سکتا ہے، بشرطیکہ حاکم بالادست نے اس کی اُجرت مقرر نہ کی ہو، ورنہ اس سے زیادہ لینا حرام ہوگا۔)

اَخَوَانِ یَحْتَرِفُ اَحَدُھُمَا وَالْاٰخَرُ یَتَعَلَّمُ۔ دو بھائی تھے ان میں سے ایک محنت کرکے روٹی کماتا اور دوسرا طالب علم علم حاصل کرتا تھا۔

تَحَرُّفُ اَحَدِھِمْ اَشَدُّ عَلَیَّ مِنْ عَیْلَتِہٖ۔ ایک شخص کو پیشہ ور بنا کر روٹی کمانے کے لائق کر دینا مجھ کو دشوار معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مفلس کو کچھ دے کر مال دار بنا دینا، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کا پیشہ ور ہونا میرے دل پر ان کی محتاجی سے زیادہ گراں ہے۔ کیونکہ محتاجی تو دم بھر میں رفع ہو سکتی ہے، لیکن کیا کروں جب آدمی پیشہ ور نہ ہوا تو جتنا اس کو دے گا وہ کھا کر اس کو بھی ختم کردے گا۔ پھر محتاج کا محتاج، اسی واسطے عقلمند وہ شخص نہیں ہے جو اپنی اولاد کے لئے مال متاع بہت سا چھوڑ جائے، بلکہ عقلمند وہ ہے جو ان کو اچھے ہنر اور اچھے پیشے سکھا کر روٹی کمانے کے لائق کر جائے۔ بعضوں نے لَحِرْفَۃُ اَحَدِکُمْ بضمہ حا پڑھا ہے، یعنی تم میں سے ایک کا محروم ہونا اس کی مفلسی سے بڑھ کر مجھ پر شاق ہے)۔

اِنِّیْ لَاَرَی الرَّجُلَ یُعْجِبُنِیْ فَاَقُوْلُ ھَلْ لَہٗ حِرْفَۃٌ فَاِنْ قَالُوْا لَا سَقَطَ مِنْ عَیْنِیْ۔ میں ایک شخص کو دیکھ کر پسند کرتا ہوں (اس کی صورت سیرت اچھی معلوم ہوتی ہے) پھر میں پوچھتا ہوں، یہ کیا پیشہ (دھندا) کرتا ہے؟ اگر لوگ کہتے ہیں کوئی پیشہ نہیں کرتا تو وہ میری نظر سے گر جاتا ہے (میری نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے، اس لئے کہ جب کوئی پیشہ نہیں کرتا تو لامحالہ دوسروں کا دست نگر ہوگا، ان سے سوال کرے گا اور اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ذلت نہیں ہے)، افسوس ہمارے زمانہ میں لوگوں نے یہ چال اختیار کی ہے کہ مولوی، مُلّا، درویش، پیر، استاد صاحب بن جاتے ہیں اور حلال کا کوئی پیشہ نہیں سیکھتے، اب مریدوں اور شاگردوں کی روٹیوں پر ان کا گزر ہوتا ہے، وہ ان کی خاطر سے نہ حق بات کہہ سکتے ہیں نہ بری باتوں پر ان کو ملامت کر سکتے ہیں۔ لیجئے دنیا اور آخرت دونوں تباہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ مولوی اور درویش وہی قابلِ عزت اور عظمت ہیں جو محنت کرکے اپنی روٹی کماتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں خالص خدا کی رضامندی کے لئے مصروف رہتے ہیں، نہ ان کو کسی بادشاہ یا امیر کی پرواہ ہے نہ کسی مرید اور شاگرد کی تلاش ہے۔

مُحَارَفٌ وہ شخص جو بے ہنر ہو اس کو روٹی نہ ملے یا جو روٹی کمانے کے لئے کوشش نہ کرتا ہو (عرب لوگ کہتے ہیں: حُوْرِفَ کَسْبُ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کو معاش کی بڑی تنگی ہے۔

سُلِّطَ عَلَیْھِمْ مَوْتُ طَاعُوْنٍ دَفِیْفٍ یُحَرِّفُ الْقُلُوْبَ ان پر برباد کرنے والے طاعون کی موت ڈالی گئی جو دلوں کو پھیر دیتا ہے[1]

[1] اس کے ڈر سے دل ٹھکانے پر نہیں رہتا - ۱۲ منہ

(ایک روایت میں یُحَرِّفُ الْقُلُوْبَ ہے یا یُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔)

اٰمَنْتُ بِمُحَرِّفِ الْقُلُوْبِ۔ میں اس خدا پر ایمان لایا جو دلوں کو پھیرنے والا جھکانے والا ہے۔

وَوَصَفَ سُفْیَانُ بِکَفِّهٖ فَحَرَفَهَا۔ سفیان نے اپنی کف کو جھکا کر بتایا۔

قَالَ بِیَدِهٖ فَحَرَفَهَا۔ ہاتھ سے اشارہ کیا، اس کو ذرا ٹیڑھا کیا (یہ قتل کا اشارہ ہے)۔

مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ فَیُحَارَفُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِهَا لِتَکُوْنَ کَفَّارَةً لِذُنُوْبِهٖ۔ مومن کی موت پیشانی پر پسینہ آنے سے ہو جاتی ہے، اس سے اس کی آزمائش ہوتی ہے (یا اس سے اس پر سختی ہوتی ہے) تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (اصل میں مُحَارَفَة کہتے ہیں محراف سے زخم کا عمق ناپنے کو محراف وہ سلائی جو زخم کے اندر ڈال کر دیکھتے ہیں)۔

اِنَّ الْعَبْدَ لَیُحَارَفُ عَلٰی عَمَلِهِ الْخَیْرِ وَالشَّرِّ۔ بندے کو اس کے عمل کے موافق اچھا یا برا بدلہ ملتا ہے، عرب لوگ کہتے ہیں:

لَا تُحَارِفْ اَخَاكَ بِالسُّوْءِ۔ اپنے بھائی کو برا بدلہ مت دے، اور:

اَحْرَفَ الرَّجُلُ۔ اس مرد نے بدلہ لیا۔

هُمَا فِیْ حَرْفِ جَهَنَّمَ۔ وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں (اب گرے، اب گرے) ایک روایت میں فِیْ جُرُفِ جَهَنَّمَ ہے معنی وہی ہیں۔

فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا۔ ہم ان تنچوں (کنڈیوں) پر سے مڑ جاتے (تاکہ قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ ہو) بعضوں نے ترجمہ کیا ہے ہم ان پاخانوں سے مڑ جاتے، یعنی ان میں پاخانہ نہ پھرتے، باہر رہ کر پھر لیتے۔

ثُمَّ انْحَرَفَ۔ پھر آپ پھر گئے، مڑے لوٹنے کے لئے

شَکٰی الْمُحْتَرِفُ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ۔ جو بھائی کمائی کرتا تھا اس نے شکایت کی (کہ میرا دوسرا بھائی کچھ نہیں کماتا، بیٹھے بیٹھے بے محنت روٹی توڑتا ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا، شاید مجھ کو اسی کے طفیل سے رزق ملتا ہو۔

اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ خَمْسَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ حَرْفًا اذان اور اقامت دونوں کو ملا کر پینتیس ۳۵ کلمے ہیں (یعنی ۳۵ جملے) مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

سُئِلَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَقَالَ کَذَبَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَلٰکِنَّهٗ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی حَرْفٍ وَّاحِدٍ۔ یعنی آپ سے پوچھا گیا، لوگ کہتے ہیں قرآن سات حرفوں پر اترا ہے، فرمایا اللہ کے دشمن جھوٹ کہتے ہیں قرآن ایک ہی حرف پر اترا ہے دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف راویوں کے سبب سے پیدا ہوا ہے۔)

تَحْرِیْفُ الْغَالِیْنَ۔ غلو کرنے والوں کی تحریف کو (غالی وہی شخص ہے جو دین کی باتوں میں حد شرع سے آگے بڑھ جائے تو بدعتی لوگ غالی ہیں، یعنی اللہ کی کتاب اور حدیث رسول اللہؐ میں معنی مقصود سے بڑھ جاتے ہیں یہی گویا تحریف ہے۔)

مُحَارَفٌ۔ وہ شخص جو کسب نہ کرے، اس کی ضد مبارک ہے، حدیث میں ہے:

لَا تَشْتَرِ مِنْ مُحَارَفٍ فَاِنَّ صَفْقَتَهٗ لَا بَرَکَةَ فِیْهَا محارف سے کچھ مول نہ لے، اس کے معاملہ میں برکت نہ ہوگی

حَرِیْفٌ وہ شخص جو ہم پیشہ ہو یا معاملہ کرے۔

دُلَّنِیْ عَلٰی حَرِیْفٍ یَشْتَرِیْ لِیْ مَتَاعًا وَّیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ۔ ایک معاملہ کرنے والا (یعنی جس کو خرید و فروخت میں دخل ہو) مجھ کو بتلا دے وہ میرے لئے سامان خریدے اور مسلمانوں کے لئے کمائی کرے۔

حَرْقٌ۔ رگڑنا۔ گھسنا۔ جلنا۔ جلانا۔

تَحْرِیْقٌ اور اِحْرَاقٌ۔ جلانا۔

تَحَرُّقٌ اور اِحْتِرَاقٌ۔ جل جانا۔

حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ۔ آپ نے بنی نضیر یہود

کے کھجور کے درخت جلا دیئے۔

حَرَّقَ الْمُسْلِمِيْنَ۔ مسلمانوں کو جلا دیا تباہ کر دیا۔

ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ۔ مسلمان کی گمی ہوئی چیز آگ کا شعلہ ہے (یعنی اگر کوئی مسلمان کی گمی ہوئی چیز اس نیت سے لیلے کہ اس کا مالک بنجائے تو وہ اُس کو دوزخ میں لے جائے گی)۔

اَلْحَرَقُ وَالْغَرَقُ وَالشَّرَقُ شَهَادَةٌ۔ جل جانا اور ڈوب جانا اور اُچھو ہو کر مرنا شہادت ہے (یعنی شہادت کا ثواب ان تینوں میں ملے گا)۔

اَلْحَرِقُ شَهِيْدٌ۔ آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے (ایک روایت میں اَلْحَرِيْقُ شَهِيْدٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِحْتَرَقْتُ۔ میں جل گیا یعنی تباہ ہو گیا۔ یہ اُس شخص نے کہا تھا جس نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا اور یہی کلمہ اس شخص نے بھی کہا تھا جس نے رمضان میں دن کو عمداً جماع کیا تھا)۔

اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اُحْرِقَ قُرَيْشًا۔ میرے پاس وحی آئی کہ قریش کے لوگوں کو تباہ کروں۔

فَلَمْ يَزَلْ يُحَرِّقُ اَعْضَاءَهُمْ حَتّٰى اَدْخَلَهُمْ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ خَرَجُوْا مِنْهُ۔ ان کے اعضاء برابر جلاتے رہے یہاں تک کہ اسی دروازے میں داخل کر دیا جہاں سے وہ نکلے تھے۔

اِنَّهُ نَهٰى عَنْ حَرْقِ النَّوَاةِ۔ آپؐ نے کھجور کی گٹھلی کو گھسنے سے منع فرمایا یا جلانے سے (گویا کھجور کی عظمت اور قدر کرنے کا حکم دیا) اس وجہ سے کہ وہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی خوراک ہے بکری اور اونٹ وغیرہ کی) (ایک قرات یوں بھی ہے لَنُحَرِّقَنَّهٗ یعنی ہم اس گوسالہ کو گھس ڈالیں گے دسوہان سے رگڑ کر ریزہ ریزہ کر دیں گے) مشہور قرات لَنُحَرِّقَنَّهٗ ہے یعنی اس کو جلا ڈالیں گے)۔

شَرِبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الْمُحْرَقَ مِنَ الْخَاصِرَةِ۔ آنحضرت صلعم نے کمر کے درد کی وجہ سے جوش کیا ہوا پانی پیا۔

خَيْرُ النِّسَاءِ الْحَارِقَةُ۔ بہتر عورت وہ ہے جس کی فرج تنگ ہو یا جو پرشہوت ہو۔ شہوت کی وجہ سے اپنے دانت پیس رہی ہو۔

عَلَيْكُمْ مِنَ النِّسَاءِ بِالْحَارِقَةِ۔ تم ایسی عورت کرو جس کی فرج تنگ ہو یا جو شہوت کے غلبہ سے دانت کو دانت پر رگڑ رہی ہو (مجمع میں ہے کہ حارقہ وہ عورت جو جماع کراتے وقت کروٹ سے لیٹتی ہے۔ سیوطی نے ابن جوزی سے ایسا ہی نقل کیا ہے یعنی عورتوں سے کروٹ سے جماع کرو)۔

حَرِيْقَةٌ۔ پانی کو جوش کر کے اس پر آٹا چھڑک کر بناتے ہیں۔

وَجَدْتُهَا صَادِقَةً طَارِقَةً فَائِقَةً۔ میں نے اس کو پرشہوت یا تنگ فرج رات کو آنے والی اچھی اور بہتر پایا۔

يَحْرُقُوْنَ اَنْيَابَهُمْ غَيْظًا وَحَنَقًا۔ اپنے دانتوں کو غصے اور کینے سے پیستے ہیں۔

دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ حَرْقَانِيَّةٌ۔ آنحضرتؐ جب مکہ میں داخل ہوئے (یعنی فتح مکہ کے روز) تو آپؐ ایک کالا جیسے آگ میں جلا ہوا عمامہ باندھے ہوئے تھے زمخشری نے کہا حَرْقَانِيٌّ منسوب ہے حَرَقَ کی طرف، جس کے معنی جلنے کے ہیں۔ اس میں الف اور نون زیادہ کر دیا۔ اور حَرْقٌ اور حَرَقٌ دونوں جلنے کے معنی میں آتے ہیں۔ لیکن وہ حَرَق جس کے معنی سوراخ کے ہیں جو کپڑے کے پھٹنے سے پڑ جاتا ہے، وہ بفتحہ را ہے۔ محیط میں ہے کہ حَرْق اُس سوراخ کو کہتے ہیں جو جلنے سے کپڑے میں پڑ جاتا ہے اور حَرَق وہ سوراخ جو جلنے سے یا کپڑے کو پھٹنے سے پڑ جاتے)۔

اِنَّمَا عَدِيُّ بْنُ اَرْطَاةَ وَقَدْ غَرَّنِيْ بِعِمَامَتِهِ الْحَرْقَانِيَّةِ السَّوْدَاءِ (حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا) عدی بن ارطاۃ نے تو مجھ کو اپنے جلے ہوئے کالے عمامہ سے دھوکا دیا (میں اس کو ایک اچھا آدمی سمجھا)۔

لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِيْ اِهَابٍ مَا احْتَرَقَ۔ اگر قرآن ایک کھال میں رکھا جائے تو وہ کھال نہیں جلے گی (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ بعض نے کہا کہ یہ ایک معجزہ تھا جو آپؐ کے زمانہ تک رہا)۔

اَمَرَ اَنْ يُحَرَّقَ بِمَا سِوَاهُ فِيْ كُلِّ صَحِيْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ۔ (حضرت عثمانؓ جب قرآن لکھوانے سے فارغ ہوئے) تو اس کے علاوہ جن جن ورقوں یا کتابوں میں قرآن لکھا ہوا تھا،

اس کے جلا ڈالنے کا حکم دیا (ایک روایت میں مُحَرِّقٌ ہے بجائے مجمہ یعنی چاک کر ڈالنے کا) مترجم :- آگ میں جلا دینا یا چاک کر کے اس کو ایک پاک مقام میں دفن کر دینا قرآن کے آداب کے خلاف نہیں ہے جیسے اہل تشیع نے سمجھا ہے اور اس وجہ سے حضرت عثمان رض پر طعن کیا ہے۔ انھوں نے تو بہ نیت خیر یہ کام کرایا جس کا اجرِ عظیم ان کو ملے گا۔ اس لئے کہ اگر حضرت عثمان رض ان صحیفوں کو بھی رہنے دیتے تو رفتہ رفتہ قرآن کے مختلف نسخے پھیل جاتے اور توراۃ اور انجیل کی طرح قرآن کا بھی حال ہو جاتا۔

حُرَقَاتٌ. ایک قبیلہ کا نام ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحَرَقِ۔ میں آگ میں جل جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

اَحْرِقْهُمَا. (ایک شخص کُسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر آیا تو آپ نے فرمایا) ان کو جلا ڈال (آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان کو بیچ ڈال یا کسی کو ہبہ کر دے کیونکہ مال کو ضائع اور برباد کرنے سے آپ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اس شخص نے ان کپڑوں کو تنور میں جھونک دیا۔ اس وقت آپ نے انکار فرمایا اور کہا تو نے کسی اور کو یہ کپڑے کیوں نہ پہنا دیئے)۔

حَرِّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ. جو کوئی مالِ غنیمت میں چوری کرے اس کا مال جلا دو (یہ تعزیر بالمال کی اصل ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)۔

حُرَاقَةٌ۔ وہ چیز جس میں چقماق سے آگ نکالنے کے وقت آگ گرتی ہے (مثلاً روئی، سَن وغیرہ)

اِنَّ عَلِیًّا حَرَّقَ قَوْمًا اِرْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ۔ جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو جلا دیا جو اسلام سے پھر گئے تھے (اسی طرح ان لوگوں کو جنھوں نے لواطت کی تھی) حالانکہ آگ سے عذاب دینا منع ہے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تعزیر اور تنبیہ اور دوسروں کو زجر اور عبرت دلانے کے لئے ایسا حکم دیا جو خلیفہ کے لئے جائز ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ کمبخت لوگ سبائی تھے جو عبداللہ بن سبا یہودی کے بہکانے سے حضرت علی رض کو خدا سمجھتے تھے۔ معاذ اللہ۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رض نے ان کو جلانا شروع کیا تو کہنے لگے، اب تو ہمیں یقین ہو گیا کہ آپ خدا ہیں کیونکہ آگ کا عذاب خدا ہی دیتا ہے۔

حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَةِ مُسْتَطِیْرٌ. بویرہ میں ایک پھیلی ہوئی سوختگی۔

(یہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔ بویرہ اس مقام کا نام تھا جہاں یہودیوں کا ایک قبیلہ (بنی نضیر) آباد تھا)۔

حَرْقَفَةٌ. سرین کی ہڈی، نر گدھے کا مادہ گدھی کے سُرین کی ہڈیاں پکڑنا (اس پر چڑھنے کے لئے)۔

فَاِذَا اَحَدٌ جَالِسٌ وَعُرُوْضُ رُكْبَتَيْهِ وَحَرْقَفَتَيْهِ وَمَنْكِبَيْهِ وَعُرْعُنِهٖ وَجَبْهَتِهٖ مُنْسَحِجٌ. (آں حضرت م ایک گدھے پر سوار ہوئے وہ بدکا اور آپ ایک سخت زمین پر گر پڑے) دیکھا تو آپ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کے گھٹنوں اور سُرین کی ہڈیوں اور مونڈھوں اور مُنہ کی کھال چھل گئی ہے)

تَرَانِیْ اِذَا دَبَرَتْ حَرْقَفَتِیْ۔ تو مجھ کو دیکھے گا جب میرے سُرین کی ہڈی گل جائے گی (یعنی بیماری سے پڑے پڑے زخمی ہو جائے گی)۔

حَرَكٌ یا حَرَكَةٌ۔ ہلنا، چلنا (یہ سکون کی ضد ہے) حق زدیناس، باز رہنا۔

حَرَاكٌ اور حَرَكَةٌ اور حَرْكٌ۔ ہم معنی اور مترادفات ہیں۔

حَارِكٌ۔ مونڈھے کا اونچا مقام

حَارِكُ النَّاقَةِ۔ اونٹنی کی پشت۔

مُحْتَرِكٌ. جو ہر وقت اپنی اونٹنی پر سوار رہے۔

تَحَرُّكٌ. حرکت کرنا — تَحْرِیْكٌ۔ ہلانا، حرکت دینا۔

اَلزَّكوٰۃُ فِی الْمَالِ الصَّامِتِ الَّذِیْ یَحُوْلُ عَلَیْهِ الْحَوْلُ

وَاِنْ لَمْ یُحَرَّكْ. اگر مال اپنے حال پر قائم رہے اس کو تجارت وغیرہ کر کے بڑھایا نہ جائے اور اس پر سال گزر جائے اور

ف مجمع البحرین میں پوری حدیث یوں نقل کی ہے اعوذ بك من الغرق والحرق والسراق یعنی تیری پناہ ڈوبنے اور جلنے اور چوری کرنے سے۔ ۱۲ منہ

واجب ہوگی۔

حَرِمَہٗ یا حَرِیْمٌ یا حِرْمَانٌ یا حِرْمٌ یا حِرْمَۃٌ یا حَرِمَۃٌ یا حَرِیْمَۃٌ۔ محروم کرنا، نہ دینا۔

حُرْمٌ اور حُرْمَۃٌ اور حَرَامٌ حرام ہونا، منع ہونا۔

کُلُّ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ مُحْرِمٌ۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کو ستانا، ایذا دینا حرام ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مُحْرِمٌ۔ مسلمان اسلام کی وجہ سے بچا ہوا ہے (یعنی اس کی جان اور مال محفوظ ہے)۔

اَلصِّیَامُ اِحْرَامٌ۔ روزہ رکھنا احرام باندھنا ہے (جیسے احرام میں بہت سی باتیں منع ہوتی ہیں، ایسے ہی روزے میں بھی کھانا پینا جماع کرنا منع ہو جاتا ہے)

روزہ دار کو مُحْرِمٌ بھی کہتے ہیں۔ ایک شاعر نے کہا ہے:

"قَتَلُوا ابْنَ عَفَّانَ الْخَلِیْفَۃَ مُحْرِمًا"

(عفان کے بیٹے کو جو خلیفہ تھے، اس حال میں شہید کر دیا کہ وہ روزہ دار تھے)۔

قسم کھانے والے کو بھی مُحْرِمٌ کہتے ہیں، کیونکہ وہ قسم کھا کر بعض حلال باتیں اپنے پر حرام کر لیتا ہے۔

اَلرَّجُلُ یُحْرِمُ فِی الْغَضَبِ۔ اگر کوئی شخص غصہ کی حالت میں قسم کھا بیٹھے۔

فِی الْحَرَامِ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔ اگر کوئی شخص حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے (مثلاً اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے اور طلاق کی نیت نہ ہو۔ یا یوں کہے، یہ اللہ کا کام کرنا مجھ پر حرام ہے، یہ چیز کھانا مجھ پر حرام ہے)، تو قسم کا کفارہ دے کیونکہ حلال کو حرام کر لینا بھی ایک طرح کی قسم ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ"

فرمایا: قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ۔

اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِہٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا۔ آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں سے ایلا کیا (قسم کھائی میں تمہارے پاس نہ جاؤں گا، پھر (کفارہ دے کر) حرام کو حلال کر لیا۔

اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ۔ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے (ابن عباسؓ نے کہا یہ کہنا محض لغو ہے اور دوسری روایت میں ان سے اس طرح بیان ہوا ہے کہ، قسم ہے اس کا کفارہ دے۔)

کُنْتُ اُطَیِّبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحِلِّہٖ وَحُرْمِہٖ۔ میں آنحضرت صلعم کے اس حالت میں خوشبو لگاتی جب آپ احرام نہ باندھے ہوتے اور اس وقت لگاتی جب آپ احرام باندھنا چاہتے۔

حِرْمٌ بکسرۂ حا؛ وہ شخص جو احرام باندھے ہو (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ حِرْمٌ اور اَنْتَ حِلٌّ یعنی تو احرام باندھے ہے اور تو حلال ہے۔

اَحْرَمَ الرَّجُلُ۔ اس شخص نے حج یا عمرے کا احرام باندھا یا حرم کی سرحد میں داخل ہوا یا حرام مہینوں میں، وہ چار ہیں۔ ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم اور رجب۔ تَحْرِیْمُھَا التَّکْبِیْرُ نماز کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے کیونکہ تکبیر کہنے کے بعد نماز کے منافی افعال اور اقوال سب حرام اور منع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اس کو تکبیر تحریمہ اور تکبیر احرام کہتے ہیں۔)

لَا یَسْئَلُوْنِیْ خُطَّۃً یُعَظِّمُوْنَ فِیْھَا حُرُمَاتِ اللّٰہِ اِلَّا اَعْطَیْتُھُمْ اِیَّاھَا۔ وہ مجھ سے جو ایسی بات چاہیں گے جس میں اللہ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی (مثلاً خانہ کعبہ حرم احرام ماہ حرام وغیرہ کی) تعظیم اور تکریم ہوگی، تو میں اس کو منظور کر لوں گا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی عظمت ہماری شرع میں قائم رکھی ہے، مثلاً کعبہ حجر اسود صفا و مروہ اور حرم وغیرہ، ان چیزوں کی تعظیم کرنا کفر نہیں ہے بلکہ ایمان اور تقوے کی نشانی ہے۔ انبیاء اور اولیاء اور صالحین کی قبریں بھی ان ہی چیزوں میں داخل ہیں)۔

لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَۃُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ مِّنْھَا ایک روایت میں یوں ہے اِلَّا مَعَ ذِیْ حُرْمَۃٍ مِّنْھَا۔ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے (یعنی سفر میں عورت کے ساتھ یا تو اس کا خاوند ہو یا اور

کوئی ایسا شخص ہو جس سے نکاح حرام ہے. مثلاً باپ، بیٹا، بھائی، چچا، ماموں وغیرہ، سفر کی مقدار بعضوں کے نزدیک تین دن کی راہ ہے، تو اس سے کم مسافت پر عورت بغیر محرم کے جا سکتی ہے۔ اہلِ حدیث کا قول یہ ہے کہ جس کو عرف میں سفر کہیں وہ سفر ہے گو تین دن سے کم ہو۔ امام شافعی رحمہ نے کہا اگر راستہ میں امن ہو تو عورت بغیر محرم کے بھی سفر کر سکتی ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے، عورت ایک دن کی راہ کا بھی بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ تین دن سے زیادہ کا۔)

لَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ. کوئی شخص عورت کے گھر میں نہ جائے، مگر جو اس کا محرم ہو (یعنی عورت کا محرم ہو مثلاً باپ بھائی، بیٹا، چچا، ماموں وغیرہ. بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا محرم وہاں موجود ہو، مثلاً باپ، بھائی وغیرہ جب اس عورت کے گھر میں جانا درست ہے، اسی طرح اگر اس کا خاوند موجود ہو تو بطریق اولیٰ جانا درست ہوگا. امام شافعی رحمہ نے کہا کہ اگر دوسری معتبر عورتیں وہاں موجود ہوں یا جانے والے کی بیوی بھی ساتھ ہو تو جانا درست ہے۔)

فِي حُرُمِ الْحَجِّ. حج کے مقاموں میں، (بعضوں نے حُرَمِ بفتحہ را روایت کیا ہے یعنی ممنوعات اور محرمات حج میں)۔

لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحُرُمِ. ان جانوروں کو اگر کوئی حرمت والے مقاموں میں مار ڈالے تو اس پر کچھ گناہ نہیں، (بعضوں نے فِي الْحَرَمِ روایت کیا ہے، یہ اور زیادہ صاف ہے حَرَمٌ۔ وہ مقام جہاں شکار کھیلنا وہاں کے درخت اکھیڑنا وہاں کے جانوروں کو چھیڑنا منع ہے۔ جیسے مکہ معظمہ کا حرم یا مدینہ طیبہ کا حرم۔ اور حِلّ باقی مقامات جہاں شکار وغیرہ درست ہے)

إِذَا اجْتَمَعَتْ حُرْمَتَانِ طُرِحَتِ الصُّغْرَى لِلْكُبْرَى. جب دو حرمتیں جمع ہو جائیں (مثلاً ایک کام میں ایک شخص خاص کا ضرر ہے اور ہزاروں آدمیوں کا فائدہ ہے تو فائدہ عام کا کام اختیار کریں گے اور چھوٹی حرمت کا خیال نہ کریں گے۔ مثلاً ایک کام مکروہ ہے لیکن اس کے منع کرنے سے یہ ڈر ہے کہ لوگ شرک یا کفر میں گرفتار ہو جائیں گے، تو اس محل میں سکوت اور اغماض کرنا بہتر ہوگا مثلاً ایک کام مستحب ہے لیکن اس کے کرنے سے عوام میں فتنہ عظیم پیدا ہوتا ہے تو اس کا نہ کرنا بہتر ہوگا) تو چھوٹی حرمت کو نظر انداز کریں گے بڑی حرمت سے بچنے کے لئے۔

أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصُّورَةَ مُحَرَّمَةٌ. تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ صورت یعنی چہرے پر مارنا حرام ہے (یا صورت یعنی چہرے کو اللہ نے حرمت دی ہے۔)

حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي. میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے (اب اس کے دو معنی ہیں۔ بعضوں نے یہ کہا، یعنی میں ظلم سے پاک اور برتر ہوں میرا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا. چونکہ ساری مخلوقات میری ملک ہے۔ اور ظلم کہتے ہیں غیر کی ملک میں تصرف کرنا اور اس کی تائید میں ایک حدیث بھی وارد ہے. گو اس کی سند میں گفتگو ہے کہ اللہ تعالیٰ سارے آسمان اور زمین والوں کو عذاب کرے تو وہ ظالم نہ ہوگا اور اکثر علمائے اہلِ حدیث اور محققین کا قول ہے کہ ظلم کہتے ہیں وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَحَلِّهِ کو اور ظلم ممکن ہے اللہ تعالیٰ کو اس پر قدرت ہے لیکن بہ نظر وعدہ آلہی إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ اس کا وقوع ممتنع ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔)

فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ. وہ اللہ جل جلالہٗ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے۔

فَتَحَرَّمَ بِلَبَنِهَا. وہ اس کے دودھ کی وجہ سے اس پر حرام ہو گیا۔

حَرَّمَتْهُنَّ آيَةٌ وَأَحَلَّتْهُنَّ آيَةٌ. (ابن عباس سے پوچھا گیا اگر کوئی دو لونڈیوں کو جو آپس میں بہنیں ہوں ایک ساتھ رکھے اس کا کیا حکم ہے، انہوں نے کہا) ایک آیت سے تو اس کی حرمت نکلتی ہے (أَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ سے) اور دوسری آیت سے حلت نکلتی ہے (أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ سے) ابن عباس نے یہ بھی کہا کہ جَمْعُ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ جو آزاد عورتوں میں حرام ہے تو اس کی علت یہ نہیں ہے کہ ان میں آپس میں قرابت ہے ...

ایک بہن کی طلاق یا موت کے بعد بھی دوسری بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا جیسے ماں کے بعد بیٹی سے نکاح نہیں ہو سکتا یا بیٹی کے بعد ماں سے بلکہ اس کی علت خاوند کی قرابت ہے، ان کے ساتھ اور لونڈیوں سے یہ قرابت نہیں ہو سکتی، اس وجہ سے لونڈیوں میں جمع بین الاختین جائز ہو گیا)۔

فَاَرْسَلَ اِلَیَّ نَاقَةً مُحَرَّمَةً۔ انھوں نے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں ہوئی تھی۔

اَلَّذِیْنَ تُدْرِکُھُمُ السَّاعَةُ تُبْعَثُ عَلَیْھِمُ الْحِرْمَةُ جن لوگوں پر قیامت آئے گی یعنی آخری زمانہ والوں پر ان پر شہوت غالب ہوگی (حلال حرام کی کچھ قید نہ رکھیں گے۔ زنا اور لواطت میں مصروف رہیں گے۔ بعضوں نے کہا حِرْمَةٌ جانوروں کی شہوت سے خاص ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں:

اِسْتَحْرَمَتِ الشَّاةُ۔ یعنی بکری نر کو چاہتی ہے۔

کَانَ عِیَاضُ ابْنُ حِمَارِ الْمُجَاشِعِیُّ حِرْمِیَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عیاض بن حمار مجاشعی آنحضرتؐ کے حرمی تھے (جب وہ حج کو آتے تو آنحضرتؐ کے کپڑے پہن کر طواف کرتے، آپ ہی کا کھانا کھاتے۔ عرب میں دستور تھا کہ باہر والے جب حج کو آتے تو حرم کے رہنے والوں یعنی قریش کے کسی شخص کے کپڑے پہن کر طواف کرتے، اسی کا کھانا کھاتے، اس کو حرمی کہتے، یہ منسوب ہے حرم کی طرف۔ نہایہ میں ہے کہ یہ نسبت لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اگر کپڑے وغیرہ کو حرم کی طرف نسبت دیں گے تو یوں کہیں گے:

ثَوْبٌ حَرَمِیٌّ۔ حرم کا کپڑا۔

حَرِیْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا۔ کنوئیں کا احاطہ (جہاں کنوئیں والا مٹی وغیرہ ڈالے اور کوئی دوسرا وہاں کنواں نہیں کھود سکتا) چالیس ہاتھ ہے (یعنی ہر طرف چالیس چالیس ہاتھ بعضوں نے کہا ہر طرف دس دس ہاتھ تو چاروں طرف چالیس ہاتھ ہوا اس حدیث سے بعض حنفیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ جو حوض دہ در دہ ہو اس کا پانی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا حالانکہ یہ مطلب اس حدیث سے نہیں نکلتا)۔

حَرَامِیٌّ۔ عوام کی اصطلاح میں چور کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع حَرَامِیَّةٌ ہے۔

فِیْ حَرِیْمِ نَخْلِہٖ۔ اس کے درخت کے احاطے میں۔

حُرِّمَتْ عَلَیْنَا دُعَاؤُنَا مشہور روایت بہ فتحہ حا و فتحہ را ہے۔ حُرِمَتْ بھی ہو سکتا ہے مگر مروی نہیں ہے۔

حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ۔ یعنی دوزخ میں ہمیشہ رہنا اس کے لئے حرام کر دے گا (اب یہ ان حدیثوں کے خلاف نہ ہوگی جن میں بعضے گنہگاروں کا دوزخ میں جانا، پھر شفاعت سے نکالے جانا مذکور ہے)۔

بَدَرَنِیْ عَبْدِیْ حَرَّمْتُ عَلَیْہِ الْجَنَّةَ۔ میرے بندے نے جلدی کی اپنے آپ کو خود ہی مار لیا، میں نے اس پر بہشت حرام کر دی (یعنی بغیر عذاب کے بہشت میں جانا حرام کر دیا یا مراد وہ شخص ہے جو خودکشی کو حلال سمجھے وہ تو کافر ہوگا یا یہ بطور تغلیظ فرمایا)۔

کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا۔ مسلمان کی جان اور مال کی حرمت توڑنا ایسا ہے جیسے اس دن اس شہر اس مہینے میں حرمت توڑنا۔ ایک حدیث میں ہے:

اَلْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِّنْکِ (آپ نے کعبہ کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ مومن کی حرمت تجھ سے بھی زیادہ ہے)۔

لٰکِنَّا حُرُمٌ۔ لیکن ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

اَلَا اِنَّا حُرُمٌ۔ خبردار ہو جا ہم لوگ احرام باندھے ہیں (اس وجہ سے تیرے شکار کا تحفہ واپس کر دیا۔ باقی ہم تجھ سے ناراض نہیں ہیں شاید اس نے یہ شکار آنحضرتؐ کے لئے کیا ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ شکار مطلقاً محرم کے لئے حرام ہے خواہ وہ اس کے لئے نہ کیا گیا ہو)۔

حَرَّمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ اللہ نے کعبہ کو اسی دن سے حرمت والا کر دیا جس دن آسمان اور زمین کو بنایا (اب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس وقت کعبہ کہاں تھا اور دوسری حدیث میں اس کے خلاف مذکور ہے کہ حضرت ابراہیمؑ

نے اس کو حرام کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے طوفان کے
ایک مدت کے بعد کعبے کو اسی بنیاد پر بنایا جہاں پر حضرت آدمؑ نے
بنایا تھا اور اس کی زنگی حرمت از سر نو قائم کی جو لوگوں کے دلوں
سے جاتی رہی تھی۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جس دن آسمان اور
زمین بنائے اسی دن سے لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا کہ ابراہیمؑ بحکم
الٰہی یا آدمؑ بحکم الٰہی اس کو حرم کہیں گے)۔

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ سات رشتے
نسبی حرام کئے گئے۔ اسی طرح سات رشتے سسرالی (نسبی سات
رشتے تو اس آیت میں مذکور ہیں حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ
آخر تک، اور سسرالی سات رشتے بیوی کی بہن، پھوپی، خالہ،
بھتیجی، بھانجی، ماں، بیٹی)۔

أُحَرِّمُ مِثْلَ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ۔ میں مدینہ کو حرم مقرر
کرتا ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرم کیا تھا (اور امامیہ کی کتابوں
میں مروی ہے کہ امام حسینؑ کا بھی حرم ہے چاروں طرف سے پانچ
فرسخ تک ایک روایت میں ایک ایک فرسخ ہر طرف، ایک روایت
میں ۲۰ ہاتھ سر کی طرف سے اور پچیس ہاتھ پاؤں کی طرف سے
امام جعفر صادق رضؑ سے مروی ہے کہ امام حسینؑ کا حرم چار میل تک ہے)

لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا أَعْظَمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ۔ لوگ ہمیشہ
خیریت کے ساتھ رہیں گے جب تک (اس حرمت کو) قائم رکھیں گے۔

إِذَا تَزَوَّجَ مُحْرِمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ (بعضوں نے
مُحَرَّمَةً بعضوں نے مَحْرَمَةً پڑھا ہے۔ اوّل صورت میں
یہ معنی ہوں گے جو کوئی شخص احرام والی عورت سے نکاح کرلے
اس کو خبر نہ ہو اور دوسری اور تیسری صورت میں یہ معنی ہوں
گے کہ جو کوئی شخص اس عورت سے بے خبری میں نکاح کرے جس سے
نکاح حرام ہے)۔

حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ۔ وہ آخرت میں اس سے محروم
رہے گا (اگر جب توبہ کرلے)

بَعَثَ إِلَى بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا فَقَالَ أَحَرَامٌ
(آپ نے ابو ایوب انصاریؓ کے پاس ایک پیالہ کھانے کا بھیجا،
خود اس میں نہیں کھایا۔ انھوں نے پوچھا کیا یہ حرام ہے (یعنی آپ
پر اس کا کھانا حرام ہے۔ ابو ایوبؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ مطلقاً حرام
ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ ابو ایوبؓ کے پاس اس کو کیسے بھیجتے

إِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ۔ میں نے مدینہ کو حرم مقرر کیا
(اہلِ حدیث اور شافعی اور مالکی کا یہی مذہب ہے کہ مدینے کے حرم
کا بھی وہی حکم ہے جو مکہ کے حرم کا ہے اور امام ابو حنیفہؒ نے
اس میں خلاف کیا ہے)۔

فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ۔ جو کوئی کسی حلال چیز کو اپنے اوپر
حرام کرلے، وہ کفارہ دے (یعنی قسم کا کفارہ)۔

مَنْ حُرِمَهَا۔ جو شخص اس میں عبادت کرنے سے محروم
رہے (وہ بڑے ثواب سے محروم رہا)۔

أَهْلُ بَيْتِي مَنْ حُرِّمَ الصَّدَقَةَ۔ میرے اہل بیت
وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ کا مال حرام ہے۔

إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔ مُردار کا صرف کھانا حرام ہے۔

حَرَّمْتُ الْخَمْرَ۔ میں نے شراب کو حرام کرلیا ہے (اب
میں نہیں پیتا)۔

وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَّمْنَاهُ۔ خدا کی قسم ہم نے ان کو محروم کردیا
(اس سے روک دیا)۔

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ۔ مجاہدین کی عورتوں کی حرمت
(وہ یہ ہے کہ ان کی طرف بدنظر نہ کرے ان کی عزت اور خاطرداری
کرے، ان کے کام کاج کر دے، ان پر احسان کرے)۔

حَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ جو قرآن شریف میں آیا ہے اس کے
معنی بعضوں نے وَاجِبٌ کئے ہیں۔ یہ مُتَقَدِّمٌ بمعنی وَجَبَ
ہے تو ترجمہ یوں ہوگا جس بستی کو ہم تباہ کر دیں اس کا پھر لوٹ کر
دنیا میں نہ آنا لازمی اور ضروری ہے۔

حُرْمَةٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں، جس کا اہتمام کرنا واجب
اور اس میں کوتاہی حرام ہو اور اصطلاح عوام میں عورت کو
حُرْمَةٌ کہتے ہیں۔

حَرِيمٌ۔ عورتوں کو اور کنبے والوں کو جو آدمی کی حمایت

...تے ہیں (اس کی جمع حُرُمٌ اور اَحْرُمٌ اور اَحَادِیْث آئی ہے)۔

وَمَنْ یُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ یعنی جو اللہ تعالیٰ کے فرائض اور حراموں کی عظمت کرے (مطلب یہ ہے کہ فرائض بجالائے اور حرام کاموں سے بچا رہے۔ محیط میں ہے کہ حُرُمٰتِ اللّٰهِ میں وہ سب چیزیں داخل ہیں، جن کی ہتک حرمت منع ہے۔ یعنی ان کی تعظیم ہماری شریعت میں قائم رکھی گئی ہے۔ مثلاً صفا و مروہ، حجرِ اسود، کعبہ، حرم، قبورِ انبیاء اور اولیاء اور صالحین اور مومنین۔ اور سب سے زیادہ حرمت مومن کی ہے خصوصاً اس مومن کی جو صالح اور متقی اور عالم باعمل ہو)۔

لَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَةَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ (یا اللہ) تو نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اس کی برکت سے مجھ کو محروم نہ کر اور جس چیز سے تو نے مجھ کو محروم کیا ہے (یعنی مجھ کو نہیں دی) اس کے شوق میں مجھ کو مت مبتلا کر۔

اَعْرَابِیٌّ مُحْرَمٌ۔ ایک اکھڑ دیہاتی۔

دِمَاؤُکُمْ وَاَمْوَالُکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ۔ تمہارے مال اور تمہارے خون ایک دوسرے پر حرام ہیں (یعنی کسی کے مال یا جان کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔ بعض نے کہا اپنا مال اور جان بھی خود اپنے اوپر اسی طرح حرام ہے یعنی مال کو بے فائدہ برباد نہ کرنا چاہئے، اسی طرح جان کو کھونا یا بلاوجہ خطرے میں ڈالنا)۔

لَمْ یَحْرُمْ عَلَیْهِ شَیْءٌ (حضرت) آپ کی قربانی کے جانوروں کے ساتھ (آں حضرت نے ان کو مکہ روانہ کر دیا) پھر آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی (اس سے ابن عباسؓ کے قول کا رد ہوا کہ جو کوئی ہدی بھیجے اس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حالتِ احرام میں)۔

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ النَّارَ جو شخص اللہ کی توحید پر یقین رکھتا ہو اسی طرح رسالت اور اصولِ شرع کا انکار نہ کرتا ہو، اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ حرام کر دے گا (یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جو کافروں اور مشرکوں کے لئے ہے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا)۔

صَیْدُ وَجٍّ حُرُمٌ۔ وج کا شکار کرنا حرام ہے (وج طائف کے پاس ایک مقام کا نام ہے، شاید آنحضرتؐ نے اس کو کسی عبادت سے محفوظ کر دیا ہوگا)۔

مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ۔ جو شخص ثواب سے محروم رہا۔

اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِی الْبُنْیَانِ۔ عمارت میں حرام کا پیسہ خرچ کرنے سے بچے رہو (ایسی عمارت ضرور تباہ ہوگی)۔

حُرِّمَتِ الصَّلٰوةُ عَلَی الْحَائِضِ یا حُرِمَتِ الصَّلٰوةَ۔ حائضہ عورت پر نماز حرام ہے۔

لَا وَرَعَ کَالْکَفِّ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان سے باز رہنے کے برابر کوئی پرہیزگاری نہیں ہے۔

اَلْجُنُبُ الْمَیِّتُ یُغَسَّلُ غُسْلًا وَّاحِدًا اِلَّا اَنَّهُمَا حُرْمَتَانِ اِجْتَمَعَتَا فِیْ حُرْمَةٍ وَّاحِدَةٍ۔ مُردہ اگر جنبی رہا ہو تب بھی اس کو ایک ہی غسل کافی ہے کیونکہ دو فرض یا دو تکلیفیں، ایک فرض یا ایک تکلیف میں جمع ہو گئیں۔

اَلَا اِنَّ مَکَّةَ حَرَامٌ حَرَّمَهَا اللّٰهُ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ دیکھو مکہ حرمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو حرمت والا کیا ہے، وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی صرف ایک ساعت دن میں حلال کیا گیا تھا (پھر ویسا ہی حرام ہو گیا)۔

حَرْمَدٌ۔ کالی مٹی بہت کالی۔

فَرَاٰی مَغَارَ الشَّمْسِ عِنْدَ غُرُوْبِهَا فِیْ عَیْنٍ ذِیْ خُلُبٍ وَّثَاْطٍ حَرْمَدٍ۔ اس نے آفتاب کے ڈوبنے کی جگہ، جب وہ ڈوبتا ہے دیکھی ایک کالی دلدل چشمے اور کالی کیچڑ میں (یہ تبع کا شعر ہے)۔

حَرَنٌ یا حُرُوْنٌ یا حُرَانٌ یا حِرَانٌ۔ جانور کا اڑنا یا قیمت میں کمی بیشی نہ کرنا۔

کَمَا عَلِمْتُمْ اَلْحُرُوْنَ لِاَمْرِهٖ۔ جیسے شریر (اڑیل) گھوڑا اپنی لگام نکال ڈالتا ہے۔

حَرَّانٌ۔ ایک مشہور بستی ہے، اس کی نسبت حَرَّانِیٌّ

ہے اور عام لوگ حَرَّانِی کہتے ہیں۔ (امام ابن تیمیہ جو پیشوا ہیں اہل حدیث کے ہیں اور جن کی جلالت و امامت پر اکثر علمائے حدیث کا اتفاق ہے، اسی شہر کی طرف منسوب ہیں۔

حَرِیَ۔ کم ہونا۔

اِحْرَاءٌ۔ کم کرنا۔

تَحَرِّی۔ سوچنا، تلاش کرنا، قصد کرنا۔

فَمَازَالَ جِسْمُہٗ یَحْرِیْ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِہٖ۔ حضرت صدیقؓ آں حضرتؐ کی وفات کے بعد روز بروز لاغر ہوتے جاتے تھے (کیونکہ حضورؐ کی مفارقت کا اُن کو صدمہ بے صدمہ تھا) یہاں تک کہ آپؐ سے مل گئے۔

حِرَاءٌ عَلَیْہِ قَوْمُہٗ۔ آپ کی قوم کے لوگ قریش آپ پر غصے تھے۔

اِنَّ ھٰذَا الْحَرِیُّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْکَحَ۔ یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر کسی لڑکی کا پیغام بھیجے تو نکاح ہو جائے

حَرِیٌّ بِکَذَا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) وہ اس کام کے لائق ہے (ایسا ہی حَرًی اور حَرٍ اور اَحْرٰی سب کے معنی لائق۔ جیسے جَدِیْرٌ اور خَلِیْقٌ لیکن حَرِیٌّ کا تثنیہ اور جمع آتا ہے اور مؤنث بھی۔ حَرِیَّةٌ اور حَرًی مذکر اور مونث اور تثنیہ اور جمع[ه] سب میں استعمال کیا جاتا ہے)۔

اِذَا کَانَ الرَّجُلُ یَدْعُوْ فِیْ شَبِیْبَتِہٖ ثُمَّ اَصَابَہٗ اَمْرٌ بَعْدَ مَا کَبِرَ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَہٗ۔ جب کوئی شخص جوانی میں اللہ کی یاد کرتا رہے، اُس سے دعا مانگتا ہے پھر بڑھاپے میں اُس پر کوئی مصیبت آئے تو اُس کی دعا قبول ہونے کے لائق ہے۔

بِالْحَرِیِّ اَنْ یَّکُوْنَ کَذَا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) ایسا ہونے کے لائق ہے۔

حِرَاءٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ میں (جس کو اب لوگ جبل نور کہتے ہیں؛ وہاں آں حضرتؐ نبوت سے پہلے عبادت کیا کرتے تھے۔

تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ شب قدر ماہ رمضان کی آخری دس راتوں میں ڈھونڈو۔

لَا تَتَحَرَّوْا بِالصَّلٰوةِ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَغُرُوْبَہَا۔ سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت نماز کا قصد نہ کرو یا قصد کرکے اس وقت نماز نہ پڑھو (اگر اتفاق سے اس وقت کھلے جب سورج نکل رہا ہو تو فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس نے قصد کرکے اس میں تاخیر نہیں کی۔ بعض نے کہا ہے کہ دیر کرے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ اسی طرح جب ٹھیک دوپہر ہو تو اس وقت بھی قصداً نماز نہ پڑھے، لیکن امام مالکؒ نے اس کو جائز رکھا ہے۔ اور امام شافعی رہ نے خاص جمعہ کے دن دوپہر کے وقت نماز جائز رکھی ہے۔

مسروق رہ تابعی ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھ رہے تھے کسی نے کہا: اس وقت تو دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ پھر تو اس وقت نماز عمدہ چیز ہے جس سے دوزخ سے پناہ ملتی ہے)۔

لَمْ یَکُنْ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ یُقَرِّبُہٗ بِحَرَاهُ۔ زید بن خالد اپنی بارگاہ میں اس کو مقرب نہیں کرتے تھے۔

لَا اَرَاکَ بِحَرَایَ (یہ عرب لوگ کہتے ہیں) مجھ کو اپنی بارگاہ میں نہ دکھول (تحرا جناب کے معنی میں)۔

تَحَرَّی اِذَا طَلَبَ مَا ھُوَ الْاَحْرٰی۔ جب اس کو چاہے جو شایان ہے تو سوچے۔

فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاہَا۔ میں برابر ادھر توجہ کرتا گیا (اس کی)

وَالْحَرِیُّ اَنْ یَّنْقَلِبَ مِنْہُ کَفَافًا۔ اس کے برابر برابر ہی غنیمت ہے (یعنی خلافت اور حکومت ایک بار گراں ہے اور اس کے عہدہ سے برآ ہونے کے بعد اگر ثواب ملے نہ عذاب تب بھی غنیمت ہے)

رَمَاہُ اللّٰہُ بِاَفْعَی حَارِیَةٍ۔ اللہ اس پر بڑا بوڑھا سانپ مسلط کرے۔

حَارِیَةٌ۔ وہ افعی جو بوڑھا ہو کر اور بھی زیادہ زہریلا ہو گیا ہو۔

ھ جیسے حَرِیَّانِ، حَرِیُّوْنَ ۱۲

(سانپ بڑا خبیث سخت زہریلا ہوتا ہے)۔

كَانَ يَتَحَنَّثُ بِحِرَاءَ ۔ آنحضرتؐ حرا پہاڑ میں عبادت کرتے (حرا بکسرۂ را اور مد، ایک مشہور پہاڑ ہے مکہ کے پہاڑوں میں سے)

مَنْ تَحَرَّى الْقَصْدَ خَفَّتْ عَلَيْهِ الْمُؤَنُ ۔ جو شخص میانہ روی اختیار کرے گا (اعتدال کی راہ چلے گا اسراف اور فضول خرچی سے بچا رہے گا) اس پر سب سامان ہلکے رہیں گے (وہ ہر ایک ضرورت کو آسانی سے پورا کرلے گا)۔

حَرُوْرَاءَ ۔ ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب (خارجی لوگ وہیں جمع ہوئے تھے)۔

اَلْحَرُوْرِيُّ هُوَ الَّذِيْ يَتَبَرَّأُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَيَشْهَدُ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ ۔ حروری وہ شخص ہے جو حضرت علیؓ سے بیزار ہو اور ان کے کفر کا قائل ہو (معاذ اللہ! اس پاجی کو دل میں سوچنا چاہیئے کہ جو شخص مسلمانوں کا امیر اور اسلام کا حامی ہو، اسی کا فر ہوا تو تجھ کو اسلام کہاں سے نصیب ہوا؟)

مَحْرِيٌّ اور مَحْرَاةٌ اور مَحْرِيٌّ سب کے ایک معنی ہیں یعنی لائق۔

بابُ الحاء مع الزاء

حَزَبٌ ۔ پہنچنا، سخت ہونا، یکایک آپڑنا، دبوچ لینا اور ٹکڑے کرنا۔

تَحَزَّبَ الْقَوْمُ ۔ لوگ کئی گروہ ہوگئے (اُن میں پھوٹ پڑگئی، ٹولیاں ہوگئیں)

حَازِبٌ ۔ وہ کام یا شغل جو تجھ پر آن پڑے۔

طَرَأَ عَلَيَّ حِزْبِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔ میرا حزب قرآن کا آپہنچا (حزب کہتے ہیں قرآن یا اور کسی وظیفہ کے کسی حصّہ کو، جس کا پڑھنا روزانہ مقرر کرے)

اصل میں حزبٌ کے معنی پانی پلانے کی باری کے ہیں

سَاَلْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُحَزِّبُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۔ میں نے آنحضرتؐ کے اصحاب سے پوچھا، تم کس قدر قرآن روز پڑھا کرتے ہو؟ (معمولاً اُس کی مقدار کتنی ہوتی ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ ۔ یا اللہ اُن فوجوں کو شکست دے، اُن کے پاؤں اُکھیڑ دے۔

يَوْمُ الْاَحْزَابِ ۔ غزوۂ خندق کا دن (اس کو یوم الاحزاب اس لئے کہتے ہیں کہ ابو سفیان اس جنگ میں عرب کے مختلف قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔ کہتے ہیں قریش کے کافر دس ہزار تھے اور تہامہ اور غطفان کے ایک ہزار اور ہوازن اور بنو قریظہ اور بنو نضیر ان کے علاوہ تھے۔ باین ہمہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو جن کی تعداد پندرہ سو یا سترہ سو تھی فتح دی، کافروں پر ایک آندھی بھیجی اور وہ پریشان ہوکر بھاگ نکلے)۔

وَتُحَزِّبُهُمْ لِهَلَكَتِهِ ۔ تم ان کو ہلاک کرنے کے لئے جمع کرتے ہو۔

كَانَ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ صَلّٰى یا اِذَا حَزَبَهُ مُهِمٌّ صَلّٰى ۔ آنحضرت صلعم پر جب کوئی فکر کا کام آپڑتا، تو آپ نماز شروع کردیتے (کیونکہ نماز یاد الٰہی ہے اور اُس سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے تمام فکریں دُور ہوجاتی ہیں اور نماز میں دُعا بھی ہوتی ہے)۔

نَزَلَتْ كَرَائِهُ الْاُمُوْرِ وَحَوَازِبُ الْخُطُوْبِ ۔ بُری مکروہ باتیں اور سخت مصیبتیں آپڑیں۔

يُرِيْدُ اَنْ يُّحَزِّبَهُمْ ۔ (عبد اللہ بن زبیرؓ چاہتے تھے کہ) اُن کو اپنی گروہ میں کرلیں یا ان کو مضبوط اور قوی کریں یا ان کے کئی گروہ کردیں۔

وَطَفِقَتْ حَمْنَةُ تُحَازِبُ لَهَا ۔ اور حمنہ نے اپنی بہن کے طرفداروں میں شریک ہونا شروع کیا۔ مشہور روایت تُحَارِبُ بہ راے مہملہ ہے یعنی اپنی بہن کی حمایت میں لڑنا شروع کیا (وہ بھی بہتان لگانے والوں میں شریک ہوگئیں۔ اُن کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کو چھوڑ دیں، تو اُن کی بہن پر آنحضرتؐ کا التفات بہت ہوجائے گا۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہوئی کہ مُدعی سُست گواہ چُست)۔

وَ تَحَازَبَتْ۔ ابر گروہ گروہ ہوگئے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عُدَّتِیْ اِنْ حُزِبْتُ۔ یا اللہ تو میرا بچاؤ ہے اگر میں لڑائی میں دبایا جاؤں (ایک روایت میں حُرِبْتُ ہے لئے جملہ

حَزْرٌ۔ اندازہ کرنا، آنچنا، تخمینہ کرنا، ترش ہونا، کھٹا ہونا

لَا تَأْخُذْ مِنْ حَزَرَاتِ اَنْفُسِ النَّاسِ شَیْئًا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیلدار سے فرمایا) دیکھو! لوگوں کے اُن مالوں میں سے جن کو وہ دل سے پسند کر کے اپنے لئے رکھ چھوڑتے ہیں کچھ نہ لینا (یعنی اعلیٰ شے چن کر زکوٰۃ میں نہ لینا، بلکہ اوسط درجہ کا مال لینا حَزَرَاتٌ جمع ہے حَزْرَةٌ کی بمعنی عمدہ چیز جو آدمی پسند کر کے اپنے لئے رکھے)۔

لَا تَأْخُذُوْا حَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ۔ لوگوں کے مالوں میں سے بہتر اور عمدہ چیزیں (زکوٰۃ میں) مت لو۔

حَتّٰی یُحْزَرَ۔ جب تک اُس کا اندازہ (تخمینہ) نہ کیا جائے۔ (مَا یُوْزَنُ سے یہی مراد ہے۔ کیونکہ میوہ جب درخت پر ہو تو اُس کا تولنا ممکن نہیں۔ بعضوں نے حَتّٰی یُحْرَزَ روایت کیا ہے جب تک وہ کھلے (کھلیان) میں اکٹھا نہ کیا جائے)۔

حَزْوَرَةٌ۔ ایک مقام کا نام ہے صفا اور مروہ کے درمیان وہاں بازار لگا کرتے تھے۔

اَلْمَنْحَرُ مَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَھِیَ الْحَزْوَرَةُ قربانی کرنے کا مقام صفا اور مروہ کے درمیان یعنی حزورہ ہی کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وکیع بن سلمہ نے ایام جاہلیت میں وہاں ایک عالی شان محل بنایا تھا، لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اس پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے اس محل میں ایک لونڈی کو رکھا تھا جس کا نام حزورہ تھا اسی کے نام سے یہ مقام موسوم ہو گیا۔ شافعی نے کہا بعضے لوگ اس کو حَزَوَّرَہ بہ تشدید کہتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔

حَزٌّ۔ کاٹنا یا گوشت کاٹنا۔

اِلَّا حَزَّ لَهٗ حُزَّةً۔ مگر اس کے لئے ایک گوشت کا ٹکڑا کاٹ دیا۔

اِحْتَزَّ مِنْ کَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ آپ نے بکری کے شانے میں سے گوشت کاٹ کر کھایا۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (بعضوں نے کہا حَزٌّ کہتے ہیں اُس کاٹنے کو جس سے چیز دو ٹکڑے نہ ہو جائے) کہتے ہیں:

حَزَزْتُ الْعُوْدَ اَحُزُّهٗ حَزًّا۔ میں نے لکڑی کو کاٹا۔

اَلْاِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوْبِ۔ گناہ دل پر اثر ڈالنے والے ہیں (جو دل میں چبھتے ہیں) یہ جمع ہے حَازٌّ کی (ایک روایت میں حَوَّازُ الْقُلُوْبِ ہے۔ بہ تشدید واؤ۔ یعنی گناہ دل پر چھا جانے والا غالب آنے والا ہے۔ ایک روایت میں حَزَّازُ الْقُلُوْبِ ہے یہ مبالغہ ہے حَزٌّ کا۔)

وَفُلَانٌ اٰخِذٌ بِحُزْبَتِهٖ[1]۔ فلاں شخص اس کا گوشت تھامے ہوئے ہے۔ یعنی گردن پکڑے ہوئے ہے۔

لَقِیْتُ عَلِیًّا بِھٰذَا الْحَزِیْزِ۔ میں حضرت علی سے اس اونچے میں ملا (اس کی جمع حُزَّانٌ آتی ہے) کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

اِذَا تَوَقَّدَتِ الْحُزَّانُ وَالْمِیْلُ۔ جب زمین کے اونچے (نشیبی حصے) اور مینار روشن ہو جاتے ہیں۔

حَزَازَةٌ۔ دردِ دل، جو غصے یا تکلیف سے ہو۔ اس کی جمع حَزَازَاتٌ ہے۔ محیط میں ہے کہ:

حَزَّازٌ۔ جو چیز دل میں چبھے اور دل کا درد اور کھانا جو پیٹ میں ترش ہو جائے۔

حَزْقٌ۔ گوز لگانا، نچوڑنا، کھینچنا، باندھنا، دبانا۔

لَا رَأْیَ لِحَازِقٍ۔ اس شخص کی رائے کچھ نہیں ہے جو تنگ ہو اُس کا پاؤں دبا رہا ہو۔

لَا یُصَلِّیْ وَھُوَ حَاقِنٌ اَوْ حَاقِبٌ اَوْ حَازِقٌ۔ (اس وقت نماز نہ پڑھے جب پیشاب یا پاخانہ کا تقاضا ہو یا اس کا موزہ تنگ ہو پاؤں دبا رہا ہو (کیونکہ ایسی حالتوں میں اطمینان اور خشوع نہ ہو سکے گا جو نماز کا جزوِ اعظم ہے)۔

---

[1] ایک روایت میں بِحُجْزَتِهٖ ہے یعنی اس کی کمر تھامے ہوئے ہے۔ ۱۲ منہ

كَأَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران قیامت کے دن اس طرح آئیں گی، جیسے پرندوں کے دو جھنڈ صف باندھے ہوئے (ایک روایت میں خِرْقَانِ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

كَانَ يُرَقِّصُ الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ وَيَقُولُ حُزُقَّةٌ حُزُقَّةٌ تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ۔ آنحضرتؐ امام حسنؓ یا امام حسینؓ کو نچا رہے تھے، اور یہ فرما رہے تھے ارے حزقہ حزقہ ارے عین بقہ اوپر چڑھ وہ سنکر وہ چڑھے یہاں تک کہ اپنے پاؤں آپ کے سینۂ مبارک پر رکھے)۔

حُزُقَّة۔ ناتوان جو ضعف سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو۔ (بعضوں نے کہا پست قامت بزرگ شکم۔ عَيْنُ بَقَّة یعنی مچھر کی آنکھ مطلب یہ ہے کہ چھوٹی آنکھ والا۔ یہ پیار سے فرمایا۔

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَأَرِنَّ وَأَشِرْنَ وَلَعِبْنَ الْحُزُقَّةَ چھوکریاں جمع ہوئیں، انھوں نے خوشی منائی، اترائیں "حزقہ" کھیلیں (یہ ایک کھیل ہے بچوں کا)۔

حُزُقٌ عَيْرٍ حُزُقٌ عَيْرٍ فَقَدْ بَقِيَتْ مِنْهُمْ بَقِيَّةٌ (جب حضرت علیؓ کے ساتھیوں نے خارجیوں کو قتل کر ڈالا تو واپس آ کر کہنے لگے اب خوش ہو جائیے ہم نے ان کو نیست و نابود کر دیا، تو آپ نے فرمایا) یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے ابھی ان میں سے کچھ لوگ باقی ہیں (مطلب یہ ہے کہ ابھی خارجیوں کا کام تمام نہیں ہوا، جیسے تم سمجھے ہو) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، گدھے کا پاد یا گوز خر گوز خر (یعنی جو تم کہتے ہو وہ ایک لغو اور بات ہے)۔

حَزْلٌ۔ جمع ہونا جیسے اِحْزِءْلَالٌ۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اِحْزَأَلَّ الْبَعِيْرُ۔ جب وہ اونچا ہو جائے۔

وَعُمَرُ مُحْزَئِلٌّ فِي الْمَجْلِسِ۔ حضرت عمرؓ اپنے اعضاء سمیٹے مجلس میں بیٹھے تھے (بعضوں نے کہا اکڑوں بیٹھے تھے (جیسے کوئی جلدی میں کرتا ہے)۔

حَزْمٌ۔ باندھنا، لگام کسنا، ہوشیاری کرنا، سخت یا بلند زمین۔

اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ۔ حزم کیا ہے بدگمانی کرنا (یعنی کسی پر بھروسہ نہ کرنا، بلکہ اپنی چوکسی رکھنا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہو کہ مسلمانوں کی نسبت بدگمانی کرے۔ کیونکہ یہ بموجب نص قرآنی منع ہے اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں آدمی کو ہوشیار رہنا چاہیے، اپنی جان و مال کی حفاظت کا بخوبی بندوبست کرنا چاہیے۔ کیونکہ دل کا حال بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا۔ ممکن ہے کہ ظاہر میں ایک آدمی اچھا اور نیک معلوم ہو مگر اس کے دل میں بے ایمانی اور خیانت بھری ہو، جیسے سعدیؒ فرماتے ہیں:

نگہدار و آں شوخ در کیسہ در * کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بر

لَا خَيْرَ فِيْ حَزْمٍ بِغَيْرِ عَزْمٍ۔ اگر صرف ہوشیاری ہو اور ہمت اور جرأت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں (کیونکہ ایسا آدمی دنیا کا کوئی اہم کام پورا نہ کر سکے گا۔ ہر بات میں وہ ڈرتے ہی ڈرتے اپنی عمر تمام کر دے گا نہیں پوری چوکسی کر کے پھر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر کام شروع کر دینا چاہیے، ہر چہ بادا باد، کشتی در آب انداختیم)

أَخَذْتَ بِالْحَزْمِ (حضرت ابوبکر صدیقؓ کیا کرتے اس خیال سے کہ کہیں تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جائیں وہ سویرے ہی عشاء کے بعد وتر پڑھ لیتے۔ تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا) تم نے ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا۔

مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ۔ میں نے عقل اور دین میں نقصان والیوں میں سے ہوشیار شخص کی عقل کھونے والا تم عورتوں سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا (آدمی کتنا ہی ہوشیار اور محتاط ہو وہ عورتوں کے چرتر میں آ جاتا ہے، ان کی محبت میں دیوانہ ہو جاتا ہے)

سُئِلَ مَا الْحَزْمُ فَقَالَ تَسْتَشِيْرُ أَهْلَ الرَّأْيِ ثُمَّ تُطِيْعُهُمْ۔ آپ سے پوچھا گیا "حزم" کیا چیز ہے؟ فرمایا یہ کہ تو عقلمند لوگوں سے مشورہ لے پھر ان کی بات مانے (ان کی رائے پر عمل کرے، اگر عمل نہ کرے تو صرف مشورہ لینے سے کوئی عمدہ نتیجہ پیدا نہ ہوگا)۔

نَهٰى أَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ۔ آنحضرتؐ نے بغیر کمربند کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کمر بند سے یہاں وہ کپڑا مراد ہے جو کمر پر

باندھ لیا جاتا ہے، یہ حکم اُس وقت آپ نے دیا تھا جب لوگ صرف تہبند باندھتے تھے، پاجامہ کا رواج نہ تھا۔ اگر تہبند پر کمر بند نہ باندھا جائے تو کبھی ستر کھل جاتا ہے اور نماز باطل ہو جاتی ہے)
نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ حَتّٰى يَحْتَزِمَ۔ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ بغیر کمر باندھے کوئی نماز پڑھے۔
اَمَرَ بِالتَّحَزُّمِ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں کمر باندھنے کا حکم دیا۔
فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ۔ (ایک جہاد میں کچھ لوگ روزہ دار تھے کچھ بے روزے) جن لوگوں کا روزہ نہ تھا، انھوں نے کمر کسی (اور سارا کام کاج کیا روزہ داروں کو تکلیف نہ دی)۔
حُزْمَةٌ عَلٰى ظَهْرِهٖ۔ لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر۔
حُزْنٌ۔ رنج۔ غم۔ صدمہ۔
كَانَ اِذَا حَزَنَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى۔ آنحضرتؐ کو جب کوئی رنج پہنچتا، تو آپ نماز شروع کر دیتے (سبحان اللہ خدا کی یاد ہر رنج کی دوا ہے) اہل عرب کہتے ہیں:
حَزَنَنِيْ اور اَحْزَنَنِيْ۔ فلاں شخص نے مجھ کو رنج دیا میں محزون ہوں، اور مُحْزَنٌ نہیں کہتے۔
اِنَّ الشَّيْطٰنَ يُحْزِنُهٗ۔ جو شخص جہاد کو جاتا ہو تو شیطان اس کو رنج دلاتا ہے (دل میں ڈالتا ہے کہ گھر بار چھوڑ کر کیوں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے)۔
اَرَادَ اَنْ يُّغَيِّرَ اِسْمَ جَدِّهٖ حَزْنٍ وَيُسَمِّيَهٗ سَهْلًا فَاَبٰى وَقَالَ لَا اُغَيِّرُ اِسْمًا سَمَّانِيْ بِهٖ اَبِيْ قَالَ سَعِيْدٌ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا تِلْكَ الْحُزُوْنَةُ۔ سعید کے دادا کا نام حزن تھا (حزن کہتے ہیں سخت اور دشوار گزار بیہڑ زمین کو)۔ آنحضرتؐ نے ان کا نام بدل کر سہل رکھنا چاہا (سہل حزن کی ضد ہے یعنی ملائم اور ہموار زمین جہاں آدمی کو آرام ملے) لیکن انھوں نے منظور نہ کیا، کہنے لگے میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے (معلوم نہیں اس وقت ان کو کیا سوجھی، یہ بھی ایک شیطانی وسوسہ تھا، ارے آنحضرتؐ پر لاکھوں باپ تصدق ہیں اگر ہمارا دشمن نے ہمارا ایک نام رکھا ہو اور آنحضرتؐ اس کو بدلنا چاہیں تو ہم فوراً بدل ڈالیں۔ باپ دادے کے نام کا ذکر تک نہ کریں) سعید کہتے ہیں پھر اس کی سزا یہ ملی کہ ہمارے خاندان میں برابر سختی ہی سختی رہی (ہمیشہ ایک نہ ایک مصیبت میں مبتلا ہوتے رہے، اور پیغمبر صاحب کا کہنا نہ سنو)۔
كَرِهَ الْحَزْنَ۔ آپ نے حزن نام برا جانا (کیونکہ اس کے معنی سخت اور ناملائم کے ہیں)۔
وَلَا يَحْزُنُكَ اللّٰهُ يا وَلَا يُحْزِنُكَ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرنے کا (ایک روایت میں وَلَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ ہے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کرنے کا۔
مَحْزُوْنُ اللِّهْزِمَةِ۔ لہزمہ سخت تھا (لہزمہ اس ہڈی کو کہتے ہیں جو کان کے تلے اٹھی ہوتی ہے یعنی جبڑے کی ہڈی)۔
اَحْزَنَ بِنَا الْمَنْزِلُ۔ ہماری وجہ سے گھر سونا ہو گیا (اداس ہو گیا) یا مقام سخت ہو گیا یا اس مقام نے ہم پر سختی کر دی، کیوں کہ ہم وہاں اترے۔
حَزَنٌ۔ بہ فتحہ حا اور زا بہ معنی حُزْنٌ ہے حُزَانَةٌ آدمی کے اہل و عیال۔
حَزْوٌ۔ بہ ندوں کو ڈانٹنا، کہانت (پیشین گوئی) کرنا۔
تَحَزِّيْ کے بھی وہی معنی ہیں جو حَزْوٌ کے ہیں۔
كَانَ حَزَّاءً۔ ہرقل بادشاہ روم پیشین گو تھا (اپنے گمان سے آئندہ واقع ہونے والی بات بتاتا تھا)۔
نہایہ میں ہے کہ ایسے شخص کو حَازِيْ بھی کہتے ہیں۔
حَزَوْتُ الشَّيْءَ اَحْزُوْهُ سے نکلا ہے اور جو کوئی نجوم کرے اس کو بھی حَازِيْ کہتے ہیں اور حَزَّاءٌ نجومی کو کہتے ہیں۔ کرمانی نے کہا ہرقل علم نجوم جانتا تھا اور اسی علم سے اس کو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ اس وقت پیدا ہوئے جب طلوعین کا قران برج عقرب میں ہوا۔
كَانَ لِفِرْعَوْنَ حَازٍ۔ فرعون کے پاس بھی ایک کوئی کاہن تھا۔
حَزَاءٌ۔ یا حَزَاةٌ ایک بوٹی ہے کرفس کے مشابہ لیکن اس

پتہ ذرا چوڑا ہوتا ہے، اس کا ٹھنڈے پانی کے ساتھ پینا معدے کو فائدہ بخشتا ہے۔

اَلْحَزَاءَۃُ یَشْتَرِیْہَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلْخُشَّۃِ حَزَاءَۃ کو عقلمند عورتیں زکام کے لئے پیتی ہیں۔

یَشْتَرِیْہَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِیَۃِ وَالْاِقْلَاتِ۔ اس کو عقلمند عورتیں آسیب دُور کرنے۔ اور بچوں کی محبت کو دفع کرنے کے لئے خریدتی ہیں (ان کا خیال یہ تھا کہ حزاءۃ کا بخور لینے سے آسیب بھاگ جاتا ہے یعنی عرب کی جاہل عورتوں کا یہ اعتقاد تھا کہ زکام کی بیماری جنون کے سبب پیدا ہوتی ہے)۔

حَزْوَرٌ یا حَزَوَّرٌ وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو (گبرو، پٹھا) حَزَاوِرَۃٌ۔ حَزْوَرٌ کی جمع ہے۔

کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِلْمَانًا حَزَاوِرَۃً۔ ہم آنحضرت کے ساتھ تھے اس حال میں کہ ہم گبرو پٹھے تھے۔

کُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ اَرْنَبًا۔ میں ایک گبرو پٹھا تھا جوانی کے قریب) تو میں نے ایک خرگوش کا شکار کیا۔

حَزْوَرَۃٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں باب حناطین کے پاس اِنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَۃِ مِنْ مَکَّۃَ۔ انہوں نے آنحضرت سے سُنا آپ مکہ میں "حزورہ" میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

حَزْیٌ۔ بمعنی حَزْوٌ ہے۔

تَحْزِیَۃٌ۔ میوے کا انجنہ کرنا۔

اَحْزٰی۔ بلند ہوا، ڈرا، جان لیا۔

بابُ الحاء مع السین

حَسْبٌ یا حِسْبَانٌ یا حُسْبَانٌ یا حِسَابٌ یا حِسْبَۃٌ یا حِسَابَۃٌ گننا، شمار کرنا۔

مَحْسَبَۃٌ اور مَحْسِبَۃٌ اور حِسْبَانٌ کے معنی گمان کرنے کے آئے ہیں، اس کا فعل حَسِبَ یَحْسِبُ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام حَسِیْبٌ بھی ہے۔ یعنی کافی۔ یہ اَحْسَبَنِیْ سے نکلا ہے۔ یعنی مجھ کو کافی ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَحْسَبْتُہٗ اور حَسَّبْتُہٗ یعنی میں نے اس کو اتنا دیا کہ وہ بس بس کرنے لگا (یعنی راضی اور خوش ہوگیا)۔

یَحْسِبُکَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ تجھ کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کفایت کرتا ہے۔ ایک روایت میں بِحَسْبِکَ ہے معنی وہی ہیں۔

اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی۔ اب تو حسب مال داری ہے اور کرم پرہیزگاری کا نام ہے (اصل میں حسب باپ دادا کی شرافت کا نام تھا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مالدار آدمی گو اس کے باپ دادا شریف نہ ہوں، شریف گنا جاتا ہے، اس کی عزت کی جاتی ہے اور مفلس محتاج آدمی گو اس کے باپ دادا کیسے ہی شریف ہوں، اس کی کوئی عزت نہیں کرتا)۔

طیبی نے کہا حَسَبْ[1] آدمی کے فضائل اور اس کے باپ دادا کے فضائل۔ اور کَرَمْ تمام وجوہ خیر اور شرف کا جمع کرنا۔ تو آنحضرتؐ نے اس حدیث میں لوگوں کے رسم و رواج کے موافق ان دونوں لفظوں کے معنی بیان فرمائے۔ لوگوں کے نزدیک جو مال دار اور صاحب ثروت ہو، وہی صاحب حسب گنا جاتا ہے اور اُسی کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن اللہ کے نزدیک کریم یعنی بزرگ اور شریف وہی ہے جو پرہیزگار ہو۔ جیسے قرآن میں ہے: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

مؤلف کہتا ہے جو اہل اللہ ہیں وہ اب بھی کسی دنیادار کی اس کی دولت کے سبب تعظیم اور تکریم نہیں کرتے، اور عالم باعمل اور درویش اور سیّد کی بے انتہا تعظیم کرتے ہیں)۔

حَسَبُ الْمَرْءِ دِیْنُہٗ وَکَرَمُہٗ خُلُقُہٗ۔ آدمی کا حسب اس کی دینداری ہے (بے دین اور فاسق کو صاحبِ حسب نہ کہیں گے) اور کرم آدمی کے اخلاق اور عادات ہیں۔

[1] بعضوں نے کہا حسب ننھیال کی شرافت اور نسب ددھیال کی شرافت کو کہتے ہیں۔ ۱۲ محیط۔

حَسَبُ الْمَرْءِ دِيْنُهٗ وَمُرُوْءَتُهٗ خُلُقُهٗ۔ آدمی کا حسب اُس کا دین ہے اور مُروّت اچھے اخلاق کا نام ہے۔

حَسَبُ الرَّجُلِ نَقَاءُ ثَوْبَيْهِ۔ آدمی کا حسب (دنیاداروں کے نزدیک) یہ ہے کہ اس کے دونوں کپڑے (پاجامہ اور چادر) صاف ستھرے ہوں (کیونکہ یہ دلیل ہے اس کے غنا اور تونگری کی۔ ہمارے زمانہ میں بھی تعظیم اور تکریم لباس ہی پر رہ گئی ہے)۔

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِمِيْسَمِهَا وَلِحُسْنِهَا۔ عورت سے اُس کے حُسن و جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے وَحَسَبِهَا اور اس کی اولاد کی وجہ سے (بعضوں نے کہا حَسَبْ سے یہاں اچھے اخلاق مُراد ہیں)۔

اِذْ خَيَّرْتَنَا بَيْنَ الْمَالِ وَالْحَسَبِ فَاِنَّا نَخْتَارُ الْحَسَبَ (ہوازن کے لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب آپ ہم کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ ہم یا تو مال و اسباب (جو مسلمانوں نے لوٹ لیا تھا) واپس لے لیں یا اچھے امر کو اختیار کریں، تو ہم اچھے ہی کام کو اختیار کرتے ہیں (یعنی ہمارے قیدی واپس دیدیجئے کیونکہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو قید سے چھڑانا بہ نسبت مال و اسباب حاصل کرنے کے کہیں اچھا ہے۔ بعضوں نے کہا حَسَبْ سے یہاں مُراد اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کا شمار ہے۔ یہ حِسَابٌ سے نکلا ہے۔ کیوں کہ عربوں کی عادت تھی کہ فخر کے وقت اپنے باپ دادا کے فضائل اور مناقب شمار کرتے)۔

اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْاَنْسَابِ۔ میری اُمّت میں چار باتیں رہیں گی، جو جاہلیت کی باتیں ہیں۔ حَسَبْ پر فخر کرنا، دُوسروں کے نسب پر طعن و تشنیع کرنا۔

كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ (ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا بھلا یہ تو بتاؤ! اس پیغمبرؐ کا نسب یعنی خاندان تم میں کیسا ہے؟

يُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهٖ۔ وہ اپنی قوم کے عالی خاندانوں میں بھیجا جائے گا (تاکہ اس کی فہمائش کا لوگوں پر اثر پڑے)۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان کے ساتھ خالص خدا کی رضامندی کے لئے رمضان کے روزے رکھے (اصل میں احتساب کے معنی شمار کرنا جب کوئی عمل خالص خدا کے لئے کیا جائے، اس میں ریا اور دکھاوے کی نیت نہ ہو اس وقت وہ نیک اعمال میں محسوب ہوتا ہے، ورنہ وہ حساب میں شریک نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا وبال ہوتا ہے۔

حِسْبَةٌ۔ اسم ہے بمعنی احتساب۔

عِدَّةٌ۔ بمعنی اعتداد (غرض احتساب اور حسبہ اعمال صالحہ میں اسی کا نام ہے کہ خالص خدا کی رضامندی ملحوظ رکھے اور ناموری وغیرہ دنیا کے اغراض اس میں شامل نہ ہوں)۔

اِحْتَسِبُوْا اَعْمَالَكُمْ فَاِنَّ مَنِ احْتَسَبَ عَمَلَهٗ كُتِبَ لَهٗ اَجْرُ عَمَلِهٖ وَاَجْرُ حِسْبَتِهٖ اپنے نیک اعمال خالص خدا کی رضامندی کے لئے کرو۔ جو شخص خلوص کے ساتھ نیک کام کرے گا اس کا کام لکھ لیا جایا کرے گا اور خلوص کا ثواب بھی (اُس کے نامۂ اعمال میں) لکھی جائے گا (مزید برآں)۔

مَنْ مَّاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَهٗ۔ جس شخص کا بچہ مر جائے وہ اس مصیبت کو صبر کر کے اپنے نیک اعمال میں شریک کرالے۔ اہل عرب کہتے ہیں: اِحْتَسَبَ فُلَانٌ اِبْنًا لَهٗ۔ جب کسی کا جوان بچہ مر جائے اور اگر صغیر سنی میں مر جائے تو کہتے ہیں: اِفْتَرَطَ فُلَانٌ اِبْنَهٗ۔ صاحب نہایہ نے کہا احتساب کا لفظ متعدد حدیثوں میں آیا ہے

اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ۔ تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (تمہارے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے)۔

كَانَ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ۔ قریش کے لوگ دوسرے ملک والوں کو (جو حج یا طواف کے لئے آتے) اپنے کپڑے ثواب کی نیت سے دیتے (وہ قریش کے کپڑے پہن کر طواف کرتے)۔

اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيَّ۔ حضرت عائشہؓ کرسکتی ہیں اگر چاہیں کہ بندہ محض ثواب کے لئے تیرے ساتھ سلوک کریں (مگر ولا ان کو نہیں ملے گی)۔

اَنْفَقَ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا۔ جس شخص نے خرچ کیا اللہ اس کی نیت کسی واجب یا مستحب حق کو ادا کرنے کی ہے (یعنی فرض ادا)

نیک کاموں میں خرچ کیا نہ کہ لہو لعب اور ذاتی عیش و عشرت میں)

اِحْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ لَهُمْ (انھوں نے خالص خدا کی رضامندی کے لئے عمل کیا اور صبر کیا نہ عقل اور دانشمندی کی وجہ سے (عرض کیا، پروردگار یہ کیسے ہوگا؟ جب اُن میں عقل اور دانشمندی نہیں رہے گی؟ ارشاد ہوا کہ میں اپنی دانائی اور علم میں سے اُن کو ایک حصّہ دوں گا)۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا۔ جو رمضان کے مہینے میں بہ حالتِ ایمان خالص خدا کی رضامندی کے لئے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے قیام کرے (قیامِ رمضان سے مُراد تراویح کی نماز ہے)

فَتَحْتَسِبُهٗ۔ وہ عورت اپنے بچے کو جو مر گیا اللہ تعالےٰ کے پاس اپنی امانت سمجھے (اس کے ثواب اور اجر کی متوقع رہے)۔

وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَهٗ۔ تجھ کو وہی ملے گا جس کی تو نے امید رکھی۔

مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا۔ جس نے سات برس تک خالص خدا کے لئے (نہ اجوار کی طمع سے) اذان دی۔

فَيَمْكُثُ فِيْهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا۔ وہ وہاں صبر کر کے اپنے تئیں خدا کے سُپرد کر کے ٹھہرا رہے۔

اِشْتَرٰى فَتَاهُ بِكَذَا دِرْهَمًا وَّبِالْحَسَبِ وَالطِّيْبِ۔ ایک غلام اتنے روپیوں کے بدل اور احسان اور خوشی کے ساتھ خریدا (یعنی طلحہ نے اس کو رضامندی اور خوشیِ طرفین کے ساتھ مول لیا۔ یہ بیعنامہ کا مضمون تھا) یہ حَسَبْتُهٗ سے نکلا ہے بمعنی اَكْرَمْتُهٗ۔ بعضوں نے کہا یہ حُسْبَانَةٌ سے ماخوذ ہے جو چھوٹے تکیے کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَّبْتُ الرَّجُلَ۔ میں نے اس کو توشک پر بٹھلایا۔

مَا حَسَّبُوْا ضَيْفَهُمْ۔ انھوں نے اپنے مہمان کی خاطرداری کی (یا جب تک اپنے مہمان کی خاطرداری کرتے رہیں)۔

كَانُوْا يَتَحَسَّبُوْنَ الصَّلٰوةَ فَيَجِيْئُوْنَهَا بِلَا دَاعٍ۔ صحابہ نماز کی فکر میں رہتے تھے بن بُلائے یونہی نماز کے لئے آ جاتے تھے، (ایک روایت میں يَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ یعنی نماز کے وقت کو دیکھتے رہتے تھے)

يَتَحَسَّبُوْنَ الْأَخْبَارَ۔ خبروں کی ٹوہ لگاتے رہتے تھے (یعنی لڑائیوں میں دشمن کی نقل و حرکت اور مقام اور تعداد اور سامان وغیرہ سب باتوں کی خبر لینے میں مصروف رہتے جو بڑا ضروری امر ہے)۔

لَا تَجْعَلْهَا حُسْبَانًا۔ یا اللہ اس ہوا کو عذاب مت کر۔

اِحْتَسَبْتُ الْمُتَوَفّٰى۔ میں نے میت پر ثواب کی امید رکھی، صبر کر کے۔

حَسَبٌ وہ عمدہ کام جو خود کسی شخص نے یا اُس کے باپ دادا نے کیا ہو۔ اس کو حَسَب اِس لئے کہتے ہیں کہ وہ افتخار کے وقت شمار کیا جاتا ہے۔ اور حَسْبٌ بہ سکون سین۔ اس کا شمار کرنا۔ اور عَدٌّ شمار کرنا۔ اور عَدَدٌ شمار کیا گیا۔

وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔ اور ان کا محاسبہ اللہ پر ہے یعنی اُن کے دلوں کا معاملہ خدا کے سُپرد ہے۔ ہمارا کام ظاہر کو دیکھنا اور اُس کے موافق عمل کرنا ہے۔)

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ۔ شاید میرے مالک کی رحمت گناہوں کے شمار پر آئے (جتنے گناہ اتنی ہی رحمتیں) بقول امیرؔ

مجرموں کو دیکھ کر آغوشِ رحمت میں امیرؔ
بے گناہوں کو قیامت میں پشیمانی ہوئی

فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ۔ میں نے اُن پر جو قرض تھا اُس کا حساب کیا۔

حَسْبُكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ۔ بس بس آپ نے اپنے مالک سے جتنی دعا کی وہ کافی ہے (یہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے آنحضرتؐ سے عرض کیا جب غزوۂ بدر کی رات کو آپؐ نے بڑے الحاح اور عاجزی کے ساتھ دعا کی۔ اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت صدیق اکبر رض کو آنحضرتؐ سے زیادہ وعدۂ خداوندی پر اطمینان تھا، نہیں بلکہ آنحضرتؐ کا مقصود اس قدر الحاح کے ساتھ دعا

کرنے سے یہ تھا کہ صحابہ خوب مطمئن ہو جائیں، کیونکہ آنحضرتؐ کا ایک بار دُعا کرنا حصولِ مطلوب کے لئے وہ کافی سمجھتے تھے۔ بھلا اتنے بار کی دُعا وہ بھی ایسے الحاح اور عاجزی کے ساتھ کیونکر رَدّ ہو سکتی ہے)۔

بِحُسْبَانٍ كَحُسْبَانِ الرَّحٰی۔ ایک کھونٹی (یعنی قطب پر) وہ گھوم رہے ہیں، جیسے چکی کی کھونٹی ہوتی ہے، اس کے گھومنے پاٹ گھومتا ہے۔ (ابن عباسؓ نے کہا "حُسْبَان" سے حساب مراد ہے یعنی متعین اوقات پر وہ گھومتے ہیں وہ وقت مقررہ پر ٹھیک ہر منزل میں آتے ہیں کبھی ایک لحظہ کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی سُبْحَانَ اللّٰہ، یہ خدائی انتظام اور بشری انتظام فرق ہے۔ بشر کتنا بھی انتظام کرے کسی نہ کسی دن ضرور کچھ خلل ہو جاتا ہے)۔

فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا أَوْ تَرَكَ خُطْبَتَهُ ایک کرسی لائی گئی میں سمجھتا ہوں اُس کے پائے آہنی (لوہے کے) تھے (آپ اُس پر بیٹھ گئے) اور خطبہ چھوڑ دیا (کیونکہ اسلام کی تعلیم میں دیر نہ کرنا چاہیئے، وہ خطبہ پر مقدم ہے) (ایک روایت میں حَسِبْتُ کی جگہ خِلْتُ ہے۔ معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں بِكُرْسِيِّ خَشَبٍ ہے یعنی لکڑی کی ایک کرسی لائی گئی۔ ایک روایت میں خُلُبٍ ہے، یعنی خرمے کی چھال کی۔ مجمع میں ہے کہ ٹھیک روایت حَسِبْتُ ہے اور شاید وہ کرسی کالی لکڑی کی ہو گی توراوی اُس کو لوہا سمجھا)۔

لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ أَنَّا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَا۔ آنحضرتؐ نے "لَا تَحْسِبَنَّ" بہ کسرۂ سین فرمایا نہ بہ فتحۂ سین۔ یعنی یہ مت سمجھو کہ ہم نے یہ جانور تمہارے لئے ذبح کیا (گویا ہم نے تمہارے لئے تکلیف کی ایسا خیال مت کیجیو)

حَسْبَ مَا ذَكَرَهُ۔ جیسا اُس نے بیان کیا اُسی موافق کہتے ہیں۔

حَسْبُ الْحُكْمِ۔ حکم کے موافق اور فتحۂ سین یعنی حَسَبُ الْحُكْمِ بھی درست ہے۔

حَسْبُ ابْنِ آدَمَ لُقَيْمَاتٌ۔ آدمی کو زندگی قائم رکھنے کے لئے چند لقمے کافی ہیں (بہت کھانے کی ضرورت نہیں نہ بہت سامان کی)۔

أَحْسِبُهُ قَالَ أَوْ أَضْحَعًا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے بلو تو اضحعا یہ ارشاد فرمایا۔

حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ وَعَائِشَةُ سارے جہان کی عورتوں کے بدل تجھ کو حضرت مریم اور حضرت عائشہ کی فضیلت پہچاننا کافی ہے (اگر اور عورتوں کی فضیلت نہ پہچانے تو نہ پہچانے کیونکہ یہ دونوں تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں)

حَسْبِيْ حَسْبِيْ۔ بس یہ عنایت حق تعالےٰ کی میرے لئے کافی ہے۔ اب اِس صدمہ کا کوئی غم نہیں رہا۔

أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ۔ میں تجھ سے اپنی اِس مصیبت کا اجر چاہتا ہوں۔

حَسْبُكَ الْآنَ۔ بس اب پڑھنا موقوف کر۔

حِسْبَةٌ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی کہتے ہیں۔

حَسِيْبُهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس کے اعمال کا حساب لینے والا ہے (اس کے اعمال کے موافق اُس کو بدلہ دینے والا ہے ظاہر میں تو ہم اُس کو اچھا سمجھتے ہیں)۔

إِذَا مَسَّ جِلْدَكَ الْمَاءُ فَحَسْبُكَ۔ جب (غسل میں) تیرے بدن سے پانی چھو جائے، تو وہ تجھ کو کافی ہے (یعنی بدن کا اندر گڑنا فرض نہیں ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک یہ فرض ہے، اور ایک جماعت محدثین بھی انہی کے ساتھ متفق ہے)۔

لَا حَسَبَ أَبْلَغَ مِنَ الْأَدَبِ۔ کوئی شرف ادب سے بڑھ کر نہیں ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ يُبْتَلٰى عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ۔ مومن کی آزمائش اُتنی ہی ہوتی ہے جیسا اُس کا دین ہے (جس قدر دین و ایمان زیادہ ہوتا ہے اُتنی ہی آزمائش سخت ہوتی ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ فَالْأَمْثَلُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ)

مَنْ سَبَقَتْ أَصَابِعُهُ لِسَانَهُ حُسِبَ لَهُ۔ اگر تسبیح پڑھتے وقت انگلیاں زبان سے آگے بڑھ جائیں (مثلاً کوئی دو بار سُبحان اللہ کہے اور انگلیوں سے تین یا چار دانے ہٹالے) تو اُس کو دانوں کے ہی شمار میں ثواب ملے گا (دانوں ہی کے شمار

کے موافق نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا)۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ۔ یا اللہ جہاں سے مجھ کو گمان ہو وہاں سے اور جہاں سے گمان نہیں ہے وہاں سے مجھ کو روزی دے (جیسے قرآن میں ہے وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)۔

نَحْسِبُ بِاَصَابِعِهٖ۔ ہم آپ کے انگلیوں کے شمار کو دیکھ رہے تھے (یعنی آپ فَسَبَّحْتُ ثُمَّ هَلَّلْتُ ثُمَّ حَمِدْتُ فرما رہے تھے ، ہم دیکھ رہے تھے کہ کہاں تک آپ انگلیوں پر شمار کرتے ہیں)

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرِّغَابِ لَا يَعْلَمُ حُسْبَانَ اَجْرِهَا اِلَّا اللّٰهُ۔ سب کاموں میں افضل بڑے بڑے اونٹ (جو بیش اللہ کی راہ میں) بخشنا ہے (صدقہ دینا) اُن کے ثواب کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حَسَدًا یا حُسُوْدًا یا حَسَادَةً۔ کُڑھنا، جلنا، رشک کرنا۔ اس کو غِبْطَةٌ کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ حسد اور غبطہ (رشک) میں یہ فرق ہے کہ حسد میں دوسرے شخص کے زوالِ نعمت کی خواہش ہوتی ہے اور رشک صرف اس نعمت کی آرزو کرنے کو کہتے ہیں)۔

لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ یا فِي اثْنَيْنِ۔ ہر بات کے لئے حسد کرنا بُرا ہے مگر دو باتوں دو خصلتوں پر حسد ہو سکتا ہے (یعنی رشک)

حُسْكَالٌ۔ چچڑی یا جوں۔

حَسْرٌ۔ کھولنا۔

حُسُوْرٌ۔ کھل جانا۔ جیسے اِنْحِسَارٌ ہے۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ فرات ندی ایک سونے کا پہاڑ کھول دے گی (یعنی سونے کا خزانہ اس سے نمود ہوگا)۔

فَحَسَرَ ثَوْبَهٗ مِنَ الْمَطَرِ۔ آپ نے اپنا کپڑا کھول دیا تاکہ بارش کا پانی بدن پر گرے

فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى۔ جب سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) تو دو سورتیں پڑھیں اور نماز پڑھی (یہ راوی کی غلطی ہے، صحیح یہ ہے کہ آپ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ گہن جاتا رہا سورج صاف ہو گیا)۔

حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا (آپ نماز میں کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) (طیبی نے کہا آپ نے سورج گہن میں بردے آزاد کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح ہر ایک صدقہ کا حکم ہے جو خوف کے وقت کرنا چاہئے۔ کیونکہ صدقہ اور خیرات کرنا بلیات اور عذاب کو دفع کرتا ہے)

فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ۔ آپ نے اپنی دونوں باہیں کھولیں

فَتَحْسِرُ بَيْنَ يَدَيْهِ وہ کھلے منہ اس کے سامنے تھی

مَا مِنْ لَيْلَةٍ اِلَّا مَلَكٌ يَحْسِرُ عَنْ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْكَلَالَ۔ ہر شب کو ایک فرشتہ مجاہدین کے جانوروں کی تھکن دور کرتا ہے (ایک روایت میں يَحُسُّ ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے۔)

اِبْنُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا۔ مسجدوں کو کھلا ہوا بناؤ (اُن پر برج اور گنبد اور کنگورے وغیرہ بنانا ضروری نہیں۔ ایک روایت میں جُمًّا ہے، اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ امام سیوطیؒ نے کہا یہ حدیث کامل ابنِ عدی اور تاریخ ابن عساکر میں یوں ہے اِبْنُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا وَمُقَنَّعِيْنَ۔ یعنی مسجدوں کو ننگے سر رہ کر اور سر ڈھانپ کر بناؤ (اصل میں حُسَّرٌ جمع ہے حَاسِرٌ کی۔ حاسر اس کو کہتے ہیں جس پر نہ زرہ ہو نہ خود کیونکہ مسلمانوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کی مسجدیں کھلی دیواروں کی ہوں ان پر کنگورے اور برج وغیرہ نہ ہوں)۔

كَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى الْحُسَّرِ۔ ابو عبیدہ بن الجراحؓ جس دن مکہ فتح ہوا، اُن لوگوں کی کمانڈ کرتے تھے جو بلا زرہ اور بلا خود تھے۔

فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ۔ میں نے ایک پتھر لیا اور درخت کی ڈالی کو توڑ کر اُس کا پوست نکالا۔

(یہ حَسْرٌ الْغُصْنِ سے نکلا ہے یعنی شاخ کا پوست نکالا

بعضوں نے حَشَرَتْهُ روایت کیا ہے، یعنی اُس کو کچل کر باریک اور نرم کیا)۔

حَشَرَةٌ۔ اُس چھلکے کو کہتے ہیں جو دانہ پر ہوتا ہے۔

اُدْعُوا اللّٰهَ وَلَا تَسْتَحْسِرُوْا۔ اللہ سے دُعا کرتے رہو تھک کر بیٹھ نہ جاؤ (ناامید نہ ہو جاؤ ہر ایک بات کے لئے ایک وقت مقرر ہے، دوسرے مومن کی دُعا ضائع نہیں جاتی، دنیا میں نہ سہی تو آخرت میں اُس کا فائدہ ملے گا)۔

وَلَا يَحْسِرُ صَابِحُهَا۔ اُس کا پانی پلانے والا نہیں تھکتا (کیونکہ وہ اس کو زمین پر کھلے پانی پر لیجاتا ہے کنویں سے بھر کر پلانے کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

اَلْحَسِيْرُ لَا يُعْقَرُ۔ جو جانور (غازی کا) ماندہ ہو جائے (کام نہ دے سکے) تو اس کو زخمی نہ کیا جائے (اس ڈر سے کہ دشمن اس کو لے لیگا) بلکہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔)

حَسَرَ اَخِيْ فَرَسًا لَّهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ۔ میرے ایک بھائی نے اپنا ایک گھوڑا عین التمر میں (جو ایک مقام کا نام ہے) تھکا ڈالا (حسر لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔ اور اَحْسَرَ متعدی ہے۔)

يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ يُّسَمّٰى اَمِيْرَ الْعُصَبِ اَصْحَابُهُ مُحَسَّرُوْنَ۔ اخیر زمانہ میں ایک شخص نکلے گا جس کو امیر العصب (جماعتوں کا سردار) کہیں گے، اُس کے ساتھی حقیر گنے جائیں گے، لوگ ان کو ستائیں گے (یا وہ خستہ اور درماندہ ہوں گے)

بَطْنُ مُحَسِّرٍ۔ ایک نالہ ہے منا اور مزدلفہ کے درمیان اس کو مُحَسِّر اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا تھا۔

فَلَمْ اَرَهُ يَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ (کوئی اس طرح نہ کہے کہ میں نے پروردگار سے بہت دعا کی) میں نہیں سمجھتا وہ میری دُعا قبول کرے گا اور تھک کر بیٹھ رہے (دعا کرنا چھوڑ دے)۔

اِسْتِحْسَارٌ۔ کہتے ہیں دُعا اور سوال سے باز رہنے کو۔

حَسَرْتُهُ۔ میں نے اس کو تیز کیا۔

حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهٖ۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے غصہ دُور ہو گیا۔

مُحَسَّرٌ۔ بے ہتھیار لوگ نہتے

حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ۔ اپنی ران پر سے لنگی سرکا دی (ران کھول دی)۔

حَسْرَةٌ۔ افسوس اور رنج۔

اَلْاِحْسَارُ الْفَاقَةُ۔ احسار کے معنی محتاجی۔

يَا لَهَا حَسْرَةً عَلٰى كُلِّ ذِيْ غَفْلَةٍ۔ اے افسوس ہر غفلت کرنے والے پر (آخرت میں کیا پشیمان ہوگا)۔

حَسَرْتُ الْعِمَامَةَ عَنْ رَاْسِيْ۔ میں نے عمامہ سر پر سے اُتار لیا (سر کھول دیا)

تَحَسُّرٌ۔ افسوس اور رنج۔

اِنْحَسَرَتِ الْاَفْهَامُ۔ عقلیں تھک کر ماندہ ہو گئیں

كَلَّتِ الْعُقُوْلُ۔ حَاسِرٌ مرد بے ہتھیار (جس پر زرہ اور خود نہ ہو)

حَسِيْرٌ۔ درماندہ، افسوس کرنے والا۔

حَسٌّ۔ قتل کرنا، استیصال کرنا، جلا ڈالنا، جاننا، ادراک حواس سے معلوم کرنا۔

حِسٌّ اور اِحْسَاسٌ۔ حواس سے معلوم کرنا، آہٹ پانا

حَاسَّةٌ۔ دیکھنے اور سُننے اور سُونگھنے اور چکھنے اور چھونے کی قوت۔ اس کی جمع حَوَاسّ ہے۔ جو پانچ ہیں۔ باصرہ اور سامعہ اور شامّہ اور ذائقہ اور لامسہ۔

مَتٰى اَحْسَسْتَ اُمَّ مِلْدَمٍ۔ تو نے بخار کب پایا (کب تجھ کو بخار معلوم ہوا؟)۔

فَسَمِعَ حِسَّ حَيَّةٍ۔ ایک سانپ کی سرسراہٹ سُنی (اس کے رینگنے کی آواز محسوس کی)۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ۔ شیطان بہت آہٹ پانے والا بہت چاٹنے والا ہے۔

لَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا۔ ٹوہ نہ لگا ذکرو (یہ حدیث کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)۔

هَلْ اَحْسَسْتُمَا مِنْ شَيْءٍ۔ تم نے کچھ آہٹ پائی (کچھ

[پ]ہ دیکھی)۔

اصل میں حَسَسْتُ تھا۔ ایک سین تخفیف کے لئے گرادی
حَسَسْتُ اور اَحْسَسْتُ میں نے آہٹ پائی۔ (دونوں
کے معنی ایک ہیں)۔

فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ الْحِسَّ۔ شو درد کو میٹ دیتا ہے (یعنی زچگی
کے درد اور تکلیف کو)۔

حَسُّوْهُمْ بِالسَّیْفِ حَسًّا۔ اُن کو تلوار سے نیست و نابود
[ک]ر دو (کاٹ ڈالو) جیسے قرآن میں ہے "اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ"
[ع]رب لوگ کہتے ہیں:

حَسَّ الْبَرْدُ الْکَلَاَ۔ پالے (سردی) نے گھاس کو
[م]ار ڈالا (تباہ کر دیا)۔

لَقَدْ شَفٰی وَحَادِرُ صَدْرِیْ حَسُّکُمْ اِیَّاهُمْ
بِالنِّصَالِ۔ میرے سینے کے کھٹکوں کو اس سے تسلی ہو گئی جو
[تم] نے ان کو تیر مار مار کر تمام کر دیا (یعنی میرے دل کی بھڑاس نکل
[گئ]ی)۔

کَمَا اَزَالُوْکُمْ حَسًّا بِالنِّصَالِ۔ جیسے انھوں نے تم کو
[ما]ر مار کر تباہ کیا تھا۔

اِذَا حَسَّهُ الْبَرْدُ فَقَتَلَهٗ۔ ٹڈی کو جب سردی لگی،
[سر]دی نے اس کو مار ڈالا۔

فَبَعَثْتُ اِلَیْهِ بِجَرَادٍ مَحْسُوْسٍ۔ میں نے آپ کے پاس
[ٹ]ڈی بھیجی جو سردی سے مر گئی تھی۔ (بعضوں نے کہا مَحْسُوْسٌ
سے مراد ہے کہ آگ پر بھنی ہوئی)۔

اُدْفُنُوْنِیْ فِیْ ثِیَابِیْ وَلَا تَحُسُّوْا عَنِّیْ تُرَابًا۔ مجھ کو
[م]یرے کپڑوں میں گاڑ دو اور مجھ پر سے مٹی مت جھٹکو۔
[ع]رب لوگ کہتے ہیں حَسَّ الدَّابَّةَ۔ جانور پر سے مٹی
[جھ]اڑی۔

یَحُسُّ عَنْ ظُهُوْرِ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْکَلَالَ (یعنی
[ا]للہ [ف]رشتہ) غازیوں کے جانوروں کی پیٹھ پر سے مٹی جھاڑ کر انکی
[تھک]ان رفع کرتا ہے (سُبْحَانَ اللّٰہ جہاد کے جانوروں کی یہ فضیلت
ہے تو مجاہدین کا کیا درجہ ہو گا؟)۔

وَضَعَ یَدَهٗ فِی الْبُرْمَةِ لِیَاْکُلَ فَاحْتَرَقَتْ اَصَابِعُهٗ
فَقَالَ حَسِّ۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ہانڈی میں ڈالا کھانے کے لئے، آپ
کی اُنگلیاں جلنے لگیں، فرمایا "حَسِّ" (یہ وہ کلمہ ہے جسے عرب لوگ
دفعۃً کوئی تکلیف پہنچنے پر کہتے ہیں۔ ہماری زبان والے اُفو یا اُف کہتے
ہیں)۔

اَصَابَ قَدَمُهٗ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلعم فَقَالَ حَسِّ۔
اُن کا پاؤں آنحضرتؐ کے پاؤں پر پڑا، آپ نے فرمایا "حَسِّ" (اُفو)
قُطِعَتْ اَصَابِعُ طَلْحَةَ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰہِ
لَرَفَعَتْکَ الْمَلٰئِکَةُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ۔ طلحہؓ کی انگلیاں
اُحد کے دن کاٹی گئیں (کافروں نے آنحضرت صلعم پر وار کیا تھا لیکن
طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر روک لیا، اُن کی انگلیاں کٹ گئیں ایک ہاتھ بے کار
ہو گیا) انھوں نے (درد کی وجہ سے) حَسِّ کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا
اگر تو (تلوار لگتے وقت) بسم اللہ کہتا تو تجھ کو فرشتے اُٹھا لیتے لوگ
دیکھتے رہتے۔

کَانَتْ لِیْ اِبْنَةُ عَمٍّ فَطَلَبْتُ نَفْسَهَا فَقَالَتْ اَوَ تُعْطِیْنِیْ
مِائَةَ دِیْنَارٍ فَطَلَبْتُهَا مِنْ حَسِّیْ وَبَسِّیْ (ایسا ہوا) میری
ایک چچا زاد بہن تھی، اُس سے صحبت کا خواستگار ہوا، وہ کہنے
لگی، ہر گز نہیں جب تک تو مجھے سو اشرفیاں نہ دے۔ آخر میں نے
جہاں سے بنا اِدھر اُدھر سے سو اشرفیاں تلاش کیں (عرب لوگ
کہتے ہیں):

جِئْ بِهٖ مِنْ حَسِّکَ وَبَسِّکَ یعنی اِدھر اُدھر جہاں سے
بنے لے کر آ یا جہاں سے چاہے لے کر آ۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیَحِسُّ لِلْمُنَافِقِ۔ مومن منافق پر رحم کرتا
ہے اس کے لئے اس کا دل کڑھتا ہے (وہ جانتا ہے یہ مومن ہی)
عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَسْتُ یا حَسِسْتُ لَهٗ مجھ کو اُس پر رقت آئی۔
فَلَمَّا حَسَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یا فَلَمَّا

اَحَسَّ۔ جب آنحضرتؐ کو معلوم ہو گیا (یعنی میرا پیچھے پیچھے آنا)۔
اَسْقٰی فَرَسَهٗ وَ اَحَسَّهٗ۔ اپنے گھوڑے کو پانی پلایا اس کی مالش کی (کھریرا چلایا)۔
مَنْ اَحَسَّ الْفَتَى الدَّوْسِیَّ۔ جس نے یا کس نے دوس کے جوان کو دیکھا ہے؟ (دوس ایک قبیلہ ہے مشہور)
سَنَةٌ حَسُوْسٌ۔ قحط کا سال (جو سب کھا جائے)۔
مِحَسَّةٌ۔ کھریرا (جس سے جانور کی مالش کرتے ہیں)۔
فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ حِسَّهٗ۔ جب ابوبکرؓ نے آپ کی حرکت اور چلنے کی آواز سنی (آہٹ پائی)۔

حَسْفٌ۔ جاری ہونا صاف کرنا ہنکانا رانوں میں صحبت کرنا کاٹنا سانپ کا کینچلی چھوڑنے کی آواز نکالنا۔
یَا اَسْلَمُ حُتَّ عَنْهُ قِشْرَهٗ قَالَ فَاَحْسِفُهٗ ثُمَّ یَاْكُلُهٗ (حضرت عمرؓ اپنے غلام اسلم سے کہتے تھے) اسلم کھجور پر سے چھلکا صاف کرو! اسلم نے کہا میں اس کو صاف کر دیتا تھا (پوست نکال ڈالتا تھا) اس وقت وہ کھاتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
حَسَفْتُ التَّمْرَ۔ بمعنی حَتَتُّهٗ یعنی اس کا پوست نکال کر اس کو صاف کیا۔
رَاَیْتُ جِلْدَهٗ یَتَحَسَّفُ تَحَسُّفَ جِلْدِ الْحَیَّةِ۔ میں نے دیکھا اُن کی کھال اس طرح نکلتی تھی جیسے سانپ کی کینچلی نکلتی ہو۔

حَسَكٌ۔ غصہ ہونا، جانور کا دانہ چرانا۔
حَسَكٌ۔ ایک قسم کی گھانس ہے۔ اس کے پتے کے پاس ایک کانٹا سہ شاخہ سخت ہوتا ہے۔
حَسَكَةٌ۔ "حَسَكٌ" کا مفرد (محیط میں ہے حَسَكٌ جنگ کا ایک ہتھیار ہے (یعنی سہ شاخہ گوکھرو) جو لوہے وغیرہ سے بنا کر میدانِ جنگ میں بچھا دیتے ہیں۔ اس پر آدمی یا گھوڑا چلے تو اس کے پاؤں میں گھس جاتا ہے)۔
حَسِكٌ اور حَسِیْكٌ غضبناک۔
تَیَاسَرُوْا فِی الصَّدَاقِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُعْطِی الْمَرْاَةَ حَتّٰی یَبْقٰی ذٰلِكَ فِیْ نَفْسِهٖ عَلَیْهَا حَسِیْكَةٌ۔ مہر کم رکھا کرو تاکہ مرد کو اس کا ادا کرنا گوارا ہو۔ کیونکہ (جب مہر گراں ہے تو) مرد عورت کو ادا کرتا ہے لیکن اس کے دل میں عورت پر غصہ رہتا ہے۔
حَسِیْكَةٌ۔ عداوت، دشمنی، کینہ۔
اَمَّا هٰذَا الْحَیُّ مِنْ بَلْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ فَحَسَكٌ اَمْرَاسٌ۔ بلحارث بن کعب قبیلے کے یہ لوگ تو ایک کانٹا ہیں تجربہ کار (جنگ آزمودہ بڑے لڑنے والے) کانٹے سے یہ مراد ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں بڑے سخت ہیں، ان کو زیر کرنا دشوار ہے۔
اِنَّكُمْ مُعَصَّدُوْنَ مُحَسَّكُوْنَ۔ تم تو باندھے گئے اور کانٹے لگائے گئے ہو (یعنی بخیل اور ممسک رہو روپوں کو تھیلیوں میں بند کر کے رکھا ہے، جو کوئی مانگے اس کو کانٹے کی طرح ہو، کانٹے کی طرح اس کو ستاتے ہو)۔
حُسَیْكَةُ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں، وہاں یہود رہا کرتے تھے۔
فَوَقَعَتْ حَسَكَةُ النِّفَاقِ فِیْ قُلُوْبِ الْقَوْمِ۔ نفاق کا کانٹا اُن لوگوں کے دلوں میں پڑ گیا۔

حَسْمٌ۔ جڑ سے کاٹنا کاٹ کر بھون دینا خون بند کرنے کے لئے۔
اِنَّهٗ كَوٰى سَعْدًا فِیْ اَكْحَلِهٖ ثُمَّ حَسَمَهٗ۔ آنحضرتؐ نے سعد بن معاذؓ کی ہفت اندام کی رگ پر داغ دیا پھر آگ سے بھون ڈالا۔
اِقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ۔ اس کا (یعنی چور کا ہاتھ) کاٹ ڈالو۔ پھر اس کو تل دو (تاکہ اس کا خون بند ہو)۔
عَلَیْكُمْ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ مَحْسَمَةٌ لِلْعِرْقِ۔ تم روزہ رکھنا لازم کر لو اس سے شہوت کی رگ کٹ جاتی ہے۔
فَلَهٗ مِثْلُ قُوْرِ حِسْمٰى۔ وہاں حسمیٰ کی طرح ٹیلے (ریت کے) ہیں۔
حُسُوْمًا۔ پے در پے یا منحوس۔
لَا تَجْعَلْ بَرْدَهٗ عَلَیْنَا حُسُوْمًا۔ اس کی سردی ہم پر...

لہ اس کو فردجون بھی کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

حُسَامٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

حُسْنٌ۔ خوبصورتی، جمال۔

حَاسِنٌ اور حَسَنٌ اور حَسِيْنٌ اور حُسَانٌ اور حُسَّانٌ۔

...بصورت مرد۔

حَسَنَةٌ اور حَسْنَاءُ اور حُسَّانَةٌ۔ خوبصورت عورت۔

اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ۔ احسان یہ ...ے کہ اللہ کی پرستش اس طرح (ادب اور حضورِ قلب کے ساتھ کرو) جیسے ...اس کو دیکھ رہا ہے (ابنؒ اثیر نے کہا احسان سے یہاں اخلاص مراد ...ے اور یہ ایمان اور اسلام کے صحت کی شرط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی ...ص اسلام کا کلمہ زبان سے پڑھے یا کوئی نیک کام کرے لیکن اس ...اخلاص نہ ہو، تو نہ اس کا ایمان صحیح ہوگا نہ وہ محسن کہلائے گا۔

كُنَّا عِنْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ ...دِسٍ وَعِنْدَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَسَمِعَ تَوَلْوُلَ ...مَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تُنَادِيْهِمَا يَا حَسَنَانِ يَا حُسَيْنَانِ ...الَ الْحَقَا بِاُمِّكُمَا (حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں) ایسا ہوا کہ ایک ...ایک اندھیری سخت تاریک رات میں آنحضرتؐ کے پاس تھے امام ...اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی وہیں تھے۔ اتنے میں آپ ...رت فاطمہ رضؓ کا شور سنا، وہ پکار رہی تھیں "یا حسنان یا ...سینان" آپ نے فرمایا جاؤ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ (حسنان ...سینان بطریقِ تغلیب کہا، جیسے عمران ابوبکر اور عمر کو، اور ...ان اور قمران چاند سورج کو)۔

اُذْكُرُ مَقْتَلَ بِسْطَامِ بْنِ قَيْسٍ عَلَى الْحَسَنِ (ابو رجاء ...جن کی عمر ایک سو اٹھائیس برس کی ہوئی)[1] مجھ کو بسطام بن ...حسن پر مارا جانا یاد ہے (حسن ایک ریت کا ٹیلہ ہے مشہور)

...قَامَ اِلَى شَنٍّ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ۔ آپ ایک پرانی مشک ...اٹھے اور اچھی طرح وضو کیا (یہ دوسری روایت کے ...نہیں ہے جس میں اس طرح ہے کہ آپ نے ہلکا وضو کیا کیونکہ ہلکا وضو آداب اور سنن کے ساتھ اس وضو سے کہیں بہتر ہے جس میں خلافِ سنّت مبالغہ ہو)۔

فَاِنَّ اِقَامَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ۔ صفوں کا قائم کرنا نماز کا حُسن ہے (یعنی اُس کی وجہ سے نماز کامل ہوتی ہے)

دوسری روایت میں یوں ہے:

سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ۔ صفیں برابر کرو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز قایم کرنے میں داخل ہے (یعنی اس کا ایک جز ہے)۔

رَجُلٌ حُسَّانٌ۔ خوبصورت مرد۔

فَحَسُنَ اِسْلَامُهُ۔ اس کا اسلام اچھا ہوا (یعنی شرک سے پاک اخلاص کے ساتھ)۔

اَمَّا مَنْ اَحْسَنَ مِنْكُمْ فَلَا يُؤْخَذُ بِهَا۔ جو شخص اچھی طرح چلے (یعنی نفاق اور شرک سے بچا رہے) اس پر ان اعمال کا مواخذہ نہ ہوگا جو اس نے کفر کی حالت میں کئے۔ نوویؒ نے کہا اِس پر اجماع ہے کہ اسلام لانے سے کفر کے زمانے کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔)

اِلَّا وَيُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ۔ مگر اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو کہ وہ رحیم و کریم ہے سب گناہ معاف کردے گا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مرتے وقت آدمی کو اپنے مالک کے ساتھ نیک گمان کرنا اور اس کے رحم و کرم کا امیدوار رہنا نجات کی دلیل ہے اور حالتِ صحت میں خوف اور رجاء دونوں بہتر ہیں)۔

فَتَطَهَّرَ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ۔ پھر تو وضو کرے اور اچھا وضو سُنن اور آداب کے ساتھ یا تو نجاست سے طہارت کرے، پھر اچھا وضو کرے۔

اَحْسِنْ اِلَيْهَا۔ تو اس عورت (یعنی غامدیہ کے ساتھ جس نے آنحضرتؐ کے پاس آکر زنا کا اقرار کیا تھا) اچھا سلوک کر (اس کو ستانا نہیں اس خیال سے کہ اس نے حرام کاری کی اور ہم کو بدنام کیا)

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا۔ یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آئے (یعنی بلند ہو جائے اور خوب چمکنے لگے)۔

[1] ...ال سے ان منکروں کا قول باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں آدمی کی انتہائی ...سو بیس سال ہے۔ ۱۲ منہ

لَا یَدْرِیْ حَسَنٌ مَنْ هِیَ۔ حسن بن مسلم راوی کو معلوم نہیں وہ عورت کون تھی۔

خِیَارُکُمْ مَحَاسِنُکُمْ قَضَاءً۔ تم میں بہتر وہی لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح ادا کریں۔

اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلٰی حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔ اپنی غرض ان لوگوں کے پاس لے جاؤ جن کے چہرے خوبصورت ہوں (کیونکہ ظاہری حسن وجمال باطنی حسن وجمال کا نمونہ ہے۔ اکثر بدصورت آدمی بدخلق بھی ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ وجاہت والے صاحب قدرت ہوں ان کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کرو)۔

فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَهٗ۔ اُس کا کفن اچھا کرے (یعنی پاکیزہ سفید اور صاف کپڑے کا کفن دے یا اس کو خوشبو لگا کر معطر کرے اِس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کفن میں اسراف کرے۔ مثلاً قیمتی کمخواب کا کفن دے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں صاف وارد ہے کہ گراں قیمت کفن مت دو)۔

حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ (مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک اچھی عبادت ہے (جس پر ثواب اور اجر ملے گا)

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ۔ اچھے عام لوگوں کی نیک باتیں (جو اُن کے حق میں گناہ نہیں ہیں) مقرب اور نزدیک والوں کے لئے بُرائیاں ہیں (بقول شخصے "نزدیکاں را بیش بود حیرانی")

یُحْسِنُ الرَّجَاءَ۔ اللہ سے اچھی اُمید رکھے (کہ وہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ہے سب گناہ بخشدے گا)۔

وَلَبِسَ اَحْسَنَ ثِیَابِهٖ۔ اپنے اچھے کپڑے پہنے (یعنی سفید پاکیزہ جمعہ کے دن، یہ سنت ہے)۔

فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ اَحْسَنِ النَّاسِ۔ میں نے دیکھا ایک شخص جو سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت تھا (یعنی حضرت یوسفؑ اور سب لوگوں سے مُراد آنحضرتؐ کے سوا دوسرے لوگ کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ تمہارے پیغمبر سب پیغمبروں سے زیادہ خوش آواز اور سب سے زیادہ خوش رو تھے اور ہر پیغمبر خوش آواز اور خوش رُو بھیجا گیا ہے)۔

اَلْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْبَرِیْءُ مِنَ الْخِیَانَةِ یَنْتَظِرُ مِنَ اللّٰهِ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ۔ مسلمان بندہ جو چور نہ ہو وہ اللہ سے دو میں سے ایک بھلائی کا انتظار کرتا رہتا ہے (یا تو موت آئے گی تو اللہ کے پاس بہتر سے بہتر سامان لے گا۔ یا زندہ رہے گا تو روزی ملے گی اور اس کے ساتھ صاحب دولت اور اہل وعیال بنے گا)۔

حُسْنٰی۔ ایک باغ کا نام تھا جو حضرت فاطمہ پر وقف کیا گیا تھا۔

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا سُئِلَ مَا هٰذَا الْاِحْسَانُ فَقَالَ اَنْ یُحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَلَا یُکَلِّفَهُمَا اَنْ یَسْاَلَاهُ شَیْئًا مِمَّا یَحْتَاجَانِ اِلَیْهِ۔ آپ سے پوچھا گیا۔ اللہ تعالےٰ جو فرماتا ہے "وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا" تو احسان سے کیا مُراد ہے؟ فرمایا کہ اُن کے ساتھ اچھی طرح گزارہ کرے (ادب اور عاجزی سے پیش آئے کوئی سخت کلمہ مُنہ سے نہ نکالے) اور اُن کو کسی چیز کے لئے کی ضرورت نہ آنے دے (بلکہ بغیر سوال کے ان کی تمام ضروریات کا بندوبست رکھے)

حَسِّنْ بِالْقُرْاٰنِ صَوْتَكَ۔ قرآن خوش آوازی کے ساتھ پڑھ

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ۔ قرآن کو اپنی آواز سے زینت دو۔

لِکُلِّ شَیْءٍ حِلْیَةٌ وَحِلْیَةُ الْقُرْاٰنِ اَلصَّوْتُ الْحَسَنُ۔ ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ۔ اللہ تعالےٰ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے۔

حَسُّوْنٌ۔ ایک چھوٹی چڑیا ہے خوش آواز۔ اس کو ... بھی کہتے ہیں۔

حَسْوٌ۔ چُسکی لے کر پینا۔

تَحَسِّیَةٌ اور اِحْسَاءٌ اور مُحَاسَاةٌ چُسکی لے کر ...

مَنْ تَحَسّٰی۔ جو شخص گھونٹ گھونٹ پئے۔

ع اس کی مثال یہ ہے کہ بایزید بسطامی رحمہ سے مرنے کے بعد اِس پر بھی پرسش ہوئی کہ تم نے ایک بار یوں کہا تھا کہ دودھ پینے سے میرے پیٹ میں درد ہو گیا، تو گویا تم نے شرک بھی کیا۔ ۱۲ منہ

مَا اَسْکَرَ مِنْهُ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ۔ جس شراب کا ایک فرق (ایک پیمانہ ہے سولہ رطل کا) نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔

حُسْوَةٌ اور حَسْوَةٌ دونوں کہہ سکتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ ضمہ زیادہ فصیح ہے۔ اور نہایہ میں ہے کہ حُسْوَةٌ گھونٹ اور حَسْوَةٌ ایک بار گھونٹ لینا۔

اِذَا اَخَذَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ۔ جب آپ کو بخار آتا تو حریرہ بنانے کا حکم دیتے (کیونکہ وہ سریع الہضم جید الغذا ہے)۔

نہایہ میں ہے حَسَاءٌ وہ حریرہ جو آٹے اور پانی اور گھی سے بنایا جائے۔ کبھی اس میں شیرینی بھی ڈالی جاتی ہے۔

وَحَسَوَا الْمَرَقَ۔ حضرت علی رض اور آنحضرت ؐ نے کھانا اور شوربا گھونٹ گھونٹ پی گئے۔

مَا التَّلْبِيْنَةُ قَالَ الْحَسْوُ بِاللَّبَنِ۔ تلبینہ کیا ہے کہا حریرہ دودھ کے ساتھ۔

حِسْيٌ یا حَسْيٌ پانی کا جھرہ جو نرم مرطوب زمین میں کھود لیتے ہیں

ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ مِنْ حِسْيِ بَنِيْ حَارِثَةَ گئے ہمارے لئے بنی حارثہ کے جھرے سے میٹھا پانی لانے کے لئے۔

اِنَّهُمْ شَرِبُوْا مِنْ مَاءِ الْحِسْيِ۔ انہوں نے جھرے کا پانی پیا (نہایہ میں ہے)۔

حِسْيٌ بکسرۂ حا چھوٹا گڑھا جس میں پانی نکل آئے بعضوں نے کہا حِسْيٌ وہاں ہوتا ہے جہاں نیچے کی زمین پتھریلی ہو اور اوپر ریت تو ریت بارش کا پانی چوس لیتی ہے اور پتھریلی زمین پر وہ رہتا ہے)۔

هَلْ اَحَسْتُمَا مِنْ شَيْءٍ (اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)

حسس میں خطابی نے کہا حَسِيْتُ الْخَبَرَ سے نکلا ہے، یعنی اس کو جان لیا (بعضوں نے کہا: حَسْتُمَا اصل میں حَسِسْتُمَا تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا پھر وہ یا گر گئی۔ اسی طرح حَسِيْتُ بھی اصل میں حَسِسْتُ تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا)

واللہ اعلم +

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الشِّيْنِ

حَشْحَشَةٌ یا تَحَشْحُشٌ۔ اٹھنے کے لئے حرکت کرنا، متفرق ہوجانا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں)

سَمِعْتُ حَشْحَشَةً وَخَشْخَشَةً۔ میں نے لوگوں کے سرکنے کی آواز سنی۔

دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا قَطِيْفَةٌ فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ تَحَشْحَشْنَا فَقَالَ مَكَانَكُمَا۔ (حضرت فاطمہ رض اور حضرت علی رض کہتے ہیں) آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے ہم ایک چادر اوڑھے پڑے تھے۔ (آپ کو دیکھ کر) ہم نے حرکت کی (اٹھنا چاہا) آپ نے فرمایا ٹھہرو اپنی جگہ رہو۔

حَشْدٌ۔ پورا اگ آنا، جلدی سے بلانے پر آجانا، ایک کام کے لئے جمع ہونا، اکٹھا کرنا۔

اِحْشِدُوْا یا اُحْشُدُوْا فَاِنِّيْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ تم اکٹھا ہو جاؤ یا لوگوں کو جمع کرو میں ابھی تم کو قرآن کی تہائی پڑھ کر سناؤں گا (مراد سورۂ اخلاص ہے، وہ ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے)۔

حَشْدٌ۔ لوگوں کی جماعت۔

اِحْتَشَدَ الْقَوْمُ۔ لوگ جمع ہوئے، تیار ہوئے۔

مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ۔ آنحضرت ؐ کی لوگ خدمت کرتے تھے آپ کے پاس جمع ہوتے تھے (یعنی آپ مخدوم اور مرجع خلائق تھے)۔

اِنِّيْ اَخَافُ حَشْدَهُ (حضرت عمر رض نے حضرت عثمان رض کی نسبت فرمایا، یوں تو وہ خلافت کے لائق ہیں مگر) میں ان کے گروہ سے ڈرتا ہوں۔ (یعنی بنی امیہ سے، ایسا نہ ہو کہ ان کی خلافت میں بنی امیہ کو بہت قوت حاصل ہوجائے۔ ساری حکومتیں انہی کو مل جائیں۔ کیونکہ حضرت عثمان رض کنبہ پرور ہیں۔ جو ڈر حضرت عمر رض نے ظاہر کیا تھا وہی ہوا۔ حضرت عثمان رض نے

اپنی خلافت میں تمام عُہدوں پر بنی اُمیّہ کو مامور کیا۔ آخر لوگ ناراض ہوئے اور فتنہ پردازوں نے بغاوت کر دی جس کے بعد آج تک پھر مسلمان متفق نہیں ہوئے)

حَاشِدٌ۔ مُستعد اور تیار۔ جو خستہ اندہ اندہ نہ ہو۔ اس کی جمع حُشَّدٌ ہے۔

حُشَّدٌ وَّ رُفَّدٌ۔ مستعد اور خوب دینے والے (لوگوں سے سلوک کرنے والے)۔

اَمِنْ اَهْلِ الْمَحَاشِدِ وَ الْمَخَاطِبِ۔ کیا وہ اُن لوگوں میں سے ہے جو فوج جمع کر سکتے ہیں، لوگوں کو خطبہ سُناتے ہیں، (لکچر دیتے ہیں)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشَدَ لَهٗ۔ یعنی اس کی ضیافت اچھی کی۔

فَلَمَّا حَشَدَ النَّاسُ قَامَ خَطِيْبًا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ خطبہ سُنانے کو کھڑے ہوئے۔

حَشْرٌ۔ باریک کرنا، جمع کرنا، اکٹھا کرنا، شہر بدر کرنا، ہلاک کرنا تباہ کرنا، جلا وطن ہونا۔

اِنَّ لِيْ اَسْمَاءً وَعَدَّ فِيْهَا وَ اَنَا الْحَاشِرُ۔ میرے کئی نام ہیں ان میں سے ایک آپ نے حاشر فرمایا (یعنی لوگ میدانِ حشر میں آپ کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ آپ آگے ہوں گے یا آپ کے دین پر لوگ قیامت میں اُٹھیں گے۔ کیونکہ آپ کا دین آخری دین ہے یا سب سے پہلے قیامت کے دن قبر سے اُٹھوں گا اور لوگ میرے بعد اُٹھیں گے، میرے قدم پر)۔

اِنْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ جِهَادٍ اَوْ نِيَّةٍ اَوْ حَشْرٍ۔ اب ہجرت کا تو زمانہ جاتا رہا (گزر گیا جب سے کہ فتح ہوا) مگر جہاد (قیامت تک باقی ہے یا اگر جہاد میسر نہ ہو تو) جہاد کی نیت اور ملک سے چلے جانا (جب وہاں بدعات ہوں یا فسق و فجور) یا لڑائی کے لئے اُٹھ کھڑے ہونا (جب کافر چڑھائی کریں)

نَارٌ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ۔ ایک آگ جو لوگوں کو حشر کی زمین کی طرف (یعنی ملک شام کی طرف) لے جائے گی۔

وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ۔ باقی ماندہ لوگوں کو آگ اکٹھا کر دے گی، ہانک لے جائے گی۔

وَاٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ رَاعِيَانِ (آخری زمانہ میں مدینہ بالکل ویران ہو جائے گا، سب لوگ وہاں سے نکل جائیں گے)۔ آخر میں دو گڈریے نکلیں گے (بعضوں نے کہا اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے۔ ایک زمانہ میں مدینہ کے اکثر باشندے وہاں سے چلے گئے تھے، مگر پھر دوبارہ آباد ہوا)۔

اٰخِرُ مَنْ يُّحْشَرُ۔ اخیر میں جس کا حشر ہوگا (یعنی اخیر میں وہ مرے گا۔ بعضوں نے کہا اخیر میں جو مدینہ میں آئے گا)۔

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ۔ تین طرح پر لوگوں کا حشر ہوگا (یہ حشر وہ ہے جو قیامت کے قریب مدینہ سے ملک شام کی طرف ہوگا۔ نہ آخرت کا حشر، اس لئے کہ آخرت میں تو سب پاپیادہ ہوں گے، جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ بعضوں نے کہا آخرت میں کئی حشر ہوں گے، ایک تو قبر سے نکلتے وقت اس وقت تو سب پاپیادہ ہوں گے، دوسرا اس کے بعد اس میں بعضوں کو سواریاں ملیں گی، بعضے پیدل ہی چلیں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے پیغمبر کی کیا مُراد ہے)

نَارٌ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ۔ ایک آگ جو لوگوں کو حشرگاہ میں لے جائے گی (یعنی ملک شام کی طرف۔ بعضوں نے کہا اس آگ سے ریل مُراد ہے اور اس کا ظہور اس زمانہ میں ہو رہا ہے کیونکہ یہ ریل شام کے ملک سے حجاز کی طرف بن رہی ہے واللہ اعلم)

اِنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ اِشْتَرَطُوْا اَنْ لَّا يُعْشَرُوْا وَلَا يُحْشَرُوْا۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے انھوں نے اس شرط پر اسلام قبول کیا تھا کہ اُن سے زکوٰۃ نہ لی جائے (یعنی دہ یکی) اور جہاد کے لئے وہ نہ بلائے جائیں (آنحضرتؐ نے یہ شرط قبول کر لی اور فرمایا عنقریب وہ زکوٰۃ بھی دیں گے جہاد بھی کریں گے۔ انھوں نے یہ شرط بھی چاہی کہ نماز معاف ہو جائے لیکن آپ نے یہ شرط منظور نہیں کی اور فرمایا وہ دین کس کام کا جس میں نماز نہ ہو۔ بعضوں نے کہا لَا يُحْشَرُوْنَ سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے مال زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس نہیں لائیں گے

تحصیلدار اُن کے ٹھکانوں پر جاکر زکوٰۃ وصول کرلے۔ نجران والوں نے بھی یہی شرط کی تھی۔)

اَنْ لَا یُحْشَرُوْا اَوْ لَا یُعْشَرُوْا (ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرچکا۔)

لَا یُعْشَرْنَ وَلَا یُحْشَرْنَ۔ عورتوں سے دہ یکی نہ لی جائے ان کو جہاد کے لئے بلایا جائے (کیونکہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے)۔

لَمْ یَدَعْهَا تَاْکُلُ مِنْ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ۔ اس بلی کو چھوڑا بھی نہیں کہ وہ زمین کے کیڑے کھالیتی (حشرات الارض سے زمین کے چھوٹے جانور مراد ہیں۔ جیسے گوہ و چوہا وغیرہ۔ بعضوں نے کہا زمین کے وہ کیڑے جو زہریلے نہیں ہوتے)

حَشَرَۃٌ اس کا مفرد ہے۔

لَمْ اَسْمَعْ لِحَشَرَۃِ الْاَرْضِ تَحْرِیْمًا۔ حشرات الارض کی حرمت میں نے نہیں سنی (جیسے گوہ، جنگلی چوہا وغیرہ۔ یہ سب حلال ہیں)

فَکَسَرْتُهٗ وَحَشَرْتُهٗ۔ میں نے ایک پتھر لےکر اس کو توڑا اور باریک نرم کیا۔

یُحْشَرُ النَّاسُ اِثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلٰثٌ عَلٰی بَعِیْرٍ لوگ لے جائیں گے۔ کسی اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی پر تین۔

یُحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَۃِ وَالْخَنَازِیْرِ۔ آگ ان کو بندروں اور سوروں کے ساتھ حشر کرے گی۔

حَشْرَجَۃٌ۔ موت کا خرّانٹا۔

وَلٰکِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ رُفِعَتْ... مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ (موت کو ہر شخص ناپسند کرتا ہے میرا مطلب یہ ہے) جب ٹکٹکی بندھ جائے (آنکھیں پتھراجائیں) اور سینے میں دم اٹک کر خرخر شروع ہو (یعنی خرّانٹا ہونے لگے) اس وقت جو کوئی اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ اس سے ملنا پسند کرے گا۔ (حضرت عائشہ رضؓ اپنے والد کے پاس اس وقت گئیں جب وہ مرنے کے قریب تھے اور یہ پڑھا:

لَعَمْرُکَ مَا یُغْنِی الثَّرَاءُ وَلَا الْغِنٰی

اِذَا حَشْرَجَتْ یَوْمًا وَضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ

قسم آپ کی عمر کی نہ مال داری کچھ کام آتی ہے نہ تونگری، جب خرّانٹا شروع ہوجائے اور سینہ تنگ ہوجائے، (انھوں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے)۔

وَجَاءَتْ سَکْرَۃُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ[1] (حضرت ابوبکر صدیقؓ کی یہی قراءت ہے)۔

حَشٌّ۔ سوکھ جانا شل ہوجانا، ڈورنا، سلگانا، ہلانا، کاٹنا، درست کرنا، بڑھانا، دینا، گھانس ڈالنا۔

وَاِذَا عِنْدَهٗ نَارٌ یَحُشُّهَا۔ کیا دیکھتا ہوں، اس کے پاس آگ ہے وہ اس کو سلگا رہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشَشْتُ النَّارَ۔ میں نے آگ سلگائی۔

وَیْلُ اُمِّهٖ مِحَشُّ حَرْبٍ لَوْ کَانَ مَعَهٗ رِجَالٌ (آنحضرتؐ نے ابو بصیر کے حق میں فرمایا) ارے اس کی ماں کی خرابی، اگر اس کے ساتھ لوگ ہوتے تو یہ لڑائی بھڑکانے والا ہے۔

مِحَشٌّ۔ وہ پھنکنی لوہے کی جس سے آگ سلگاتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشَّ الْحَرْبَ۔ اس نے جنگ بھڑکادی (یعنی آتش جنگ) بہادر شخص کو بھی مِحَشٌّ کہتے ہیں۔

نِعْمَ مِحَشُّ الْکَتِیْبَۃِ۔ فوج کو لڑائی کے لئے بھڑکانیوالا کیا اچھا ہے۔

وَاَطْفَاءَ مَا حَشَّتْ یَهُوْدُ (یہ حضرت عائشہ رضؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) یہود نے جو آتش جنگ سلگائی تھی وہ انھوں نے بجھادی۔

دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَنِیْ بِمِحَشَّۃٍ۔ آنحضرت صلعم میرے پاس آئے (یہ حضرت زینبؓ کہتی ہیں) اور مجھ کو آگ ہلانے کی لکڑی سے مارا۔

کَمَا اَزَالُوْکُمْ حَشًّا بِالنِّصَالِ۔ جیسے تم کو تیروں سے سلگا کر

---

[1] یہ آیت سورۂ قٓ میں ہے۔ مشہور قراءت یوں ہے "وَجَاءَتْ سَکْرَۃُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ" ۱۲ منہ

ہٹایا۔

کَانَ فِیْ غُنَیْمَۃٍ لَّہٗ یَحُشُّ عَلَیْہَا۔ وہ بکریوں کے اپنے ایک چھوٹے گلّے (منڈے) میں تھا جس کے لئے گھانس کاٹا کرتا تھا (بعضوں نے کہا صحیح یَھُشُّ ہے یعنی لکڑی سے مارکر پتّے جھاڑتا تھا۔ جیسے قرآن میں ہے وَاَھُشُّ بِہَا عَلٰی غَنَمِیْ۔

رَاٰی رَجُلًا یَحْتَشُّ فِی الْحَرَمِ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو حرم کی سُوکھی گھانس کاٹ لے رہا تھا۔

جَاءَتِ ابْنَۃُ اَبِیْ ذَرٍّ عَلَیْہَا مِحَشُّ صُوْفٍ۔ حضرت ابوذرؓ کی بیٹی آئیں وہ ایک پُرانی کملی اوڑھے ہوئی تھیں (جس میں گھانس وغیرہ باندھتے ہیں)۔

اِنَّ ھٰذِہِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَۃٌ۔ دیکھو ان پاخانوں میں جن اور شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں (یہ حَشٌّ سے نکلا ہے جو اصل میں باغ کو کہتے ہیں، پھر پاخانے کو کہنے لگے، اس لئے کہ عرب لوگ اکثر باغوں میں پاخانہ پھرا کرتے تھے۔)

فَجَاءَتْ بِحَشِیْشَۃٍ۔ وہ حشیشہ لے کر آئی (حشیشہ وہ کھانا جو گیہوں سے پسکر بناتے ہیں اور اس میں گوشت یا کھجوریں ڈالتے ہیں)۔

حَشِیْشَۃٌ۔ بھنگ کو بھی کہتے ہیں۔

اِنَّہٗ دُفِنَ فِیْ حَشِّ کَوْکَبٍ۔ حضرت عثمانؓ حشِ کوکب میں دفن کئے گئے (یہ ایک باغ تھا مدینہ میں بقیع سے باہر، کوکب اُس باغ کے مالک کا نام تھا)

اَدْخَلُوْنِی الْحَشَّ فَوَضَعُوا السَّیْفَ عَلٰی ظَہْرِیْ۔ مجھ کو باغ میں لے گئے اور تلوار میری پیٹھ پر رکھی (حَشٌّ یا حُشٌّ کی جمع حِشَّانٌ اور حشوش اور حشون آتی ہے)۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَخْلٰی فِیْ حِشَّانٍ۔ آنحضرت صلعم نے باغوں میں پاخانہ پھرا۔

نَہٰی اَنْ تُؤْتَی النِّسَاءُ فِیْ مَحَاشِّہِنَّ۔ آپ نے عورتوں کے دبر میں جماع کرنے سے منع فرمایا (یہ جمع ہے مَحَشَّۃٌ کی یعنی دبر (کون)۔

مَحَاشُّ النِّسَاءِ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ۔ عورتوں کی کونین (دبر) تم پر حرام ہیں۔

نَہٰی عَنْ اِتْیَانِ النِّسَاءِ فِیْ حُشُوْشِہِنَّ۔ عورتوں کی گانڈوں میں آپ نے جماع کرنے سے منع فرمایا (اکثر اہلِ سنّت اور امامیہ کا یہی قول ہے۔ لیکن بعض صحابہ اور ائمہ سے اُس کی اباحت منقول ہے۔ اُن کی دلیل اللہ تعالٰے کا یہ قول ہے فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ یعنی اَیْنَ شِئْتُمْ۔ وہ کہتے ہیں یہ حدیثیں ضعیف ہیں، اس لئے نصِ قرآنی کا معارضہ نہیں کرسکتیں)۔

فَلَمَّا مَاتَ حَشَّ وَلَدُہَا فِیْ بَطْنِہَا۔ جب اس کا پہلا خاوند مرگیا تو بچہ سُوکھ کر پیٹ میں رہ گیا (یہ عورتوں نے حضرت عمرؓ سے کہا، جب ایک عورت کا خاوند مرگیا تھا، اس نے چار مہینے دس دن عدت کرکے دوسرے سے نکاح کرلیا اور ساڑھے چار مہینے میں بچہ جنی۔ آپ نے عورتوں کو بلاکر دریافت کیا، یہ کیا بات ہے؟)۔

عرب کے باشندے کہتے ہیں۔

اَحَشَّتِ الْمَرْاَۃُ فَہِیَ مُحِشٌّ۔ عورت کے پیٹ کا بچہ سُوکھ گیا۔

حُشٌّ کہتے ہیں اُس بچہ کو جو ماں کے پیٹ میں مرجائے۔

اِنَّ رَجُلًا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی تَبُوْکَ فَقَالَتْ لَہٗ اُمُّہٗ اَوْ اِمْرَاَتُہٗ کَیْفَ بِالْوَدِیِّ فَقَالَ اَلْغَزْوُ اَنْمٰی لِلْوَدِیِّ فَمَا مَاتَتْ مِنْہُ وَدِیَّۃٌ وَّلَا حَشَّتْ ایک شخص نے (آنحضرتؐ کے ساتھ) جنگِ تبوک میں جانا چاہا، اس کی ماں یا بیوی کہنے لگی، اب کھجور کے چھوٹے درختوں کی کون خبر لے گا اس نے جواب دیا، جہاد کرنے سے تو درخت اور زیادہ بڑھیں گے (آخر وہ شخص جہاد میں گیا، خدا کی قدرت دیکھو) ایک درخت بھی نہیں مرا نہ سُوکھا (سب تروتازہ رہے)۔

فَانْفَلَتَتِ الْبَقَرَۃُ مِنْ جَازِرِہَا بِحُشَاشَۃِ نَفْسِہَا گائے قصائی کے پاس سے اپنی بچی ہوئی جان لے کر بھاگ گئی

حُشَاشَۃٌ۔ وہ رمق یعنی تھوڑا سا حصہ جان کا جو کسی مریض اور زخمی میں باقی رہ جائے۔

حَشَّتْ یَدُہٗ۔ اس کا ہاتھ شل ہوگیا۔

اَیَصْلُحُ مَکَانُ الْحُشِّ اَنْ یُّتَّخَذَ مَسْجِدًا۔ کیا ...نے کی زمین کو مسجد بنا سکتے ہیں؟

لَبِئْسَ حَشَّاشُ نَارِ الْحَرْبِ اَنْتُمْ۔ تم آتشِ جنگ کے ...ایندھن ہو۔ کذا فی مجمع البحرین۔

...شَفٌ۔ خراب کھجور سوکھی ہوئی۔

حَشَفٌ۔ سوکھی روٹی۔

رَاٰی رَجُلًا عَلَّقَ قِنْوَ حَشَفٍ تَصَدَّقَ بِہٖ۔ ایک شخص کو دیکھا ...نے ایک خراب کھجور کا خوشہ خیرات کے طور پر (مسجد میں) لٹکا دیا، ...مسکین لوگ کھائیں، جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مسجد ہی میں رہتے تھے)

...ی الْحَشَفَةِ الدِّیَةُ۔ اگر کوئی سپاری (ذکر کا سرا جہاں تک ...ہی) کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہوگی۔

...ی اَرَاکَ مُتَحَشِّفًا۔ کیا سبب ہے میں دیکھتا ہوں تم پرانی ...ہو یا اونچی سمٹی ہوئی (ازار کو اچھی طرح لٹکاؤ)۔ انھوں نے کہا ...صاحب یعنی آنحضرتؐ ایسی ہی ازار پہنتے تھے۔ یہ سوال جواب ...بن سعید اور حضرت عثمان رضؓ میں ہوا)۔

...شَفَةٌ۔ مفرد ہے حَشَفٌ کا، یعنی ایک خراب کھجور۔

...عْتُ حَشْفَةً۔ میں نے ایک خفیف حرکت سنی۔

...شَفَةٌ۔ اُس چٹان کو بھی کہتے ہیں جو سمندر میں پانی سے اوپر ...ہو۔

...شَفًا وَّسُوْءَ کَیْلَةٍ۔ ایک تو خراب کھجور اوپر سے تول ...یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں "کڑوا کریلا اوپر سے نیم ...

...تَدَعُ اُمَّتِی السَّحُوْرَ وَلَوْ عَلٰی حَشَفَةٍ۔ میری اُمت سحری ...ے، کچھ نہ ملے تو ایک خراب کھجور ہی سہی۔

...۔ بہت پھیلنا، جمع ہونا، جمع کرنا۔

...شَکٌ۔ چھاتی میں بہت دودھ بھر جانا، زور سے کھینچنا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ قَبْلَ حَشْكِ النَّفْسِ۔ یا اللہ! میری ...زور سے کھینچے جانے سے پہلے مجھ کو بخش دے (یعنی موت سے پہلے)

حَشَّمَہٗ۔ شرمندہ کرنا، سخت سست سنانا۔

حَشِمَ۔ غصہ ہونا۔

حُشُوْمٌ۔ ڈھونڈھنا، منقبض ہونا، کھانا، موٹا ہونا۔

شَکَوْا اِلَیْہِ اِنَّ لَھُمْ عِیَالًا وَّحَشَمًا۔ انھوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی، اُن کے بال بچے نوکر چاکر ہیں۔

حَشَمٌ۔ اصل میں اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو اس کے لئے غصہ ہوں یا وہ ان کے لئے غصہ ہو مثلاً نوکر چاکر غلام خدمت گار ہمسایے وغیرہ۔ "خَدَمٌ" اس سے خاص ہے (یعنی نوکر چاکر لونڈی غلام)

اِنِّیْ لَاَحْتَشِمُ اَنْ لَّا اَدَعَ لَہٗ یَدًا۔ مجھ اس سے شرم آتی ہے کہ میں چور کے لئے ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں۔

اَحْتَشِمُ۔ یہ حِشْمَةٌ سے نکلا ہے۔ بمعنی حیا اور شرم دو لوگ کہتے ہیں۔

ھُوَ یَتَحَشَّمُ الْمَحَارِمَ۔ وہ شخص حرام کاموں کے کرنے میں شرم کرتا ہے (یعنی اُن سے بچتا ہے)۔

جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَہٗ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے متعلقین کو جمع کیا (یعنی بچوں اور خادموں اور غلاموں وغیرہ کو)۔

یَحْتَشِمُھُمْ وَیَحْتَشِمُوْنَہٗ۔ وہ ان کا لحاظ کرتا ہے اور وہ اُس کا لحاظ کرتے ہیں۔

حَشَنٌ۔ کثرتِ استعمال سے دودھ کا میل لگجانا۔

حِشْنَةٌ۔ کینہ اور عداوت۔

مِنْ حِشَانَةٍ۔ ایک بدبودار مشک سے (عرب لوگ کہتے ہیں):

حَشِنَ السِّقَاءُ یَحْشَنُ۔ جب مشک بدبودار ہو جائے۔ (ایک مدت تک نہ دھونے کی وجہ سے)۔

حُشَّانٌ۔ مدینہ کے محلّوں میں سے ایک محلہ کا نام تھا۔ قبورِ شہداء کے رستے پر۔

تَحَشَّنَ الرَّجُلُ۔ اُس نے کما یا۔

اِحْشَأَنَّ اِحْشِئْنَانًا۔ غصے ہوا۔

حَشْوٌ۔ بھرنا۔

حَشَا۔ اندر کے اعضاء (جیسے دل، جگر، شش وغیرہ)۔

ثُمَّ شَقَّا بَطْنِیْ وَاَخْرَجَا حُشْوَتِیْ۔ پھر ان دونوں فرشتوں نے میرا پیٹ چیرا اور آنتیں نکالیں (یا جو پیٹ کے اندر بُرے اخلاق اور خراب خواہشیں تھیں، جیسے مکر و فریب، حسد و بغض وغیرہ ان کو نکال ڈالا۔ نہایہ میں ہے کہ

حُشْوَۃٌ اور حِشْوَۃٌ بہ ضمہ اور کسرۂ حا آنتوں کو کہتے ہیں)

اِنَّ حُشْوَتَہٗ خَرَجَتْ۔ آپ کے اندر کی چیزیں نکل گئیں۔

مَحَاشِی النِّسَاءِ حَرَامٌ۔ عورتوں کے دُبر حرام ہیں (یہ جمع ہے مِحْشَاۃٌ کی مِحْشَاۃٌ کہتے ہیں پیٹ کے سب سے نیچے کے مقام کو، جہاں کھانا رہتا ہے اس سے دُبر مراد لیا۔ بعضوں نے کہا یہ مِحْشَی کی جمع ہے۔ یعنی وہ کپڑا جو عورتیں اپنی سُرین یا پستان پر اس کو بڑا کرنے کے لئے باندھتی ہیں۔ یہ بھی کنایہ ہے دُبر سے)۔

فَاِنْ رَاَتْ شَیْئًا اِحْتَشَتْ۔ اگر مستحاضہ عورت کچھ خون وغیرہ دیکھے تو اپنی شرم گاہ میں کوئی چیز جیسے روئی وغیرہ رکھ لے (تاکہ خون باہر نہ بہے، اور کپڑے خراب نہ ہوں)۔

حُشْوٌ۔ روئی کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اندر بھری جاتی ہے۔

مَنْ یَّعْذِرُنِیْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الضَّیَاطِرَۃِ یَتَخَلَّفُ اَحَدُهُمْ یَتَقَلَّبُ عَلٰی حَشَایَاہُ۔ میرے سامنے ان موٹے موٹے چوتڑ والوں کا کون عذر بیان کرتا ہے، یہ لوگ (جہاد سے) پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اپنے بستروں پر لوٹتے رہتے ہیں۔

حَشَایَا جمع ہے حَشِیَّۃٌ کی بمعنی فرش۔

لَیْسَ اَخُو الْحَرْبِ مَنْ یَّضَعُ خُوْرَ الْحَشَایَا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَشِمَالِہٖ۔ وہ شخص جنگی (سپاہی) نہیں ہے جو نرم نرم بچھونے (اور تکیے) داہنے بائیں طرف رکھے (اس سے جنگ کی تکلیفیں کیسے سہی جائیں گی)۔

فَاُحْرِقَ فَحُشِیَ بِہٖ جُرْحُہٗ۔ بوریا جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

وَاحْشِ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ بِصَلٰوۃِ اللَّیْلِ۔ فجر کی دونوں (سنتوں) کو رات کی نماز میں گھسیڑ دے (یعنی تہجد رات کے اخیر میں ادا کر، اس طرح کہ تہجد سے فارغ ہوتے ہی صبح صادق ہو جائے اور تو فجر کی سنتیں پڑھ لے)۔

اَلْحَائِضُ تَحْتَشِیْ بِالْکُرْسُفِ۔ حائضہ عورت شرمگاہ میں پھاہا رکھے۔

حَشَیٰ۔ پیٹ کے اندر کی چیزیں۔ سانس پھول جانا۔ مشک میں اندر کی طرف دودھ کی تہہ جم جانا، کنارہ، کونا۔

خُذْ مِنْ حَوَاشِیْ اَمْوَالِهِمْ۔ زکوٰۃ میں ان کے چھوٹے چھوٹے جانور لے (یہ جمع ہے حَاشِیَۃٌ کی۔ یعنی کنارہ۔ اور مطلب یہ ہے کہ عمدہ عمدہ جانور زکوٰۃ میں نہ لے، جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)

اِتَّقِ کَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ۔ ان کے عمدہ مالوں سے بچا رہ۔

کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَاشِیَۃِ الْمَقَامِ۔ آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے کنارے میں نماز پڑھتے (یعنی طواف کا دوگانہ وہاں ادا کرتے)۔

لَوْ کُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَۃِ لَنَزَلْتُ مِنَ الْکَلَاِ ... اگر میں جنگل والوں میں سے ہوتا تو گھانس کے کنارے پر رہتا۔

مَالِیْ اَرَاکِ حَشْیَاءَ رَابِیَۃً۔ مجھ کو کیا ہوا میں تجھ کو دیکھتا ہوں۔ تیری سانس پھول رہی ہے، دم چڑھ رہا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَشٍ وَّحَشْیَانٌ یا اِمْرَاَۃٌ حَشْیَۃٌ وَّ... جس کا دوڑنے سے دم چڑھنے لگے یا غصے میں باتیں کرنے میں پھول جائے۔

وَلَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا۔ وہاں کے مومن کو بھی اس کو ایذا دینے سے پرہیز نہ کرے۔

حَاشَا لَہٗ مِنَ الْوَصْمِ۔ وہ عیب سے پاک ہے۔

حَاشَا اور حَشٰی اور حَاشَ سب کے ایک معنی ہیں پاک ہے۔

حَاشَا لِلّٰہِ۔ معاذ اللہ۔

حَاشَا۔ استثناء کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے

قَامَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدًا یا حَاشَا زَیْدٍ۔ لوگ کھڑے...

ہونے زید کے سوا۔

أُسَامَةُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَا مَاشَا فَاطِمَةَ۔ یعنی اُسامہ بن زید سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے، بجز فاطمہ کے۔

لَا أَدْرِيْ أَيَّ الْحَشَا أَخَذَ۔ میں نہیں جانتا وہ کس جانب گیا۔

بابُ الحاء مع الصاد

حَصْبٌ۔ کنکر مارنا، چیچک نکلنا۔

إِنَّهُ أَمَرَ بِتَحْصِيْبِ الْمَسْجِدِ۔ آنحضرتؐ نے مسجد میں کنکریاں بچھانے کا حکم دیا (کیونکہ کنکریوں کی وجہ سے کیچڑ نہیں ہونے پاتی۔ نمازیوں کے کپڑے اور بدن تھوک وغیرہ سے آلودہ نہیں ہوتے۔ یہ اُس زمانہ میں تھا جب مسجد کا صحن کچا ہوتا تھا)۔

حَصَّبَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ هُوَ أَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ۔ مسجد میں کنکریاں بچھوائیں اور فرمایا ”ان کی وجہ سے بلغم وغیرہ (جو لوگ تھوکتے ہیں) اچھی طرح چھپ جاتا ہے“ (لوگ تھوک کر کنکریوں میں دبا دیتے ہیں) (دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دبا دے۔ کنکریوں میں چھپا دے)

نَهٰى عَنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں کنکریوں کو چھونے سے آپ نے منع فرمایا (اس وقت لوگ کنکریوں پر نماز پڑھتے کوئی فرش وغیرہ نہ ہوتا تو سجدہ کرتے وقت ہاتھ سے کنکریوں کو برابر کرتے تاکہ پیشانی اور ناک میں وہ چبھیں نہیں۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ یہ ایک فعل عبث ہے نماز میں۔ نہایہ میں ہے اگر دو بار ایسا کرے تو نماز باطل ہو جائے گی)۔

إِنْ كَانَ لَا بُدَّ مِنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فَوَاحِدَةً۔ اگر ان کا برابر کرنا ایسا ہی ضروری ہو، جس کے بغیر چارہ نہ ہو تو ایک بار کر سکتا ہے۔

فَأَخْرَجَ مِنْ حَصْبَائِهِ فَإِذَا يَاقُوْتٌ أَحْمَرُ وَأَخْضَرُ۔ نہر کوثر کی تہہ سے کنکریاں وغیرہ نکالیں، دیکھا وہ سرخ یاقوت اور سبز یاقوت تھیں (سبحان اللہ اس کے پاس نہ الماس کی کمی ہے نہ یاقوت کی، نہ پکھراج کی، نہ نیلم کی، نہ زمرد کی، اگر چاہے تو سب پتھروں کو دم بھر میں الماس اور یاقوت کر دے)۔

يَا لَخُزَيْمَةَ حَصِّبُوْا۔ اے خزیمہ کے لوگو محصّب میں ٹھہرو (محصّب ایک کنکریلا مقام ہے مکہ اور منٰی کے درمیان۔ منٰی سے لوٹتے وقت وہاں اترنا اور ٹھہرنا مستحب ہے۔ اس کو ابطح بھی کہتے ہیں)۔

لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَيْءٍ[1]۔ محصّب میں اترنا کچھ ضروری نہیں یا محصّب میں سونا (کیونکہ آنحضرتؐ ایک ساعت کے لئے وہاں اترے تھے، مگر لوگوں کے لئے اس کو سنت نہیں کیا۔ جس کا جی چاہے وہاں اترے اور جس کا جی نہ چاہے نہ اترے۔ حضرت عائشہ رض کا مطلب یہ ہے کہ محصّب میں اترنا کوئی حج کا رکن نہیں ہے)۔

مُحَصَّبٌ۔ اس مقام کو بھی کہتے ہیں، جہاں پر منٰی میں کنکریاں مارتے ہیں۔ اسی طرح ”حصاب“ بھی۔

رَأٰى رَجُلَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَحَصَبَهُمَا (حضرت عبد اللہ بن عمر رض نے) دو آدمیوں کو دیکھا کہ باتیں کر رہے ہیں اور امام خطبہ پڑھ رہا ہے، تو ان پر کنکریاں ماریں (ان کو خاموش کرنے کے لئے)۔

إِنَّهُمْ تَحَاصَبُوْا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى مَا أُبْصِرَ أَدِيْمُ السَّمَاءِ۔ لوگوں نے مسجد میں ایک دوسرے پر کنکریاں پھینکیں، یہاں تک کہ آسمان نہیں دکھائی دیتا تھا (اتنی گرد اڑی)۔

أَصَابَكُمْ حَاصِبٌ (حضرت علی رض نے خارجیوں سے فرمایا) تم پر اللہ تعالٰے کی طرف سے عذاب آیا (تم بچنے والے نہیں)

أَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فِيْ مُجَدَّرِيْنَ وَمُحَصَّبِيْنَ۔ ہم عبد اللہ کے پاس آئے، ہم میں سے کچھ لوگوں کو چیچک اور سیتلا نکل آئی تھی۔

حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ۔ جب محصّب میں اترنے کی رات آئی۔

حَصِّبُوا الْبَابَ۔ دروازے پر کنکریاں ماریں (اس خیال سے

[1] یہ حضرت عائشہ رض کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

کرشاید آنحضرتؐ تراویح کے لئے نکلنا بھول گئے)

فَاَهْوَىٰ اِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ. کنکریوں کی طرف جھکے اُن کو کنکریاں مارنے کو۔

اُحْصُبْ وُجُوْهَهَا۔ اُن کے منہ پر کنکریاں مارو۔

وَلَمْ نَزِدْ شَيْئًا اَنْ مَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ۔ ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ اپنے ہاتھ کنکریوں سے صاف کرلئے (نہ وضو کیا نہ پانی سے ہاتھ دھوئے۔ حالانکہ ہم نے گوشت روٹی کھایا تھا)۔

حَاصِبٌ۔ آندھی۔

حَصَبٌ۔ ایندھن

فَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ۔ آپ نے محصب میں ایک نیند لی (محصب سے وہی مقام مراد ہے جو منا اور مکہ کے راستہ میں ملتا ہے۔ آنحضرتؐ نے مغرب اور عشاء وہیں پڑھی۔ اس کے بعد ذرا دیر سو رہے۔ مجمع البحرین میں ہے۔ لیلۃ الحصبہ ایام تشریق کے بعد ہوتی ہے تو یوم الحصب چودھواں دن ذی الحجہ کا ہے اور اس پر دلیل لی حضرت علیؓ کے قول سے کہ جب تمتع کرنے والے کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ منا کے دنوں میں روزہ رکھے، اگر یہ نہ ہو سکے تو یوم الحصبہ کی صبح کو اور دو دن اس کے بعد روزہ رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَصِبَ فُلَانٌ يَا حَصِبَ جِلْدُهٗ۔ جب اس کے چیچک نکل آئے۔

حَصْحَصَةٌ۔ کھلنا، ظاہر ہونا، قرار پکڑنا، ثابت ہونا، ہلانا جانے کے لئے۔

لَاَنْ اُحَصْحِصَ فِيْ يَدِيْ جَمْرَتَيْنِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُحَصْحِصَ كَعْبَتَيْنِ (حضرت علیؓ نے کہا) اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگارے ہلاؤں تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا اس سے کہ چوسر کے پانسے ہلاؤں (چوسر کھیلوں)، چوسر کھیلنا حرام ہے اس کو اکثر صحابہؓ نے مکروہ رکھا ہے۔ مگر عبداللہ بن مغفلؓ اپنی بیوی کے ساتھ چوسر کھیلا کرتے بغیر شرط کے اور سعید بن مسیب نے بھی اس کی اجازت دی جب شرط نہ ہو۔ میں کہتا ہوں شطرنج کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر بغیر شرط کے کھیلی جائے محض تفریح طبع کے لئے، تو اس میں اختلاف ہے۔ لیکن شرط لگا کر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر یا شطرنج میں ایسا مصروف رہے کہ نماز کا وقت مکروہ یا قضا ہو جائے یا جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو ایسی چوسر یا شطرنج سب کے نزدیک ایک شیطانی کام اور حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر کے مہرے مورت ہوں، تب بھی اُن کا رکھنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ مجسم مورتیں ہیں جن کی حرمت میں کسی کو اختلاف نہیں۔ صرف بچیوں کی گڑیاں مورتوں کی تعریف میں نہیں آتیں۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ گڑیاں کھیلا کرتی تھیں اور آنحضرتؐ نے دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔ اسی طرح گانا بجانا تفریح طبع کے لئے مختلف فیہ ہے۔ اور عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں بقول راجح جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ گانے والی جوان اجنبی عورت یا مرد خوبصورت نہ ہو، ورنہ بالاتفاق حرام ہے۔ البتہ اپنی لونڈی یا بیوی یا کوئی محرم عورت گائے بجائے تو اس کا سننا بعض صحابہ سے منقول ہے اور اکثر نے اس کو بھی ناجائز رکھا ہے اور امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اور احناف نے ہر قسم کے مزامیر بجز دف کے حرام رکھا ہے اور ایک جماعت محدثین نے دوسرے مزامیر کو بھی دف پر قیاس کیا ہے اور مباح قرار دیا ہے)۔

اِنَّهٗ اُتِيَ بِعِنِّيْنٍ فَاَدْخَلَ مَعَهٗ جَارِيَةً فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ لَهٗ مَا صَنَعْتَ قَالَ فَعَلْتُ حَتّٰى حَصْحَصَ فِيْهَا فَسَاَلَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا فَقَالَ خَلِّ سَبِيْلَهَا يَا مُحَصْحِصُ۔ سمرہ بن جندبؓ (جو معاویہ کی طرف سے حاکم تھے) ان کے پاس ایک نامرد شخص لایا گیا جو اپنی بیوی سے صحبت نہیں کر سکتا تھا، انھوں نے معاویہ کو لکھا کہ اس کے بارے میں کیا کیا جائے؟ انھوں نے جواب میں لکھا کہ اس کے لئے بیت المال کے پیسے سے ایک لونڈی خرید دو اور اس سے آزمائش کرو۔ سمرہ نے معاویہ کے حکم کے موافق ایک لونڈی کو اس کے ساتھ سلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص سے پوچھا کہ تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا، میں نے خوب ہلایا یہاں تک

تم گیا (یعنی ذکر کو فرج میں خوب حرکت دی یہاں تک کہ انزال ہو گیا) پھر انہوں نے لونڈی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی، اس نے کچھ نہیں کیا آخر سمرہ نے اس شخص سے کہا چل ہانے والے اپنی جورو کو آزاد کر (میاں اور بیوی میں جدائی کرا دی)۔

حَصْدًا یا حَصَادًا یا حِصَادًا۔ کاٹنا۔ مرجانا۔ خوب بٹ جانا۔

اَحْصَدَ الزَّرْعُ۔ کھیت کاٹنے کا وقت آن پہنچا۔

اِسْتَحْصَدَ۔ غصہ ہوا۔ اور بمعنی اَحْصَدَ ہے۔

نَہٰی عَنْ حِصَادِ اللَّیْلِ۔ رات کو کھیت یا میوہ کاٹنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں یہ نیت ہوتی ہے کہ محتاج لوگ اُس وقت نہیں آئیں گے۔ بعضوں نے کہا رات کو ڈر ہوتا ہے کہیں کوئی زہریلا جانور ایذا نہ پہنچائے)۔

فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوْھُمْ حَصْدًا۔ جب کل صبح اُن سے اس لیے ملو کہ ان کو کاٹ کر تمام کر دو (خوب قتل کرو)۔

وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ عَلٰی مَنَاخِرِھِمْ فِی النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ۔ بھلا لوگوں کو ناکوں کے بل دوزخ میں کونسی باتیں ڈالیں گی، یہی ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں (جن میں کفر و شرک، جھوٹ و بہتان اور غیبت ہو)۔

حَتّٰی نَسْتَحْصِدَ یا تُسْتَحْصَدَ۔ یہاں تک کہ ایک بارگی کٹ جائے، جیسے سوکھا ہوا کھیت۔ یا ایکبارگی کاٹنے کے لائق ہو جائے اور جڑ سے نکال لیا جائے۔

یَاْکُلُوْنَ حَصِیْدَھَا۔ اس کا کٹا ہوا کھاتے ہیں۔

حَصِیْدًا بمعنی مَحْصُوْدٌ ہے۔

حَصْرٌ۔ تنگی کرنا۔ روکنا۔ گھیر لینا۔

حَصَرٌ۔ دل تنگ ہونا۔ بخیلی کرنا۔ پڑھتے پڑھتے رک جانا۔ نہ کر سکنا۔ عورت سے صحبت نہ کر سکنا۔

اَلْمُحْصَرُ بِمَرَضٍ لَا یَحِلُّ حَتّٰی یَطُوْفَ۔ جو شخص حج سے بیماری کی وجہ سے روک دیا جائے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک طواف نہ کر لے۔

اِحْتِبَاسٌ۔ کہتے ہیں روکنے اور قید کرنے کو۔

فَلَمَّا رَاَتْ عَلِیًّا جَالِسًا اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَصِرَتْ وَبَکَتْ۔ جب حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ آنحضرتؐ کے بازو بیٹھے ہیں (ان کو معلوم ہوا کہ میرا نکاح ان سے ہوتا ہے) تو وہ دم بخود رہ گئیں اور رو دیں (ان کو اس وجہ سے رنج ہوا کہ حضرت علیؓ کے پاس دنیا کا مال و اسباب نہ تھا۔ ایک مفلس شخص سے میں بیاہی گئی)۔

فَرَفَعَتِ الرِّیْحُ ثَوْبَہٗ فَاِذَا ھُوَ حَصُوْرٌ (آنحضرتؐ کی لونڈی ماریہ کو لوگ ایک قبطی سے متہم کرتے تھے، آپ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اس قبطی کو قتل کر دیں) اتفاق سے ہوا چلی اُس کا کپڑا اُٹھ گیا، دیکھا تو وہ حصور ہے (حصور اس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو یا اس کو عورتوں کی طرف رغبت ہی نہ ہو۔ اس حدیث میں حصور سے مجبوب مراد ہے یعنی ذکر کٹا۔ اس قبطی کے ذکر اور خصیے سب کٹے ہوئے تھے محض ہیجڑا تھا اس وجہ سے حضرت علیؓ نے اُس کو چھوڑ دیا معلوم ہوا اشریر لوگ ناحق اُس بیچارے پر اتہام لگاتے تھے کہ وہ ماریہ سے ملوث ہے)۔

اَفْضَلُ الْجِھَادِ وَاَجْمَلُہٗ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ثُمَّ لُزُوْمُ الْحُصُرِ۔ عورتوں کے لئے بہتر اور عمدہ جہاد حج مبرور ہے (جس میں کوئی خطا یا لغزش نہ ہو، جس کے بعد پھر آدمی گناہوں سے باز رہے) اس کے بعد بوریوں پر جمے رہنا (اپنے گھروں میں پڑے رہنا، اللہ کی یاد کرنا)۔

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَی الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِیْرِ۔ فتنے گمراہی کی باتیں دلوں کو ایسا گھیر لیتی ہیں جیسے بوریا گھیر لیتا ہے (بعضوں نے کہا "حصیر" سے یہاں وہ رگ مراد ہے جو پہلو سے پیٹ تک جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا حصیر ایک نقشی نہایت خوبصورت کپڑا ہے جب اُس کو پھیلاؤ تو دل میں کھب جاتا ہے، فتنوں کو اس سے مشابہت دی، وہ بھی دلوں میں کھب جاتے ہیں۔

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَخْلَقَ لِلْمُلْکِ مِنْ مُعَاوِیَۃَ کَانَ النَّاسُ یَرِدُوْنَ مِنْہُ اَرْجَاءَ وَادٍ رَحْبٍ لَیْسَ مِثْلَ

اَلْحَصِرِ الْعَقِصِ۔ (عبد اللہ بن عباسؓ نے کہا) میں نے معاویہ سے بڑھ کر بادشاہت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا۔ لوگ جب ان کے پاس آتے تو گویا ایک کشادہ وسیع میدان کے کناروں پر آتے (ان کا دل کشادہ اور بڑے دینے والے آدمی تھے) وہ اس بخیل بدخلق کی طرح نہ تھے (یہ عبد اللہ بن زبیر کی طرف اشارہ کیا)۔

وَقَدْ حَلَّ سُفْرَةً مُعَلَّقَةً فِي مُؤَخَّرَةِ الْحِصَارِ۔ ایک دستر خوان کو کھولا جو حصار کے اخیر میں لٹک رہا تھا (حصار ایک قسم کا تکیہ یا گدہ جس کے دونوں کنارے اونچے کرکے اونٹ پر ڈال دیتے ہیں پھر اس پر سوار ہوتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَصَرْتُ الْبَعِيْرَ۔ میں نے اونٹ پر حصار رکھا۔

حِصَارٌ۔ بالکسر پناہ کو کہتے ہیں جس کی آڑ میں دشمن سے حفاظت ہو)

وَفِي يَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ۔ آنحضرتؐ کے ہاتھ میں مخصرہ تھا (مخصرہ کوڑا یا لکڑی جس کو آدمی ہاتھ میں رکھتے ہیں)۔

خَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ۔ میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے نکلا۔

حَاصَرْتُ الْعَدُوَّ۔ میں نے دشمن کو گھیر لیا۔

حَصِيْرٌ۔ قید خانہ کو بھی کہتے ہیں۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ کے نزدیک اگر بیماری حج کرنے سے روک دے تو اس کو اِحْصَارٌ کہیں گے۔ اگر دشمن وغیرہ روک دے تو اس کو صَدٌّ کہیں گے)۔

هَلَكَ الْمَحَاصِيْرُ وَنَجَى الْمُقَرَّبُوْنَ۔ محاصیر تباہ ہوئے میں نے پوچھا محاصیر کیا؟ فرمایا جلدی کرنے والے لوگ۔

حَصٌّ۔

مونڈ ڈالنا، دور کرنا، حصہ ملنا۔

مُحَاصَّةٌ۔ حصہ رسد تقسیم کرنا۔

فَجَاءَتْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ ایک برس ایسا آیا جو سب کچھ لے گیا (یعنی قحط کا سال جو سب مال ختم کر گیا)۔

اِنَّ ابْنَتِيْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا وَاَمَرُوْنِيْ اَنْ اُرَجِّلَهَا بِالْخَمْرِ فَقَالَ اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَاَلْقَى اللّٰهُ فِيْ رَأْسِهَا الْحَاصَّةَ۔ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہا میری بیٹی کے بال گر گئے ہیں لوگ کہتے ہیں شراب لگا کر اس کے سر میں کنگی کر انھوں نے کہا، اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ اس پر بالخورہ کی بیماری بھیجے گا (جس سے بالکل بال گر کر پھر پیدا ہی نہ ہوں گے)۔

اَفْلَتَ وَانْحَصَّ الذَّنَبُ (ہوا یہ کہ معاویہ نے غسان کے ایک شخص کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا اور اس کے جان کی تین دیتیں (اس کے وارثوں کے لئے) ٹھیرا دیں (یعنی یہ کہا کہ اگر تو مارا گیا تو تین گنی دیت ہم دیں گے) اس سے یہ کہا کہ تو وہاں پہنچے تو شاہ روم کے سامنے اذان دیدیجیو! اس نے ایسا ہی کیا۔ روم کے سرداروں نے اس کو مار ڈالنا چاہا لیکن شاہ روم نے منع کیا اور کہا معاویہ کا مطلب یہ ہے کہ میں دغا کرکے اس کو مار ڈالوں (کیونکہ ایلچی کا مارنا بڑی دغابازی ہے) تو وہ اس کے بدلے جتنے لوگ ہم میں سے امن لے کر اس کے ملک میں گئے ہیں ان کو مار ڈالے خیر وہ شخص لوٹ کر (مع الخیر) معاویہؓ کے پاس آیا، معاویہؓ نے جب اس کو دیکھا تو کہنے لگے) تو بچ کر نکل بھاگا مگر دم کٹ گئی (اس نے کہا ہرگز نہیں دم بالوں میں موجود ہے۔ یہ ایک مثل ہے عرب لوگ کہتے ہیں)

اَفْلَتَ وَانْحَصَّ الذَّنَبُ (جب کوئی آدمی ہلاکت کے موقع پر پہنچکر پھر بچ نکلتا ہے) بچ کر نکل بھاگا، مگر دم کٹ گئی۔

لَا يَنْحَصُّ شَعِيْرَةٌ۔ ایک جو بھی کم نہ ہوگا۔

ثُمَّ يَقْطَعُهَا اَحْصَاءً۔ یہ تحریف ہے، صحیح اَعْضَاءً۔

اِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ الْاَذَانَ اَدْبَرَ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔ شیطان جب اذان سنتا ہے تو پیٹھ موڑ کر دم ہلاتا ہوا کان کھڑے کرکے بھاگتا ہے، یا زور سے بھاگتا ہے یا پادتا ہوا بھاگتا ہے اپنے ظاہر پر محمول ہے۔ کیونکہ شیطان ایک جسم ہے اس کے دم کان وغیرہ سب ہوں گے اور پادتا بھی ہوگا۔ اب جس احمق نے شیطان کے وجود کا انکار کیا ہے وہ اس حدیث کا کیا جواب دیتا ہے؟

وَلَا تُحَاصِّنَا بِذُنُوْبِنَا۔ ہمارے گناہوں کے موافق عذاب کا ایک حصہ ہمارے لئے مت ٹھہرا بلکہ اپنے فضل و کرم

معاف فرادے)۔

حُصٌّ۔ زعفران یا ورس یا موتی۔

یَوْمٌ اَحَصُّ۔ صاف دن (جس میں ابر وغیرہ نہ ہو)۔

حَصَافَۃٌ۔ دُور کرنا، پختہ عقل ہونا۔ (جیسے حَصَافَۃٌ ہے)۔

اَحْصَفَ۔ جلدی سے گزر گیا ایک کام کو مضبوط کیا۔

لَا یُمْضِیْ اَمْرَ اللّٰہِ اِلَّا بَعِیْدُ الْغِرَّۃِ حَصِیْفُ الْعُقْدَۃِ (حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہؓ کو لکھا) اللہ کا وہ حکم چلائے جو غافل نہ ہو اور پختہ عقل پختہ تدبیر والا ہو۔

حَصَفٌ۔ کھجلی، خارش۔

حَصْلٌ۔ غلہ کو کھلیان میں اکٹھا کرنا۔

حَصَلٌ۔ نولوں میں پتھری پڑنا، مٹی یا کنکر کھانا۔

حُصُوْلٌ یا مَحْصُوْلٌ۔ حاصل ہونا، ثابت ہونا، ٹھہرنا، رہ جانا، الگ ہونا، جوڑنا، محفوظ کرنا۔

بِذَھَبَۃٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِھَا۔ کچھ سونا جو ابھی مٹی میں سے صاف نہیں کیا گیا تھا۔

تَحْصِیْلٌ۔ حاصل کرنا، پوست میں سے مغز نکالنا یا بالی میں سے گیہوں نکالنا۔

حَوْصَلَۃٌ۔ پرندے کا پوٹا جس میں کھانا بھر لیتا ہے۔

حَیْصَلٌ۔ بیگن، بادنجان۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْحَوَاصِلِ الَّتِیْ تُصَادُ بِبِلَادِ الشِّرْکِ میں نے پوچھا حواصل کا کیا حکم ہے؟ جس کا شکار مشرکوں کے ملک میں کیا جاتا ہے۔

حَوَاصِلُ۔ ایک مشہور پرندہ ہے۔ اس کا پوٹا بڑا ہوتا ہے یہ ملک مصر میں بہت ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید رنگ دوسرے سیاہ رنگ لیکن سیاہ رنگ بدبودار ہوتا ہے۔

حَاصِلٌ اور مَحْصُوْلٌ دونوں کے ایک معنی ہیں۔ یعنی خلاصہ اور اصل مطلب (بعضوں نے کہا حاصل یہ ہے کہ اجمال کے تفصیل کرے اور محصول اس کا عکس یعنی تفصیل کے بعد اجمال)۔

مَحْصُوْلٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جو حاکم اموال تجارت یا زراعت پر مقرر کرتا ہے، یعنی لگان اور ٹیکس کو جیسے حَصِیْلَۃٌ۔

حِصْلِبٌ۔ مٹی۔

وَحِصْلِبُھَا الصُّوَارُ۔ بہشت کی مٹی مشک ہوگی۔

حُصْنٌ۔ عورت کا پاک دامن ہونا، شوہر والی ہونا، حاملہ ہونا۔

حَصَانَۃٌ۔ روکنا۔

حَصِیْنٌ۔ محفوظ، روکا گیا۔

اَحْصَنَ۔ نکاح کرلیا (اسی سے ہے)۔

مُحْصِنٌ اور مُحْصِنَۃٌ۔ یعنی جس مرد یا عورت کا نکاح ہو چکا ہے۔

حِصَانٌ۔ نر گھوڑا یا عمدہ گھوڑا (نہایہ میں ہے کہ شرعاً اِحْصَانٌ یہ ہے کہ آدمی مسلمان، پاک دامن، آزاد ہو نکاح کر چکا ہو۔)

مُحْصِنٌ اور مُحْصَنٌ مرد کو کہیں گے۔

مُحْصِنَۃٌ اور مُحْصَنَۃٌ عورت کو کہیں گے۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ (یہ حضرت حسانؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا) پاک دامن سنجیدہ اُن پر کوئی عیب نہیں لگایا جاتا۔

تَحَصَّنَ فِیْ مِحْصَنٍ۔ ایک محل یا قلعہ میں اس نے پناہ لی

لَمْ تُحْصَنْ یا لَمْ تُحْصِنْ۔ ابھی وہ محصنہ نہیں ہوئی،

حِصَانٌ مَّرْبُوْطٌ۔ ایک نر گھوڑا بندھا ہوا تھا۔

اَلْحِصْنُ الْحَصِیْنُ۔ مضبوط اور مستحکم قلعہ۔ اور مشہور کتاب ہے جزری محدث کی، جس میں آنحضرتؐ کی دعائیں جمع ہیں۔

اَسْاَلُکَ بِدِرْعِکَ الْحَصِیْنَۃِ۔ میں تیری مضبوط زرہ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ۔ یا اللہ! میری شرم گاہ کو بچائے رکھ (حرام کاری اور بدکاری سے)

حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوۃِ۔ اپنے مالوں کو زکوٰۃ دے کر بچائے رکھو (تلف ہونے اور ضائع ہو جانے سے)

حَصُوْرٌ۔ روکنا۔

حَصِیَتِ الْاَرْضُ۔ زمین میں کنکریاں بہت ہو گئیں۔

حَصْیٌ۔ کنکریاں مارنا۔

اِحْصَاءٌ۔ گننا، یاد کرنا، سمجھنا۔

مُحْصِی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ کیونکہ اُس نے ہر شے کو اپنے علم میں محفوظ کر لیا ہے اور ہر ایک کا شمار وہ جانتا ہے چھوٹی ہو یا بڑی

مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اِن ناموں کو یاد کر لے یا اُن پر ایمان رکھے یا اللہ کی کتاب اور احادیث میں سے اُن کو نکالے، وہ بہشت میں جائے گا (بعضوں نے کہا اَحْصَا سے یہ مطلب ہے کہ ان ناموں کا تصور رکھے۔ مثلاً اللہ سمیع ہے یعنی سب کچھ سنتا ہے تو اس کا اَحْصَا یہ ہے کہ کوئی بات کفر یا گناہ کی منہ سے نہ نکالے۔ اسی طرح بصیر ہے یعنی سب کچھ دیکھتا ہے، اس کا اَحْصَا یہ ہے کہ کوئی کام خلافِ شرع اور فسق و فجور کا نہ کرے)۔

لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَیْكَ۔ میں تیری تعریف کا حوصلہ نہیں رکھتا یا تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا۔

اَكُلَّ الْقُرْاٰنِ اَحْصَیْتَ۔ کیا سارا قرآن تجھ کو یاد ہے۔

اَحْصِیهَا حَتّٰی نَرْجِعَ۔ جب تک ہم لوٹیں اس کی حفاظت

اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ۔ سیدھی روش رکھو حق پر قائم رہو اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے کہ پوری پوری سیدھی روش رکھو (بلکہ کچھ نہ کچھ قصور تم سے ضرور رہ جائے گا) اور یہ جان لو کہ تمہارے نیک کاموں میں نماز سب سے بہتر ہے (تو نماز کا ضرور خیال رکھو، اس کو وقت پر آداب اور شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ بعضوں نے کہا لَنْ تُحْصُوْا کا مطلب یہ ہے کہ تم اس استقامت کا ثواب شمار نہ کر سکو گے، اتنا بے حساب ثواب ہے)۔

اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِیهَا۔ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے جن کو میں محفوظ رکھتا ہوں (تمہارے نامۂ اعمال میں لکھواتا جاتا ہوں) تاکہ ان کا پورا پورا بدلہ تم کو ملے)۔

مَا اُحْصِی مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ میں شمار نہیں کر سکتا جتنے بار میں نے آنحضرت صلعم سے یہ سنا (یعنی بہت بار سنا)۔

مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ فَاَحْصَاهُ۔ جو شخص خانۂ کعبہ کا اچھی طرح آداب اور سنن کے ساتھ طواف کرے اور سات پھیرے کرے یا سات ان پے درپے کرے۔

لَا تُحْصِی فَیُحْصِی۔ تو روپیہ پیسہ مت جوڑ رکھ، ایسا کرے گا تو اللہ بھی جوڑ رکھے گا (تجھ کو بے حساب نہ دے گا) یا روپیہ پیسہ گن گن کر فقیر کو نہ دے، یونہی بے شمار خیرات کرتا جا۔ اگر ایسا کرے گا تو اللہ بھی تجھ کو گن گن کر تھوڑا تھوڑا دے گا یا آخرت میں گن گن کر تیرے اعمال حساب لے گا۔

بَیْعُ الْحَصَاةِ۔ وہ بیع یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں یہ ٹھہرے کہ جب ایک فریق دوسرے کی طرف کنکری اٹھا کر پھینکے تو بیع لازم ہوگئی۔ بعضوں نے کہا یہ ہے کہ آدمی بکریوں کے گلہ پر کنکر مارے جس بکری کے کنکر لگے وہی بک گئی۔

اَحْصِهِمْ عَدَدًا۔ اُن کو گن گن کر ہلاک کر (یعنی ان سب کو تباہ کر)۔

لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ۔ اگر گننے والا اس کو گنا چاہے تو گن لے۔

اَحْصُوْا لِیْ كَمْ یَلْفِظُ الْاِسْلَامَ۔ گنو تو کتنے لوگ ان میں اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں (یعنی مسلمان ہیں)۔

فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ۔ آپ نے اُس پر سات کنکر ماریں۔

یُكَبِّرُ بِكُلِّ حَصَاةٍ۔ ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہے۔

هَلْ یَكُبُّ النَّاسَ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ فِی النَّارِ اِلَّا حَصَا اَلْسِنَتِهِمْ۔ آدمیوں کو اوندھا دوزخ میں کوئی نہ گرائے گی۔ بس اُن کی زبانوں کی تیزیاں۔ (مشہور روایت حصائد ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

حَدِیْثًا لَمْ تُحْصِهِ۔ جس بات کو تو بخوبی نہیں جانتا

حَصٰی ۔ عقل کو بھی کہتے ہیں۔

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلعم مَالَا اُحْصِیْ ۔ میں نے آنحضرتؐ کو یہ اتنے بار کرتے دیکھا، جن کو شمار نہیں کر سکتا۔

اَحْصُوْا شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ ۔ (یعنی شوال کے) شعبان کے دن یاد رکھو، گنتے جاؤ؛ رمضان (کی آمد) معلوم کرنے کے لئے۔

وَكَیْفَ لَا نُحْصِیْهَا ۔ ہم کیونکر اُن کا شمار نہیں کر سکتے (یعنی بخوبی شمار کر سکتے ہیں)۔

باب الحاء مع الضاد

حَضْبٌ ۔ اُلٹنا، اُٹھانا، لکڑیاں لگانا، روشن کرنا۔

حَضَبٌ ۔ جلانے کی لکڑی

حَطَبٌ وَامْرَاَۃٌ تَحْضِبُ بِیَدِہٖ ۔ ایک عورت اپنی ہاندی سے آگ سُلگا رہی تھی۔

حَضْجٌ ۔ زیادہ کرنا، سُلگانا، مارنا۔

فَهَمَّتْ بَغْلَتُهٗ مَا اَرَادَ فَانْحَضَجَتْ (جنگ حنین میں آنحضرتؐ نے مشرکوں پر کنکریاں مارنا چاہیں) آپ جس خچر پر سوار تھے وہ آپ کا ارادہ سمجھ کر (غصے سے)، بپھر گیا (عرب لوگ کہتے ہیں کہ)

اِنْحَضَجَ ۔ یعنی غصے سے اپنے تئیں زمین پر دے مارا اور

اِنْحَضَجَ مِنَ الْغَیْظِ ۔ یعنی غصے سے پھٹ گیا۔

لَا اَدَعُهُمَا فَمَنْ شَاءَ اَنْ یَّنْحَضِجَ فَلْیَنْحَضِجْ ابوالدرداءؓ نے کہا، میں تو عصر کے بعد دو نفل رکعتیں پڑھنا نہیں چھوڑوں گا، جس کا جی چاہے کہ غصے سے پھٹ جائے وہ پھٹ جائے۔

حَضْجَرَۃٌ ۔ بھرنا۔

حَضَاجِرُ ۔ بجو کا نام ہے۔

حُضْجُوْرٌ ۔ موٹا۔

حِضَجْرٌ ۔ بڑے پیٹ والا۔

حَضْحَضَۃٌ ۔ حرکت کی آواز۔

سَمِعْتُ حَضْحَضَۃَ الْمَاءِ میں نے پانی کے حرکت کی آواز سنی

حَضَرٌ گھر میں رہنا، ضد ہو سفر کی۔

حُضُوْرٌ اور حَضَارَۃٌ ۔ حاضر رہنا۔

ثُمَّ تَحْضَرُ الْفَرَسُ ۔ پھر گھوڑے کی دوڑ کی طرح (عرب لوگ کہتے ہیں)؛ ۔

اَحْضَرَ الْفَرَسُ

اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ حُضْرَ فَرَسِهٖ بِاَرْضِ الْمَدِیْنَۃِ آپؐ نے حضرت زبیرؓ کو اُن کے گھوڑے کی دوڑ کے برابر مدینہ میں زمین بطور مقطعہ دیدی تھی۔

فَانْطَلَقْتُ مُسْرِعًا اَوْ مُحْضِرًا ۔ میں تیز چلا یا دوڑتا چلا

لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ۔ شہری دیہات والے کا مال نہ بیچے (اس کا دلال نہ بنے، بلکہ خود اس کو بیچنے دے۔ بعضوں نے کہا لوگ دیہات سے غلہ وغیرہ لے کر بستی میں آتے تھے، بستی والے کیا کرتے تھے، اُن سے کہتے تھے تم اپنا مال ہمارے پاس چھوڑ جاؤ ہم مہنگا بیچ دیں گے۔ آنحضرتؐ نے اِس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں بستی والوں کو تکلیف دینا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ ممانعت کھانے پینے کی چیزوں میں ہے، لیکن دوسری چیزوں کی ممانعت میں شک ہے۔ بعضوں نے کہا، ممانعت عام ہے ہر قسم کے مال واسباب کو شامل ہے۔)

كُنَّا بِحَاضِرٍ یَمُرُّ بِنَا النَّاسُ ۔ ہم پانی کے ایک چشمہ پر تھے لوگ ہمارے اوپر سے گزرا کرتے تھے (جہاں سے پانی پھوٹتا ہے۔ یعنی چشمہ کو "منہل" اور "محضر" کہتے ہیں۔ ان کی جمع "مناہل" اور "محاضر" آتی ہے۔ اور کبھی "حاضر" کے معنی اس جگہ کے آتے ہیں، جہاں لوگ رہتے ہوں۔ یعنی محضور کے معنیٰ میں۔)

وَقَدْ اَحَاطُوْا بِحَاضِرٍ فَعْمٍ ۔ انھوں نے ایک قبیلے کو گھیر لیا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا (اس سبب کثرت سے لوگ تھے)

هِجْرَۃُ الْحَاضِرِ ۔ اس مکان سے ہجرت

تَحْضُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ حَاضِرَۃٌ ۔ اللہ کی طرف سے میرے پاس فرشتوں کی ایک جماعت آتی رہتی ہے۔

فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَۃٌ مَحْضُوْرَۃٌ ۔ صبح کی نماز میں فرشتے

شریک اور حاضر رہتے ہیں۔

إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ۔ دیکھو ان پاخانوں میں جن شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں۔

مَا تَحَضَّرَتْكُمْ۔ جو حاضر ہو (یعنی تکلف نہ کرو جو موجود ہو وہ سامنے رکھو)۔

كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ۔ ہم ایک پانی کے قریب تھے۔

وَالسَّبْتُ أَحْضَرُ إِلَّا أَنَّ لَهُ أَشْطُرًا (آنحضرتؐ نے دنوں کا ذکر کیا فرمایا) ہفتہ کا دن بہت بُرا ہے مگر اُس میں بُرائی کے ساتھ بھلائی بھی ہے۔

بعضوں نے أَخْضَرُ بہ خائے معجمہ روایت کیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

فُلَانٌ حَلَبَ الدَّهْرَ أَشْطُرَهُ۔ فلاں شخص نے زمانہ کی بھلائیاں بُرائیاں سب دیکھیں۔

كُفِّنَ فِي ثَوْبَيْنِ حَضُورِيَّيْنِ۔ آنحضرتؐ کو حضور کے دو کپڑوں میں کفن دیا گیا (حضور ایک بستی ہے یمن میں)۔

حَضِيرٌ۔ ایک میدان کا نام ہے۔

فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ۔ وہ دوڑنے لگا میں بھی دوڑا۔

خَرَجْتُ أُحْضِرُ۔ میں دوڑتا ہوا نکلا۔

حَضَرَاتُ الْمَلَائِكَةِ۔ جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں (جو مسجد کے دروازے پر آنیوالوں کے نام اور وقت لکھتے جاتے ہیں یہ کراماً کاتبین کے سوا دوسرے فرشتے ہیں ان کا کام یہی ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے آنیوالوں کو لکھا کریں)۔

هُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ یا بہ کسرہ حا یا بہ ضمہ حا یا بِحَضَرِ الْعَدُوِّ یعنی دشمن کے سامنے۔

أَسْرِعُوا إِلَى حَظَائِرِهِمْ۔ جلدی سے اپنے خرمنوں کی طرف چلے (یعنی کھجور کے کھلیان کی طرف)۔

اِسْتَحْضَرَ دَابَّتَهُ۔ اپنے جانور کو منگوایا یا حاضر کیا۔

إِذَا احْتُضِرَ الْمَرْءُ وُجِّهَ كَمَا يُوَجَّهُ فِي الْقَبْرِ۔ جب آدمی مرنے کے قریب ہو تو اس کا منہ اُدھر پھیرا دیں جدھر قبر میں پھیرا جاتا ہے (یعنی قبلہ کی طرف)۔

كُلُّ شَيْءٍ حَاضِرٌ۔ سب چیز تیار اور موجود ہے (مجمع میں ہے کہ یہ مُولَّد لوگوں کا محاورہ ہے۔ یعنی حاضر کو بہ معنی تیار استعمال کرنا)۔

مَحْضَرٌ۔ وہ کاغذ جس پر لوگوں کی گواہیاں لکھی جائیں۔

حَسَنُ الْمُحَاضَرَةِ۔ وہ شخص جو علم مجلس خوب جانتا ہو صحبت کے آداب میں ماہر ہو۔

حُضُورٌ۔ حاضر کی جمع۔

حَضِيرَةٌ۔ وہ مقام جہاں لوگ بات چیت اور دل بہلانے کے لئے جمع ہوا کریں (یعنی کلب) یا وہ میدان جس میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔

حَضَرِيٌّ۔ شہری (یہ ضد ہے بَدَوِيٌّ کی یعنی گنوار کی)۔

حَضْرَمَةٌ۔ بات میں غلطی کرنا، ملانا، خلط ملط کرنا۔

يَسِيرُ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ۔ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک چلا جائے گا۔ (کوئی اُس کو چھیڑے گا راستہ میں ایسا امن ہوگا)۔

حَضْرَمَوْتُ۔ بہ فتحہ میم یا بہ ضمہ میم، ایک شہر کا نام ہے عدن کے پورب کی طرف اور صحیح یہ ہے کہ حضرموت ایک علاقہ ملک ہے جس میں کئی شہر ہیں "مُکلّی" اس کا ساحل ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ وہاں اصحاب فیل پر کنکریاں ماری گئی تھیں، وہ مر گئے اس لئے اس کا نام "حضرموت" ہوا۔ بعضوں نے کہا صالح علیہ السلام پیغمبر نے وہیں انتقال فرمایا اور وفات کے وقت اُنھوں نے کہا "حَضَرَ الْمَوْتُ" اس وجہ سے اس کا یہی نام مشہور ہوگیا۔

كَانَ يَمْشِي فِي الْحَضْرَمِيِّ۔ آپ حضرموت کی جوتیاں پہن کر چلتے (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

فِي لِسَانِهِ حَضْرَمِيَّةٌ۔ اُس کی زبان میں لکنت ہے (ہکلا پن)۔

حَضٌّ۔ ترغیب دینا، اُبھارنا، برانگیختہ کرنا۔

تَحْضِیْضٌ۔ اُبھارنا، رغبت دینا۔

جَاءَتْهُ هَدِيَّةٌ فَلَمْ يَجِدْ لَهَا مَوْضِعًا فَقَالَ ضَعْهُ بِالْحَضِيْضِ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ ۔ آنحضرتؐ کے پاس کچھ (کھانا) تحفہ آیا، آپ نے اُس کے رکھنے کے لئے کوئی (منبر یا تخت وغیرہ اونچی) جگہ نہ پائی، تو فرمایا نیچے ہی (زمین پر) رکھدے۔ میں تو (اللہ کا) غلام (بندہ) ہوں غلام کی طرح کھانا کھاتا ہوں (زمین پر بیٹھ کر)۔

حَضِیْضٌ۔ پستی (اس کے مقابل اَوج ہے)۔

مَاعِنْدَنَا لَا حَضَضٌ وَلَا بَضَضٌ۔ اُس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔

تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ إِلَى الْحَضِيْضِ۔ اُس پہاڑ کے پتھر دامن میں گرپڑے (یعنی پہاڑ کے نشیب میں جہاں زمین ہوتی ہے۔)

إِنَّ الْعَدُوَّ بِعُرْعُرَةِ الْجَبَلِ وَنَحْنُ بِالْحَضِيْضِ۔ دشمن پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور ہم نیچے زمین پر ہیں۔

حُضُّیْضٰی اور حِضِّیْضٰی اور حُضَّیْضٰی سب کے وہی معنی ہیں جو حَضٌّ کے ہیں۔

فَاَیْنَ الْحِضِّیْضٰی۔ پھر ابھارنا کہاں گیا؟

لَا بَأْسَ بِالْحُضَضِ۔ رسوت کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں۔

کَاَنَّهُ یَطْلُبُ دَوَاءً اَوْ حُضَضًا۔ جیسے وہ دوا کا طالب یا رسوت کا۔

لَا بَأْسَ اَنْ یَکْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالْحُضَضِ یا بِالْحُضُضِ روزہ دار کو رسوت آنکھوں میں لگانا کچھ منع نہیں۔

اِنَّهُ کَانَ یَاْکُلُ عَلَی الْحَضِیْضِ وَیَنَامُ عَلَی الْحَضِیْضِ زمین پر کھاتے تھے اور زمین ہی پر سوتے تھے۔

حروف تحضیض چار ہیں: ھَلَّا اور اَلَّا اور لَوْلَا اور لَوْمَا۔

مُحَاضَّةٌ۔ ایک دوسرے کو رغبت دلانا۔ تَحَاضُّوْنَ اسی سے ہے۔

حَضْنٌ۔ گود میں لینا، پالنا، انڈے سینا۔

اِنَّهُ خَرَجَ مُحْتَضِنًا اَحَدَ ابْنَیْ اِبْنَتِهٖ۔ آنحضرتؐ برآمد ہوئے اپنے ایک نواسے کو گود میں لئے ہوئے (امام حسنؑ یا امام حسینؑ کو)۔

حِضْنٌ۔ پہلو کو کہتے ہیں (ہر آدمی میں دو "حضن" ہوتے ہیں)۔

اُخْرُجْ بِذِمَّتِكَ لَا اَنْفُذُ حِضْنَیْكَ۔ میں تیری پناہ میں نکلوں گا۔ تیرے پہلو میں نہیں چھوڑنے کا۔

کَاَنَّمَا اُخْرِجْتُ مِنْ حِضْنَیْ ثَکَنٍ۔ جیسے ثکن پہاڑ کے دونوں پہلوؤں سے پھینکا گیا۔

عَلَیْکُمْ بِالْحِضْنَیْنِ۔ تم لشکر کے دونوں کنارے سنبھالے رہو۔

عَجِبْتُ لِقَوْمٍ طَلَبُوا الْعِلْمَ حَتّٰی اِذَا نَالُوْا مِنْهُ صَارُوْا حُضَّانًا لِاَبْنَاءِ الْمُلُوْكِ۔ اُن لوگوں پر مجھ کو تعجب ہوتا ہے جو علم کو طلب کرتے تھے، جب علم کو حاصل کیا تو (بجائے اس کے کہ لوگوں کو تعلیم کریں اس پر عمل کریں) بادشاہزادوں کے اتالیق بن گئے (ان کی پرورش کرنے لگے، ان کی صحبت میں رہنے لگے)۔

حُضَّانٌ۔ "حَاضِنٌ" کی جمع ہے۔ یعنی پرورش کرنے والا، کھلانے والا (اسی سے "حَاضِنَۃٌ" ہے یعنی کھلائی دایہ)۔

حِضَانَۃٌ۔ حُضَّانٌ کا مصدر ہے۔

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَحْضُنُوْنَا مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ یہ انصاری بھائی چاہتے ہیں کہ ہم کو خلافت سے علیحدہ کردیں (خود خلیفہ بنیں یہ حَضَنْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْاَمْرِ سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے اس شخص کو کام سے علیحدہ کیا)۔

اِنَّ نُعَیْمًا یُرِیْدُ اَنْ یَحْضُنَنِیْ اَمْرَ ابْنَتِیْ (نعیم کی بیوی نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) نعیم چاہتا ہے کہ میری بیٹی کا معاملہ (شادی وغیرہ کا) خود کرلے (مجھ سے کوئی رائے وغیرہ نہ لے یہ سنکر آپ نے نعیم سے فرمایا، اس کو علیحدہ مت کر، اس سے مشورہ لے)

لَا تَحْضُنُ زَیْنَبُ عَنْ ذٰلِكَ (عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینب[1] اس سے علیحدہ نہیں رکھی جائے گی (بلکہ اُس کی بھی رائے لی جائے گی)

[1] اُن کی بیوی کا نام زینب تھا۔ ۱۲ منہ

فِیْ اَعْنُزٍ حِضْنِیَّاتٍ۔ چند بکریوں میں جو "حضن" کی ہوں۔
(حضن ایک پہاڑ ہے نجد میں وہاں کی بکریاں مشہور ہیں۔ بعضوں نے
کہا لال کالی بکریاں مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا حضنون وہ بکری جس کا
ایک تھن دوسرے تھن سے بڑا ہو۔ علی بن محمد حضینی حدیث کا راوی
ہے۔ اسی طرح اسحاق حضینی امام رضا کا خادم تھا)۔

باب الحاء مع الطاء

حَطْأٌ۔ مارنا گوز لگانا جماع کرنا۔
فَحَطَأَنِیْ حَطْأَۃً۔ آپ نے مٹھی سے ایک مار لگائی۔
حَطَأَ بِكَ اِذْ تَشَاوَرْتُمَا۔ جب تم نے مشورہ کیا تو اس نے
تمہاری رائے سے تم کو ہٹا دیا۔
حَطْبٌ۔ لکڑیاں جمع کرنا، چغل خوری کرنا، مدد کرنا، اغوا کرنا۔
اٰمُرُ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ۔ میں جلانے کی لکڑیوں کے لئے حکم
دوں وہ جمع کی جائیں یا توڑی جائیں۔
تَحْطِيْبٌ اور اِحْتِطَابٌ بھی لکڑیاں جمع کرنا۔
حَمَّالَةُ الْحَطَبِ۔ چغل خور لگانے بجھانے والی۔
حَاطِبُ اللَّيْلِ۔ وہ شخص جو اچھی بری سب طرح کی باتیں
کرے یا اپنی کتاب میں صحیح اور غلط سب طرح کی روایتیں بھر دے۔
حَاطِبُ بن ابی بلتعہ۔ مشہور صحابی ہیں۔
حَطَّابٌ۔ لکڑ ہارا۔
اَرْضٌ حَطِيْبَةٌ۔ وہ زمین جہاں لکڑی بہت ہو۔
عَائِذٌ بِكَ مِمَّا احْتَطَبْتُ عَلٰى ظَهْرِيْ۔ میں ان گناہوں
سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے اپنی پیٹھ پر اکٹھا کئے ہیں یا
لادے ہیں۔
حَطَّابَةٌ۔ وہ لوگ جو لکڑیاں چنتے ہیں۔
حَطٌّ۔ اوپر سے نیچے اترنا، نرخ گھٹ جانا، کم کر دینا، معاف
کر دینا، چھوڑ دینا۔
حِطَّةٌ اور حِطِّيْطٰی اسم مصدر ہے (اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل
کو حکم دیا تھا کہ "حِطَّةٌ" کہتے ہوئے جاؤ یعنی ہمارے گناہ اتار دے
معاف کر دے۔ ان کو ٹھٹھا سوجھا وہ کیا کہنے لگے حِنْطَةٌ فِیْ شَعِیْرٍ
یعنی گیہوں جو میں
اَلْحَطِيْطَةُ۔ وہ رقم جو قرضہ یا قیمت میں سے کم کر دی جائے۔
حُطَّ حَطًّا یا حِطَّ حَطًّا یا حَطَّ حَطًّا سب طرح صحیح ہے یعنی
معاف کر دے۔
مَنِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ فَهُوَ لَهٗ حِطَّةٌ جس شخص
کو اللہ جسم کی کسی بیماری میں مبتلا کرے تو وہ اس کے لئے گناہوں
کا اتار (کفارہ) ہوگی۔
فَقَالَ بِيَدِهٖ فَحَطَّ وَرَقَهَا (آنحضرتؐ ایک سوکھے درخت
کی ٹہنی کے نیچے بیٹھے) اور ہاتھ سے ایسا کیا کہ اس کے پتے جھاڑ دیئے
اِذَا حَطَطْتُمُ الرِّحَالَ فَشُدُّوا السُّرُوْجَ۔ جب
تم کجاوے (اونٹوں پر سے) اتار چکے (حج کر چکے) تو اب زین
کسو (جہاد کی تیاری کرو)۔
فَحَطَّتْ اِلَى الشَّابِّ۔ وہ عورت جوان کی طرف جھکی
(اس کو پسند کیا گو وہ مفلس تھا)۔
اِنَّ الصَّلٰوةَ تُسَمّٰى فِی التَّوْرَاةِ حَطُوْطًا۔ توراۃ شریف
میں نماز کو حطوط فرمایا ہے (یعنی گناہوں کی اتارنے والی)۔
حَطْمٌ۔ توڑنا۔
اَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ۔ تیری وہ زرہ کہاں گئی جو
تلواروں کو توڑ دیتی ہے؟ (ایسی مضبوط ہے کہ تلوار اس پر پڑتی
ہے تو ٹوٹ جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا "حطمیہ" سے مراد
یہ ہے کہ چوڑی اور بھاری۔ بعضوں نے کہا یہ منسوب ہے حطمہ
بن محارب کی طرف جو زرہیں بنایا کرتا تھا یہ آپ نے حضرت علیؓ
سے فرمایا، جب انہوں نے کہا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے کہ میں شادی
کا سامان کروں)
شَرُّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ۔ برا چرواہا وہ ہے جو اونٹوں
پر ظلم کرتا ہے سختی کرتا ہے (چرواہے سے آپ کی مراد بادشاہ
اور حاکم ہے اور اونٹوں سے آدمی)
حُطَمَةٌ اور حُطَمٌ۔ ظالم چرواہا۔

كَانَتْ قُرَيْشٌ إِذَا رَأَتْهُ فِي حَرْبٍ قَالَتْ إِحْذَرُوا الْحُطَمَ احْذَرُوا الْقُطَمَ۔ جب قریش کے لوگ حضرت علی رضی کو جنگ میں دیکھتے تو کہتے ”اس ظالم سے بچو، اس کاٹنے والے سے بچو“ (سبحان اللہ! حضرت علی رضی کی شجاعت اور بہادری ایسی ہی تھی)۔

قَدْ لَفَّهَا اللَّيْلُ بِسَوَّاقٍ حُطَمٍ۔ رات نے اس کو ایک ظالم ہانکنے والے کے ساتھ ڈھانپ لیا۔

حُطَمَةٌ۔ دوزخ کا ایک طبقہ ہے (بعضوں نے کہا وہ چوتھا طبقہ ہے۔ اس کو حطمۃ اس لئے کہا کہ آگ وہاں بہت جوش پر ہے گویا ایک کو ایک توڑ رہی ہے۔ جیسے دریا میں ایک موج دوسری موج کو توڑ دیتی ہے)۔

رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ میں نے دوزخ کو دیکھا اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے۔

تَدَافَعَ مِنْ مِنًى قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ۔ منیٰ سے لوٹ جا اس سے پہلے کہ لوگوں کا ہجوم ہو، ایک کو ایک ہٹائے اور توڑنے لگے۔

إِذًا يَحْطِمُكُمُ النَّاسُ۔ اس وقت لوگ تم کو پیس ڈالیں گے۔

حَطِيمٌ۔ کعبہ کا وہ مقام جو حجر اسود اور دروازے کے درمیان ہے۔ یا حجر اسود اور زمزم کے درمیان۔ یا مقام ابراہیم اور دروازے کے درمیان۔ اور مشہور یہ ہے کہ حطیم اس خالی جگہ کو کہتے ہیں جو میزاب رحمت کے تلے کعبہ سے باہر چھوڑ دی گئی ہے۔ حطیم اس لئے کہا کہ توڑ کر وہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ طواف کے کپڑے وہاں ڈال جاتے، وہ پڑے پڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ بعضوں نے کہا حطیم اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ عرب لوگ جب کسی بات پر قسم یا عہد و پیمان کرتے، تو ایک کوڑا یا جوتی یا کمان اس عہد کی یادگار میں وہاں رکھ دیتے۔)

بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ یا بَعْدَ مَا حَطَمْتُمُوهُ۔ لوگوں نے اس کو توڑ ڈالا یعنی بوڑھا کر دیا (سارے گھر کی فکریں اس پر ڈال کر)۔

فَجَعَلَ يَتَحَطَّمُ عَلَيْهِ غَيْظًا۔ وہ لگا غصے سے اس پر جوش مارنے۔

كُنَّا نَخْرُجُ سَنَةَ الْحَطْمَةِ۔ ہم قحط کے سال نکلتے۔

قَالَ لِلْعَبَّاسِ احْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عباس رضی سے فرمایا ابوسفیان کو اس مقام پر کھڑا کرو، جہاں پہاڑ ٹوٹا ہے (اور رستہ تنگ ہو گیا ہے کیونکہ ایسے مقام پر فوج کے لوگوں کا ہجوم ہوگا اور ابوسفیان پر رعب پڑے گا) ایک روایت میں۔

عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ ہے جہاں پہاڑ کی سونڈ نکلی ہے۔

ایک روایت میں:

عِنْدَ حَطْمِ الْخَيْلِ ہے۔ یعنی جہاں پر سواروں کا ہجوم ہو ایک کو ایک روند رہا ہو۔

حُطَامُ الدُّنْيَا۔ دنیا کا مال و اسباب۔

حُطَامٌ۔ سوکھی چیز کو بھی کہتے ہیں جو ریزہ ریزہ ہو جائے۔

حَطَامٌ۔ شیر جیسے حَطُومٌ ہے

حَاطُومٌ۔ قحط کا سال۔

إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ۔ آنحضرت ﷺ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو پھر ان کو نہ توڑتے یہاں تک کہ ان کو منہ پر پھیر لیتے (گویا جو برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہاتھ پر اتری، اس کو پہلے منہ پر پھیرا، کیونکہ وہ سب اعضاء سے اشرف ہے)۔

لَا سَهْمَ لِلْحَطِيمِ۔ اس گھوڑے کو حصہ نہیں ملے گا، جو بوڑھا ہو کر بالکل ٹوٹ گیا ہو۔

حَطْوٌ۔ زور سے ہلانا۔

أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَفَايَ فَحَطَانِي حَطْوَةً۔ آنحضرت ﷺ نے میری قفا (پشت گردن) تھامی اور اس کو ایک جھونکا دیا (زور سے ہلایا) بعضوں نے حَطَأَنِي حَطْأَةً روایت کیا ہے۔ اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

باب الحاء مع الظاء

حَظْرٌ۔ منع کرنا، روکنا۔

لَا يَلِجُ حَظِيرَةَ الْقُدْسِ مُدْمِنُ خَمْرٍ۔ جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو وہ بہشت میں نہیں جا سکتا (خطیرۃ القدس سے مراد بہشت ہے۔ اصل میں خطیرہ اس احاطہ کو کہتے ہیں جس میں بکریوں کا مندرہ اونٹ وغیرہ رکھے جاتے ہیں، اُن کو ہوا اور سردی سے بچانے کے لئے)

لَا حِمَى فِي الْأَرَاكِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَاكَةٌ فِي حِظَارِي پیلو کے درخت محفوظ نہیں ہو سکتے۔ ایک شخص نے کہا یہ درخت میری زمین میں ہے (یعنی جس کو میں نے آباد کیا ہے، مطلب یہ ہے کہ گو زمین تو نے آباد کی ہے اِس وجہ سے تو اس کا مالک ہو گیا مگر جو درخت پیلو کے اُس میں پہلے سے موجود تھے، ان کا تو مالک نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ جانوروں کے عام چراگاہ تھے)۔

لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ (ایک عورت نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے لئے دعا فرمایئے میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں، ارشاد ہوا) تو نے تو دوزخ سے مضبوط آڑ کر لی (اب دوزخ کی آگ تجھ تک نہیں پہنچ سکتی)۔

يَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْأَرْضِ عَلَى الْمُسَاقِي سَدَّ الْحِظَارِ زمین کا مالک مساقاۃ کرنے والے پر یہ شرط لگا سکتا ہے کہ باغ کی دیوار بند رکھے یا باڑ لگائے (حظار اُس باڑ کو کہتے ہیں جو باغ کے گرد لگائی جاتی ہے)۔

لَا يُحْظَرُ عَلَيْكُمُ النَّبَاتُ۔ تم پر روک نہیں ہو سکتی جہاں چاہو وہاں کھیتی کرو۔

وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا۔ پروردگار کی دین رک نہیں سکتی۔

مَحْظُورٌ۔ حرام کو کہتے ہیں۔

حَظَرْتُ الشَّيْءَ۔ میں نے اس کو حرام کر دیا۔

كِتَابُ الْحَظْرِ وَالْإِبَاحَةِ۔ اس کتاب میں حرام و حلال کا بیان ہے۔

كَانَ يَجْعَلُهُ فِي حَظِيرَةٍ مِنْ قَصَبٍ يَحْبِسُهُ فِيهَا۔ (جو شخص ایلا کرتا پھر طلاق نہ دیتا (بیچاری عورت کو تکلیف دینے کے لئے)، تو حضرت علی رضؓ اس کو سینٹھوں کے ایک احاطہ میں قید کر دیتے

اَلثَّابِتُ عَلَى سُنَّتِي مَعِي فِي حَظِيرَةِ الْقُدْسِ جو شخص میری سنت پر قائم رہے (تکلیفوں پر صبر کرے) وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔

حَظِيرَةُ الْمَحَارِيبِ۔ بیت المقدس۔

فَقَدْ أَحْظَرَ عَلَى نَفْسِهِ الرِّزْقَ۔ اس نے اپنے اوپر روزی بند کر دی۔

أَنْ يُحْظَرَ لَهَا حِظَارٌ۔ اُس کے لئے ایک باڑ بنائی جائے

حَظٌّ۔ نصیبہ۔ بخت۔ قسمت۔ مزہ اُٹھانا۔ بسر در اور خوشی۔

مِنْ حَظِّ الرَّجُلِ نَفَاقُ أَيِّمِهِ وَمَوْضِعُ حَقِّهِ آدمی کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس کے خاندان کی بے شوہر عورت سے نکاح کرنے کی لوگ رغبت کریں اور اس کا روپیہ جس ذمہ آتا ہو اس کے لئے مُکر جانے کا موقع نہ ہو یعنی کامل دستاویزات ثبوت رکھتا ہو)۔

مَنْ أَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهُ۔ جو شخص مسجد میں جس غرض سے آئے وہی اس کا حصہ ہے (یعنی اگر عبادت کی نیت سے آئے تو ثواب پائے گا۔ اگر دنیوی غرض سے آئے تو ثواب نہیں مل سکتا)

فَذَلِكَ حَظُّهُ۔ (اگر جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور لغو کرے مثلاً لوگوں کی گردنیں پھاندے، اُن کو ایذا دے) تو اس کا حصہ یہی ہے۔

لِتَكُونَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ۔ ہر آدمی کے لئے جو دوزخ میں جانا لکھا ہے تو بخار اس کا بدل ہو جائے گا (بخار گویا دوزخ کی آگ کا بدل ہو جائے گا)۔

مَنْ أَرَادَ بِالْعِلْمِ الدُّنْيَا فَهُوَ حَظُّهُ۔ جو شخص دین کا علم حاصل کرے، اُس سے دنیا کمانا چاہے گا تو اس کا نصیب وہی ہوگا (آخرت میں اجر نہیں ملے گا)

مَنْ اَنْشَدَ شِعْرًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهِيَ حَظُّهُ۔ جو شخص جمعہ کے دن شعر شاعری کرے تو اس کا حصہ ذہی ہوگا (یعنی اس کو ثواب نہ ملے گا)

اِحْتِظَاظٌ۔ بمعنی مزہ اٹھانے کے (عربی زبان میں مستعمل نہیں ہے، عوام میں مشہور ہے۔ البتہ مَحْظُوظٌ اور حَظِيظٌ مستعمل ہے بمعنی صاحب نصیب اور متمول۔)

حَظْوٌ۔ مزہ اٹھانا۔

اِحْظَاءٌ۔ مزہ دینا، احسان کرنا۔

اِحْتِظَاءٌ۔ مزہ اٹھانا۔

حَظْوَةٌ اور حُظْوَةٌ اور حُظَيَّةٌ۔ چھوٹا تیر بے پیکاں جس سے کھیلتے ہیں۔

فَحَظَانِيْ بِهَا حَظَيَاتٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ (قلمہ نے جوتی لی اور مجھ کو چند بار مارا (ایک روایت میں لماتے جملہ سے ہے) لوگ کہتے ہیں۔

حَظَاكَ بِالْحَظْوَةِ جیسے عَصَاكَ بِالْعَصَا اس کو لکڑی سے مارا۔

فَاَيُّ نِسَاءِهِ كَانَ اَحْظٰى مِنِّيْ (آنحضرت نے شوال میں نکاح کیا اور شوال ہی میں مجھ سے صحبت کی) پھر آپ کی کون بیوی مجھ سے زیادہ صاحب نصیب تھی (تو ان جاہلوں کا قول باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ شوال میں اگر نکاح کیا جائے تو عورت میں محبت نہیں ہوتی)۔

وَمَا يُقَرِّبُ مِنْكَ وَيُحْظِيْ عِنْدَكَ (یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں جو مجھ کو تیرے نزدیک کرے (اس کی وجہ سے تیرا قرب حاصل ہو) اور میری مراد پوری کرے یا مجھ کو مراد

باب الحاء مع الفاء

حَفْدٌ۔ پھرتی سے کام کرنا، جلدی کرنا، خدمت کرنا۔

حَافِدٌ۔ خدمت گار۔ اس کی جمع حَفَدَةٌ خدمت گاران۔

حَفِيْدٌ۔ نواسا، پوتا۔

مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ وَلَا مُفَنِّدٌ۔ آنحضرتؐ مخدوم تھے (لوگ آپؐ کے فرمان کی فوراً تعمیل کرتے) اور مرجع خلائق (آپ کے پاس لوگ جمع ہوتے) نہ آپ ترش رو تھے نہ بے فائدہ بک بک کرنے والے۔

وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ۔ ہم تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری ہی خدمت کے لئے لپکتے ہیں۔

اَخْشٰى حَفْدَهٗ (حضرت عمرؓ نے کہا! حضرت عثمانؓ بے شک خلافت کے لائق ہیں مگر) میں ان کی کنبہ پروری سے ڈرتا ہوں (وہ اپنے عزیز و اقارب کی بہت پاس داری اور حمایت کرتے ہیں)۔

يَحْفِدُوْنَ فِيْ مَبَرَّاتِكُمْ۔ وہ تمہاری بہتریوں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

تُقْتَلُ حَفَدَتِيْ بِاَرْضِ خُرَاسَانَ۔ میرے نواسے خراسان کے ملک میں مارے جائیں گے (مراد امام رضا علیہ السلام ہیں)۔

حَفْرٌ۔ دودھ کے دانت گرنا، کھودنا، انتہا تک جاننا، دبلا کرنا، جماع کرنا، دانت خراب ہو جانا، ان میں کیڑا لگ جانا۔ جیسے حَفَرٌ ہے۔

وَتَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بِنَدَامَتِكَ عِنْدَ الْحَافِرِ ثُمَّ لَا تَعُوْدُ اِلَيْهِ اَبَدًا۔ (میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا، توبہ نصوح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گناہ پر شرمندہ ہونا، گناہ ہوتے ہی) اور شرمندگی کے ساتھ فوراً اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہنا، پھر وہ گناہ کبھی نہ کرنا۔ (عرب لوگ "عند الحافر" یا "عند الحافرة" کو فوراً کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ "حافر" گھوڑے کو کہتے ہیں اور گھوڑا ان کے نزدیک سب مالوں میں نفیس ہے۔ وہ ہمیشہ نقد بیچا جاتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں:

اَلنَّقْدُ عِنْدَ الْحَافِرِ۔ یعنی گھوڑے کے پاس نقد روپیہ موجود ہے۔)

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ يُتْرَكُ عَلٰى حَالَتِهٖ حَتّٰى يُرَدَّ اِلٰى حَافِرَتِهٖ۔ یہ کام اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اپنی پہلی بنا پر آ جائے۔

أَمُؤَاخَذُوْنَ بِهَا عِنْدَ الْحَافِرِ۔ کیا فوراً ان کاموں پر ہم سے مواخذہ ہوگا؟

حَفَرُ اَبِیْ مُوْسٰی۔ ابو موسیٰ کے کنویں (جو اُنھوں نے بصرہ سے مکّہ تک کھدوائے تھے)۔

حُفَرُ۔ ایک مقام کا نام ہے ذوالحلیفہ اور ملل کے درمیان

حَفِیْرٌ۔ قبر۔

حَفِیْرٌ۔ ایک نہر کا نام ہے اُردن میں۔ وہاں نعمان بن بشیر اُترے تھے۔

حَفَّارٌ۔ گورکن۔

مِحْفَرٌ اور مِحْفَارٌ اور مِحْفَرَةٌ۔ کدال یا سبّل یا پکاس (متنبی شاعر کہتا ہے)

اَلشِّعْرُ مَیْدَانٌ وَّ الشُّعَرَاءُ فُرْسَانٌ فَرُبَّمَا اتَّفَقَ تَوَارُدُ الْخَوَاطِرِ كَمَا قَدْ يَقَعُ الْحَافِرُ عَلَى الْحَافِرِ۔

یعنی شعر ایک میدان ہے اور شاعر لوگ گھوڑے کے سوار ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے ایک ہی شعر دو شاعروں کے دل میں آجاتا ہے، جیسے کبھی ایک گھوڑے کی سُم وہیں پڑتی ہے جہاں دوسرے گھوڑے کی سُم پڑ چکی۔

تُرَدِّيْكَ اِلٰى حُفْرَتِكَ۔ وہ تجھ کو تیرے گڑھے (قبر) تک پہنچا دے گی۔

اَلرِّهَانُ فِي الْحَافِرِ۔ گھوڑے میں شرط کرنا درست ہے (اسی طرح ہر سُم والے جانور مثلاً گدھے خچر وغیرہ میں)۔

لَا سَبَقَ اِلَّا فِيْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ۔ آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست نہیں، مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں۔

حَفْزٌ۔ ہلانا، برانگیختہ کرنا، پیچھے سے ڈھکیلنا، جماع کرنا، اُرنا، گھیرا دینا، جلدی میں ڈالنا۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ حَفْزُ الْمَوْتِ۔ قیامت کی ایک نشانی ناگہانی موت بھی ہے (بہت لوگ مرگِ مفاجات میں مبتلا ہوں گے)۔

وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ۔ اُن کی سانس پھول گئی (جلدی جلدی چلنے لگی چونکہ وہ رکوع کی حالت میں دوڑتے ہوئے صف میں آکر مل گئے)

اِحْتَفَزَ لِاَمْرٍ۔ ایک کام کے لئے کمر کسی تیار ہوا۔

وَهُوَ مُحْتَفِزٌ۔ آپ جلدی کی حالت میں بیٹھے تھے (یعنی اُکڑوں نہ اطمینان سے)۔

وَفِيْ فَخِذَيْهِ جَنَاحَانِ يَحْفِزُ بِهِمَا رِجْلَيْهِ۔ اس کی دونوں رانوں میں دو پنکھ تھے اُن کی وجہ سے وہ اپنے پاؤں جلد جلد چلاتا تھا۔

فَجَعَلَ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ۔ آپ کھجور تقسیم کرنے لگے اور جلدی کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے (مستعجل اور مستوفز اور محتفز (سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی اُکڑوں بیٹھے تھے جلدی اُٹھنا چاہتے تھے)۔

ذُكِرَ عِنْدَهُ الْقَدَرُ فَاحْتَفَزَ۔ ابن عباس کے سامنے تقدیر کا ذکر آیا تو وہ گھبرا گئے (رنجیدہ ہوئے بعضوں نے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ اپنی سُرین پر بیٹھ گئے، جیسے اُٹھنا چاہتے تھے)۔

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَحْتَفِزْ اِذَا جَلَسَتْ وَاِذَا سَجَدَتْ وَلَا تُخَوِّيْ كَمَا يُخَوِّي الرَّجُلُ۔ عورت جب نماز پڑھے تو جلسہ اور سجدہ میں سمٹ کر رہے اور مرد کی طرح نہ کھلا رکھے (یعنی جیسے مرد سجدے میں اپنا پیٹ رانوں سے علیحدہ رکھتا اور بازو پہلو سے جدا رکھتا ہے)۔

كَانَ يُوَسِّعُ لِمَنْ اَتَاهُ فَاِذَا الْمَجْلِسُ مُتَّسَعًا تَحَفَّزَ لَهُ تَحَفُّزًا۔ احنف کیا کرتے تھے کہ جو کوئی ان کے پاس آتا اُس کے لئے جگہ کشادہ کرتے۔ اگر کشادگی کا موقع نہ ہوتا تو سمٹ جاتے تاکہ وہ فراغت سے بیٹھ جائے۔

فَاحْتَفَزْتُ۔ میں سمٹ گیا (چھوٹا ہوکر جھری میں گھس گیا)۔

لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَحْتَفِزْ۔ نماز میں منہ پر گھونگٹ مت ڈال اور نہ اعضا کو سمیٹ (یہ حکم مرد کے واسطے ہے اور عورت کے اس کے خلاف حکم ہے)۔

فَهِيَ تَحْتَفِزُ بِالْغِنَاءِ سُكَّانَهَا۔ وہ مال دار بنا کر اپنے رہنے والوں کو ہانک رہی ہے (یعنی دنیا)

حَفْشٌ۔ بہنا، دوڑنا، ہاتھوں کو زمین پر مارنا، جمع ہونا، چھیلنا، نکالنا، ہانکنا۔

هَلَّا قَعَدَ فِي حِفْشِ أُمِّهِ۔ (اپنی میّا کے قطعی (چھوٹا صندوق) میں کیوں نہ بیٹھ رہا (پھر دیکھتے کوئی اُس کو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں، یہاں حفش سے مراد اُس کا چھوٹا گھر ہے۔ یہ آپ نے ابن لتبیہ سے فرمایا جو زکوٰۃ کا تحصیلدار تھا، جب لوٹ کر آیا تو بعض چیزوں کی نسبت کہنے لگا یہ مجھ کو تحفے کے طور پر ملی ہیں)۔

دَخَلَتْ حِفْشًا۔ (جاہلیت کے زمانے میں عورت جب حائضہ ہوتی تو) ایک چھوٹی کوٹھری میں چلی جاتی (اور بُرے سے بُرے کپڑے پہن لیتی)۔

حِفْظٌ۔ پہرہ دینا، نگہبانی کرنا، یاد کر لینا۔

إِحْفَاظٌ۔ غصہ دلانا۔

إِحْتِفَاظٌ۔ غصہ ہونا۔

أَرَدْتُ أَنْ أُحْفِظَ النَّاسَ۔ میں نے یہ چاہا کہ لوگوں کو غصہ دلاؤں۔

فَبَدَرَتْ مِنِّي كَلِمَةٌ أَحْفَظَتْهُ۔ میری زبان سے ایک کلمہ جلدی میں ایسا نکلا کہ اُن کو غصہ آگیا۔

فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيَّ۔ جب انصاری شخص کو غصہ (بعضوں نے کہا وہ زُہری کا کلام ہے)

لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو کوئی ان کو یاد کر لے وہ بہشت میں جائے گا (اس کی شرح «احصاہا» میں گذری ہے)۔

حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هٰهُنَا۔ میں نے اُس کو ایسا یاد رکھا، جیسے یہ بات کہ تو اِس جگہ موجود ہے (یعنی محسوس امر کی طرح مجھ کو علم الیقین ہے)۔

ذَكَرَ أَشْيَاءَ حَفِظْتُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا۔ آپ نے کئی چیزیں بیان کیں (اُس میں سے) کچھ مجھ کو یاد رہیں کچھ یاد نہیں رہیں (بعضوں نے کہا یہ شک ہے۔ یعنی میں نہیں جانتا کہ مجھ کو یاد رہیں یا نہیں یاد رہیں۔)

أَوْ تَحَفَّظْتَهُ مِنْ إِنْسَانٍ۔ (یہ علی بن مدینی راوی کا شک ہے۔ یعنی سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا، تم نے جب یہ حدیث عمرو سے سُنی) تو اس سے پہلے تم نے یہ حدیث اور کسی سے یاد کی تھی؟

مَنْ حَفِظَ عَلَىٰ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا۔ جو شخص میری اُمّت کو چالیس حدیثیں یاد کر کے پہنچا دے (یہ حدیث ضعیف ہے، مگر فضائل اعمال میں ایسی حدیثوں کو قبول کیا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ چالیس حدیثوں کو یاد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ مع اسناد اور مع معرفۂ رواۃ اور معرفۂ صحت وضعف ان کو یاد کر لے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے اس کو علم کی مدد فرمایا)۔

كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ۔ وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک ایک چیتھڑا بھی اس کپڑے کا اُس کے تن پر رہے گا۔

مَنْ حَفِظَهَا يَا مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا۔ جو شخص نمازوں کی محافظت کرے (یعنی اُن کو بھلائے نہیں اور جملہ شرائط اور آداب کے ساتھ اپنے وقت پر ادا کرے)۔

فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ۔ تو میری جان کو بھی اسی طرح محفوظ رکھ، جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

إِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ۔ تو اللہ کے حکموں کا خیال رکھ (فرائض کو بجا لا اور حرام کاموں سے بچا رہ) اللہ کو اپنے سامنے پائے گا (یعنی وہ تجھ کو دنیا اور آخرت دونوں کی آفتوں سے محفوظ رکھے گا)۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ۔ یا اللہ! عباس کی اولاد کو محفوظ رکھ اور اُن کی نسل میں خلافت باقی رکھ۔

وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ۔ جن لوگوں کو اللہ نے تحریف سے بچائے رکھا، انھوں نے جان لیا۔

يَحْفَظُونَهُ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ۔ وہ فرشتے اللہ کے حکم سے اس کو بچاتے رہتے ہیں۔

فلت

لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔ وضو پر وہی محافظت کرتا ہے (ہر وقت باوضو رہتا ہے)۔ جو مومن ہو۔

اِحْتَفِظُوْا بِكُتُبِكُمْ۔ اپنی کتابوں کو محفوظ رکھو۔

اِنْ اَسْعَدَ الْقَلْبُ بِالرِّضَاءِ نَسِيَ التَّحَفُّظَ جب آدمی قضائے الٰہی سے راضی ہو جاتا ہے تو پھر احتیاط اور چوکسی چھوڑ دیتا ہے بھول جاتا ہے۔

مِنْ دَعَائِمِ النِّفَاقِ الْحَفِيظَةُ۔ نفاق کے ستونوں میں ایک غصہ بھی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُسْتَحْفِظِيْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يَا عَلَى الْمُسْتَحْفَظِيْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ یا اللہ! آلِ محمدؐ میں جو امانت کے محفوظ رکھنے والے ہیں یا جن کو تو محفوظ رکھے (برائیوں سے) اُن پر اپنی رحمت اُتار (مجمع البحرین میں ہے کہ مراد ائمۂ اہلبیتؑ ہیں کیونکہ انھوں نے دین اور شریعت کو محفوظ رکھا)۔

حَفٌّ۔ سوکھ جانا، بالوں کا بے روغن ہونا، گھوڑے کے دوڑنے کی آواز، مونڈنا، گروانا، گھیر لینا۔

فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ۔ وہ فرشتے اپنے پنکھوں سے ان کو گھیر لیتے ہیں (ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں)

مَنْ حَفَّنَا اَوْ رَفَّنَا فَلْيَقْتَصِدْ۔ جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے یا ہم سے محبت رکھے تو بیچ کی چال چلے (میانہ روی اختیار کرے، افراط و تفریط اور غلو و مبالغہ سے بچے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ

مَالَهُ حَافٌّ وَلَا رَافٌّ۔

اور کہتے ہیں کہ:

ذَهَبَ مَنْ كَانَ يَحُفُّهُ وَيَرُفُّهُ۔ اب اس کا کوئی سراہنے والا، بیچ کرنے والا نہیں رہا)

اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ۔ اُن کو فرشتے گھیر لیتے ہیں

ظَلَّلَ اللّٰهُ مَكَانَ الْبَيْتِ غَمَامَةً فَكَانَتْ حِفَافَ الْبَيْتِ۔ اللہ تعالیٰ نے خانۂ کعبہ جہاں تھا، وہاں پر ابر کا سایہ کر دیا۔ وہ کعبہ کے گرداگرد ہو گیا (محیط میں ہے کہ حِفَافٌ بکسرۂ حا مصدر ہے اور بمعنی جانب بھی آتا ہے)۔

حِفَافَ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کے دونوں کنارے۔

كَانَ اَصْلَعَ لَهُ حِفَافٌ۔ حضرت عمرؓ کے سر کے بال گر گئے تھے، بیچ میں سے سر کھلا تھا، گرداگرد بال تھے۔

لَمْ يَشْبَعْ مِنْ طَعَامٍ اِلَّا عَلَى حَفَفٍ۔ آنحضرتؐ نے کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا ہمیشہ تنگی ہی میں عمر گزاری۔ (بعضوں نے کہا حَفَفٌ یہ ہے کہ کھانے والوں کے موافق کھانا ہو اور ضَفَفٌ یہ ہے کہ کھانے والے بہت ہوں کھانا تھوڑا ہو)۔

هُوَحَافُّ الْمَطْعَمِ (عراق کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا، آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اور اب تک) خشک غذا کھاتے ہیں (آپ کی طاقت کیسے قائم رہے گی؟)۔

كَيْفَ وَجَدْتَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ رَاَيْتُ حُفُوْفًا۔ تم نے ابو عبیدہ بن جراح کو کس حال میں دیکھا؟ انھوں نے کہا تنگی اور ضیق میں (باوجودیکہ فوج عظیم کے سردار تھے اور ایک بڑے ملک کے حاکم تھے، مگر گزران اس طرح کرتے تھے جیسے غریب لوگ کرتے ہیں، مسلمانوں کا ابتدا سے یہی وتیرہ رہا انھوں نے سادی غذاؤں پر قناعت کی، موٹا جھوٹا لباس پہنا اسی وجہ سے اپنے دشمنوں پر غالب آئے جو عیش و نشاط میں مصروف رہتے تھے، پھر جب مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کی روش چھوڑی عیش و نشاط اور تکلفات میں مصروف ہوئے تو دشمنوں نے ان سے سب کچھ چھین لیا۔ جو اُن کے بزرگوں نے خون بہا کر

حَفَّ بَعْضُهُمْ۔ بعضوں نے گھیر لیا (ایک روایت میں حَصَّ ہے یعنی برانگیختہ کیا۔ ایک میں حَطَّ ہے یعنی ایک نے دوسرے کو گھٹایا، اُترنے کے لئے اشارہ کیا۔)

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔ بہشت تو ان باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ زحمت اور مشقت عبادت اور جہاد کی تکالیف وغیرہ، جب یہ باتیں اختیار کرو، نفس کی

خواہشات اور اس کی تمناؤں کو ختم کرو تب کہیں بہشت تک رسائی ہوگی۔ ایک روایت میں حُجِبَتْ ہے)۔

حُفَّتِ الدُّنْیَا بِالشَّهَوَاتِ یا حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

دنیا یا دوزخ شہوتوں (خواہشوں) سے گھری ہوئی ہے۔ (جب خواہش پرستی کرتے رہوگے تو دوزخ تک رسائی ہوگی)۔

حَفِیْفٌ۔ درخت کے پتے ہلنے یا گھوڑے کے دوڑنے کی آواز۔

مِحَفَّةٌ۔ محافہ ہودہ

حَفْلٌ۔ جمع ہونا، بہت ہونا، بھر کر ہونا۔

حُفُوْلٌ اور حَفِیْلٌ بھی حَفْلٌ کے مترادف ہیں۔

مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَةً وَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا۔

جس نے ایسا جانور خریدے جس کے تھنوں میں دودھ بھر دیا گیا ہو (یعنی مالک نے اُس کو کئی روز سے نہ دوہا ہو اس خیال سے کہ دودھ بہت سا جمع ہو جائے اور خریدار دھوکا کھائے اُس کو بہت دودھ والا سمجھ کر گراں قیمت پر خریدلے) اور اس کو پھیر دے (جب خریدار کو معلوم ہو کر بائع نے اس کو چکمہ دیا) تو ایسا کرے وہ جانور واپس کردے، اس کے ساتھ ایک صاع (غلہ یا کھجور) بھی دے (تاکہ بائع کے دودھ کی قیمت ادا ہو جائے)۔

اَلنَّهْيُ لِلْبَائِعِ اَنْ لَا يُحَفِّلَ الْاِبِلَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ

بائع کو اس کی ممانعت کہ اونٹنی کے تھنوں میں دودھ جمع کرے یا اور کسی جانور کے تھنوں میں (جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ) جس کا دودھ جمع کیا ہو۔

[illegible] ثُمَّ حَفَلَتْ لَهٗ وَدَرَّتْ عَلَيْهِ۔ بڑی شان والی ہر وہ [illegible] نے عمر کے لئے دودھ اپنی چھاتی میں بھرا پھر اُن کو پلایا (یہ حضرت [illegible] نے حضرت عمرؓ کی تعریف کی)۔

[illegible] حَافِلٌ۔ وہ بہت دودھ والی ہے۔

حُفَّلًا بِطَانًا۔ دودھ بھری ہوئیں پیٹ پھولی ہوئیں۔

وَدَفَقَتْ فِیْ مَحَافِلِهَا۔ اور جمع ہونے کی جگہوں میں بہہ گئی۔

مَحَافِلُ جمع ہے مَحْفِلٌ کی۔ یعنی مجمع۔ اسی طرح مُحْتَفَلٌ۔ جمع ہونے کا مقام۔

تَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ التَّمْرِ (قیامت کے قریب اچھے اچھے لوگ گزر جائیں گے) اور کچرا (کوڑا) رہ جائے گا جیسے کھجور کا کچرا رہ جاتا ہے (یعنی بُرے لوگ رہ جائیں گے)۔

لَا يَحْتَوِيْهِ مُحْتَفِلٌ۔ اُس کو اچھا مستعد آدمی بھی نہیں گھیر سکتا۔

اِحْتَفَلَ۔ مبالغہ کیا اچھی طرح کیا۔

اَسْوَاطِنُ الْحَفِلَةُ۔ لوگوں سے بھرے ہوئے مقامات (ایک روایت میں حَفِیْلَةٌ ہے، معنی وہی ہیں)

اَلْعَرُوْسُ تَكْتَحِلُ وَتَحْتَفِلُ۔ دلہن سرمہ لگائے اور اپنے آپ کو آراستہ اور تیار کرے۔

نَهٰى عَنِ التَّصْرِيَةِ وَالتَّحْفِيْلِ۔ (دونوں کے ایک معنی ہیں) یعنی جانور کے تھن میں دودھ جمع کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ یہ دھوکا دینا ہے)۔

مُصَرَّاةٌ بمعنی مُحَفَّلَةٌ۔

حَفْنٌ۔ دونوں ہتیلیاں بھر کر لینا۔

حَفْنَةٌ ایک لپ دونوں ہتیلیاں بھر کر۔

اِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِّنْ حَفَنَاتِ اللّٰهِ۔ ہم لوگ اللہ کے لپوں میں سے ایک لپ ہیں (یعنی باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں آدمی ہیں مگر پروردگار کی عظمت کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتے اُس کے ایک لپ ہیں۔ دوسری روایت میں حَثْيَةٌ مِّنْ حَثَيَاتِ رَبِّنَا ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔ اہل حدیث نے اس قسم کی احادیث میں تاویل نہیں کی، بلکہ اُن کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے بغیر تشبیہ اور تکییف کے اور یہی مذہب راجح ہے)

اَهْدٰى اِلَيْهِ مَارِيَةَ مِّنْ حَفْنٍ۔ مقوقس (اسکندریہ کے بادشاہ) نے ماریہ قبطیہ کو حفن سے لے کر آنحضرتؐ کے پاس بطور تحفہ کے بھیجا (حفن ایک بستی کا نام ہے ملک مصر میں)۔

حُفْنَةٌ بہ ضمہ حا، بہ معنی حَفْنَةٌ سے (بعضوں نے کہا مٹھی، اور حُفْنَةٌ گڑھے کو بھی کہتے ہیں)۔

حَفْوٌ۔ دینا اور نہ دینا، جڑ سے نکالنا، خوب تراشنا، احسان کرنا

ننگے پاؤں چلنا۔

اِحْفَاءٌ۔ مبالغہ کرنا، خوب تراشنا، بہت پوچھنا، بہت مانگنا۔

اِنَّ عَجُوْزًا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَهَا فَاَحْفٰى وَقَالَ اِنَّهَا كَانَتْ تَاْتِيْنَا فِيْ زَمَنِ خَدِيْجَةَ۔ ایک بڑھیا آنحضرتؐ کے پاس آئی آپ نے اُس کا حال پوچھا اور اچھی طرح پُرسش کی، فرمانے لگے یہ بڑھیا ہمارے پاس خدیجہ رضؓ کے زمانہ میں آیا کرتی تھی

اِنَّهُمْ سَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ۔ صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا اور بہت پوچھا (انتہا کردی)۔

تَحَفِّيْ۔ پُرسش کرنا۔

حَفِيَّ الْاَلْطَافِ۔ بڑی مہربانیاں کرنے والا (بعضوں نے خَفِيَّ الْاَلْطَافِ پڑھا ہے یعنی پوشیدہ طور پر احسان کرنے والا)

فَاَنْزَلَ اُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ فَاَحْتَفَاهُ۔ اُویس قرنی کو اُتارا اُن کی خاطر کی (حال پوچھا)۔

اِنَّ الْاَشْعَثَ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ بِغَيْرِ تَحَفٍّ۔ اشعث بن قیس نے حضرت علی رضؓ کو سلام کیا انہوں نے مختصر جواب دیا (مزاج پرسی وغیرہ کچھ نہیں کی)۔

لَزِمْتُ السِّوَاكَ حَتّٰى كِدْتُّ اُحْفِيْ فَمِيْ۔ میں نے مسواک لازم کرلی (کثرت سے مسواک کرنا شروع کیا) یہاں تک کہ قریب تھا میرے دانت نہ رہیں خالی مُنہ رہ جائے (دانت گھس جائیں)۔

اَمَرَ اَنْ تُحْفَى الشَّوَارِبُ یا اَنْ نُحْفِيَ الشَّوَارِبَ آپ نے حکم دیا مونچھوں کو خوب کتروانے کا۔

اَحْفُوا الشَّوَارِبَ یا اُحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰی۔ مونچھوں کو خوب کترواؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو (مسلمانوں کی یہی وضع ہے جو آنحضرت نے پسند کی ہے۔ اب نام کے مسلمانوں نے آنحضرتؐ کی پیروی چھوڑ کر کافروں کا شیوہ اختیار کیا ہے یعنی داڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا۔ خصوصاً ترک اور ایرانیوں نے تو داڑھی منڈانا لازم کرلیا ہے۔ ان میں شاذ و نادر ہی اشخاص داڑھی والے نظر آتے ہیں، اب مُونچھوں کا کتروانا یہ ہے کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے۔ امام مالکؒ نے کہا "مُونچھ منڈانا مُثلہ ہے، ایسا کرنے والے کو سزا دینا چاہیے"۔ حقیقت میں مُونچھ منڈانے سے آدمی بدصورت ہوجاتا ہے، اسی طرح مونچھیں بہت بڑھانے سے، سنت کا طریق یہ ہے کہ مونچھ اتنی کتروائے کہ ہونٹ کا کنارہ کھلا رہے۔ بعضوں نے کہا جڑ سے کتروانا افضل ہے۔ اور داڑھی بالکل چھوڑ دے یا ایک مٹھی سے جو زیادہ ہو وہ کتروا ڈالے بعضوں نے کہا ایک مُشت اور دو انگشت سے جو زیادہ ہو اُس کو کتروا سکتا ہے۔ اور امامیہ کے نزدیک ایک مُٹھی سے زیادہ داڑھی رکھنا مکروہ ہے، لیکن داڑھی مُنڈانا بالاتفاق حرام یا مکروہ ہے)

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُحْتُفِيْنَا اِذًا (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدمؑ سے فرمائے گا اپنی اولاد میں سے دوزخ کا حصہ نکال وہ عرض کریں گے، پروردگار کتنے آدمی نکالوں؟ تب ارشاد ہوگا ہر سیکڑے میں سے ننانوے آدمی! صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم پھر تو ہم مٹ گئے (بالکل برباد ہوگئے)۔

اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَاَحْفٰى بِيَدِهٖ۔ ان کو کاٹ کر پھینک دو (قتل کر ڈالو) اور آپ نے اپنا ہاتھ (صاف کرنے کا اشارہ کیا)۔

كَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ يَكْتُبَ اِلَيَّ وَيُحْفِيْ عَنِّيْ۔ میں نے ابنِ عباس کو لکھا کہ مجھ کو لکھو (نصیحت کرو) بعض باتیں رہنے دو (جن کے سننے کی میں طاقت نہیں رکھتا) بعض نے اِس طرح ترجمہ کیا ہے، خوب لکھو تو عَنِّيْ بمعنی عَلَيَّ ہے۔ ایک روایت میں يُخْفِيْ عَنِّيْ ہے خائے معجمہ سے، یعنی اپنا حال مخفی رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو)۔

اِحْفَاءٌ کے معنی دینے اور نہ دینے دونوں کے آئے ہیں

اِنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَهٗ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَقَالَ لَهٗ حَفَوْتَ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کے پاس تین بار سے زیادہ چھینکا، تو آپ نے فرمایا۔ بس اب تو نے ہم کو روک دیا (کیونکہ

(تین بار کے بعد پھر چھینک کا جواب دینا ضروری نہیں ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ السَّلَفِ فَقَالَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ الزَّاکِیَاتُ فَقَالَ لَہٗ اَرَاکَ قَدْ حَفَوْتَنَا ثَوَابَہٗ۔ ایک شخص نے اگلے لوگوں میں سے کسی کو سلام کیا، اس نے جواب میں یہ کہا، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الزاکیات تب، یہ شخص بولا واہ تم نے تو ہمارے سلام کا ثواب ہی کھو دیا (کیونکہ جواب اس سے بہتر دیا تم نے سارا ثواب لوٹ لیا)۔

لِیُحْفِہِمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَنْعَلْہُمَا جَمِیْعًا۔ یا تو دونوں جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلے یا دونوں پہن کر چلے (مگر ایک جوتی پہن کر اور ایک ننگا پاؤں رکھ کر چلنا اچھا نہیں۔ کیونکہ اس طرح چلنے میں پاؤں میں موچ آجانے اور پھسلنے کا ڈر رہتا ہے اور بدنمائی بھی ہے)۔

مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِہَا بَقْلًا فَشَأْنُکُمْ بِہَا (مُردار کب حلال ہے؟) جب صبح کچھ نہ ملے شام کچھ نہ پیو اور کوئی ترکاری (یا میوہ) بھی زمین پر نہ پاؤ تو تمہیں اختیار ہے (مُردار کھا سکتے ہو)۔

ایک روایت میں مَا لَمْ تَحْتَفُوْا ہے بغیر ہمزہ کے، ایک مَا لَمْ تَجْتَفِئُوْا ہے جیم معجمہ سے، ایک میں مَا لَمْ تَحْتَفُّوْا ایک میں مَا لَمْ تَحْتَفُوْا ہے۔

اِنَّکُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا۔ تم ننگے پاؤں ننگے بدن، بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے۔

اِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاَسْتَحْفِیَنَّ عَنْ ذٰلِکَ۔ اگر میں شہر آؤں گا تو تجھ سے اِس بات کو خوب پوچھوں گا۔

رَاَیْتُہٗ بِکَ حَفِیًّا۔ میں دیکھتا ہوں آنحضرتؐ تجھ پر مہربان ہیں (تیرے حال پر توجہ فرماتے ہیں)

حَفْیَاءُ۔ ایک موضع ہے مدینہ سے کئی میل پر۔

حَتّٰی حَفِیَتْ رِجْلَاہُ فَحَمَلَہٗ اَبُوْبَکْرٍ عَلٰی کَاہِلِہٖ فَاَقِمِ الْغَارِ۔ ہجرت کی رات میں آنحضرتؐ انگلیوں کی نوکوں پنجوں کے بل چلے، تاکہ مشرک قدموں کا نشان نہ پائیں) یہاں تک کہ آپ کے پاؤں تھک گئے (کیونکہ آپؐ ننگے پاؤں تھے، اور آپ کو ننگے پاؤں چلنے کی عادت نہ تھی دوسرے رات کا وقت زمین پتھریلی اور شاید رستہ بھی بھول گئے ہوں یا عمدًا دوسرے چکر کے راستے سے گئے ہوں، چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ رات بھر چلتے رہے) آخر حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کو اپنے کاندھے پر بٹھا کر غار کے مُنہ تک لے گئے۔

وَسَتُنَبِّئُکَ اِبْنَتُکَ النَّازِلَۃُ بِکَ فَاَحْفِہَا السُّؤَالَ۔ آپ کی صاحبزادی جو آپ کے پاس آتی ہیں آپ کو خبر کر دیں گی، آپ ان سے خوب پوچھیے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)۔

کَانَ اَبِیْ یُحْفِیْ رَاْسَہٗ اِذَا جَزَّہٗ۔ میرے والد جب سر کے بال تراشتے تو جڑ سے تراشتے۔

بَابُ الحاءِ مع القاف

حَقَبٌ۔ پیشاب یا پاخانہ رُک جانا۔ اِسی طرح:

حَقْنٌ۔ پیشاب روکنا۔

لَا رَاْیَ لِحَاقِبٍ وَلَا لِحَاقِنٍ[1]۔ پاخانہ یا پیشاب جس کا رُکا ہوا ہو اس کی رائے کچھ نہیں (کیونکہ ایسی حالت میں اُس کی فکر صائب نہیں ہو سکتی)۔

نَہٰی عَنْ صَلٰوۃِ الْحَاقِبِ وَ الْحَاقِنِ۔ آنحضرتؐ نے پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

حَقِبَ اَمْرُ النَّاسِ۔ لوگوں کے کام رُک گئے حَقِبَ الْمَطَرُ سے نکلا ہے۔ یعنی پانی رُک گیا۔

رَکِبْتُ الْفَحْلَ فَحَقِبَ۔ میں اونٹ پر چڑھا پھر اُس کا پیشاب رُک گیا (بعضوں نے کہا حَقَبٌ کہتے ہیں اس رسّی کو جو اونٹ کی کمر پر باندھی جاتی ہے۔ یہ رسّی اُس کے ذَکر پر

---

[1] ”حاقب“ جس کا پاخانہ رُکا ہوا ہو۔ اور ”حاقن“ جس کا پیشاب رکا ہوا ہو۔ ۱۲ مجمع البحرین

لگ جاتی ہو تو اُس کا پیشاب بند ہو جاتا ہے تو۔

حَقِبَ۔ کے معنی یہ ہیں کہ رسّی اُس کے ذکر پر لگ گئی۔

ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهٖ۔ پھر ایک تسمہ اس رسّی میں سے نکالا جو اونٹ کے پُٹھے پر باندھی جاتی ہے یا پالان کے آخری حصہ یعنی حقیبہ میں سے (الحقیبہ وہ تھیلی جو پالان کے آخر میں رہتی ہے اُس میں آدمی اپنا توشہ وغیرہ رکھتا ہے)۔

خَرَجْتُ اِلٰی غَزْوَةِ مُوْتَةَ مُرْدِفِيْ عَلٰی حَقِيْبَةِ رَحْلِهٖ (حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں میں یتیم تھا عبد اللہ بن رواحہؓ میری پرورش کرتے تھے) وہ غزوۂ موتہ میں مجھ کو اپنے ساتھ اونٹ کے حقیبہ پر بٹھا کر نکلے۔

فَاَحْقَبَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلٰی نَاقَةٍ۔ عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہ رضؓ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کر لیا۔

اَحْقَبَ زَادَهٗ خَلْفَهٗ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ۔ اپنا توشہ اونٹنی پر اپنے پیچھے حقیبہ پر رکھا۔

اَلْاِمَّعَةُ فِيْكُمُ الْيَوْمَ الْمُحْقِبُ النَّاسَ دِيْنَهٗ یا اَلَّذِيْ يُحْقِبُ دِيْنَهُ الرِّجَالَ۔ اِمّعہ آج تم میں وہ شخص ہے جو اپنے دین کو لوگوں کے تابع بناتا ہے (جس طریقہ پر لوگ چلیں وہ بھی چلتا ہے، اندھا دھند ان کی تقلید کرتا ہے، خود کچھ نہیں سوچتا نہ غور و فکر کرتا ہے)

كَانَ نُفُجَ الْحَقِيْبَةِ۔ زبیر کے سرین اونچے اُٹھے ہوئے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

اِنْتَفَجَ جَنْبَا الْبَعِيْرِ۔ اونٹ کے دونوں پہلو اُٹھ گئے۔

اَحْقَبُ۔ نصیبین کے جن جو آنحضرتؐ کے پاس آئے تھے ان میں سے ایک کا نام تھا۔ کہتے ہیں یہ پانچ جن تھے۔ خَسَا۔ مَسَا۔ شاصر۔ ناصر۔ احقب۔

وَاَعْبَدَ مَنْ تَعَبَّدَ فِي الْحِقَبِ۔ جن لوگوں نے سال بہ سال عبادت کی ان سب میں زیادہ عبادت کرنے والا۔

حِقَبٌ۔ جمع ہے حِقْبَةٌ بہ کسرۂ حا کی، بمعنی سال اور حُقُبٌ بہ ضمہ حا اسّی سال کا ہوتا ہے۔ اس کی جمع حِقَابٌ اور اَحْقَابٌ اور اَحْقُبٌ آتی ہے۔

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً۔ ہم جذیمہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک مدت تک ملے رہے (جذیمہ کے مصاحبوں کا قصہ مشہور ہے)

اِحْتَقَبَ۔ کمایا۔ حَقَائِبُ جمع ہے حَقِيْبَةٌ کی۔

حدیث میں ہے کہ: يُقَاسَانِ بِحَقَائِبِ الْبِيْرِ[1]۔ (اسماعیل بن حقبہ حدیث کا راوی ہے)

حَقْحَقَةٌ۔ جانور کو بہت چلانا یہاں تک کہ تھک جائے۔

شَرُّ السَّيْرِ الْحَقْحَقَةُ۔ بہت برا چلنا یہ ہے کہ آدمی تھک جائے یا جانور کو اتنا چلائے کہ وہ خستہ ہو جائے۔

بعضوں نے کہا حَقْحَقَةٌ یہ ہے کہ ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے، پھر ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے یا جانور کو اسی طرح چلائے۔ یہ جملہ مطرف نے بھی اپنے بچے سے کہا تھا۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسی عبادت کس کام کی، جس کے بعد آدمی بالکل خستہ ہو جائے ایسی عبادت کرنی چاہیئے جو آسانی کے ساتھ ہمیشہ نبھ سکے۔

حِقْدٌ یا حِقْدٌ یا حَقِيْدَةٌ۔ دل میں کینہ رکھنا چھپی دشمنی۔

حَقَدٌ۔ پانی کا رک جانا، کان میں سے بال نکلنا، نہ بہ جانا، چربی دار ہونا۔ جمع حُقُوْدٌ اور حَقَائِدُ اور اَحْقَادٌ ہے۔

حَقُوْدٌ۔ بڑا کینہ رکھنے والا۔

حَقْرٌ یا حُقْرِيَّةٌ یا مَحْقَرَةٌ۔ ذلیل ہونا، ذلیل کرنا۔

تَحْقِيْرٌ۔ ذلیل کرنا۔

اِسْتِحْقَارٌ۔ ذلیل جاننا، ذلیل سمجھنا۔

حَاقُوْرَةٌ۔ چوتھا آسمان۔

حَقَارَةٌ۔ ذلت۔

عَطَسَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَقِرْتَ وَنَقِرْتَ۔ ایک شخص آپ کے پاس چھینکا، آپ نے فرمایا تو ذلیل اور خوار ہوا

لَا يَحْقِرُهٗ۔ اس کو حقیر نہ سمجھے، غرور نہ کرے۔

تَحْقِرُوْنَ صَلٰوتَكُمْ بِصَلٰوتِهِمْ۔ تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر جانو گے۔

[1] ان دونوں کو کنوئیں کے ڈولوں پر قیاس کیا جاتا ہے ۱۲ منہ

سَيَكُوْنُ لَهُ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْقِرُوْنَ۔ تم عنقریب شیطان کی اطاعت کروگے ان گناہوں میں جن کو تم حقیر سمجھتے ہو (مثلاً فتنہ و فساد اور خانہ جنگی وغیرہ)

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا۔ کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو حقیر نہ سمجھے (اس کے بھیجے ہوئے حصہ کو نظرِ حقارت سے نہ دیکھے، منہ سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالے جس سے اس کی حقارت ہوتی ہو)

اِتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوْبِ۔ ایسے گناہوں سے بچو جن کو تم چھوٹا اور حقیر سمجھتے ہو (ایسا نہ ہو جناب احدیت کو وہی ناگوار ہوں اور تم ہلاک ہو جاؤ)۔

حِقْفٌ۔ ٹیڑھی، ریتی، لانبی (اس کی جمع اَحْقَافٌ اور حِقَافٌ اور حُقُوْفٌ اور حَقَائِفُ اور حِقَفَةٌ ہے)۔

عرب لوگ کہتے ہیں اِحْقَوْقَفَ الشَّيْءُ۔ جب کوئی شئے ٹیڑھی ہو جائے۔

حُقُوْفٌ۔ سونے کے لئے جھک جانا۔

فَإِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ۔ دیکھا تو ایک ہرن ٹیڑھا ہو کر سو رہا ہے

فِي تَنَائِفَ حِقَافٍ یا فِي تَنَائِفَ حَقَائِفَ۔ خشک ٹیلے میدانوں میں (بعضوں نے کہا)۔

حِقْفٌ۔ قبہ کو بھی کہتے ہیں۔ اور قرآن میں اَحْقَافٌ سے ارم عاد کے گنبد مراد ہیں۔ مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی

حَقٌّ۔ غلبہ کرنا، واجب کرنا، بیچ سر میں مار لگانا، یقین کرنا، ثابت کرنا، اونٹ کا چوتھے سال میں لگنا۔

حِقَّةٌ۔ بھی "حقّ" سے ہے، وہ اونٹ جو تین سال کا ہو کر چوتھے سال میں لگے۔

حَقٌّ اللہ کا نام بھی ہے کیونکہ حقیقۃً موجود وہی ہے باقی سب چیزوں کا وجود مثل عدم کے ہے جو زوال پذیر ہو۔

حَقٌّ۔ باطل کی ضد ہے۔

مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ۔ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا)۔

اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ۔ امانت دار سچا امانت دار۔

مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ۔ اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے (حق سے مراد یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس ثواب کا وعدہ اپنے بندوں سے کیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ لیکن حق کے یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی شئے واجب یا لازم ہو جس کے خلاف وہ نہیں کر سکتا۔ اس کو تو سب قدرت ہے چاہے تو تمام مومنوں کو آگ میں ڈال دے اور سب کافروں کو بہشت میں بھیج دے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ ایسا نہ ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ اس حدیث سے اُن لوگوں کا بھی رد ہوا جو دعا میں اس طرح کہنا مکروہ جانتے ہیں: اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ یا بِحَقِّ مُوْسٰى یا بِحَقِّ عِيْسٰى۔ مگر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حق سے ان دعاؤں میں وہی مراد ہو جو اوپر ہم نے بیان کیا، یعنی ثواب موعود، یا حق سے حرمت مقصود ہو)

اَلْحَقُّ بَعْدِيْ مَعَ عُمَرَ۔ میرے بعد پھر حق عمر کے ساتھ رہے گا (جو بات وہ کہیں گے حق ہوگی۔)

لَبَّيْكَ حَقًّا حَقًّا لَبَّيْكَ تَعَبُّدًا وَرِقًّا۔ میں تیری اطاعت اپنے اوپر لازم کر لیتا ہوں جو سراسر حق ہے میں تیری اطاعت بندگی اور غلامی کے ساتھ کرتا ہوں (حضرت محمد صلعم گو بڑے شان والے پیغمبر تھے مگر اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام تھے، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے، اب افسوس ان جاہلوں پر ہے جو کہتے ہیں حضرت محمد صلعم کو اللہ کا حبیب اور خلیل اور پیغمبر کہو! مگر بندہ اور غلام نہ کہو! حالانکہ اللہ کی بندگی اور غلامی کا تو آنحضرتؐ نے جابجا اقرار کیا ہے اور آپ نے صاف صاف اپنی امت کو وصیت کردی ہے کہ کہیں حضرت عیسیٰؑ کی طرح تم مجھ کو چڑھا نہ دینا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں)۔

اِنَّ اللهَ اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کا حق دلا دیا ہے اب وارث کے لئے وصیت جائز نہ ہوگی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَاللّٰہِ اِذًا وَّلَا حَقَّ۔ نماز، ہاں خدا کی قسم جو شخص نماز کو چھوڑ دے اُس کا اسلام میں کچھ حصہ نہ رہا (یہ حضرت عمرؓ نے اُس وقت فرمایا جب وہ زخمی پڑے تھے، لوگوں نے نماز کے لئے انھیں جگایا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے وہ خیر! خدا کی قسم نماز کا حق تو میں ادا کرلوں گا، مگر کیا اس کے بعد اور کوئی حق مجھ پر نہیں ہے؟ نہیں مجھ پر ہزاروں حقوق ہیں جن کو میں ادا نہیں کرسکتا")

لَیْلَۃُ الضَّیْفِ حَقٌّ فَمَنْ اَصْبَحَ بِفِنَائِہٖ ضَیْفٌ فَھُوَ عَلَیْہِ دَیْنٌ۔ مہمان کی مہمانی شب میں کرنا لازم اور ضروری ہے، جس شخص کے گھر میں یا زمین میں کوئی مہمان صبح کرے تو اُس کی مہمانی اُس پر قرضہ ہے (یعنی مروّت کے لحاظ سے ضرور اور لازم ہے اور جو کوئی مہمانی نہ کرے اس کی آدمیت میں خلل ہے)۔

اَیُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ مَحْرُوْمًا فَاِنَّ نَصْرَہٗ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَاْخُذَ قِرٰی لَیْلَتِہٖ مِنْ زَرْعِہٖ وَمَالِہٖ۔ اگر کوئی شخص شب میں کسی قوم کے پاس جاکر اترے، پھر صبح ہوجائے اور کوئی اُس کی مہمانی نہ کرے، تو اس کی مدد ہر مسلمان پر لازم ہے یہاں تک کہ وہ شخص ایک شب کی مہمانی کے موافق اس کے کھیت یا جائداد میں سے لے سکتا ہے (گو اس کا اذن نہ ہو کیونکہ وہ اپنا حق وصول کرسکتا ہے۔ خطابی نے کہا یہ اُس شخص کے لئے ہے، جس کو ہلاکت کا ڈر ہو، اُس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں وہ دوسرے کا مال بغیر اس کی اجازت کے لے سکتا ہے، مگر اِتنا جس سے زندگی قائم رہ سکے اب اگر اس نے اِتنا مال لے کر صرف کیا تو اس کا عوض ادا کرنا اس پر لازم ہوگا، یا نہیں؟ اِس بارے میں فقہا کا اختلاف ہے اور ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ لازم نہ ہوگا)۔

مَا حَقُّ امْرِیٍٔ مُّسْلِمٍ اَنْ یَّبِیْتَ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ عِنْدَہٗ۔ ہر مسلمان مرد کے لئے اس سے زیادہ ہوشیاری کی کوئی بات نہیں کہ وہ دو راتیں اس طرح نہ گزارے کہ اُس کی وصیّت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو (کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں، معلوم نہیں موت کس وقت آجائے۔ اِس حدیث میں وصیت سے یہ مُراد ہے کہ آدمی کو کسی کا دینا ہو یا کسی کی امانت اُس کے پاس ہو یا اللہ تعالیٰ کا کوئی حق اُس پر واجب ہو تو اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، ایسا نہ ہو کہ دفعۃً مرجائے اور زبان سے کہنے کا موقع نہ ملے۔ باقی وارثوں کے لئے وصیت کرنا وہ تو میراث کی آیت سے منسوخ ہوگیا۔ البتہ غیر وارث کے لئے ثلث مال تک اگر وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ بھی لکھ کر رکھ چھوڑے)۔

فَجَاءَ رَجُلَانِ یَحْتَقَّانِ فِیْ وَلَدٍ۔ دو آدمی آئے وہ دونوں ایک بچّہ میں جھگڑ رہے تھے (ایک کہتا تھا اس بچّے کی پرورش میرا حق ہے، دوسرا کہتا تھا نہیں میرا حق ہے)

مَنْ یُّحَاقُّنِیْ فِیْ وَلَدِیْ۔ میرے بچّے کے مقدمہ میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے۔

اَتُحَاقُّنِیْ بِخَطِیْئَتِکَ (اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ سے فرمایا) کیا تو مجھ سے اپنے گناہ کے بارے میں جھگڑتا ہے؟

اِنَّ لَہٗ کَذَا وَکَذَا لَا یُحَاقُّہٗ فِیْھَا اَحَدٌ۔ اُس کو اِتنا اِتنا ملے گا کوئی اس سے اس میں جھگڑا نہ کرے۔

مَتٰی مَا تَغْلُوْا فِی الْقُرْاٰنِ تَحْتَقُّوْا۔ تم کب تک قرآن میں تکرار کرتے رہوگے، وہ کہے میں حق پر ہوں یہ کہے میں حق پر ہوں۔

اِذَا بَلَغَ النِّسَاءُ نَصَّ الْحِقَاقِ فَالْعَصَبَۃُ اَوْلٰی جب عورت جوانی کی حد کو پہنچ جائے تو اس کا عصبہ (مثلاً باپ دادا، چچا، بھائی) اس کا زیادہ حق دار ہے (وہی اس کا ولی ہوگا، اور جب تک نابالغ رہے تو ماں کی پرورش میں رہے گی وہی زیادہ حق دار ہے)۔

اصل میں حِقَاقٌ کے معنی جھگڑا۔ یعنی ہر فریق کا یہ کہنا کہ میں حق پر ہوں، اور یہاں اس سے مراد جوانی ہے۔ کیونکہ بچپن میں آدمی خصومت کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا کہ نَصُّ الْحِقَاقِ سے یہ مُراد ہے کہ اُس حد کو پہنچ جائے جب اُس پر اللہ اور لوگوں کے حقوق واجب ہوتے ہیں۔ وہ بھی

جوانی ہی کی طرف اشارہ ہے۔ بعضوں نے کہا "نصّ الحقاق" سے مُراد یہ ہے کہ عورت اُس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی شادی بیاہ تصرف وغیرہ اپنے حق میں جائز اور نافذ ہو۔ یہ بھی جوانی ہی میں ہوتا ہے ایک روایت میں "نصّ الحقائق" ہے، مطلب وہی ہے۔

فُلَانٌ حَامِي الْحَقِيقَةِ (عرب لوگ اِس جملہ کو اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنے لوگوں کی، جن کی حمایت اُس پر واجب ہو حمایت کرسکے)۔

لَا يَبْلُغُ الْمُؤْمِنُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى لَا يَعِيبَ مُسْلِمًا بِعَيْبٍ هُوَ فِيهِ۔ کوئی آدمی ایمان کی کُنہ اور حقیقت تک اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک دوسرے مسلمان کا وہ عیب بیان کرنا نہ چھوڑے، جو خود اس میں موجود ہو۔ (جیسے انجیل شریف میں ہے "دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتے ہو اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے؟" ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب دو اندرز فرمود بر روئی آب
یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش دوم آنکہ بر غیر بد بیں مباش

مِنْ وَرَاءِ حِقَاقِ الْعُرْفُطِ۔ عرفط کے نوجوان درختوں کے پیچھے۔

مَا أَخْرَجَنِي إِلَّا مَا أَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوعِ (ابوبکر صدیق رضؓ ٹھیک دوپہر کو مسجد کی طرف نکلے لوگوں نے پوچھا تم اس وقت کہاں نکلے؟ انھوں نے کہا مجھ کو حقیقی اور سخت بھوک نے نکالا۔ یعنی کھانے کی تلاش میں نکلا ہوں۔ بعضوں نے کہا یہ حَاقَ يَحِيقُ سے بتخفیف تاف ہے، یعنی بھوک کے گھیر لینے کی وجہ سے نکلا ہوں)

وَتَحْتَقِقُونَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتٰى۔ تم نماز میں اتنی دیر کروگے ایسے تنگ وقت میں پڑھوگے جتنا وقت مُردے کو اچھو لگنے سے اُس کے مرنے تک ہوتا ہے (جب اس کی سانس اٹک رہی ہو یعنی موت کے قریب ہوتا ہے مشہور روایت تَخْنُقُونَهَا خائے معجمہ سے، اس کا ذکر آگے آئے گا۔)

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ۔ عورتوں کو بالکل راستے سے نہ چلنا چاہیئے (بلکہ ایک کنارے سے)۔

مَا حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتّٰى اسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ۔ بنی اسرائیل پر عذاب کا وعدہ اُس وقت پورا ہوا جب مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو لے کر بے پرواہ ہوگئیں (مرد لواطت میں اور عورتیں مُساحقہ (چپٹی) میں مصروف ہوگئیں)۔

لَقَدْ تَلَافَيْتُ أَمْرَكَ وَهُوَ أَشَدُّ انْفِضَاجًا مِنْ حُقِّ الْكَهُولِ (عمرو بن عاص رضؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تیرا کام درست کیا جب وہ مکڑی کے جالوں سے بھی زیادہ بودا اور کمزور تھا۔

إِنَّهُ زَرَعَ كُلَّ حُقٍّ وَلُقٍّ۔ اُس نے ہر نرم اور بلند زمین میں کھیتی کی (سب آباد کر دی)۔

إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ۔ مگر اسلام کے حق سے (جیسے کسی کا خون کرے یا حد کا کام کرے، مثلاً زنا وغیرہ یا کسی کا مال تلف کر دے یا نماز چھوڑ دے)

اَلْوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ (اذان کے لئے) وضو کرنا ضروری سُنّت ہے۔

فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ۔ اللہ کا حق اور زیادہ پورا کرنے کے لائق ہے (اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کا حق بندوں کے حق پر مقدم کیا جائے گا، بلکہ جہاں حق اللہ اور حق العباد جمع ہوں تو پہلے حق العباد ادا کیا جاتا ہے، اِس لئے کہ بندے محتاج ہیں اور اللہ غنی ہے مطلب یہ ہے کہ جب تو بندوں کا حق ادا کرنے کا خیال رکھتا ہے تو اللہ کا حق ادا کرنے کا ضرور خیال ہونا چاہیئے کیونکہ اللہ کا احسان بندوں کے احسانات سے کہیں زیادہ ہے)۔

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ۔ بندوں کی ساری باتوں میں یہ بات بہت بجا اور بہت درست ہے کہ پروردگار جو تو عنایت فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں (وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ بیچ میں جملۂ معترضہ ہے، یعنی ہم سب تیرے بندے ہیں۔)

أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں امام پر یہ حق ہے؟

فَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ۔ تب تمہارا دعوےٰ قاتل پر

ثابت ہو جائے گا تم اس سے قصاص یا دیت لینے کے مستحق ہو جاؤ گے۔

اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ۔ مال میں زکوٰۃ کے سوا اور بھی حقوق ہیں (مثلاً ضرورت کی چیزیں ہانڈی، برتن، کلہاڑی، تسلہ، پھاوڑا، دست پناہ، چھلنی، توا، آگ، پانی، وغیرہ مانگنے پر دینا مہمان کی خاطر داری کرنا، ایک دن ایک رات تک)

اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ۔ سب وقتوں سے زیادہ بندے کی دعا قبول ہونے کا وقت رات کا پچھلا درمیانی حصہ ہے۔

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ۔ اونٹ کا جو حصہ زمین میں ہے وہ اس کو دو (ساعت بہ ساعت اس کو چھوڑ دیا کرو تاکہ زمین میں چرتا رہے اپنا پیٹ بھر لیا کرے اگر قحط کے دنوں میں اونٹ پر سفر کرو تو قحط زدہ مقامات سے جلد نکل جاؤ تاکہ اونٹ دبلے نہ ہونے پائیں (سبحان اللہ شریعت محمدی میں کوئی بات نہیں چھوڑی، جانوروں تک کی بھی راحت رسانی کی تجویزیں اس میں کی گئی ہیں اور آنحضرتؐ کا وجود باجود جسطرح آدمیوں کے لئے رحمت تھا اسی طرح جانوروں کے لئے بھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ۔ جب کوئی ان سے حق بات کہتا ہے تو اس کو قبول کر لیتے ہیں، (نصیحت کرنے سے ناراض نہیں ہوتے)۔

ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ ظُهُوْرِهَا وَ رِقَابِهَا۔ پھر اللہ کا جو حق ان جانوروں کی پیٹھ اور گردن میں ہے ان کو نہیں بھولا (پیٹھ میں حق یہ ہے کہ تھکے ماندہ شخص کو سوار کر لینا، گردنوں میں حق یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح پرورش کرنا ان کے کھانے پینے کی فکر رکھنا، طاقت کے موافق ان سے محنت لینا اور ان پر بوجھ لادنا)

حَاقَقْتُهٗ فَحَقَقْتُهٗ۔ میں نے اس سے جھگڑا کیا، پھر میں غالب آیا جیسے خَاصَمْتُهٗ فَخَصَمْتُهٗ۔

حَقَّ الطَّرِیْقَ۔ راستہ پر چلا۔

حَقٌّ۔ موت۔

اَلْاِقَامَةُ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ۔ اقامت یعنی تکبیر امام کا حق ہے (جب امام نماز کے لئے اٹھے یا نکلے اس وقت تکبیر کہی جائے)

اَسْاَلُكَ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ۔ میں تیرے ان حقوق کے وسیلے سے جو تیرے بندوں پر ہیں سوال کرتا ہوں۔

وَبِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ۔ اور مانگنے والوں کا جو حق تجھ پر ہے اس کے وسیلے سے (اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے)

اَلْعَیْنُ حَقٌّ۔ نظر بد لگنا سچ ہے (واقعی اس سے اثر ہوتا ہے، اب تو "مسمریزم" کا جو عمل نکلا ہے اس سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ان لوگوں کا خیال باطل نکلا جو حدیث کے خلاف اثراتِ نظر کو ایک ڈھکوسلا سمجھتے تھے)

حق کے کئی معنی آتے ہیں، ایک تو حکمت کے ساتھ پیدا کرنا دوسرے وہ چیز جو حکمت کے ساتھ پیدا کی گئی ہو یا بنائی گئی ہو تیسرے صحیح اعتقاد اور قول جو واقع کے مطابق ہو یا وہ قول یا فعل جو وقت اور مصلحت کے موافق ہو۔ چوتھے واجب اور لازم پانچویں مضبوط اور مستحکم۔ چھٹے یقین اور اذعان۔ ساتویں حقیقت اور ماہیت۔

لَا تُدْرِكُهُ الْعُقُوْلُ بِمُشَاهَدَةِ الْعِيَانِ وَلٰكِنْ تُدْرِكُهُ الْعُقُوْلُ بِحَقَائِقِ الْاِیْمَانِ۔ اللہ تعالیٰ کو عقلیں آنکھوں سے دیکھ کر نہیں دریافت کر سکتیں (اور محسوسات کی طرح) بلکہ ایمان کی حقیقتیں پہچان کر (اس ایمان کی ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جاتا ہے جیسے اس بات کا، کہ، ایکؔ دو کا یا دو چار کا نصف ہے۔ ایک بزرگ فرماتے تھے اگر کوئی کہے کہ تجھ کو اس امر کا یقین ہے کہ فلاں شخص تیرا باپ تھا تو میں کہوں گا نہیں، مگر اس امر پر مجھ کو پورا یقین ہے کہ میرا پروردگار موجود ہے اور اس نے اپنی طرف سے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا اور قیامت اور شریعت کی سب باتیں برحق ہیں۔ اس قسم کا یقین ایمان کا نور ہے جو سچے مومنوں کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے۔ اہل بدعت اور اہل باطل کو یہ یقین ساری عمر نصیب نہیں ہوتا)۔

اِذَا اسْتُحِقَّتْ وَلَايَةُ اللّٰهِ۔ جب تو اللہ تعالیٰ کی دوستی

کا سزاوار ہوتا ہے۔

لَا تَتَعَرَّضُوْا الْحُقُوْقِ۔ بلا وجہ اپنے آپ کو اللہ یا لوگوں کے حقوق میں مت پھنساؤ (یعنی ایسے کام مت اختیار کرو جن میں لوگوں کے حقوق تم پر پیدا ہوں، بلکہ ایسے کاموں سے بھاگتے رہو، اگر زبردستی پھنس جاؤ مثلاً کوئی زبردستی تم کو عدالت کا حاکم کر دے تو صبر کرو اور اللہ سے مدد مانگو)۔

حَقَلٌ۔ خلہ ہونا (یہ ایک بیماری ہے جو اونٹ یا گھوڑے کو ہو جاتی ہے۔ گھانس کے ساتھ مٹی کھا جانے سے پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے پیٹ میں درد ہوتا ہے)۔

مُحَاقَلَۃٌ۔ زمین کو گیہوں کے عوض کرایہ پر لینا، یا کھیتی کو اس کی پختگی معلوم ہونے سے پیشتر بیچ ڈالنا یا تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی کرنا یا گیہوں کو جو بالی کے اندر ہو صاف گیہوں کے بدل اندازہ سے بیچ ڈالنا۔

نَھٰی عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ۔ آنحضرتؐ نے محاقلہ سے منع فرمایا۔ (اس کے معنی اوپر گزر چکے)

مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِکُمْ۔ تم اپنے کھیتوں کو کیا کرو گے حَقْلٌ سے نکلا ہے۔ بمعنی کھیتی کرنا۔

کَانَتْ فِیْنَا امْرَاَۃٌ تَحْقِلُ عَلٰی اَرْبِعَاءَ لَھَا سِلْقًا۔ ہم میں ایک عورت تھی جو اپنی نالیوں پر چقندر بوتی تھی (چقندر)۔

اَکْثَرُھُمْ حَقْلًا۔ سب سے زیادہ کھیتی والے (مجمع میں ہے کہ مُحَاقَلَۃٌ کی تفسیر ایک روایت میں یوں آئی ہے سوکھی کھجور کو تر کھجور کے بدل یا تازے انگور کو منقی کے عوض اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کمی یا بیشی کا احتمال ہے)۔

حَوْقَلَ۔ بوڑھا ہو گیا، جماع کے قابل نہیں رہا۔

حَیْقَلٌ۔ جس میں بھلائی نہ ہو۔

حَقْنٌ۔ باز رکھنا، روکنا، محفوظ رکھنا۔

حَاقِنٌ۔ جس کا پیشاب رکا ہوا ہو۔

حَقْنَۃٌ۔ ایک درد ہے پیٹ کا۔

حُقْنَۃٌ یا اِحْتِقَانٌ۔ عمل، جس کو ڈاکٹر انیما کہتے ہیں (یعنی دوا مقعد کی راہ سے ڈالنا)۔

لَا رَأْیَ لِحَاقِنٍ۔ یہ ایک مثل ہے جس کا پیشاب رکا ہوا ہو، وہ کیا رائے دے گا؟ وہ تو بے قرار اور مضطرب ہوگا۔

لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ وَھُوَ حَاقِنٌ یا حَقِنٌ حَتّٰی یَتَخَفَّفَ۔ کوئی تم میں پیشاب روکے ہوئے نماز نہ پڑھے جب تک (پیشاب کر کے) ہلکا نہ ہو جائے (کیونکہ نماز کا بڑا جزء خشوع اور خضوع ہے اور ایسی حالت میں کیا خشوع خضوع ہو سکتا ہے)

حَقَنَ لَہٗ دَمَہٗ۔ اس کا خون محفوظ رکھا (اس کو مارے جانے سے بچایا)۔

تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ۔ آنحضرتؐ نے میری ذگدگی اور ٹھڈی کے درمیان وفات پائی (میں آپؐ کا سر اپنی چھاتی سے لگائے ہوئے تھی)۔

اَلْاِیْمَانُ یُحْتَقَنُ بِہِ الدَّمُ۔ ایمان سے جان بچتی ہے

مِحْقَنَۃٌ۔ عمل کا آلہ۔

حَقْوٌ۔ وہ مقام جہاں ازار باندھتے ہیں۔ اس کی جمع اَحْقٍ اور اَحْقَاءٌ اور حُقِیٌّ اور حِقَاءٌ ہے۔

حَقْوٌ۔ ازار کو بھی کہتے ہیں۔

اَعْطَی النِّسَاءَ اللَّاتِیْ غَسَلْنَ ابْنَتَہٗ حَقْوَہٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَھَا اِیَّاہُ۔ آنحضرتؐ نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اُن کے کفن کا اندر کا کپڑا کرو (تاکہ ان کے جسم سے لگا رہے اور اس کی برکت سے ان کو فائدہ ہو)۔

قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ۔ رحم (یعنی رشتہ ناتا) کھڑا ہوا اور پروردگار کا حقو تھام لیا (نہایہ میں ہے کہ یہ مجاز اور تمثیل ہے کیونکہ رحم کو رحمان کی ایک شاخ قرار دیا اور شاخ اپنی جڑ کی پناہ لیتی ہے، جیسے بچہ اپنے ماں باپ کی پناہ لیتا ہے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں)

عُذْتُ بِحَقْوِ فُلَانٍ۔ یعنی میں نے اس کی پناہ لی۔

مؤلف کہتا ہے یہ حدیث احادیثِ صفات میں سے ہے۔ اہل سلف نے اِس قسم کی حدیثوں میں تاویل نہیں کی، بلکہ اُن کو اپنے ظاہر پر رکھا اور یہ کہا ہے کہ پروردگار کی آنکھ اور ہاتھ اور چہرہ اور قدم اور ساق اور حقو سب کچھ ہیں، مگر جیسے اس کی ذاتِ مقدس کے لائق ہیں اور یہی طریقہ اسلم ہے۔

تَعَاهَدُوْا هَمَايِنَكُمْ فِيْ اَحْقِيَتِكُمْ۔ اپنی ہمیانیوں کو کمر میں محفوظ رکھو (ہمیان وہ تھیلی جس میں روپیے رکھتے ہیں)

لَا تَزْهَدْنَ فِيْ جَفَاءِ الْحَقْوِ۔ موٹی ازار پہننے سے نفرت نہ کرو (یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں سے فرمایا تاکہ اُن کی پردہ پوشی کامل طریقہ پر ہو سکے)۔

مَا حَسَدَتْ اِبْنَ اٰدَمَ اِلَّا عَلَى الطَّسَّاَةِ وَ الْحَقْوَةِ۔ (شیطان کہتا ہے) میں نے آدمی کی کسی بیماری پر اتنا حسد نہیں کیا، جتنا ہیضے اور پیٹ کے درد پر کیا (کیونکہ اس بیماری میں شہادت کا درجہ اس کو ملتا ہے)۔

بابُ الحاءِ مع الکاف

حَكَأٌ۔ باندھنا۔ (جیسے اِحْتِكَاءٌ ہے)۔

اِحْكَاءٌ۔ چھپنا۔

فِي الْحُكَأَةِ مَا اُحِبُّ قَتْلَهَا۔ حُكَأَہ کا مارڈالنا میں پسند نہیں کرتا (وہ ایک جانور ہے چھپکلی کے مشابہ جو ایذا نہیں دیتا۔ بعضوں نے کہا "چھپکلی" ہی کو کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ حُكَأَةٌ خنفسہ کا نر ہے بغیر ہمزہ)۔

حَكْرٌ۔ ظلم کرنا، بدسلوکی کرنا، ضبط کرنا۔

حَكَرٌ۔ مستقل ہونا۔ روکنا۔

اِحْتِكَارٌ اور تَحَكُّرٌ۔ غلّہ کا رکھ چھوڑنا اِس نیت سے کہ مہنگا ہونے پر بیچیں گے۔

مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا۔ جس نے کھانے کی چیزیں روک رکھیں۔

نَهٰى عَنِ الْحُكْرَةِ۔ احتکار سے منع فرمایا۔

حُكْرٌ۔ کے بھی وہی معنی ہیں۔

اِنَّهٗ كَانَ يَشْتَرِي الْعِيْرَ حُكْرَةً۔ حضرت عثمانؓ قافلے کا سب غلہ خرید لیتے یا یوں ہی ڈھیر لگا کر خرید لیتے۔

اِذَا وَرَدْتَ الْحُكْرَ الْقَلِيْلَ فَلَا تَطْعَمْهُ۔ جب تُو تھوڑے سے پانی پر (جو گڑھے میں جمع ہو جاتا ہے) آئے جانور اُس میں سے پانی پیتے رہیں) تو وہ پانی مت پی (اِس لئے کہ قلیل پانی میں احتمال ہے کہ اُن کا زہر سرایت کر گیا ہو، گو وہ ناپاک نہ ہوگا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے)

مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ۔ جو شخص احتکار کرے وہ گنہگار ہے (نووی نے کہا مُراد یہ ہے کہ غلّہ کی گرانی کے وقت [illegible] غلّہ خرید کر کے اِس نیت سے رکھ چھوڑے کہ جب اور گراں ہوگا تو بیچیں گے، اگر اُس کے گاؤں یا کھیت سے غلّہ آئے یا ارزانی [illegible] خریدے اور اُس کو رکھ چھوڑے یا گرانی میں اِس نیت سے خریدے کہ اسی وقت اس کو بیچ ڈالے گا، تو یہ احتکار نہ ہوگا نہ وہ گنہگار ہوگا۔)

لَاَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ الْعَبْدُ سَارِقًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ وَقَدِ احْتَكَرَ الطَّعَامَ۔ اگر بندہ چور [illegible] اللہ تعالیٰ سے ملے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ احتکار کرنے والا ہو کر ملے، اس نے غلّہ کا احتکار کیا ہو۔

اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَّالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ۔ غلّہ [illegible] سے لانیوالا روزی دیا جائے گا (اللہ تعالیٰ اس کو برکت [illegible] چونکہ وہ خلق اللہ کی آسائش اور پرورش چاہتا ہے) اور [illegible] رکھنے والا ملعون ہے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ ارزانی میں [illegible] دن تک غلّہ روک رکھنا احتکار ہے۔ اور مہنگائی اور قحط [illegible] دن تک روک رکھنا بھی احتکار ہے۔ اور گیہوں اور جو اور کھجور اور گھی اور تیل کو مزید فائدہ کی غرض سے روکے [illegible] احتکار ہے۔ میں کہتا ہوں اِس کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ ہر [illegible] اناج جس کو لوگ کھاتے ہوں، اُس کا روک رکھنا احتکار ہے۔

جیسے چاول۔ جوار۔ باجرہ۔ سانوان۔ کودون۔ منڈوان اور رونن دانہ وغیرہ وغیرہ۔

مَرَّ بِالْمُحْتَكِرِيْنَ فَاَمَرَ بِحُكْرَتِهِمْ اَنْ تُخْرَجَ اِلٰى بَطْنِ الْاَسْوَاقِ حَيْثُ تَنْظُرُ الْاَبْصَارُ اِلَيْهَا۔ آنحضرتؐ احتکار کرنے والوں پر گزرے۔ فرمایا ان لوگوں نے جو غلہ روک رکھا ہے اس کو بازاروں کے درمیان نکال کر لاؤ جہاں پر سب لوگ اُس کو دیکھیں (اور ان لوگوں پر لعنت پھٹکار کریں)۔

حَكَوْءٌ۔ گھی شہد جس کو بیچے جاتے ہیں۔

حَكَّ۔ رگڑنا، ملنا، کھجانا، چھیلنا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں):

مَا حَكَّ جِلْدَكَ مِثْلُ ظُفْرِكَ۔ تیری کھال کو تیرے ہی ناخن کی طرح کوئی نہیں کھجا سکتا (مطلب یہ ہے کہ اپنی مدد آپ کرو، اپنی فکر آپ کرو، دوسروں کے بھروسے پر بیٹھے رہنا بڑی غلطی ہے)۔

اَلْاِثْمُ مَا حَكَّ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکتا ہو اور تو لوگوں کو اُس کی خبر ہو جانا پسند نہ کرتا ہو۔

اَلْاِثْمُ مَا حَكَّ فِيْ نَفْسِكَ وَاِنْ اَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چبھے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتویٰ دے کہ یہ گناہ نہیں ہے۔

اِيَّاكُمْ وَالْحَكَّاكَاتِ فَاِنَّهَا الْمَاٰثِمُ۔ تم اُن باتوں سے بچے رہو جو دل کھجلاتی ہیں (یعنی دل پر اثر کرتی ہیں) وہی گناہ ہیں۔

حَتّٰى اِذَا تَحَاكَّتِ الرُّكَبُ قَالُوْا مِنَّا نَبِيٌّ وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ۔ (ابوجہل لعین کہنے لگا) جب گھٹنے گھٹنوں سے لگ گئے (یعنی ہم اور بنی ہاشم شرف و فضیلت میں برابر ہو گئے) تو اب بنی ہاشم (اپنی فضیلت یوں جتانے لگے) کہنے لگے ہم میں ایک پیغمبر ہوا (تم کو یہ شرف کہاں ملا؟) خدا کی قسم میں تو کبھی ماننے والا نہیں (نہ ان کو سچا پیغمبر کہوں گا)۔

اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ۔ میں اِس مقدمہ کی وہ لکڑی ہوں جس سے خارش زدہ اونٹ اپنے آپ کو رگڑ کر اپنی کھجلی دفع کرتے ہیں (یعنی بڑے بڑے اہم کاموں میں میری رائے سے لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں، میری طرف رجوع کرتے ہیں) کتاب الجیم میں بھی اس کی تفسیر گزر چکی ہے)۔

اِذَا حَكَكْتُ قَرْحَةً دَمَّيْتُهَا (یہ عمرو بن عاص رضی کا قول ہے) جب میں کسی زخم کو کھجاتا ہوں تو اُس کو خون آلودہ کر دیتا ہوں (یعنی ہر کام میں اُس کی انتہا تک پہنچ جاتا ہوں)۔

اَمَرَ بِدَفْنِ حِكَّةٍ يَلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِهَا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی نے بچوں کے ایک کھلونے کو جس کو "حکہ" کہتے ہیں (وہ ہڈی سے رگڑ کر مورت کے طور پر بنایا جاتا ہے) گاڑ دینے کا حکم دیا (بچے کیا کرتے ہیں اُس کو اُٹھا اُٹھا کر دور پھینکتے ہیں۔ جو کوئی جا کر اُس کو لے لے وہ جیت لیتا ہے)۔

حِكَّةٌ۔ خارش اور کھجلی کو بھی کہتے ہیں۔ گر "حکہ" سوکھی کھجلی اور "جرب" وہ کھجلی جو دانوں کے ساتھ ہو۔

حُكْمٌ۔ فیصلہ کرنا۔ پھیر دینا، فساد سے روکنا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام حکیم بھی ہے، کیونکہ وہ بڑا قاضی اور فیصلہ کرنے والا ہے۔ بعضوں نے کہا اِس لئے کہ وہ چیزوں کو مضبوطی اور درستی کے ساتھ بناتا ہے۔ بعضوں نے کہا اِس لئے کہ وہ حکمت والا ہے۔ حکمت کہتے ہیں موجودات کی حالت نفس الامر کے موافق پہچاننے کو۔ صاحب نہایہ نے کہا، حکمت افضل اشیاء کی معرفت افضل علوم سے؛ اور حکیم اس کو بھی کہتے ہیں جو باریک باریک کاریگریاں کرے اور نادر نادر چیزیں بنائے۔

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ۔ یعنی قرآن تمہارے لئے اور تمہارے اوپر حکومت کرنے والا ذکر ہے۔ (بعضوں نے کہا حکیم کے معنی یہاں "محکم" کے ہیں یعنی جس میں اختلاف اور اضطراب نہیں ہے، بعضوں نے کہا اُس میں حکمتیں اور دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں)۔

قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے مفصل کی سورتیں آنحضرتؐ ہی کے

زمانہ میں پڑھ لی تھیں۔ بعضوں نے کہا محکم سے مُراد یہاں وہ ہے جو متشابہ کی ضد ہو)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَكَنَّاهُ بِاَبِيْ شُرَيْحٍ۔ ابوشریح کی کنیت پہلے ابوالحکم تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا حکم تو اللہ کا نام ہے اور اُن کی کنیت ابوشریح رکھی۔

اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ۔ ایک وہ آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) (مجمع البحار میں ہے کہ "مُحکمات" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف ہو۔ اور "متشابہات" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف نہ ہو)۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ۔ اللہ نے اُس کو حکمت دی (یہاں حکمت سے مُراد قرآن ہے)۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ وَالْكِتَابَ۔ اللہ نے اُس کو حکمت دی (یعنی دانائی اور عقل یا علم یا کاموں کو مضبوطی اور درستی سے کرنا، یا فکرِ سلیم جس میں خطا نہ ہو۔ کتاب سے مُراد قرآن ہے)۔

حِکمت اُس علم کو بھی کہتے ہیں، جس میں ہر موجود کے احوال اور خصائص اور حقیقت اور ماہیت سے بحث کی جاتی ہے جہاں تک بشری طاقت کام کرتی ہے اسی طرح انسان کے مفید اور مُضر باتوں کی اور اصلاح تمدن اور زندگی کی آسائش کے ساتھ گزارنے کے اصول و تدابیر کی اس میں تعلیم ہوتی ہے، حکیم اُس شخص کو کہیں گے جو یہ علم جانتا ہو اور اُس پر عمل کرتا ہو، اگر عمل نہ کرے تو وہ حکیم نہیں ہے صرف عالم ہے۔ انبیاء کا مرتبہ حکیموں سے بڑھ کر ہے۔ اور انبیاء کے بعد پھر سب سے اعلیٰ مرتبہ حکیموں کا ہے، اُس کی وجہ یہ ہے کہ حکیموں کا علم انہی باتوں تک پہنچتا ہے جو محسوس اور عقلِ انسانی کی حدود میں ہیں۔ اور انبیاؑ ان باتوں کو بھی جانتے ہیں جو حِس اور عقل کی رسائی سے برتر ہیں۔

وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ۔ میں اپنے جھگڑوں میں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں (تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ لے جاتا ہوں، نہ جاہلیت والوں کی طرح بُتوں یا کاہنوں کے سامنے)۔

وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ۔ ان میں ایک شخص ہے جس کا نام حکیم ہے بعضوں نے کہا حکیم سے حکمت والا مُراد ہے۔

يَنْزِلُ حَكَمًا عَدْلًا۔ حضرت عیسیٰؑ (قیامت کے قریب) حاکم بنکر اُتریں گے انصاف کریں گے (یعنی شریعتِ محمدی کے موافق حکم دیں گے)

مجمع البحار میں ہے کہ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور وہ زندگی میں آسمان پر اُٹھا لئے گئے۔ اور مالکؒ نے کہا کہ وہ تینتیس ۳۳ کی عمر میں مرگئے، مرنے سے اُن کی مُراد یہ ہوگی کہ آسمان کی طرف اُٹھا لئے گئے یا حقیقۃً مرجانا مُراد ہو تو اللہ تعالےٰ اخیر زمانہ میں پھر ان کو زندہ کرکے دنیا میں بھیجے گا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کے قیامت کے قریب اُترنے میں متواتر حدیثیں وارد ہیں۔

مؤلف کہتا ہے اکثر علماء کا کیا، بلکہ کل علمائے امتِ محمدی یہاں تک کہ علمائے نصاریٰ کا بھی اِس پر اجماع ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے اور متواتر حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ دجّال کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کریں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے۔ اور مالکؒ کا یہ قول شاذ ہے اور عجب نہیں کہ راوی کو اِس میں شبہ ہوگیا ہو، اُس نے غلطی سے مالکؒ کے کلام کا یہ مطلب سمجھا ہو اگر یہ قول ثابت بھی ہو تو وہ تاویل کرنا ضرور ہے جو اوپر منقول ہوئی اور اگر مالکؒ وہ بات کہیں جو صحیح حدیثوں کے برخلاف ہو تو اُن کا قول ہرگز تسلیم کے لائق نہ ہوگا، جیسے اور علماء کا قول مجتہد غلطی سے معصوم نہیں ہیں۔ بہرحال مالکؒ نے اِس امر کا انکار نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب پھر دنیا میں آئیں گے۔ اب جو شخص نزولِ عیسیٰ کا منکر ہو وہ بدعتی اور گمراہ ہے اُس پر کفر کا خوف ہے۔ اور افسوس اُس پنجابی کے حال پر جو اپنے کو عیسیٰ کہتا ہے، کبھی مریم، کبھی مثیلِ عیسیٰ، کبھی مرد بنتا ہے کبھی عورت۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت کرے اور اس کی اِغواء سے ہر ایک مسلمان کو محفوظ رکھے۔ وہ یقیناً اُن دجّالوں میں کا ایک دجّال ہے جن کے ظاہر ہونے کی خبر آنحضرتؐ دے چکے ہیں۔

مجمع البحار میں ہے کہ باجی نے یہ روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ سنہ ۹۷ھ میں اُتریں گے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں یہ روایت غلط تھی اس کی غلطی ظاہر ہو چکی۔ کیونکہ اس وقت جب میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں، رجب کی دوسری تاریخ یوم دوشنبہ سنہ ۱۳۲۵ھ ہے اور اب تک حضرت عیسیٰ ؑ نہیں اُترے۔ نہ ابھی تک شام اور قسطنطنیہ پر نصاریٰ قابض ہوئے ہیں، گو مسلمانوں کی اکثر حکومتیں دوسروں نے چھین لی ہیں اور باستثنائے سلطانِ روم اور شاہِ ایران مسلمانوں کا کوئی مختار بادشاہ نہیں رہا ہے۔

فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ بَلْ عَلٰى حُكْمِكَ۔ تو ایسا کر قلعہ کے کافروں کو اپنے حکم پر اُتار اللہ کے حکم پر مت اُتار (یعنی ان سے یوں کہہ اگر تم اس امر پر راضی ہو کہ میں جو تمہارے بارے میں مناسب سمجھوں ویسا حکم دوں گا، تب تو اُتر آؤ۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم اللہ کے حکم پر اُترتے ہیں تو یہ شرط منظور نہ کر، اس لئے کہ اللہ کا حکم تجھے کیا معلوم ہے)

وَذٰلِكَ لِتَحْكِيْمِهٖ فِيْهِمْ۔ یہ اس لئے کہ سعد بن معاذ نے بنی قریظہ کے یہودیوں کے بارے میں حکم دیا تھا (وہ حکم یہ تھا کہ ان میں کے جوان مرد قتل کر دیئے جائیں، بچے عورتیں لونڈی غلام بنیں)

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحُكْمًا یا لَحِكْمَةً۔ بعض اشعار حکمت کے ہوتے ہیں (جن میں مفید مضامین ہوتے ہیں، دانائی کی باتیں، نصیحتیں وغیرہ۔ تو عموماً ہر شعر کو بُرا نہیں کہہ سکتے اور آنحضرت ﷺ نے بھی اشعار سُنے ہیں، چنانچہ ایک بار حسان رضؓ نے آپ کو اشعار سنائے)۔

اَلصَّمْتُ حُكْمٌ وَّقَلِيْلٌ فَاعِلُهٗ۔ خاموشی حکمت ہے لیکن اس کے کرنے والے کم ہیں (اکثر لوگ بیہودہ اور بے ضرورت بکواس کیا کرتے ہیں اور بعض تو غیبت، بہتان، فحش گوئی اور دروغ بیانی سے بھی باک نہیں کرتے ہیں

بیاموز بہائم از تو گفتار + تو خاموشی بیاموز از بہائم

اَلْخِلَافَةُ فِيْ قُرَيْشٍ وَّالْحُكْمُ فِي الْاَنْصَارِ۔ خلافت اور حکومت تو قریش کے لوگوں میں رہے گی، لیکن فیصلہ کرنا انصار میں ہوگا۔ (اکثر فقہاء انصاری صحابہ ہوئے ہیں۔ جیسے معاذ بن جبل، اُبی بن کعب، زید بن ثابت وغیرہم)۔

بِكَ حَاكَمْتُ۔ میں اپنا مقدمہ تیرے سامنے لاتا ہوں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں یا تیری ہی مدد کے بھروسہ پر میں مخالفوں سے بحث اور تقریر کرتا ہوں

اِنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُحَكَّمِيْنَ یا لِلْمُحَكِّمِيْنَ۔ بہشت اُن لوگوں کے واسطے ہے جن کو کافر لوگ کہیں یا تو تم کافر ہو جاؤ یا قتل ہو، وہ قتل ہونا گوارا کریں پر کفر پر راضی نہ ہوں۔ یا بہشت ان لوگوں کے واسطے ہے جو اپنے نفس سے آپ انصاف کرتے ہیں (بُری باتوں سے نفس کو روکتے ہیں، من آنم کہ من دانم، سب بندگانِ خدا سے زیادہ اپنے تئیں گنہگار اور قصوروار سمجھتے ہیں، کبر و غرور نہیں کرتے، اتراتے نہیں)۔

لَا يَنْزِلُهَا اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ اَوْ مُحَكَّمٌ فِيْ نَفْسِهٖ۔ بہشت میں ایک گھر ہے، اس میں وہی شخص جانے پائے گا جو پیغمبر ہو یا صدیق یا شہید یا وہ شخص جس کو دو باتوں میں اختیار دیا گیا ہو، مرنا قبول کرے یا کفر کرنا، اور وہ مرنا قبول کرے مگر کفر پر راضی نہ ہو۔

فَاَحْكَمَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا (یہ اَحْكَمْتُ سے نکلا ہے بمعنی مَنَعْتُ (بعضوں نے کہا: حَكَمْتُ الْفَرَسَ یا اَحْكَمْتُهٗ یا حَكَّمْتُهٗ سے۔ یعنی میں نے گھوڑے کو روک لیا)

مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا وَفِيْ رَاْسِهٖ حَكَمَةٌ۔ ہر ایک آدمی کے سر پر ایک حَكَمَةٌ ہے (حکمہ لگام کا وہ لوہا جو گھوڑے کی ناک پر رہتا ہے اور اُس کی ٹھوڑی کے تلے جڑ جاتا ہے اس کی وجہ سے سوار کی مخالفت نہیں کر سکتا اسی طرح جب اللہ چاہتا ہے تو آدمی کو بھی اس کی وجہ سے بُرائی سے روک دیتا ہے)۔

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَ اللّٰهُ حَكَمَتَهٗ۔ بندہ جب عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا مرتبہ اور بڑھا دیتا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:-

فُلَانٌ عَالِي الْحَكَمَةِ۔ وہ شخص عالی شان ہے۔

وَاَنَا اٰخِذٌ بِحَکَمَۃِ فَرَسِہٖ۔ میں آپ کے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تھا۔

حَکِّمِ الْیَتِیْمَ کَمَا تُحَکِّمُ وَلَدَکَ۔ یتیم کو بھی بری باتوں سے اسی طرح بچا جس طرح اپنی اولاد کو بچاتا ہے (اس کی تعلیم و تربیت میں بھی اپنی اولاد کی طرح کوشش کر) بعضوں نے کہا اس کی جائداد کی اصلاح کے لئے اسی طرح فکر کر جس طرح اپنی اولاد کی جائداد میں اصلاح اور درستی کرتا ہے)۔

فِیْ اَرْشِ الْجِرَاحَاتِ الْحُکُوْمَۃُ۔ زخموں کی دیت میں حکومت کرنا چاہئے (یعنی جن زخموں کی دیت مقرر نہیں ہے اس میں حاکم یہ کرے کہ اگر ایسا زخم کسی صحیح سالم غلام کو پہنچایا جاتا تو اس کی قیمت کتنی کم ہو جاتی، اسی نسبت سے دیت دلائے مثلاً ایک غلام کی قیمت سو روپے تھی، اگر اس کو ایسا زخم لگتا تو اس کی قیمت نوّے روپیہ رہ جاتی۔ تو دیت کا دسواں حصہ زخمی کرنے والے کو دینا ہوگا)۔

شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ حَتّٰی حَکَمٌ وَحَاءٌ۔ میں اپنی امت کے اُن لوگوں کی شفاعت کروں گا جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ حکم اور حاء قبیلوں کی بھی شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلے بڑے شریر مشہور تھے)۔

فَتَقَاعَسَ اَحْکَمَہُ اللّٰہُ مِنْہُ۔ اللہ تعالٰی نے اس کو جہاد میں آنے سے روک دیا۔

نَطَقُوْا فَکَانَ نُطْقُھُمْ حِکْمَۃً۔ اولیاء اللہ بات کرتے ہیں تو حکمت کی بات کرتے ہیں (جو دنیا اور آخرت دونوں میں مفید ہوتی ہے)۔

لَیْسَ کُلُّ کَلَامِ الْحِکْمَۃِ اَتَقَبَّلُ۔ میں حکمت کی ہر بات قبول نہیں کرتا (بلکہ بات کرنے والے کی نیت کو دیکھتا ہوں اگر اس کی نیت میری رضا جوئی کی ہے، تب اس کی بات قبول ہوتی ہے، اس پر ثواب ملتا ہے)۔

اَدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّمْلَاَ قَلْبِیْ عِلْمًا وَّحُکْمًا۔ میں اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ میرا دل علم اور حکمت سے بھر دے۔

حِکَمٌ جمع ہے حِکْمَۃٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ حکمت دو قسم کی ہے ایک عملی جس کا تعلق عمل سے ہے۔ جیسے علم اخلاق، تدبیر منزل، علم حساب، علم الموازین، علم الارض، علم الحرب، سیاست، مدن، طب، جر ثقیل، کیمیا، علم الماء، علم الہواء، علم البرق، علم البخار، علم المناظر، علم المثلث و المساحۃ، علم الزراعت و التجارۃ وغیرہ۔ دوسری حکمت نظری، جس کا تعلق صرف علم سے ہے۔ مثلاً آٹھوں موجودات کا علم کہ وہ کیا ہیں خدا تعالٰے، فرشتے، نفس، ہیولٰی، صورت، جسم، عرض، مادہ میں کہتا ہوں کہ ایک موجود رہ گیا، یعنی جن)۔

کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا۔ حکمت کی بات مسلمان کی کھوئی ہوئی چیز ہے جہاں وہ اُس کو پائے، وہ اس کا زیادہ حقدار ہے (یعنی مسلمانوں کو علم حاصل کرنے میں سب قوموں سے زیادہ کوشش کرنا وہ ان کا سرمایہ ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان ہی علوم فنون حاصل کرنے میں سب قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں حالانکہ یہ ان کے بزرگوں کی میراث تھی جس کے حاصل کرنے میں ان کو دنیا کے سب لوگوں سے زیادہ سبقت کرنا تھی، یہ جو فرمایا جہاں وہ اس کو پائے، اس میں یہ تعلیم ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرنی چاہئے، کوئی کافر یا ذلیل سے ذلیل شخص کے پاس بھی اگر علم کی کوئی بات ہو تو ہم کو اس کا شاگرد بن کر وہ بات سیکھ لینی چاہئے)۔

اَلْکَلِمَۃُ الْحَکِیْمَۃُ ضَالَّۃُ الْحَکِیْمِ۔ حکمت کی بات حکیم کی کھوئی ہوئی چیز ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ حکم یا حَکَمٌ یا خَالِدٌ یا مَالِكٌ یا حَسَنٌ اس کا یہ نام رکھنے کروہ ہیں کیونکہ یہ جاہلیت کے زمانوں کے نام تھے۔ حکیم بن حزام مشہور صحابی ہیں اور اُمّ الحکم معاویہؓ کی بہن تھیں)۔

لَا حَکِیْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَۃٍ۔ حکیم جب ہی ہوتا ہے جب تجربہ ہو (صرف علم سے کچھ نہیں ہوتا)۔

حَکٰی۔ بات کرنا۔

حِکَایَۃٌ۔ نقل کرنا، مشابہت کرنا، گرہ مضبوط کرنا اور

چغلی کھانا۔

مُحَاکَاۃٌ۔ مشابہت

فَحَکَی نَبِیًّا ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ۔ ایک پیغمبر کی نقل بیان کی جن کو اُس کی قوم نے مارا تھا۔

مَا سَرَّنِیْ اَنِّیْ حَکَیْتُ فُلَانًا وَاِنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں فلاں شخص کی نقل کروں (جیسے بھانڈ کیا کرتے ہیں یا تھیٹر والے) گو مجھ کو اتنا اتنا مال دیا جائے۔

بعضوں نے کہا یہ مُحَاکَاۃٌ سے ہے یہ معنی غیبت یعنی میں کسی کی غیبت کو پسند نہیں کرتا گو مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دیا جائے۔ طیبی نے کہا مُحَاکَاۃٌ بھی غیبت میں داخل ہے جو حرام ہے وہ کیا ہے کسی کی نقل کرنا مثلاً لنگڑاتے ہوئے یا سر جھکائے ہوئے چلنا، منہ ٹیڑھا کرنا۔

اَلَا اَحْکِیْ لَکُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ کیا میں تم کو آنحضرتؐ کا وضو نہ بتلاؤں (یعنی جس طرح آنحضرتؐ وضو کرتے تھے اسی طرح وضو کر کے)۔

کُلُّ کُفُوْمَا حِدًا مَّا خَلَا حَاکِیْ اَوْحَجَّامٍ۔ ہر ذات والا ہمتا ہے سوا بت تراش اور چغل خور کے (بعضوں نے کہا حَاکِیْ سے چغل خور اور بھانڈ مراد ہے اور حَجَّامٌ سے پچھنے لگانے والا۔)

باب الکاف مع اللام

حَلِ حَلْ یا حَلْ یا حَلِ حَلْ۔ ایک کلمہ ہے جس کو عرب لوگ اونٹ کو ہانکنے کے وقت یا اس کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

حَلَّا۔ سرمہ لگانا، مارنا، پچھاڑنا، چھیلنا۔

تَحْلِئَۃٌ اور تَحْلِیْئٌ۔ روکنا، دور کرنا، ہانک دینا۔

یَرِدُ عَلَیَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَھْطٌ فَیُحَلَّئُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ قیامت کے دن کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے (حوض کوثر سے پینے کے لئے) لیکن وہ حوض پر سے ہانک دئیے جائیں گے (فرشتے ان کو دھکیل دیں گے) (ایک روایت میں فَیُجْلَوْنَ ہے معنی وہی ہیں، ایک میں فَیُحْلَؤُنَ ہے، ایک میں فَیُجْلَوْنَ ہے جلا وطن سے۔)

سَاَلَ وَفْدًا اَمَا لِاِبِلِکُمْ خِمَاصًا قَالُوْا حَلَّأَنَا بَنُوْ ثَعْلَبَۃَ فَاَجْلَاھُمْ۔ (حضرت عمرؓ کے پاس لوگ کہیں سے پیغام لے کر آئے) انھوں نے پوچھا، کہو تمہارے اونٹوں کو کیا ہوا بھوکے معلوم ہوتے ہیں۔ کہنے لگے بنو ثعلبہ نے ہم کو ہانک دیا (ہمارے اونٹوں کو پانی تک نہیں پینے دیا) آخر حضرت عمرؓ نے بنو ثعلبہ کو ان کے ملک سے باہر نکال دیا۔

اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمَاءِ الَّذِیْ حَلَّأْتَہُمْ عَنْہُ بِذِیْ قَرَدٍ (سلمہ بن اکوعؓ نے کہا میں آنحضرتؐ کے پاس آیا، آپ اُس پانی پر تھے جہاں سے میں نے ڈاکوؤں کو ہانک دیا تھا (جو آنحضرتؐ کے اونٹ لے کر بھاگ گئے تھے)۔

حَلَّیْتُھُمْ اصل میں حَلَّأْتُھُمْ تھا ہمزہ کو یا سے بدل دیا برخلاف قیاس جیسے قَرَأْتُ میں قَرَیْتُ کہتے ہیں۔

غَیْرَ مُحَلَّئِیْنَ عَنْ وِرْدٍ۔ پانی پر آنے سے ہانکے نہ جا کے (بعضوں نے غَیْرَ مُجْلَیْنَ روایت کیا ہے اِجْلَاءٌ سے یعنی ملک بدر کرنا)

حَلْبٌ یا حَلَبٌ یا حِلَابٌ دودھ دوہنا۔

حَلَبٌ اور حُلُوْبٌ جمع ہونا۔

مَالَہٗ حَلَبٌ وَّلَا جَلَبٌ۔ نہ اُس کے پاس اونٹنیاں ہیں نہ اونٹ۔

وَمِنْ حَقِّھَا حَلْبُھَا عَلَی الْمَاءِ۔ دودھ والے جانوروں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر (جہاں پینے کے لئے وہ لائے جائیں) ان کا دودھ دوہا جائے (اور غریب لوگوں کو پلایا جائے)۔

قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْیُھَا تَسْعٰی۔ اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر دودھ بہہ رہا تھا۔ دوڑ رہی تھی (اپنے بچہ کو قیدیوں میں ڈھونڈھ رہی تھی)۔

فَاِنْ رَضِیَ حِلَابَھَا اَمْسَکَھَا۔ اگر اس جانور کے دودھ پر راضی ہو جائے (یعنی جتنا دودھ دے) تو اس کو رکھ لے۔

حِلَابٌ۔ اُس برتن کو بھی کہتے ہیں، جس میں دودھ دوہا

جاتا ہے۔

كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ بَدَأَ بِشَيْءٍ مِثْلَ الْحِلَابِ۔

آں حضرت صلعم جب غسل کرتے تو پہلے ایک برتن لیتے، اتنا بڑا جیسا دودھ دوہنے کا برتن ہوتا ہے۔ امام بخاری نے حلاب کو ایک قسم کی خوشبو سمجھا۔ بعضوں نے کہا، اُن کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ جُلّاب ہے جو معرب ہے بمعنی گلاب کی خوشبو۔ مگر گلاب کو غسل کے شروع میں استعمال کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ پانی سے بہہ جائے گا۔ دوسرے صحیح بخاری کے کُل نسخوں میں یہ لفظ بہ حائے حطی روایت کیا گیا ہے۔ کرمانی نے کہا "جلّاب" کی روایت غلط ہے)۔

فَأَجِيئُ بِالْحِلَابِ۔ میں دودھ لے کر آتا۔

إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ۔ دودھ والا جانور زکوٰۃ میں لینے سے بچا رہ

وَلَا حَلُوبَةَ فِي الْبَيْتِ گھر میں کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی

أَبْغِنِي نَاقَةً حَلْبَانَةً رَكْبَانَةً۔ میرے لئے ایک اونٹنی ڈھونڈھو جو دودھ دیتی ہو اور سواری کے کام بھی آئے۔

اَلرَّهْنُ مَحْلُوبٌ۔ جو جانور گروی ہو تو گرو دیدار (یعنی مرتہن) اس کا دودھ دوہ سکتا ہے (اور اپنے استعمال میں لا سکتا ہے یہ اس کا عوض ہوگا جو مرتہن اس جانور کا دانہ چارہ اور اس کی داشت اور نگرانی کرے گا۔ اِس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مرتہن کو اپنی محنت اور نگرانی کے معاوضہ میں شئی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا درست ہے اور یہ ربٰو میں داخل نہیں۔ مثلاً مکان مرہونہ میں مرتہن بغرض حفاظت اور نگرانی رہ سکتا ہے اور یہ عوض ہوگا اس کا جو مرتہن اس مکان کی صفائی اور درستی اور مرمت میں خرچ کرے)۔

وَنَسْتَحْلِبُ الصَّبِيرَ۔ اور ابر سے ہم پانی چاہیں۔

كَانَ إِذَا دُعِيَ إِلَى طَعَامٍ جَلَسَ جُلُوسَ الْحَلَبِ۔

آنحضرتؐ جب کھانے کے لئے بلائے جاتے تو اس طرح بیٹھتے جیسے کوئی دودھ دوہنے کے لئے بیٹھتا ہے (یعنی گھٹنوں کے بل)

أُحْلُبْ فَثَلَّ الْكُرُوْنِ ہم بیٹھ کر کھا۔

لَا تَسْقُونِي حَلَبَ امْرَأَةٍ۔ عورت کا دوہا ہوا دودھ مجھ کو مت پلاؤ (کیونکہ اہل عرب میں عورتوں کا دودھ دوہنا معیوب ہے۔ ابن جوزی نے کہا ابراہیم حربی نے کہا عورتیں جب دودھ دوہتی ہیں تو کبھی ان کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور اچھی طرح طہارت نہیں کرتیں، اُن کے ہاتھ یا کپڑے میں پیشاب لگ جاتا ہے اور وہی ہاتھ یا کپڑا جانور کے تھن پر لگا دیتی ہیں اس لئے آپ نے عورتوں کے دوہے ہوئے دودھ سے نفرت کی۔ سبحان اللہ ہمارے آقا کے مزاج میں کتنی نفاست اور طہارت تھی۔ افسوس اُن مسلمانوں پر ڈھیر نیوں اور چمارنیوں کے ہاتھ لگی ہوئی سیندھی پیتے ہیں یہ تو گو دو گونہ ہے ایک تو سیندھی خود حرام دوسرے اُس کی پلانے والی میلی کچیلی نجس ناپاک عورت جس کو دیکھ کر ہی نفرت پیدا ہوتی ہے)۔

هَلْ يُوَافِقُكُمْ عَدُوُّكُمْ حَلَبَ شَاةٍ نَثُورٍ۔ کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اِتنی دیر ٹھہر سکتا ہے جتنی دیر میں ایک کھلے تھن والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے ("نثور" وہ بکری جس کے تھن کا سوراخ کشادہ ہو اور دودھ کی دھار اس میں سے موٹی نکلے)۔

ظَنَّ أَنَّ الْأَنْصَارَ لَا يَسْتَحْلِبُونَ لَهُ۔ سعد بن عبادہ یہ سمجھے کہ انصاری لوگ ان کی مدد کے لئے جمع نہ ہوں گے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

أَحْلَبَ الْقَوْمُ یا اِسْتَحْلَبَ الْقَوْمُ۔ جب لوگ جمع ہو جائیں دراصل میں اِحْلَابٌ کے معنے دودھ دوہنے میں مدد کرنا۔

رَأَيْتُ عُمَرَ يَحْلُبُ فُوهُ فَقَالَ أَشْتَهِي جَرَادًا مَقْلُوًّا۔ میں نے عمرؓ کو دیکھا، اُن کی رال بہنے کو تھی یعنی منہ میں پانی آگیا تھا، کہنے لگے جی چاہتا ہے بھنی ہوئی ٹڈی کھاؤں۔

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْحُلْبَةِ لَاشْتَرَوْهَا وَلَوْ بِوَزْنِهَا ذَهَبًا۔ اگر لوگ جانیں جو فائدہ میتھی میں ہے تو سونا دے کر اس کے ہموزن خرید کریں۔ (مؤلف کہتا ہے حقیقت میں میتھی بڑی فائدہ مند چیز ہے میں تو ساری ترکاریوں میں میتھی کی بھاجی بہت پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ دافع بلغم اور دافع دردِ بواسیری ہے۔ بعضوں نے کہا "حُلبہ" ایک جنگلی گھاس

(درخت کا پھل ہے۔ اور تحرنج اور قتاد کو بھی حلبہ کہتے ہیں۔)

أَحْلَبَ الرَّجُلُ۔ جب اس کی اونٹنی اونٹ جنے جیسے أَجْلَبَ الرَّجُلُ۔ جب اُس کی اونٹنی نر جنے۔

اَلْإِسْلَامُ يَسِيرُ الْمِضْمَارِ جَامِعُ الْحَلْبَةِ۔ اسلام کے دین کا میدان (جہاں پر دوڑ ہوتی ہے) چھوٹا ہے (یعنی دنیا) اور سب گھوڑوں کو اکٹھا کرنے والا ہے (یعنی قیامت کے دن)۔

يُسَمَّى الَّذِي يَلِي السَّابِقَ فِي الْحَلْبَةِ مُصَلِّيًا۔ جو گھوڑا بڑھ جانے والے گھوڑے کے نزدیک ہی ہوتا ہے (شرط میں) اس کو مصلی کہتے ہیں (کیونکہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے پٹھوں کے محاذی رہتا ہے)۔

مَحْلَبٌ دودھ دوہنے کا مقام۔

حَلْتٌ۔ مونڈنا، ادا کرنا۔

حِلِيتٌ اور حِلْتِيتٌ اور حِلْتِيثٌ اور حِلْتِيثٌ۔ ہینگ۔

حَلْجٌ۔ گزرنا، ذرا اور اجلنا، روئی میں سے بنولے نکال کر اس کو صاف کرنا (اسی سے حَلَّاجٌ۔ یعنی روئی صاف کرنے والا۔ حسین بن منصور حلاج یا منصور بن حلاج تمیمی ایک شخص گزرا ہے۔ جو الوہیت کا دعوے کرتا تھا۔ "انا الحق" کہتا تھا۔ آخر علماء کے فتوے سے قتل کیا گیا)۔

دَعْ مَا تَحَلَّجَ فِي صَدْرِكَ وَتَخَلَّجَ۔ جو چیز تیرے سینے میں کھٹکے اور خلش پیدا کرے اس کو چھوڑ دے (یعنی جس چیز میں شک ہو کہ درست ہے یا نادرست، اُس کا چھوڑ دینا بہتر ہے)۔

لَا يَتَحَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ۔ تیرے دل میں کوئی کھانا کھٹکے (یعنی جو کھانا حلال ہے، جیسے مرغی وغیرہ، اس کے کھانے میں تردد مت کر۔ ایک روایت میں لَا يَتَخَلَّجَنَّ ہے (معنی وہی ہے)۔

حَتَّى تَرَوْهُ يَحْلِجُ فِي قَوْمِهِ۔ یہاں تک کہ اس کو دیکھو اپنی قوم کی محبت میں جلدی کر رہا ہے (ایک روایت میں یخلج ہے)۔

مِحْلَجٌ وہ لکڑی جس سے روئی دھنکتے ہیں۔

حَلَسٌ۔ برابر بارش ہوتی رہنا، زکوٰۃ میں جانور کے بدل نقد پیسہ لینا۔

حَلَسٌ۔ حلول اُترنا، اقامت کرنا۔

عَدَّ مِنْهَا فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ۔ اُن فتنوں میں سے ایک احلاس کا فتنہ شمار کیا۔ (یہ حِلْسٌ کی جمع ہے۔ یعنی وہ کملی جو پالان کے تلے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالی جاتی ہے۔ جیسے یہ کملی اونٹ کی پیٹھ پر برابر پڑی رہتی ہے۔ ویسے ہی یہ فتنہ بھی لوگوں کو چھوڑنے والا نہیں برابر قائم رہے گا۔)

جِبْرَئِيلُ سَاقِطٌ كَالْحِلْسِ الْبَالِي مِنْ خَشْيَةِ اللهِ۔ جبرئیلؑ خدا کے ڈر سے پرانی کملی کی طرح پڑے ہوئے ہیں (ایک روایت میں كَالْحِلْسِ اللَّاطِئِ ہے۔ یعنی چپکی ہوئی کملی کی طرح)۔

كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ۔ اپنے گھروں کی کملیاں بن جاؤ (مطلب یہ ہے کہ گھروں میں پڑے رہو باہر نہ نکلو)۔

كُنْ حِلْسَ بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ۔ اپنے گھر کی کملی بنا رہ، یہاں تک کہ گنہگار ہاتھ تجھ پر آن پڑے (کوئی ظالم آکر تجھ کو قتل کر ڈالے) یا موت جو فیصلہ کرے (قصہ ہی چکا دے)۔

قَامَ إِلَيْهِ بَنُو فَزَارَةَ فَقَالُوا يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ نَحْنُ أَحْلَاسُ الْخَيْلِ فَقَالَ نَعَمْ وَنَحْنُ فُرْسَانُهَا۔ بنی فزارہ کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا۔ اے خلیفہ رسول ہم تو گھوڑوں کی پیٹھوں کے نمدے ہیں (یعنی ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتے ہیں یہ انھوں نے شیخی سے کہا اپنی سپاہگری جتانے کو) حضرت عمرؓ نے کہا ہاں ٹھیک ہے اور ہم لوگ گھوڑوں کے سوار ہیں (تم سائیس ہو جو گھوڑے کی خدمت کرتے ہو)۔

اِسْتَحْلَسْنَا الْخَوْفَ۔ ہم کو تو ڈر لازم ہو گیا (ہر وقت خوف کی حالت رہتی ہے)۔

عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا (حضرت عثمانؓ نے جنگ عسرۃ میں کہا، جب مسلمانوں کو سواری اور خرچہ کی بڑی تکلیف تھی) سو اونٹ مع اُن کی جھولوں اور پالانوں

ہیں دیتا ہوں) آنحضرت ؐ نے حضرت عثمان رضؓ کی اس ہمت کو دیکھ کر فرمایا مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَهٗ۔ یعنی عثمان پر اب کچھ نقصان نہیں اگر وہ اس کے بعد پھر کوئی نفل عبادت نہ کریں۔ کیونکہ یہ عبادت تمام نفل عبادتوں کے واسطے کافی ہوگئی۔ یا عثمان کو اب کوئی بُرا عمل جو اس کے بعد کریں، کچھ نقصان نہ کرے گا (کیونکہ یہ نیکی اُن کی بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگئی۔ اور بہشت کے سزاوار بن گئے۔ اب اگر بالفرض کوئی خطا بھی ان سے صادر ہو تو وہ معاف ہوجائے گی اُس پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا)۔

اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا وَلُحُوْقَهَا بِالْقِلَاصِ وَاَحْلَاسِهَا۔ کیا تو نے جنوں کو اور ان کی ناامیدی کو اور اپنی اونٹنیوں اور کملیوں سے مل جانے کو نہیں دیکھا (مطلب یہ ہے کہ جن جابجا متفرق ہوگئے ہیں اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہوکر چل دیئے ہیں اب آسمان کی خبر لانے سے ناامید ہوگئے ہیں گویا ان کا جو کام تھا وہ بند ہوگیا اپنے اپنے ٹھکانوں کو چل دیئے)۔

مُحْلَسٌ اَخْفَافُهَا شَوْكًا مِّنْ حَدِيْدٍ۔ اُن کے سُموں میں لوہے کے کانٹے جوڑ دیئے جائیں گے (تاکہ وہ اپنے مالکوں کو روندیں جو دنیا میں زکوٰۃ نہیں دیتے تھے)۔

فِيْ نَمَطِ اَحْلَاسِهَا۔ بُرے سے بُرے کپڑوں میں (خراب کپڑوں کو حِلْس قرار دیا، جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھے جاتے ہیں)

كُنْ حِلْسَ الْبُيُوْتِ مِصْبَاحَ اللَّيْلِ۔ گھر کی کملی اور چراغ بن جا (یعنی گھر ہی میں پڑا رہ باہر مت نکل)۔

كُنْ حِلْسًا مِّنْ اَحْلَاسِ الْبُيُوْتِ۔ گھر کی کملیوں میں سے ایک کملی بن جا۔

حَلِسٌ۔ بہادر، دلیر۔

حَلْفٌ

یا حِلْفٌ یا حَلِفٌ یا مَحْلُوْفٌ یا مَحْلُوْفَةٌ یا مَحْلُوْفَاءَ۔ قسم کھانا۔

مُحَالَفَةٌ۔ آپس میں قول و قرار، عہد پیمان کرنا۔

اِنَّهٗ حَالَفَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْاَنْصَارِ۔ آنحضرتؐ نے قریش کے مہاجرین اور انصار میں عہد پیمان کرا دیا (یعنی بھائی چارہ دوستی اور محبت کا عہد)۔

حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِنَا مَرَّتَيْنِ۔ آنحضرتؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان ہمارے گھر میں دو بار بھائی چارہ کرایا۔

لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں دو معاہدہ نہیں ہے جو جاہلیت کے زمانے میں ہوا کرتا تھا (ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور غارت کرنے کے لئے تیسرے قبیلے سے دوستی اور عہد کرتا، اسلام میں ایسی دوستی اور عہد سے ممانعت ہوئی لیکن اب بھی اگر مظلوم کی مدد کرنے، یا حق بات کو جاری کرنے کے لئے مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ سے معاہدہ کرے، تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔)

وَجَدْنَا وِلَايَةَ الْمُطَيَّبِيْ خَيْرًا مِّنْ وِلَايَةِ الْاَحْلَافِيْ۔ (حضرت ابن عباسؓ نے کہا) ہم نے تو مطیبی یعنی ابوبکر صدیق رضؓ کی حکومت کو احلافی یعنی حضرت عمر رضؓ کی حکومت سے بہتر پایا (اس کا قصہ یہ ہے کہ عبد مناف کے بیٹوں نے عبد الدار کے لوگوں سے بعض کام لینے چاہے، جیسے کعبہ کی دربانی، حاجیوں کو پانی پلانا وغیرہ۔ عبد الدار کے لوگوں نے انکار کیا، اب ہر فریق نے اپنے اپنے دوست قبیلوں سے معاہدہ کیا۔ چنانچہ عبد الدار کی طرف جو قبائل تھے ان کو احلاف کہتے تھے۔ وہ چھ قبیلے تھے، عبد الدار، جمح، مخزوم، عدی، کعب، سہم۔ حضرت عمر رضؓ بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے۔ اُدھر عبد مناف کے لوگوں نے کیا کیا، ایک پیالہ خوشبو سے بھرا ہوا لائے اور اپنے دوست قبیلے والوں سے کہا، اس میں ہاتھ ڈبو کر عہد کرو۔ تین قبیلے ان کے شریک ہوئے اسد اور زہرہ اور تیم۔ انھوں نے ہاتھ ڈبوئے اور مسجد میں عہد موکد کیا، ان کو مطیبین کہنے لگے، یعنی خوشبو لگائے گئے۔ ابوبکر صدیق رضؓ ان لوگوں میں تھے۔)

لَمَّا صَاحَتِ الصَّائِحَةُ عَلٰى عُمَرَ قَالَتْ وَا سَيِّدَ الْاَحْلَافِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ وَالْمُحْتَلَفِ عَلَيْهِمْ

بِعَيْنِيَ الْمُطَيَّبِيْنَ۔ جب رونے والی عورت حضرت عمرؓ پر یوں رونے لگی وا ہائے احلاف کے سردار! تو ابن عباسؓ نے کہا، بے شک اور ان لوگوں کے بھی سردار، جن کے مقابلہ میں حلف لی گئی تھی، یعنی مطیبین کے (عبد اللہ بن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے بعد پھر دو فریق کہاں رہے۔ حضرت عمرؓ جیسے احلاف کی گروہ کے سردار تھے ویسے ہی مطیبین کے بھی سردار تھے۔ کیونکہ دونوں فریق مومن تھے، اور آپ امیر المومنین تھے)۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا۔ جو شخص سمجھ بوجھ کر ایک کام پر قسم کھائے، پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے۔

اَحَالِفُكَ مُنْذُ الْيَوْمِ۔ میں آج کے دن تم سے قسم کھا رہا ہوں (اور تم مجھ کو منع نہیں کرتے، حالانکہ تم نے آنحضرتؐ سے اس کی ممانعت سُنی ہے)۔

مَا اَمْضٰى جَنَانَهُ وَ اَحْنَفَ لِسَانَهُ۔ اس کا دل کیسا مضبوط ہے، اس کی زبان کیسی تیز ہے؟

اَنَا الَّذِيْ فِي الْحُلَفَاءِ۔ (عتبہ بن ربیعہ جب جنگ بدر میں عبیدہ بن حارث کے سامنے آیا اور انہوں نے پوچھا تو کون ہے کہنے لگا) میں وہ ہوں جو حلفاء میں رہتا ہے (حلفاء ایک مشہور جا ہے۔ بعضوں نے کہا بانس بن، مطلب یہ ہے کہ میں شیر ہوں کیونکہ شیر سایہ اور ٹھنڈک کی وجہ سے بانسوں کے جنگل میں رہتا ہے)۔

اِذَنْ يَحْلِفَ فَيَذْهَبَ بِمَالِيْ۔ جب تو وہ قسم کھا کر میرا مال اڑا لے گا۔

اِنَّ بَنِيْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَيْشًا۔ بنی کنانہ نے قریش لوگوں سے معاہدہ کیا۔

لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ۔ اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ خدا کے سوا اور کسی مخلوق کی۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے جس نے خدا کی قسم کھائی اُس نے شرک کیا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے اَفْلَحَ وَ اَبِيْهِ اِنْ صَدَقَ تو شاید یہ اس ممانعت سے پہلے کی ہے اور دوسرے یہ قسم نہیں ہے بلکہ محاورہ ہے عرب کا، جو بغیر ارادہ قسم کے زبان سے نکل جاتا ہے اور ایسی قسم لغو ہے جیسے ہندوستان میں بھی لوگ عام بول چال میں یوں کہتے ہیں، اجی نہیں تمہارے سر کی قسم، تمہاری جان کی قسم اور ایسا کہنے سے اُن کا قصد قسم کھانے کا نہیں ہوتا۔ شریعت میں اسی قسم کا اعتبار ہے جو عمداً اور قصداً تعظیم کی نیت کے ساتھ کھائی جائے۔ اور اسی کو حلف کہتے ہیں۔ ایسی قسم اللہ کے سوا اور کسی کی کھانا منع ہے مثلاً جیسے ہمارے زمانہ میں بعض گمراہ لوگ اپنے پیر یا استاد کی قسم کھاتے ہیں یا پیغمبرؐ کی یا اور کسی ولی کی۔ البتہ اللہ تعالےٰ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے)۔

مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ جو کوئی شخص جھوٹ موٹ بھی اسلام کے سوا اور کسی دین کو اختیار کرنے کی قسم کھائے (مثلاً یوں کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں اور پھر وہ کام کرے۔ گو اس کی نیت یہودی ہو جانے کی نہ ہو تب وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا اُس نے کہا (یعنی یہودی ہو جائے گا[1]) اس لئے کہ زبان سے اُس نے خود کو یہودی قرار دیا اور اسلام کے لئے جیسے دل کی تصدیق شرط ہے ویسے ہی زبان سے اقرار کرنا بھی ضروری ہے)۔

مجمع البحار میں ہے اگر لات و عزّیٰ کی قسم کھائے اور دل میں اُن کی تعظیم کی نیت ہو تو کافر ہو جائے گا اور جو تعظیم کی نیت نہ ہو تو کافر نہ ہوگا مگر گنہگار ہوگا اس لئے کہ جھوٹ بولا۔ کیونکہ جو چیز معظم نہ تھی، قسم کھا کر اس کو معظم کیا۔ امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس کو اختیار کیا ہے کہ صرف لات و عزّیٰ کی قسم کھانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب ان کی تعظیم کی نیت نہ ہو مگر اس وقت بھی یہ ظاہراً کفر ہے گو عند اللہ کفر نہ ہو اور اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی لات و عزّیٰ کی قسم کھائے وہ لا الٰہ الا اللہ کہے یعنی تجدید ایمان کرے اور پورا بیان اس کا ہم نے کتاب ہدیۃ المہدی میں کیا ہے۔

وَالْحَلِيْفَيْنِ۔ دو قبیلے جو باہم عہد رکھتے ہیں (یعنی اسد

---

[1] امام ترمذی نے کہا یہ بطریق تغلیظ کے فرمایا تاکہ لوگ ایسی قسموں سے احتراز کریں۔ ۱۲ منہ

اور غطفان۔

اِنَّ ابنَ عُمَرَ حلف اَنَّ ابنَ صیّادٍ ھُوَ الدَّجَّالُ۔ عبد اللہ بن عمرؓ قسم کھاتے تھے کہ ابنِ صیاد وہی دجّال ہے (کیونکہ وہ واقعۂ حرّہ میں گم ہوگیا اس کی نعش بھی نہیں ملی، اور آنحضرتؐ کو بھی اس کے دجّال ہونے کا گمان تھا۔ یہاں سے یہ نکلتا ہے کہ جس امر کا گمان غالب ہو آدمی اس کے بارے میں قسم کھا سکتا ہے۔ مثلاً کوئی اپنے باپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ پائے کہ اس کے اتنے روپیہ فلاں شخص کے پاس جمع ہیں تو وہ اس پر قسم کھا سکتا ہے۔)

بِالحَلِفِ الفَاجِرِ۔ جھوٹی قسم کے ساتھ۔

لَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں کوئی نیا عہد و پیمان نہ نکالو (جیسا جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور فتنہ مچانے کے لئے تیسرے سے عہد و پیمان کرتا۔ لیکن جو عہد و پیمان مظلوم کی مدد یا نیک کام کے لئے ہو، وہ تو اسلام کی وجہ سے اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا)۔

بِجَرِیْرَۃِ حُلَفَاءِكَ۔ تیرے حلفاء کے قصور میں (تو پکڑا گیا ہے)۔

حُلَفَاءُ۔ حلیف کی جمع ہے۔ یعنی وہ لوگ جن سے عہد و پیمان کیا گیا ہو۔

مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ جو شخص لات وعزّٰی کی قسم کھائے وہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ کہے، (از سرِ نو تجدیدِ ایمان کرے، لات و عزّٰی کی طرح وہ سب چیزیں ہیں جن کی مشرکین تعظیم اور عبادت کیا کرتے تھے اور ہماری شریعت میں ان کی تعظیم مطلقاً نہیں رہی، لیکن اگر ہماری شریعت میں بھی اُن کی تعظیم باقی رہی ہو۔ مثلاً کوئی حجرِ اسود یا کعبہ یا زمزم یا مقامِ ابراہیم یا صفا و مروہ کی قسم کھائے، اسی طرح اولیاء اللہ یا انبیاء اللہ یا مومنین کی یا اُن کی قبروں کی، تو وہ کافر نہ ہوگا گو گنہگار ہوگا ابنِ اثیر نے کہا ایسی قسموں میں کفّارہ لازم نہ ہوگا بلکہ استغفار کافی ہے۔)

اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ۔ دیکھو میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تم کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

ذُو الْحُلَیْفَةِ۔ ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل دور پر۔

حَلْقٌ۔ حلق پر مار لگانا (جیسے فادٌ دل پر مار لگانا)، بھر انداز کرنا، کاٹنا، مونڈھنا۔

تَحْلِیْقٌ۔ حلقہ کرنا، مونڈھنا، بلند ہونا۔

کَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ۔ آپؐ عصر کی نماز اُس وقت پڑھتے جب سورج سپید اور بلند ہوتا (اس میں زردی نہ آتی)۔

حَلَّقَ الطَّائِرُ فِیْ کَبِدِ السَّمَاءِ یا فِیْ جَوِّ السَّمَاءِ پرندہ آسمان میں چڑھ گیا (ازہری نے کہا شروع دن میں تحلیق کے معنی سورج کا بلند ہونا اور اخیر دن میں نیچے گرنا۔)

فَحَلَّقَ بِبَصَرِہٖ اِلَی السَّمَاءِ۔ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھائی۔

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْمُحَلِّقَاتِ۔ جو پرندے آسمان میں اُڑ رہے ہوں (ابھی پکڑے نہ گئے ہوں) ان کی بیع سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں وہ پرندہ پکڑا جاتا ہے یا نہیں اسی طرح مچھلی کی بیع دریا میں یا میوے کی بیع درخت پر جب وہ کچا ہو یا گیہوں یا چاول یا اناج کی بیع جب وہ بالی میں ہو اور پختہ نہ ہوا ہو منع ہے)

فَهَمَمْتُ اَنْ اَطْرَحَ نَفْسِیْ مِنْ حَالِقٍ۔ میں نے قصد کیا اپنے تئیں اونچے پہاڑ سے گرا دوں (خود کشی کر لوں)۔

فَبَعَثَتْ اِلَیْهِمْ بِقَمِیْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَحَبَ النَّاسُ فَحَلَّقَ بِهٖ اَبُوْ بَکْرٍ اِلَیَّ وَقَالَ تَزَوَّدِیْ مِنْهُ وَاطْوِیْهِ (حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ کی قمیص لوگوں کے پاس بھیجی، وہ اُس کو دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے (آنحضرتؐ کو یاد کرکے۔ سبحان اللہ ؎

در نماز م خم ابروے تو بیاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بہ فریاد آمد

ابو بکر صدیقؓ نے وہ قمیص اُٹھا کر میری طرف پھینکی اور کہا

بند کرکے رکھ دے۔

نَهٰى عَنِ الْحِلَقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔ نماز سے پہلے مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے آپ نے منع فرمایا (ایک روایت میں عَنِ التَّحَلُّقِ ہے جوہری نے کہا حَلْقَةٌ کی جمع حَلَقٌ ہے، بفتحتما۔ بعضوں نے کہا مفرد حَلَقَةٌ ہے۔ بعضوں نے کہا دونوں صحیح ہیں حَلْقَةٌ اور حَلَقَةٌ، لیکن شیبانی نے کہا حَلَقَةٌ تو حَالِقٌ کی جمع آئی ہے اور مفرد نہیں آیا)۔

لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النِّيَامِ وَلَا الْمُتَحَلِّقِيْنَ سوتے ہوئے شخصوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو نہ ان لوگوں کے پیچھے جو حلقہ باندھے بیٹھے ہوں۔

اَلْجَالِسُ وَسَطَ الْحَلْقَةِ مَلْعُوْنٌ۔ حلقے کے بیچ میں (مرکز کی طرح) بیٹھنے والا ملعون ہے (کیونکہ بعض آدمیوں کی طرف اس کی پیٹھ ہوگی وہ بُرا مانیں گے، اُس پر لعنت کریں گے بُرا کہیں گے)۔ طیبی نے کہا مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص وہاں آئے جہاں لوگ حلقہ باندھے بیٹھے ہوں اور یہ حلقہ میں جگہ نہ پاکر اُن کے بیچ میں جاکر بیٹھ جائے، تو اس سے آپ نے منع فرمایا۔ بعضوں نے کہا بھانڈ مُراد ہے تو بیچ میں بیٹھ کر نقلیں کرتا ہے لوگوں کو ہنساتا ہے یا شعبدے دکھاتا ہے)۔

لَا حِمٰى اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ وَذَكَرَ مِنْهَا حَلْقَةَ الْقَوْمِ تین مقام محفوظ ہو سکتے ہیں، ان میں سے ایک لوگوں کا حلقہ بیان کیا (ان کو یہ حق ہے کہ کسی کو گردنیں پھاند کر اندر نہ آنے دیں)۔

نَهٰى عَنْ حِلَقِ الذَّهَبِ۔ سونے کے چھلّے پہننے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی مردوں کو)۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ۔ جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا چھلّہ پہنائے، وہ اُس کو سونے کا چھلّہ پہنائے (محبوب سے مراد بیٹا، بیٹی، بیوی وغیرہ ہے اور بعضوں نے عورتوں کے لئے بھی سونا پہننا درست نہیں رکھا ہے)۔

فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَّدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا وَعَقَدَ عَشَرًا۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا روزن ہو گیا اور آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنایا۔ انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی کا، یعنی دس کا اشارہ کیا (وہ اشارہ یہ ہے کہ کلمے کی انگلی کی نوک انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر حلقہ بنائے)۔

مَنْ فَكَّ حَلْقَةً فَكَّ اللّٰهُ عَنْهُ حَلْقَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ جو شخص دنیا میں کسی بردے کو آزاد کرے (اس کے گلے سے حلقہ غلامی نکال ڈالے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا ایک حلقہ نکال ڈالے گا (یعنی جن مصیبتوں میں وہ پھنسا ہوگا اُن میں سے ایک مصیبت کو اُس سے دفع کر دیا جائے گا)۔

وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ وَالْحَلْقَةُ۔ جتنی اشرفیاں اور روپے اور ہتھیار ہیں وہ سب آنحضرتؐ کے ہیں (بعضوں نے کہا حلقہ سے زرہ مُراد ہے)۔

اِنَّ لَنَا اَغْفَالَ الْاَرْضِ وَالْحَلْقَةَ۔ جو زمینیں خالی ہیں (بنجر یا افتادہ) اور ہتھیار یہ سب ہمارے ہیں۔

تُنْزَعُ مِنْكُمُ الْحَلْقَةُ۔ تم سے ہتھیار لے لئے جائیں گے

لَيْسَ مِنَّا مَنْ صَلَقَ اَوْ حَلَقَ۔ وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو (مصیبت کے وقت) چلّائے یا بال مُنڈائے

لَعَنَ مِنَ النِّسَاءِ الْحَالِقَةَ وَالسَّالِقَةَ وَالْخَارِقَةَ آں حضرتؐ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو (مصیبت کے وقت) بال مُنڈا ڈالتی ہیں، چلّا چلّا کر روتی ہیں (نوحہ کرتی ہیں) کپڑے پھاڑ ڈالتی ہیں (بعضوں نے کہا:

حَالِقَةٌ سے وہ عورت مُراد ہے جو اپنے مُنہ کے رُوئیں کو زینت کے لئے مُنڈاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ۔ یا اللہ حج اور عمرے میں سر مُنڈانے والوں کو بخش دے (تین بار آپ نے سر منڈانے والوں کے لئے دعا کی اور ایک بار بال کترانے والوں کے لئے، تو حج اد

عمرے میں سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہوگا۔ باقی اوقات میں بال رکھنا افضل ہے اور سر منڈانا بھی جائز ہے۔ لیکن بعض نے سر منڈانا مکروہ رکھا ہے کیونکہ وہ خارجیوں کی نشانی ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے سِیمَاهُمُ التَّحْلِیقُ ان کی نشانی منڈے ہوئے بال ہیں۔

دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْبَغْضَاءُ وَهِیَ الْحَالِقَةُ۔ تم میں بھی اگلی امتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آ گئی وہ کیا ہے آپس کی دشمنی دیکھو یہ خصلت تباہ کرنے والی ہے (اس کی وجہ سے ساری قوم تباہی میں پڑ جائے گی)۔

اِنَّهٗ قَالَ لِصَفِیَّةَ عَقْرٰی حَلْقٰی۔ آنحضرت صلعم نے ام المؤمنین صفیہؓ کو فرمایا (جب ان کو عین کوچ کے قریب حیض آ گیا تھا) خدا اس کو زخمی کرے اس کے حلق میں درد پیدا کرے (اکثر روایتوں میں یوں ہی ہے اور لغت کی رو سے یوں مشہور ہے عَقْرًا حَلْقًا اور تعجب کے مقام پر بھی کہا جاتا ہے اسی طرح منحوس اور موذی عورت کے لئے بھی)

مؤلف کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ عَقْرٌ سے بانجھ ہونے کے معنی میں مستعمل ہو، اسی طرح حلقٰی بمعنی "محلوقہ" اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا "اری بانجھ سر منڈی" مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ اور اس فقرہ سے بد دعا دینا مقصود نہیں ہے بلکہ اہل عرب خفگی کے وقت عورتوں کو ایسا کہتے ہیں

لَمَّا نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ کُنَّا نَعْمِدُ اِلَی الْحُلْقَانَةِ فَنَقْطَعُ مَا ذَنَّبَ مِنْهَا۔ جب شراب حرام ہوئی تو ہم کیا کرتے تھے، اُس گدر کھجوروں سے جس کی دو تہائی پک جائیں اُتنی نکال کر پھینک دیتے جتنی پکی ہوتی (اور باقی کا نبیذ بناتے، کیونکہ گدر اور پکی کھجور دونوں کو ملا کر اس کا نبیذ بنانے سے آپ نے منع فرمایا تھا اس لئے کہ اس میں جلدی نشہ آ جاتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ کھجور دُم کی طرف سے پکنی شروع ہوتی ہے، اس کو تَذْنُوبَہ کہتے ہیں جب آدھی پک جاتی ہے تو اس کو مُجَزَّعٌ اور جب دو تہائی پک جاتی ہے تو اس کو حُلْقَان کہتے ہیں)۔

مَرَّ بِقَوْمٍ یَنَالُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ۔ کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے جو تُسکہ اور گدر کھجور کھا رہے تھے (بعضوں نے کہا ثَعْدٌ وہ کھجور گدر جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو یا بالکل پک گئی ہو یعنی رُطَبٌ۔ بعضوں نے کہا نرم گدر کھجور)۔

حَتّٰی یَاْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ۔ یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا کڑا تھام لے گا۔

تَهْوِیْ بِیَدِهَا اِلٰی حَلْقِهَا یا حِلَقِهَا اپنے ہاتھ کو حلق کی طرف جھکاتی تھی یا بالیوں یا چھلوں کی طرف (ایک روایت میں حَلَقِهَا ہے یعنی اس مقام کی طرف جہاں طوق پہنا جاتا ہے)

سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ۔ خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے کیونکہ صحابہؓ کے زمانہ میں صحابہ کا طریق یہ تھا کہ حج یا عمرے یا اور کسی ضرورت سے سر منڈاتے اور ان خارجی مردودوں نے ہمیشہ ہر وقت سر گھٹانا لازم کر لیا تھا۔ بعضوں نے کہا "تحلیق" سے مراد داڑھی اور سر اور سارے بدن کے بالوں کا منڈانا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خوارج داڑھیاں نہیں منڈاتے تھے۔ بعضوں نے کہا تحلیق سے مراد خون ریزی ہے اور قتلِ عام ہی تو خارجیوں کا اصلی کام تھا۔ انھوں نے سارے مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل سمجھ رکھا تھا۔ بس اپنے ہی گروہ کو مسلمان سمجھتے تھے جیسے ہمارے زمانے میں بعضے نام کے مسلمان فرعی ادنیٰ باتوں پر مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھ لیتے ہیں اور غور نہیں کرتے کہ حقیقت میں شرک کیا چیز ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے بعضوں نے یہ دلیل لی ہے کہ بے ضرورت سر منڈانا مکروہ ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نشانی ہر کام ہو سکتی ہے حرام ہو یا مباح۔ مگر ہمارے علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر بالوں کی خدمت اور نگرانی کر سکتا ہو یعنی کنگھی تیل وغیرہ۔ تب تو بال رکھنا مستحب ہے اور اگر نہ کر سکتا ہو تو سر منڈانا افضل ہے)۔

مؤلف کہتا ہے نووی کا یہ کلام مسلم نہیں ہے جب آنحضرت نے خارجیوں کی ایک دنیاوی نشانی بتلائی تو اس کا اقل درجہ یہ ہے کہ وہ فعل مکروہ ہو کیونکہ گمراہ لوگوں کی مشابہت کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا دنیاوی بات نہیں ہے۔

اور صحیح یہی ہے کہ حج اور عمرے اور دوسری حالتوں کے علاوہ سر منڈانا مکروہ ہے اور اس سے آدمی کا چہرہ بدنما بھی معلوم ہوتا ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اگر بالوں کی خدمت نہ ہو سکے تو ان کو کتروا کر چھوٹے چھوٹے رکھے، جڑ سے گھٹانے کی کوئی ضرورت نہیں اور خدمت ہو سکے تو بالاتفاق بالوں کا رکھنا بہتر اور سنت ہے اور جس شخص نے بال منڈانا لازم کر لیا ہے یا خواہ مخواہ لوگوں کو سر منڈانے کی ترغیب دیتا ہے وہ جاہل ہے۔

سِیْمَاهُمُ التَّحَالُقُ۔ خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے (انہوں نے سر منڈانا اپنا شعار کر لیا تھا تاکہ لوگ ان کو بڑا زاہد اور پرہیزگار اور تارک الدنیا سمجھیں اور اس لئے عبادت بھی بہت کرتے تھے رات دن قرآن خوانی اور تہجد گزاری میں مصروف رہتے مگر کیا فائدہ ایمان کا اصلی رکن اُن میں نہ تھا۔ یعنی اللہ اور رسول کی محبت جن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کا پیشوا بنایا تھا وہ ان کو کافر سمجھتے تھے)

حَلَاقِيْمَهُمْ۔ ان کے حلقوں میں (یعنی قرآن اُن کے حلقوں تک رہ جائے گا، نیچے نہیں اُترے گا۔ طیبی نے کہا خارجیوں کی نشانی جو تحلیق بتلائی اُس سے غرض یہ ہے کہ وہ سر کے بال مونڈنے میں مبالغہ کریں گے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ سر منڈانا بُرا ہے کیونکہ اگر اچھی بات کو گمراہ لوگ اختیار کر لیں تو وہ بُری نہیں ہو جاتی جیسے خارجیوں کا نماز اور روزہ اچھی طرح ادا کرنا بیان فرمایا اس کا مطلب نہیں کہ نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا بُرا ہے۔ بعضوں نے کہا تحلیق سے یہ مراد ہے کہ وہ حلقے باندھ باندھ کر لوگوں کو بٹھلائیں اسی طرح تحالق سے یہ مراد ہے کہ ایک دوسرے کا سر مونڈیں گے)

إِنَّكُمْ أَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُوْنِ۔ تم تو ہتھیاروں اور قلعوں والے لوگ ہو۔

مَرَّ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ۔ معاویہ ایک حلقہ پر گزرے (یعنی ان لوگوں پر جو ایک دائرہ میں گھیرا بنائے بیٹھے ہوئے تھے)۔

نَهَانَا عَنِ الْحِلَقِ۔ ہم کو حلقے باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا (یعنی جمعہ کے دن مسجد میں نماز سے پہلے)۔

وَاَنْ يَتَحَلَّقُوْا قَبْلَ الْجُمُعَةِ۔ اور اس سے منع فرمایا کہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے ہم حلقے باندھ کر بیٹھیں (طیبی نے کہا کیونکہ یہ ہیئت نمازیوں کی ہیئت کے خلاف ہے اور اکثر حلقوں میں لوگ بات چیت کرتے ہیں تو خطبہ نہ سنیں گے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مذاکرہ علمی کے لئے بھی جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے۔ جمعہ کے دن آدمی کو مسجد میں جاتے ہی تحیۃ المسجد کا دوگانہ پڑھنا چاہیئے اُس کے بعد ذکر الٰہی کرتا رہے اور خطبہ سننے کے لئے خاموش بیٹھے، یا سنت اور نفل پڑھے۔ البتہ نماز کے بعد پھر حلقہ باندھ کر بیٹھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے)۔

فَرَاٰنَا حِلَقًا عِزِيْنَ۔ آپ نے ہم کو دیکھا ہم الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔

فَصَاغَ خَاتَمًا حَلْقَةَ فِضَّةٍ۔ آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی، چاندی کا چھلہ۔

مَحَالِقُ۔ کھر کھرے سخت کمبل، جن سے بال اُکھڑ جائیں۔

اِتَّقُوا الْحَالِقَةَ۔ اس خصلت سے بچو جو دین ایمان کو مونڈ ڈالتی ہے (تباہ کر دیتی ہے)۔

كَاَنِّيْ بِهِمْ حِلَقٌ يَتَحَدَّثُوْنَ۔ میں نے مُردوں کو دیکھا وہ حلقے حلقے باندھے باتیں کر رہے ہیں۔

اِنَّهُ ابْنُ مَنْ حَلَقَ رُؤُوْسَ مَنْ تَرَوْنَ۔ وہ اس شخص کا بیٹا ہے، جس نے ان لوگوں کا جن کو تم دیکھتے ہو سر مونڈا (یعنی قتل کیا)۔

حَوْلَقَةٌ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ جیسے بَسْمَلَةٌ بسم اللہ کہنا۔

حَلْقَمَةٌ گلا کاٹنا یعنی نرخرہ (نلا)

حُلْقُوْمٌ۔ حلق۔ اس کی جمع حَلَاقِيْمُ

يَمْنَعُ النَّاسَ فِيْ اَمْصَارِهِمْ وَيَاْمُرُ بِهَا فِيْ حَلَاقِيْمِ الْبِلَادِ۔ حجاج ظالم شہروں میں تو لوگوں کو جمعہ پڑھنے سے روکتا ہے (کہتا ہے جب تک میں نہ نکلوں کوئی جمعہ نہ پڑھے اور شہروں کے آخری کنارے میں جمعہ کا حکم دیتا ہے۔ یہ امام حسن بصری رح کا قول ہے)۔

حَلَكٌ. بہت کالا ہونا۔ جیسے حُلْكَةٌ ہے۔
وَ تَرَكَتِ الْفَرِيْشَ مُسْتَحْلِكًا۔ (ایسا سخت قحط ہوا) اونٹنی کو جلاکر کوئلہ کر دیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں :
أَسْوَدُ حَالِكٌ۔ یعنی کالا بھجنگ، بہت کالا)۔

حَلٌّ۔ کھولنا، توڑنا۔
حُلُوْلٌ۔ اُترنا۔
حِلٌّ۔ حلال ہونا، آدمی کا احرام سے باہر آنا، حرم کے علاوہ اور دوسرے مقامات۔
طَيَّبْتُهُ لِحِلِّهِ وَ حِرْمِهِ۔ میں نے آنحضرت صلعم کے اس وقت خوشبو لگائی، جب آپ احرام نہیں باندھے تھے (حلال تھے) اور جس وقت آپ احرام باندھنے لگے (دوسری روایت میں یوں ہے۔
لِإِحْلَالِهِ حِيْنَ حَلَّ. احرام سے باہر آتے وقت جب آپ نے احرام کھولا عرب لوگ کہتے ہیں:
رَجُلٌ حِلٌّ۔ (وہ شخص جو احرام نہ باندھے ہو۔)
أَحَلَّ الرَّجُلُ۔ احرام کھل گیا یا حرم کی سرحد سے نکل کر حِل میں آگیا، یا حلال مہینوں میں داخل ہوا۔
أَحِلَّ بِمَنْ أَحَلَّ بِكَ۔ جو شخص احرام کا خیال نہ کرکے حلال شخص کی طرح تجھ سے لڑے تو بھی اُس سے حلال بن جا (اس کا مقابلہ کر یا جو شخص تیری حرمت بگاڑنا چاہے تو بھی اس کی حرمت بگاڑ)۔
مَنْ حَلَّ بِكَ فَاحْلِلْ بِهِ۔ جو شخص تیری وجہ سے (تجھ کو مار کر یا تجھ سے لڑکر) حلال بن جائے تو بھی اس کی وجہ سے حلال بن جا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے اگر کوئی درندہ یا چور وغیرہ تجھ پر حملہ کرے تو بھی اس پر حملہ کرنے میں اس کو دفع کرنے میں دریغ مت کر گو تو احرام باندھے ہو۔)
حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ (عربوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرنا چاہیئے، وہ کہا کرتے تھے جب صفر کا مہینہ آیا تو اب) عمرہ کرنے والے کے لئے عمرہ درست ہوا۔

كُسْتُ أُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ وَهِيَ لِشَارِبٍ حِلٌّ۔ میں زمزم کے پانی سے غسل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ البتہ پینے والے کو اجازت ہے۔
وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ۔ مگر میرے لئے صرف ایک گھڑی دن کے لئے حلال کیا گیا (یعنی فتح کے دن (جب آپ زور کے ساتھ اس میں داخل ہوئے بغیر احرام کے)
تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ۔ نماز کی تحریم تکبیر ہے (جب یہ تکبیر کہی تو نماز کے منافی سب کام حرام ہوگئے جیسے بات کرنا، ہنسنا، کھانا پینا) اور اس کی تحلیل سلام ہے (جب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو اب سب کام جو نماز کے منافی ہیں حلال ہوگئے (اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جیسے تکبیر تحریمہ فرض ہے ویسے ہی لفظ اسلام بھی، مگر حنفیہ نے اوّل کو تو فرض رکھا ہے اور دوسرے کو فرض نہیں رکھا)۔
لَا يَمُوْتُ لِمُؤْمِنٍ ثَلٰثَةٌ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔ جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں (اور وہ صبر کرے) تو اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں، مگر صرف قسم اُتارنے کے لئے (قسم سے اللہ تعالےٰ کا یہ قول مُراد ہے وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے یا دوزخ میں نہ جائے ایک روایت میں فَيَلِجَ النَّارَ
مَنْ حَرَسَ لَيْلَةً مِّنْ وَّرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَطَوِّعًا لَمْ يَأْخُذْهُ الشَّيْطٰنُ وَلَمْ يَرَ النَّارَ تَمَسُّهُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔ جو شخص ایک رات بھی اپنی خوشی سے (ثواب سمجھ کر) مسلمانوں کے عقب میں پہرہ دے (دشمن کو تاکتا رہے) تو شیطان اس کو پکڑ نہ سکے گا اور وہ دوزخ کی آگ کو اپنے بدن سے چھوتی ہوئی بھی نہیں دیکھے گا مگر صرف قسم اُتارنے کے لئے (اس پر سے گزر جائے گا)۔
وَقْعُهُنَّ الْأَرْضَ تَحْلِيْلٌ۔ اُن کا زمین پر گرا کم
قُوْمِي إِلَيْهَا فَتَحَلَّلِيْهَا (حضرت عائشہ رضی نے ایک عورت کی نسبت یوں کہا اس کا دیکھو) دامن کتنا لمبا ہے۔ آنحضرت

نے اُن سے فرمایا تو نے اس کی غیبت کی، اُٹھ اس سے معاف کرا،
اللہ اکبر اتنی ذرا سی بات بھی غیبت میں داخل ہوئی۔ غیبت سخت
گناہ ہے جو بندوں کا حق ہے بن معاف کرائے ساقط نہیں ہو سکتا۔
دوسرے بڑے بڑے گناہ، جیسے لواطت، زنا، شراب خواری اللہ
کے حق ہیں جو توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں، لیکن غیبت ان سب سے
زیادہ سخت ہے پر ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے اس سے پرہیز کرنا
بہت کم کر دیا ہے، اللہ رحم کرے)۔

مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ مَظْلِمَۃٌ مِّنْ اَخِیْہِ فَلْیَسْتَحِلَّہٗ
جس شخص پر اُس کے بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو جو ظلم سے اُس نے
لے لیا ہو (مثلاً اس کا مال دغا اور فریب یا جبراً یا چوری سے لے لیا ہو یا
اس کی غیبت کی ہو یا اُس کو بُرا کہا ہو یا اس کو ناحق ستایا ہو یا اس کی
جورو یا لونڈی پر نظر بد کی ہو، یا اس سے فعل شنیعہ کیا ہو) تو وہ
(دنیا ہی میں) اس سے معاف کرا لے۔

حِلًّا اُمَّ فُلَانٍ اے فلاں کی ماں اپنی قسم کھول ڈال (یہ
حضرت ابوبکر صدیق رض نے ایک عورت سے فرمایا جس نے قسم کھائی
تھی کہ میں اپنی لونڈی کو آزاد نہیں کروں گی)۔

حِلًّا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْمَا تَقُوْلُ (عمرو بن معدی
کرب نے حضرت عمر رض سے کہا) اے امیر المؤمنین! آپ جو فرماتے ہیں
اس (قول) سے اپنے آپ کو آزاد کرو (یعنی ایسا کرو کہ آپ کا کلام
صحیح ہو جائے اور کسی کو ایذا بھی نہ ہو)۔

ثُمَّ تَرَکَ فَتَحَلَّلَ۔ جب اس کافر کی طاقت جاتی رہی تو
اس نے میرا بھینچنا چھوڑ دیا (یہ ابو قتادہ کا کلام ہے)۔

وَاَتَحَلَّلُ (حضرت انس سے لوگوں نے کہا تم نے جو آنحضرت
سے سنا ہے اُس میں سے کچھ ہم سے بیان کرو) انھوں نے کہا کچھ بیان
(کروں گا) اور کچھ نہ بیان کروں)۔

سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ
آنحضرت صلعم سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا
(اس کا) کہ قرآن کی تلاوت سرے سے شروع کرے، پھر ختم کر کے پھر
شروع کر دے (جیسے مکہ کے قاری کیا کرتے ہیں۔ جب قرآن شریف
ختم کرتے ہیں تو پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمّ (البقرہ) مفلحون تک پڑھتے
ہیں) (بعضوں نے کہا حال مرتحل سے یہ مراد ہے کہ غازی ایک
جہاد سے فارغ ہو کر دوسرا جہاد شروع کرے)۔

اَحِلُّوا اللّٰہَ یَغْفِرْ لَکُمْ۔ شرک کی تنگی سے نکل کر توحید
کی فراغت میں آؤ، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا (ایک
روایت میں اَجِلُّوا اللّٰہَ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کرو)۔

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ۔ اللہ تعالیٰ نے حلالہ
کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت
کی (حلالہ یہ ہے کہ کسی عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اب کوئی
شخص اس سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وطی کر کے پھر اس کو طلاق
دیدے گا تاکہ وہ عورت اگلے شوہر کے لئے پھر حلال ہو جائے)

لَا اُوْتٰی بِحَالٍّ وَلَا مُحَلَّلٍ اِلَّا رَجَمْتُہٗ۔ میرے پاس
جب کوئی ایسا شخص آئے گا، جس نے حلالہ کیا ہو یا وہ شخص جس
کے لئے حلالہ کیا گیا ہو تو میں دونوں کو سنگسار کروں گا (یہ کسی
صحابی کا قول ہے انھوں نے تشدید کے طور پر یہ کہا تاکہ لوگ
حلالہ کرنے اور کرانے سے باز رہیں)

لَا تَحِلُّ لَہٗ اِلَّا مِنْ حَیْثُ حَرُمَتْ عَلَیْہِ (کسی نے
مسروق سے پوچھا، اگر ایک لونڈی کسی کے نکاح میں ہو، وہ
اس کو دو طلاق دیدے اس کے بعد خرید لے تو کیا وہ اس کو حلال
ہوگی؟ انھوں نے کہا) نہیں حلال نہیں ہوگی۔ مگر جب اسی طریق
سے حلال ہو جس طریق سے حرام ہوئی تھی (یعنی اس لونڈی
سے کوئی دوسرا نکاح کرے اور وہ اس کو دو طلاق دے)۔

اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَۃَ جَارِکَ (بڑا گناہ یہ ہے کہ) تو
اپنے ہمسایہ کی جورو یا لونڈی سے زنا کرے (اگرچہ زنا ہر ایک
عورت سے گناہ ہے مگر ہمسایہ اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا
اور بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک
کرنا فرض ہے)۔

اِنَّہٗ یَزِیْدُ فِی الْحَلَالِ۔ حضرت عیسیٰ ع (جب قیامت
کے قریب اُتریں گے تو) حلال کام زیادہ کریں گے (نکاح کریں گے

آپ کی اولاد ہوگی، حضرت عیسیٰؑ نے آسمان کی طرف اُٹھائے جانے تک کوئی نکاح نہیں کیا۔ ہمیشہ تجرد اور توکل اور درویشی میں بسر کی)۔

فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ (قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰؑ اُتریں گے تو) جس کافر کو آپ کے سانس کی خوشبو پہنچے گی، وہ مر جائے گا اس کا مرنا واجب ہو جائے گا۔

لَا يَحِلُّ بمعنی یجب کے ہے۔ جیسے وَحَرَامٌ عَلٰى قَرْيَةٍ میں حَرَامٌ بمعنی وَاجِبٌ کے ہے (جیسے پہلے حق تعالیٰ نے آپ کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا اسی طرح مارنے کا معجزہ عنایت ہوگا۔ دجّال جب آپ کی خبر سُنے گا تو ڈر کی وجہ سے بھاگتا پھرے گا باب لُد کے پاس جو ملک شام میں ہے، آپ اس کو پالیں گے اور وہ مردود آپ کے دم کے اثر سے فوراً واصل جہنم ہوگا)

حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي۔ اس کے لئے میری سفارش واجب ہوگئی (یا میری سفارش اس پر اُتر آئے گی، اس کو ڈھانپ لے گی)۔

لَا يَحُلُّ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ۔ بیمار تندرست کے پاس نہ اُترے (اس لئے کہ کہیں تندرست بیمار ہو جائے تو وہ یہ سمجھنے لگے کہ اس کی بیماری مجھ کو لگ گئی، حالانکہ بیماری لگنا (عدویٰ) ہماری شریعت میں کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَا يُنْحَرُ حَتّٰى يَبْلُغَ مَحِلَّهُ۔ ہدی کا جانور نحر نہ کیا جائے، جب تک اپنے ٹھکانے تک (یعنی حرم تک) یا اپنے وقت تک (یعنی یوم النحر تک) نہ پہنچے تو مَحِلٌّ زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے)

هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا (آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے، پوچھا کچھ کھانے کو تمہارے پاس ہے؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں تھوڑا گوشت نسیبہ لونڈی نے جو اس کو صدقہ میں ملا تھا ہم کو تحفہ کے طور بھیجا ہے، اور آپ تو صدقہ کھا نہیں سکتے؟) فرمایا، وہی گوشت لادو! صدقہ اپنے ٹھکانے تک پہنچ گیا (یعنی جب نسیبہ تک پہنچا تو صدقہ پورا ہو گیا۔ اب نسیبہ نے جو ہم کو بھیجا تو اس کی حیثیت ہدیہ کی ہوگئی لہٰذا اس کا کھانا ہمارے لئے درست ہے)

إِنَّهُ كَرِهَ التَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا۔ عورتوں کو اپنا بناؤ سوائے اپنے ٹھکانے کے (یعنی خاوند اور محرم مردوں کے علاوہ) دوسرے مردوں کے سامنے ظاہر کرنا بُرا سمجھا۔

خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ۔ بہتر کفن یعنی جوڑا ہے۔

حُلَّةٌ۔ دو کپڑے ایک قسم کے۔

لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ أَوْ أَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ۔ اگر تم ایسا کرتے کہ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنی لنگی اس کو دیدیتے یا اس کی لنگی تم لے لیتے اور اپنی چادر اس کو دیدیتے تو تمہارا بھی جوڑا ہو جاتا اس کا بھی جوڑا ہو جاتا (اب تو نہ تمہارا جوڑا مکمل ہے نہ اس کا، چادر ایک وضع کی اور لنگی دوسری وضع کی، دونوں بے جوڑ ہوا یہ تھا کہ انہوں نے دو چادریں ایک قسم کی خریدیں اور دو چادریں دوسری قسم کی اور ہر ایک میں سے ایک فرد اپنے پاس رکھی ایک اپنے غلام کو دی، کیونکہ انہوں نے آنحضرتؐ سے یہ سُنا تھا کہ غلام کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ اور وہی پہناؤ جو تم پہنو۔ اس لئے بے جوڑ لباس انہوں نے گوارا کیا مگر حدیث کے خلاف کرنا پسند نہ کیا۔ آفریں صد آفریں صحابہ کرام کی متابعت پر)۔

إِنَّهُ رَأَى رَجُلًا عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَدِ ائْتَزَرَ بِأَحَدِهِمَا وَارْتَدَى بِالْأُخْرَى۔ ایک شخص کو چادروں کا جوڑا پہنے دیکھا، ایک کی اس نے لنگی کی تھی اور دوسرے کی چادر۔

فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ۔ ایک سُرخ جوڑے میں (یہ خالص لال نہ تھا بلکہ اس میں سُرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں)۔

عَلٰى عَبْدِهٖ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ۔ ان کا غلام ایک جوڑا پہنے تھا اور خود بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھے (میں نے اس کا سبب پوچھا کیونکہ یہ رسم و رواج کے خلاف ہے۔ اکثر قاعدہ یہ ہے کہ میاں بھاری قیمت کے کپڑے پہنتے ہیں اور لونڈی غلام اکثر ہلکی قیمت کے)۔

اِنَّهُ بَعَثَ اِبْنَتَهُ اُمَّ كُلْثُوْمٍ اِلَىٰ عُمَرَ لَمَّا خَطَبَهَا فَقَالَ لَهَا قُوْلِيْ لَهُ اِنَّ اَبِيْ يَقُوْلُ لَكَ هَلْ رَضِيْتَ الْحُلَّةَ۔ حضرت علی رض نے اپنی صاحبزادی علیا حضرت اُمّ کلثوم کو حضرت عمر رض کے پاس بھیجدیا، جب حضرت عمر رض نے ان کا پیغام دیا (یعنی ان کے ساتھ نکاح کر دیا) اور صاحبزادی سے کہا تم حضرت عمر رض سے کہنا اِس جوڑے سے تم خوش ہو (جوڑے سے مُراد بیوی کو لیا۔ جیسے قرآن میں ہے "هن لباس لكم وانتم لباس لهن" اب رافضی لوگ جو حضرت عمر رض کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں وہ اس حدیث میں غور کریں، اگر حضرت عمر رض معاذ اللہ حضرت علی رض کے نزدیک ظالم اور غاصب اور بُرے ہوتے، تو کبھی آپ اپنی عزیز صاحبزادی کو جو آں حضرت صلعم کی نواسی تھیں، اُن کی زوجیت میں نہ دیتے اور نہ ایسے کلمات محبت آمیز اُن کی نسبت فرماتے۔ اگر یہ کہیں کہ حضرت علی رض نے تقیہ کے طور پر یہ فرمایا، خیر۔ مگر بیٹی کو اُن کے نکاح میں تقیہ کے طور پر دیا گیا یعنی کسی کی مجال تھی کہ شیر خدا کی بیٹی اور آنحضرت ص کی نواسی کو جبری طور پر لیتا۔ یہ ساری افترا پردازی محض بے وقوفی اور کم عقلی پر مبنی ہے جس پر ادنیٰ ادنیٰ اطفالِ دبستان بھی قہقہہ لگائیں گے اور تعجب تو ان بے حیاؤں اور بے شرموں اور دیوثوں پر آتا ہے جو معاذ اللہ اہلِ بیت علیہم السلام سے اِس واقعہ پر یہ نقل کرتے ہیں اَوَّلُ فَرْجٍ غُصِبَ مِنَّا۔ بھلا اہلِ بیت علیہم السلام کیا ان نامردوں کی طرح بے غیرت اور بیحیا تھے، لعنت خدا کی ان پر۔ اہلِ بیت علیہم السلام میں کن کا خون تھا، آنحضرت ص اور حضرت علی رض کا جو شجاعت اور بہادری اور جلادت اور سپاہ گری میں ساری دنیا سے بڑھ کر تھے۔ دیکھو امام حسین رض نے کیا اور اپنے سارے عزیز و اقربا بلکہ اطفال خورد سال کا بھی مارا جانا گوارا کیا مگر یزید ملعون کے سامنے ذلت کے ساتھ حاضر ہونا اس کی اطاعت اور غلامی کرنا گوارا نہ کیا۔ تعجب تو صاحب مجمع البحرین پر آتا ہے۔ اِس مردِ خدا نے کتاب الالف میں بڑی لعنت ایسا یہ لکھ مارا کہ حضرت عمر رض جب بیوی اُمّ کلثوم کے ساتھ

- صحبت کا قصد کرتے تو ایک جِنّنی ان کی صورت پر نمودار ہوتی، وہ اس سے صحبت کرتے۔ جیسے حضرت آسیہ سے فرعون جب صحبت کرنا چاہتا تو ایک شیطانی ان کی صورت پر نمودار ہوتی اور وہ اس سے مقاربت کرتا۔ ارے ظالم کہاں وہ ظالم اور کافر فرعون اور کہاں امیر المومنین حضرت عمر رض جن کی ذات بابرکات پر آج تک مسلمانوں کو فخر ہے۔ تجھ کو یہ جھوٹا قصہ لکھتے وقت شرم بھی نہ آئی، لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ۔ اور پھر طُرّہ یہ کہ ایسے جھوٹے قصہ کو امام حسن رض کی طرف منسوب کیا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذِبین۔)

فَجَاءَ بِفَصِيْلٍ مَحْلُوْلٍ (زکوٰۃ کا تحصیلدار) ایک اونٹ کا بچہ لے کر آیا جو بالکل دُبلا تھا (اُس کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں) (ایک روایت میں مَخْلُوْلٍ ہے خائے معجمہ سے۔ معنی وہی ہیں)

لَاهُمَّ اِنَّ الْمَرْءَ يَمْنَعُ رَحْلَهُ فَامْنَعْ حِلَالَكَ۔ (یہ عبدالمطلب کی دعا ہے جو انھوں نے اس وقت کی جب اصحاب فیل کعبہ کو ڈھانے آئے تھے) اے بار خدایا آدمی اپنے گھر کو بچاتا ہے (جہاں تک ہو سکتا ہے) تو بھی اپنے گھر میں (یعنی حرم میں) رہنے والوں کو بچا۔

اِنَّهُمْ وَجَدُوْا اُنَاسًا اَحِلَّةً۔ انھوں نے چند لوگوں کو پایا جو حلال تھے (یعنی احرام نہیں باندھتے تھے) یہ حَلال بہ فتحۂ حا یا حِلال بکسرۂ حا کی جمع ہے۔

لَمْ تَخُوْنْهُ الْاَحَالِيْلُ۔ اُس کو تھنوں نے کم زور اور دُبلا نہیں کیا (مطلب یہ ہے کہ اُس کا دودھ نہیں دوہا گیا تو وہ موٹی تازی ہے یہ اِحْلِيْلٌ کی جمع ہے جو ذکر اور فرج اور تھن سب کے سوراخ کو کہتے ہیں)۔

اَحْمَدُ اِلَيْكُمْ غَسْلَ الْاِحْلِيْلِ۔ میں تم سے ذکر کو دھونے کی تعریف کرتا ہوں۔

اِنَّ حَلْ لَتُوْطِئُ النَّاسَ وَتُؤْذِيْ وَتَشْغَلُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى (عرفات سے لوٹتے وقت جب لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے) اونٹ کو حَل حَل کہہ کر ڈانٹنا (تا کہ تیز چلے) لوگوں کو کچل دیتا ہے، تکلیف دیتا ہے اللہ کی یاد سے باز رکھتا ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ اُس وقت اونٹ کو ڈانٹنا اور خواہ مخواہ تیز چلانا تکلیف دہ ہے تو اُس سے باز رہنا چاہیے۔ اللہ کی یاد میں معروف رہ کر آہستہ ہی آہستہ چلانا بہتر ہے تاکہ کسی بندۂ خدا کو ایذا نہ پہنچے)

فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ۔ حضرت علی اُس وقت تک حلال نہیں ہو سکتے جب تک آنحضرتؐ حلال نہ ہوں (کیونکہ اُنھوں نے احرام باندھتے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرتؐ نے کی ہو)۔

لَمْ اَكُنْ حَلَلْتُ۔ میں (مکہ پہنچتے وقت) حلال نہیں ہوا تھا (کیونکہ میں نے تمتع نہیں کیا تھا بلکہ قران کیا تھا)

يَقْبِضُوْا ثَمَرَةَ حَائِطِيْ وَيُحَلِّلُوْا اَبِيْ۔ میرے باغ کا میوہ لے لیں اور میرے باپ کو (قرضہ کے بارے) سبکدوش کریں۔

اِذَا قَضٰى دُوْنَ حَقِّهٖ اَوْ حَلَّلَهٗ (صحیح وَحَلَّلَهٗ ہے واؤ عطف سے یعنی) جب پورا قرضہ ادا نہ کرے کچھ معاف کرالے کچھ ادا کرے۔

فَلْيَتَحَلَّلْهُ الْيَوْمَ۔ آج اس حق سے نکل جائے (ادا کر کے یا معاف کرا کے۔ معاف کرانے میں تفصیل کا بیان کرنا ضرور نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا ضروری ہے)

اِذَا بَلَغَتِ الصَّهْبَاءَ حَلَّتْ۔ جب وہ صہبا (ایک مقام کا نام ہے) میں پہنچیں تو حیض سے پاک ہوئیں۔

فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوْهُمْ یا فَخَلُّوْهُمْ جب ایک گھڑی رات گزر جائے اُس وقت ان کو چھوڑ دو۔

اَهْرِيْقُوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ مجھ پر سات ایسی مشکیں بہاؤ جن کے سر بندھن نہ کھولے گئے ہوں (ان کے پانی میں لوگوں کے ہاتھ نہ لگے ہوں)۔

تَحَلَّلْتُهَا۔ میں اس کا کفارہ دیدیتا ہوں۔

لَا يَحِلُّ مِنْهُ شَيْءٌ حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ کوئی شے جو احرام میں حرام تھی اُس پر حلال نہ ہوگی، جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لے۔

اَلشَّيْطَانُ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔ جس کھانے پر بسم اللہ نہ کہی جائے، شیطان اُس کے کھانے پر قادر ہو جاتا ہے (کھانے والے کے ساتھ شیطان بھی اُس میں سے کھاتا ہے۔ اِس میں کوئی عقلی استبعاد نہیں اکثر محدثین اور فقہاء اور متکلمین کا یہی قول ہے کہ حقیقتاً شیطان کا کھانا مراد ہے تاویل کی ضرورت نہیں ہے)۔

هٰذَا الْمَحِلُّ اَوْ هٰذَا الْمَنْزِلُ (دونوں کے ایک معنی ہیں مَحِلٌّ بکسرۂ حا اور بفتحۂ حا دونوں طرح مستعمل ہے۔

قَبْلَ حِلِّهٖ۔ اُس کا وقت آنے یا واجب ہونے سے پیشتر

تَحُلُّ الشَّفَاعَةُ یا تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ۔ اس کی سفارش واقع ہوگی یا اُس کی سفارش کی اجازت دی جائے گی۔

ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى اَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ میں تو اپنی اونٹنی کی کوئی گرہ نہیں کھولنے کا (جو چلانے کے لیے باندھی ہے، یعنی کہیں نہیں اُترنے کا) یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں

اَلْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ۔ اللہ کے حرم کو حلال کرنے والا (وہاں کے درخت کاٹنے والا یا وہاں کے جانور مارنے والا، وہاں خون خرابہ کرنے والا بن احرام باندھے داخل ہونے والا)

اَلْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ۔ میری اولاد کی ایذا رسانی کو روا رکھنے والا (ان کو مارنے والا یا ستانے والا)۔

اَلتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ۔ میری سنت کو ترک کرنے والا (ان دونوں پر آپ نے لعنت کی۔ طیبی نے کہا کہ آں حضرتؐ کی سنت کو اگر اہانت کر کے ترک کرے تو وہ کافر ملعون ہے اور اگر سستی اور کاہلی سے ترک کرے تو اس پر لعنت تغلیظاً ہے وہ صرف گنہگار ہوگا)۔

قَبْلَ اَنْ يَحِلَّ۔ زکوٰۃ کے وجوب کا وقت آنے سے پہلے

فَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهٗ اِلَّا الشِّرْكَ کوئی گناہ اس کو چار طرف سے گھیر نہیں سکتا، اس کو تباہ اور برباد نہیں کر سکتا سوائے شرک کے۔

مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔ اے اللہ! تو جہاں مجھ کو روک دے گا وہیں میں حلال ہو جاؤں گا (احرام کھول دوں گا)

مَنْ كُسِرَ اَوْ عَرِجَ اَوْ مَرِضَ فَقَدْ حَلَّ جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں یا اور کوئی عضو ٹوٹ جائے یا لنگ

ہو جائے یا بیمار ہو جائے تو وہ احرام سے باہر آ سکتا ہے اگو اس نے احرام باندھتے وقت یہ شرط نہ کی ہو)۔

نَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَحَالَّهَا۔ ایک مرد اس سے ملا اور صحبت کی اس سے۔ (ایک روایت میں فَتَحَلَّلَهَا ہے جس یعنی اس کی حلول ہو گیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے جماع کیا)

اَهْلُ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ۔ ہر قوم کے عقلمند اور بزرگ جن کی طرف اس قوم والے ہر ایک مشکل میں رجوع ہوتے ہیں، ابن اثیر نے کہا، جیسے اکابر اور علماء فضلاء۔ اور سرداران فوج وغیرہ)۔

اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ۔ دو لونڈیاں جو بہنیں ہوں، ان دونوں کا رکھنا۔ ایک آیت وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ کی رو سے حرام ہے، اور ایک آیت اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کی رو سے حلال ہے۔

وَلَمْ تَحِلَّ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ۔ یعنی لوٹ کے مال مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لئے درست نہیں ہوئے (بلکہ لوٹ کے مال کو ایک جگہ اکٹھا کرتے، پھر آسمان سے آگ اترتی وہ اس کو جلا دیتی)۔

اُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ۔ میرے لئے لوٹ کے مال حلال کئے گئے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ بیوی کو حَلِيْلَةٌ اور شوہر کو حَلِيْلٌ اس لئے کہتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے لئے حلال ہوتا ہے ایک دوسرے پر اترتا ہے یا ہر ایک دوسرے کی ازار کھولتا ہے)

فَحِلِّنِيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔ مجھ کو جہاں تو روکے وہیں میرا احرام کھول دے۔

مَنْ اَكَلَ مِنَ الْحَلَالِ الْقُوْتِ صَفَا قَلْبُهٗ وَرَقَّتْ عَيْنَاهُ وَلَمْ يَكُنْ لِدَعْوَتِهٖ حِجَابٌ۔ جو شخص حلال روزی کھائے گا اس کا دل صاف اور نرم ہو گا، آنکھوں سے آنسو بہیں گے، اس کی دعا میں کوئی آڑ نہ ہو گی (سیدھی درگاہ الٰہی تک پہنچے گی)۔

مُحَلِّلٌ۔ ایک تو نکاح میں ہوتا ہے یعنی حلالہ کرنے والا، دوسرا جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ ایک گھوڑ دوڑ میں ہوتا ہے، یعنی تیسرا شخص جو دونوں شرط کرنے والوں کے درمیان رہتا ہے وہ اگر جیت جائے تو شرط کا روپیہ لے لیتا ہے اور اگر ہار جائے تو کچھ نہیں دیتا۔

ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهٗ وَقَالَ حَلْ۔ پھر اپنی اونٹنی کو اٹھایا اور حَلْ کہا۔ (اس کلمہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

لَمْ يَحْلُلْ فِي الْاَشْيَاءِ۔ پروردگار نے کسی چیز میں حلول نہیں کیا۔

تَحْلِيْلٌ۔ گلانا، حلال کرنا۔

حِلْمٌ۔ بردباری، درگزر کرنا، معاف کرنا۔

حَلْمٌ۔ خواب دیکھنا، لڑکے کا جوان ہونا۔

حُلُمٌ۔ خواب۔

حُلُمٌ۔ خواب میں جماع کرنا۔

حَلَمٌ۔ خراب ہو جانا کیڑے یا جوئیں پڑ جانا۔

حَلِيْمٌ۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے (یعنی وہ اپنے بندوں کے گناہوں اور قصوروں پر جلدی غصہ نہیں کرتا، جیسے ہلکے مزاج والوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ کسی ادنیٰ بات پر بھی مشتعل اور برانگیختہ ہو جاتے ہیں)

لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى (جماعت کی نماز میں) میرے قریب (یعنی صف اول میں) وہ لوگ تم میں سے رہیں جو عقل و تمیز والے ہیں یا جو بردبار اور متین اور عقلمند ہیں۔

حُلُوْمُهُمْ كَحُلُوْمِ الْاَطْفَالِ۔ ان کی عقلیں بچوں کی عقلوں کی طرح ہوں گی۔

لَمْ تَكُنِ الْاَحْلَامُ مِنْ قَبْلُ وَاِنَّمَا حَدَثَتْ۔ پہلے لوگوں کو خواب نظر نہیں آتے تھے، پھر خواب دکھائی دینے لگے۔

حَلِيْمَةُ سَعْدِيَّةُ۔ آنحضرتؐ کی انا تھیں۔

اَمَرَهٗ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا۔ آنحضرتؐ نے حضرت معاذؓ کو یہ حکم دیا (کہ جزیہ میں) ہر جوان مرد سے

(سالانہ) ایک اشرفی لی جائے۔

غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ حَالِمٍ یا مُحْتَلِمٍ جمعہ کے دن نہانا ہر جوان مرد پر واجب ہے۔

اَلرُّؤْیَا مِنَ اللّٰہِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّیْطٰنِ اچھا اور نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ پریشان خوابوں کے گچھے۔

مَنْ تَحَلَّمَ کُلِّفَ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے (جو نہ دیکھا ہو مگر کہے کہ میں نے دیکھا) تو اس کو قیامت کے دن دو جَو میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا اور یہ اس سے نہ ہو سکے گا۔ آخر عذاب ہوگا۔ حالانکہ بیداری میں بھی جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا، اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اس لئے کہ خواب نبوت کا ایک جزء ہے اور اس میں جھوٹ بولنا گویا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے جو بندوں پر جھوٹ باندھنے سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَلَمَ۔ خواب دیکھا۔ اور:

تَحَلَّمَ۔ جھوٹا خواب بنالیا۔

حَلَمْتُ اَنْ قُطِعَ رَأْسِیْ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے (وہ ڈھلکتا جا رہا ہے، میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں نووی نے کہا، شاید آنحضرتؐ کو یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ پریشان خواب ہے یا شیطان کا کھیل ہے ورنہ خواب کی تعبیر دینے والے کہتے ہیں کہ اگر خواب میں اپنا سر کٹا دیکھے تو دیکھنے والے کی حالت میں تغیر ہوگا: یا اپنے بالادست حاکم سے جدائی ہوگی، یا حکومت جاتی رہے گی۔ البتہ اگر دیکھنے والا غلام ہو تو آزاد ہوگا، یا بیمار ہو تو صحت یاب ہوگا، یا قرض دار ہو تو قرض ادا ہوگا، یا حج نہ کیا ہو تو حج کرے گا، یا مغموم اور رنجیدہ ہو تو اُس کا رنج و غم دور ہوگا)۔

فِیْهِ اَنَاءَۃٌ وَّحِلْمٌ۔ اشج میں آہستگی اور بردباری یا عقل ہے۔

مَجْلِسُ حِلْمٍ۔ عقلمندی کی ایک مجلس (ایک روایت میں بضمہ حا ہے)

یُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَیْرِ حُلُمٍ۔ آپ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے اور یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی (بلکہ جماع سے۔ نووی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبروں کو بھی احتلام ہو سکتا ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ پیغمبروں کو احتلام نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ وہ شیطان کا کھیل ہے)۔

فَهَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ اِذَا احْتَلَمَتْ۔ عورت کو بھی اگر احتلام ہو، تو کیا اُس کو غسل کرنا چاہیئے؟ (احتلام خواب میں جماع کی لذت حاصل کرنا خواہ انزال ہو یا نہ ہو)

اَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَۃُ۔ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے (ام المومنین ام سلمہؓ کو تعجب ہوا، کیونکہ ہر عورت کو احتلام نہیں ہوتا۔ شاذ و نادر کسی عورت کو ہوتا ہے)۔

لَا حِلْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَةٍ۔ بُردباری یا عقل آدمی میں اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تجربہ ہو (زمانہ کا سرد و گرم جھیلا ہو اس پر واقعات گزرے ہوں)۔

لَا حَلِیْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَۃٍ۔ عقلمند جب ہی ہوگا جب لغزشیں ہوں اور ٹھوکریں کھائے (تو آئندہ کے لئے آدمی ایسی باتوں سے پرہیز کرتا ہے، بقول شخصے، بن کھوئے کچھ حاصل نہیں ہوتا "بسیار باید، تا پختہ شود خامے")

تَدَعُ الْحَلِیْمَ حَیْرَانَ۔ عقلمند آدمی کو حیران پریشان چھوڑ دے گا۔

حَلَمَةُ الثَّدْيِ۔ چھاتی کی بھٹنی۔

حَلَمَةٌ۔ چھوٹی یا بڑی جوں۔

کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَنْهٰی اَنْ تُنْزَعَ الْحَلَمَةُ عَنْ دَابَّتِهٖ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس سے منع کرتے تھے کہ ان کی سواری کے جانور کی جوں یا چچڑی نکالی جائے (یعنی احرام کی حالت میں)

فِیْ حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْاَۃِ رُبُعُ دِیَتِهَا۔ عورت کی چھاتی کی بھٹنی اگر کوئی کاٹ ڈالے تو چوتھائی دیت دینا ہوگی۔

بَضَّتِ الْحَلَمَةُ۔ بھٹنی نے خوب دودھ بہایا (بعضوں

نے کہا حامّۃ ایک بھاجی ہے)۔

قَضٰی فِی الْاَرْنَبِ یَقْتُلُہُ الْمُحْرِمُ بِحُلَّامٍ۔ حضرت عمرؓ نے اُس خرگوش کے بدلہ میں جس کو احرام والا شخص مار ڈالے ایک بکری کا بچہ دینے کا حکم دیا۔

حُلَّانٌ۔ بکری کا بچہ (ایک روایت میں اگلی حدیث کے سلسلہ میں حُلَّانٍ ہے۔ معنی وہی ہیں)۔

ذُبِحَ عُثْمَانُ کَمَا یُذْبَحُ الْحُلَّانُ۔ حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے اس طرح ذبح کر ڈالا، جیسے بکری کا بچہ ذبح کرتے ہیں (یعنی کہ اُن کے خون کا بدلہ نہیں لیا گیا)۔

نَھٰی عَنْ حُلْوَانِ الْکَاھِنِ　آنحضرتؐ نے کاہن کی شیرینی سے (یعنی جو اُس کو اجرت کے طور پر ملے، نقدی ہو یا جنس کی شکل میں) منع فرمایا (کیونکہ وہ ایک حرام کام کی اُجرت ہے تو حرام ہوگی، جس طرح قحبہ عورت کی خرچی۔ کاہن وہ شخص جس کے پاس جن یا شیطان آتے ہوں، اُس کو خبریں دیتے ہوں جیسے کشف، اور سطیح کاہن آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھے یا وہ علامات اور پوچھنے والے کے حالات پر غور کر کے کسی بات کی پیشین گوئی کرے۔ اس کو عَرَّاف بھی کہتے ہیں۔ فال کھولنے والا چور کو دریافت کرنے والا، گمی ہوئی چیز کا ٹھکانہ بتانے والا یہ سب عرّاف ہیں۔ کاہن اور عرّاف اور نجومی ان سب کی اجرت حرام ہے)۔

حَلْوٌ یا حُلْوَانٌ یا حَلَاوَۃٌ۔ شیریں ہونا، میوے کا پک جانا

حُلْوٌ۔ میٹھا۔

حَلَاوَۃٌ یا حُلَاوَۃٌ۔ مٹھائی۔

کَانَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ آنحضرتؐ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے۔

اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ۔ شہد سے زیادہ میٹھا لطیف اور مزہ دار

وَجَدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ۔ وہ ایمان کی شیرینی پائے گا۔

[1] اس کا ذکر کرنے کا یہاں موقع نہیں تھا مگر صاحب مجمع کی متابعت سے بیان کیا گیا۔ ۱۲ منہ

اَلدُّنْیَا قَدْ تَنَکَّرَتْ وَاحْلَوْلَتْ۔ دنیا بُری ہو گئی اور بہت شیریں ہو گئی۔

حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ اَنْ تَجِدَ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تَزْھَدَ فِی الدُّنْیَا۔ تمہارے دلوں پر ایمان کی شیرینی حرام ہے یہاں تک کہ وہ دنیا سے نفرت کریں (اور آخرت سے رغبت، اس وقت ایمان کی حلاوت محسوس ہوگی)۔

حَلْیٌ۔ زیور پہنانا، آراستہ کرنا، شیریں ہونا، حاصل کرنا۔

حَلِیَتِ الدُّنْیَا فِیْ اَعْیُنِھِمْ۔ دنیا ان کی آنکھوں میں اچھی معلوم ہوئی۔

وَحَلِیٌّ وَّ اَقَاحٌ۔ حلی اور بابونہ۔ (حلی ایک قسم کی گھانس ہے۔ جب تک تر رہتی ہے تو اُس کو نَصِیٌّ کہتے ہیں جب سوکھ جاتی ہے تو حَلِی کہتے ہیں۔ جب سفید ہو جاتی ہے تو اس کو طَرِیْفَۃٌ کہتے ہیں)۔

فَسَلَقَنِیْ لِحَلَاوَۃِ الْقَفَا[1]۔ مجھ کو گدی کے عین وسط سے لٹا دیا (کسی طرف جھکایا نہیں)

محیط میں ہے کہ حَلَاءٌ سوکھی گھانس اور خَلَاءٌ ہری گھانس۔

وَھُوَ نَائِمٌ عَلٰی حَلَاوَۃِ الْقَفَا۔ خضر گدی کے بیچا بیچ پر (یعنی چت پڑے ہوئے) سو رہے تھے۔

مَالِیْ اَرٰی عَلَیْکَ حِلْیَۃَ اَھْلِ النَّارِ (آنحضرتؐ نے ایک شخص کو لوہے کا چھلہ پہنے دیکھا تو فرمایا) مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تو دوزخیوں کا زیور پہنے ہے (دوزخ میں دوزخیوں کو لوہے کے طوق اور بیڑیاں پہنائے جائیں گے۔ بعضوں نے کہا لوہے کو دوزخیوں کا زیور اس لئے کہا کہ اس میں بدبو ہوتی ہے۔)

حَلْیٌ۔ ہر ایک زیور کو کہتے ہیں۔ اسی طرح حِلْیَۃٌ لیکن حَلْیٌ کی جمع حُلِیٌّ یا حِلِیٌّ آتی ہے، اور حِلْیَۃٌ کی حِلًی جیسے لِحْیَۃٌ کی لِحًی اور کبھی حُلًی بھی کہتے ہیں، بضمہ حا، حِلْیَۃٌ۔ صورت اور صفت کو بھی کہتے ہیں اور ہیئت

[1] بضمہ حا اور فتحہ حا اور کسرہ حا تینوں طرح آیا ہے۔ ۱۲ منہ

اور شکل، اعضاء اور رنگ وغیرہ کو۔ نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو پیتل کا چھلّا پہنے دیکھا تو فرمایا۔ مجھ کو کیا ہوا میں تجھ میں بتوں کی بو پاتا ہوں، کیونکہ بُت اکثر پیتل کے بنائے ہیں؛ اور اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ لوہے یا پیتل کے زیور پہننا مکروہ ہے۔ اب یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ، کچھ تو بھی ڈھونڈ کر لا لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ تو یہ مبالغہ کے طور پر ہے۔ یعنی کوئی شے بھی ذرا بھی قیمتی لے کر آ۔ اِس سے یہ غرض نہیں ہے کہ لوہے کی انگوٹھی لے کر آ، جیسے کہتے ہیں، اجی کچھ تو دو خاک کی ایک مٹھی ہی سہی۔ بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل کی ہے کہ لوہے کا زیور پہننا حرام نہیں ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے)۔

مَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔ جو شخص اپنے تئیں اُس بات سے آراستہ کرے جو اس کو نہیں ملی (مثلاً عالموں کا لباس پہنکر مولوی بنے اور علم وغیرہ کچھ نہیں آئے یا صوفیوں کی وضع بناکر درویش اور زاہد بنے، یا شیخی سے یہ بیان کرے کہ میرے پاس فلاں فلاں سامان موجود ہے۔ یا میں روز ایسے ایسے نظیف اور عمدہ کھانے کھاتا ہوں، حالانکہ اس کو خشک روٹی کا بھی مقدور نہ ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے (قمیص میں دوہری آستینیں لگا لے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ دو قمیص تلے اوپر پہنے ہے)۔

إِنَّ الْحِلْيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ (ابوہریرہؓ کیا کرتے تھے کہ ہاتھوں کو بازوؤں تک اور پاؤں کو آدھی پنڈلی تک دھوتے تھے۔ یعنی وضو میں، اور کہتے تھے) قیامت کے دن زیور وہیں تک پہنایا جائے گا جہاں تک وضو پہنچے۔

يَبْلُغُ الْحُلِيُّ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ زیور وہیں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے۔

تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ۔ اگرچہ اپنے زیوروں میں سے ہو (یعنی زیورات میں سے بھی تصدق کرو، یہ بطریق استحباب ہے، کیونکہ زیور میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے)

تُحَلِّيْهِمْ عَنْهُ۔ ہیں نے پانی پر سے اُن کو ہانک دیا یہ بھی ایک روایت ہے، بغیر ہمزہ کے اور لغت کی رُو سے فَحَلَّأَتْهُمْ صحیح ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔)

لَا يُحْلِي مِنْهُ بِطَائِلٍ۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔

لَمْ يَحْلَ مِنْهُ بِطَائِلٍ۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ حُلْوٌ فِي عَيْنِي۔ میری آنکھ میں شیریں ہے۔ اور:

حَلِيَ فِي فَمِي۔ میرے مُنہ میں شیریں ہے۔

لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةٌ۔ زیور جن کو عورتیں پہنتی ہیں، اُن میں زکوٰۃ نہیں ہے (کیونکہ وہ دوسرے ضروری سامان کی طرح ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے برتن، سواری کے گھوڑے وغیرہ)۔

تَطَايَرَ الْحُلِيُّ وَالْحُلَلُ مِنْ جَسَدِهٖ (جب آدمؑ نے اُس ممنوع درخت میں سے کھایا) تو بہشتی زیورات اور جوڑے سب اُن کے جسم پر سے اُڑ گئے (غائب ہو گئے اور وہ ننگے رہ گئے)۔ مجمع البحرین میں ہے کہ،

حَلْوَاءُ بالمد اس کی جمع ہے حَلَاوِيُّ بہ تشدید اور حَلْوٰى بالقصر کی جمع حَلَاوٰى ہے)۔

فَهُوَ لِحَلْوَائِهِمْ هَاضِمٌ۔ وہ ان کے حلوے کو ہضم کر جاتا ہے (یعنی ان کی شیریں کلامی کا کوئی اثر اُس کے دل پر نہیں رہتا)

حُلْوَانُ۔ ایک شہر ہے عراق میں بغداد سے پانچ منزل

بابُ الحاءِ مع المیم

حَمْأٌ۔ کائی نکالنا۔

حَمْأٌ اور حَمَأٌ۔ پانی میں کائی مل جانا۔

حَمِيَ عَلَيْهِ۔ اُس پر غصے ہوا۔

حَمْءٌ اور حَمَأٌ اور حَمًا اور حَمْوٌ۔ خاوند کا عزیز جیسے دیور یا جیٹھ وغیرہ

حَمْأٌ اور حَمْأَةٌ۔ کائی کالی مٹی۔

كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيْئَةٍ۔ جیسے دانہ کائی میں جمتا ہے (ایک روایت میں حَمِیْلَۃٍ ہے، یعنی پانی جو کچرا کوڑا بہا کر لاتا ہے۔)

فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ۔ کائی دار چشمے میں۔

حَمْتٌ۔ بہانا۔

حَمَتَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهٖ۔ اللہ اپنی رحمت اُس پر بہائے۔

حَمَتٌ۔ بگڑ جانا، سڑ جانا۔

حُمُوْتَۃٌ۔ سخت گرمی اُس کی اصل حَمْتٌ ہے۔

فَإِذَا حَمِيْتٌ مِنْ سَمْنٍ۔ دیکھا تو گھی کا ایک کپّہ ہے (کرمانی نے کہا حَمِيْتٌ وہ چمڑے کا تھیلہ جس پر بال نہ ہوں۔ موٹے آدمی کو بھی اس سے مشابہت دیتے ہیں)

اُقْتُلُوا الْحَمِيْتَ الْاَسْوَدَ۔ کالے کُپّے کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابوسفیان سے کہا، جب اس نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے)

تَحْمِيْجٌ[1]۔ تیز نظر گھورنا۔

مَالِي اَرَاكَ مُحَمِّجًا۔ مجھ کو کیا ہے: میں تجھ کو دیکھ رہا ہوں تو گھور رہا ہے یا تیری آنکھ کھلی رہ گئی ہے) جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے۔ محیط میں ہے کہ تَحْمِيْجٌ آنکھ کے اندر گھس جانے کو بھی کہتے ہیں اور دُبلا ہونے کو اور غصے سے چہرہ کا رنگ بدل جانے کو)۔

اِنَّ شَاهِدًا كَانَ عِنْدَهٗ فَطَفِقَ يُحَمِّجُ اِلَيْهِ النَّظَرَ ایک گواہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے قریب تھا انھوں نے اس کو گھورنا شروع کیا (بعضوں نے غلطی سے اس کو بہ تقدیم جیم پڑھا ہے۔ لیکن زمخشری نے کہا وہ بھی ایک لغت ہے)۔

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُؤُوْسِهِمْ مُحَمِّجِيْنَ۔ یعنی ٹکٹکی باندھنے والے اور ایک طرف کو نظر جمائے ہوئے سر جھکائے ہوئے

حَمْحَمَةٌ۔ دانہ دیکھ کر گھوڑے کا ہنہنانا۔ (نہایہ میں ہے کہ حمحمہ، صہیل سے کم آواز گھوڑے کی ہے)

قَامَتْ تُحَمْحِمُ۔ گھوڑی کھڑی ہو گئی ہنہناتی ہوئی۔

حَمْدٌ يا مَحْمِدٌ يا مَحْمَدَةٌ يا تَحْمِيْدَةٌ يا مَحْمَدَةٌ۔ تعریف کرنا، شکر کرنا، راضی ہونا، حق ادا کرنا، بدلہ دینا۔

اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ۔ میں تیرے پاس اللہ کی تعریف یا اس کا شکر کرتا ہوں۔

حَمِيْدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی تعریف کیا گیا۔ بہ معنی محمود۔ حمد عام ہے اور شکر خاص ہے، کیونکہ حمد صفاتِ ذاتیہ اور داد و دہش دونوں پر ہوتی ہے، اور شکر صفاتِ ذاتیہ پر نہیں ہوتا، بلکہ داد و دہش نعمت اور احسان پر، بعضوں نے کہا حمد بھی ایک طرح سے خاص ہے۔ کیونکہ حمد صرف زبان سے ہوتی ہے، اور شکر ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ بہت اعضاء سے ہو سکتا ہے

اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهٗ۔ تعریف کرنا، شکر کی چوٹی ہے۔ اللہ کا شکر اُس بندے نے نہیں کیا، جس نے اُس کی تعریف نہیں کی۔ (جیسے اخلاص ایمان کی چوٹی ہے)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ۔ تو پاک ہے، تیری تعریف کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں یا تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔

لِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِيْ۔ تعریف کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا (جس کی وجہ سے قیامت کے دن میں سب لوگوں میں مشہور و ممتاز ہوں گا)۔

وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ یا اللہ! حضرت محمد صلعم کو وہ مقام عنایت کر جس کی وجہ سے سب لوگ آپ کا شکریہ ادا کریں (یعنی شفاعت کا مقام شفاعت ہی کی وجہ سے لوگوں کو میدانِ حشر کی تکالیف سے نجات ملے گی، اور وہ سب آپ کے شکر گزار ہوں گے)۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ۔ بعد حمد وثنا کے

[1] اس کا مجرد حمج ہے۔ مگر وہ مستعمل نہیں ہے صرف باب تفعیل سے مستعمل ہے

میں تیرے ساتھ ہو کر اللہ کی تعریف کرتا ہوں (الٰی کے معنی یہاں مع کے ہیں۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کا شکر تجھ سے بیان کرتا ہوں)۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ اللہ کی جو کوئی تعریف کرے تو وہ سنتا ہے (اس کی دعا قبول کرتا ہے، اس کی خواہش پوری کرتا ہے یہ نہیں کہ اس کی تعریف کرتا ہے کان ہو)۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ پروردگار! ہماری دعا قبول فرما یا ہماری عبادت قبول کر۔ تیرا شکر اس بات پر کہ تو نے ہم کو اپنی عبادت یا حمد کی توفیق دی۔

أَحْمَدُ إِلَيْكُمْ غَسْلَ الْإِحْلِيلِ۔ میں ذکر یا دبر کا دھونا، اس کی تعریف تم سے بیان کرتا ہوں۔

حُمَادَيَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْأَطْرَافِ۔ عورتوں کی انتہائی خوبی یہ ہے کہ ان کی نگاہ نیچی ہو دشرمگیں ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حُمَادَاكَ أَنْ تَفْعَلَ اور قُصَارَاكَ أَنْ تَفْعَلَ۔ یعنی انتہا یہ ہے کہ تو ایسا کرے گا، حد درجہ یہ ہے کہ تو یہ کرے گا۔

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ۔ اللہ کی تعریف کی، اس کی ستایش بیان کی (بعضوں نے کہا، حمد کے معنی خوبیاں بیان کرنا اور ثنا یہ کہ برائیوں اور عیبوں سے اس کو پاک کہنا۔)

حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ تعریف کیا گیا بزرگی والا۔

أَنَا مُحَمَّدٌ۔ میں تعریف کیا گیا ہوں (یعنی اچھی خصلتوں والا ہوں جو قابلِ ستایش ہیں۔ ابن عربی نے کہا اللہ تعالےٰ کے ہزار نام ہیں، اسی طرح حضرت محمدؐ کے بھی ہزار نام ہیں اور ایک عجیب امر یہ ہے کہ حضرت محمدؐ سے پہلے عرب میں کسی کا نام محمد نہیں ہوا تھا۔ اس میں اللہ تعالےٰ کی یہ حکمت تھی کہ لوگوں کو کسی اور کے پیغمبر موعود ہونے کا اشتباہ نہ ہو۔)

أَحْمَدُ إِلَيْهِ عَلٰى سَارِقٍ۔ میں اللہ تعالےٰ کا شکر کرتا ہوں کہ میرا صدقہ چور کے ہاتھ میں گیا (اگر چور سے بھی بدتر کسی شخص کے ہاتھ میں جاتا تو کیا کرتا؟)

لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ۔ جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کی جائے یعنی اس کے ذکر سے۔ اس صورت میں اس کا اور دوسری حدیث کا، جس میں لَا يُبْدَأُ بِاسْمِ اللّٰهِ ہے، ایک ہی مطلب ہوگا۔ بعضوں نے کہا لَا يُبْدَأُ بِاسْمِ اللّٰهِ کی روایت ثابت نہیں ہے۔ جب بھی "حمد اللہ" سے یہاں ذکر اللہ مراد ہوگا کیونکہ آپؐ نے ہرقل کو جو نامہ لکھا تھا، اس کے شروع میں صرف بسم اللہ ہے۔)

أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهٗ۔ ایک لقمہ کھائے اور اللہ کا شکر کرے۔

وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ آپ نماز میں قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ آہستہ کہتے تھے)۔

أُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ۔ اس کی امت کے لوگ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے ہوں گے (یہ بشارت بالکل صحیح نکلی مسلمان ہر نماز میں بار بار "الحمد للہ" پڑھتے ہیں۔ بلکہ ساری نماز اللہ کی تعریف سے پُر ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاصِلِ الْحَمْدَ بِالنِّعَمِ وَالنِّعَمَ بِالشُّكْرِ۔ سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو نعمتوں کے ساتھ تعریف ملاتا ہے (یعنی پہلے نعمتیں دیں پھر اپنی تعریف کرائی اور پھر شکر کے ساتھ نعمتیں ملائیں۔ یعنی جب بندوں نے شکر کیا تو اور زیادہ نعمتیں دیں)

اَلْمَيِّتُ يُبْدَأُ بِيَدَيْهِ فَيَغْسِلُهَا بِثَلٰثِ حَمِيدَاتٍ بِمَاءِ السِّدْرِ۔ میت کے پہلے دونو ہاتھ تین بڑے لوٹوں سے دھلائیں، جن میں بیری کا پانی ہو۔

حَمِيدٌ۔ بڑا لوٹا۔

حَمِيدَةٌ۔ امام موسیٰ کاظم کی والدہ کا نام تھا۔ ان کا لقب مُصَفَّاةٌ بھی تھا۔

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مشہور بیٹے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضہ کے قتل میں وہ شریک تھے لیکن

انھوں نے قتل نہیں کیا صرف داڑھی اُن کی پکڑی تھی۔ آخر اس جرأت کی اُن کو سزا ملی۔ عمرو بن عاص رضؓ نے ان کو مصر میں قتل کیا اور اُن کی نعش بھی گدھے کی کھال میں ڈال کر جلا دی۔ اِس کے علاوہ جو حکایتیں رافضی بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد سے منحرف تھے یا حضرت علی رضؓ کو بلافصل خلیفہ جانتے تھے، یہ سب غلط ہیں۔ البتہ حضرت علی رضؓ نے ان کی پرورش کی تھی، کیونکہ ان کی والدہ اسماء رضؓ بنت عمیس سے حضرت علی رضؓ نے نکاح ثانی کیا تھا۔

حَمْرٌ۔ چھلکا اُتارنا، پوست نکالنا، مونڈھنا، غصہ ہونا، گدھے کی طرح نادان ہو جانا۔

اَحْمَرُ۔ سُرخ۔

بُعِثْتُ اِلَی الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ۔ میں گورے اور کالے سب کی طرف بھیجا گیا ہوں (یعنی عجم اور عرب سب لوگوں کی طرف۔ بعضوں نے کہا، جن اور آدمی مُراد ہیں)

اُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ۔ مجھ کو دونوں خزانے دیئے گئے سُرخ اور سفید (سُرخ روم کا خزانہ وہاں سونے کا سکہ بہت رائج تھا اور سفید ایران کا خزانہ وہاں چاندی کا سکہ بہت رائج تھا)۔

غَلَبَتْنَا عَلَیْکَ هٰذِهِ الْحَمْرَاءُ۔ ان سُرخ لوگوں نے ہم کو تمہاری طرف سے مجبور کر دیا (یعنی عجمی لوگ آپ کے مزاج میں دخیل ہو کر ہم پر غالب ہو گئے ہیں۔ یہ لوگوں نے حضرت علیؓ سے کہا تھا۔ اہلِ عرب غیر ممالک کے لوگوں کو "حمراء" اور "حُمر" اور "حُمران" کہتے ہیں۔)

اَهْلَکَهُنَّ الْاَحْمَرَانِ۔ ان عورتوں کو دو چیزوں نے خراب کر دیا جو سُرخ ہیں (ایک تو زعفران اور دوسرے سونے نے یعنی زیور اور خوشبو پر مرتی ہیں)

اَصْفَرَانِ بھی سونے اور زعفران کو کہتے ہیں اور اَحمران گوشت اور شراب کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے اَبْیَضَانِ پانی اور دودھ کو اور اَسْوَدَانِ پانی اور کھجور کو۔

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الْمَوْتِ الْاَحْمَرِ۔ اگر تم جانو کہ اس امت کے کتنے لوگ لال موت سے (یعنی قتل سے) مریں گے؟

مَوْتٌ اَحْمَرُ۔ سخت موت کو بھی کہتے ہیں۔

کُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ اتَّقَیْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ جب جنگ بہت سخت ہو جاتی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بچاؤ کرتے (آپ ہم لوگوں سے آگے رہتے اور دشمن کے سامنے ہم آپ کی آڑ میں رہتے۔ سبحان اللہ! آفریں صد آفریں، آپ کی شجاعت اور بہادری پر)۔

اَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَمْرَاءُ۔ ہم پر قحط کا سال آیا (کیونکہ قحط کے دنوں میں آسمان کے کنارے سُرخ ہو جاتے ہیں)

خُذُوْا شَطْرَ دِیْنِکُمْ مِنَ الْحُمَیْرَاءِ۔ اپنا آدھا حصہ دین کا، حمیرا سے سیکھو (یعنی حضرت عائشہ رضؓ سے آنحضرت پیار کی راہ سے کبھی حضرت عائشہ رضؓ کو حمیرا کہا کرتے کیونکہ وہ سُرخ و سفید تھیں، آدھا دین اُن سے حاصل کرو۔ اس لئے کہ دین کے نصف احکامات مردوں سے متعلق ہیں نصف عورتوں سے، تو عورتوں کے متعلق احکامات اُمّ المؤمنین رضؓ سے حاصل ہوئے، تو گویا آدھا دین حاصل ہوا)۔

خَرَجَتْ فِیْ سَنَةٍ حَمْرَاءَ قَدْ بَرَتِ الْمَالَ۔ حلیمہ سعدیہ (آنحضرتؐ کو لیکر) اُس سال نکلیں جو قحط کا سال تھا۔ اُس نے اونٹوں کو دُبلا کر دیا تھا (چارہ کی کمی کے سبب)۔

اَرَاکَ اَحْمَرَ قَرِفًا۔ میں تجھ کو ڈھڈھا تا سُرخ دیکھتا ہوں۔

اَلْحُسْنُ اَحْمَرُ۔ خوبصورتی تو سُرخی ہی میں ہے (یا خوبی یہ ہے کہ آدمی مشقت اور تکلیف میں صبر کرے، یا خوبصورتی موت ہے یعنی عاشق کے لئے)۔

فَوَضَعْتُهُ عَلٰی حِمَارَةٍ مِنْ جَرِیْدٍ۔ انھوں نے اُن کو ڈالیوں کی ایک تپائی پر رکھا (تین لکڑیوں کو بیچ میں سے باندھ باندھ کر سہ پائی بنالیں تو اُس کو "حمارہ" کہتے ہیں)۔

قَدِمْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ

جِئْنَا عَلَى حُمُرَاتٍ۔ ہم مزدلفہ کی رات میں آنحضرتؐ کے پاس گدھوں پر سوار ہو کر آئے۔

حِمَارٌ۔ گدھا۔ حُمُرٌ۔ حمار کی جمع ہے۔ حُمُرَاتٌ۔ حمار کی جمع الجمع ہے۔

كَانَ يَرُدُّ الْحَمَّارَةَ مِنَ الْخَيْلِ۔ جو لوگ گدھے پر سوار ہوتے تھے (جہاد میں) اُن کو گھوڑے سواروں میں شامل نہیں کرتے تھے (اُن کو اسپ سواروں کا حصہ نہیں ملتا تھا، بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑے گدھوں کی طرح محض لدّو ہوتے، دوڑ نہ سکتے ان کے سواروں کو اسپ سواروں کا حصہ نہ ملتا)۔

كَانَتْ لَنَا دَاجِنٌ فَحَمِرَتْ مِنْ عَجِينٍ۔ ہمارے گھر میں ایک بکری پلی ہوئی تھی، وہ آٹا کھا کر بیمار ہوگئی۔

حَمَرٌ۔ ایک بیماری ہے جو جانور کو بہت دانہ کھلانے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

يُقْطَعُ السَّارِقُ مِنْ حِمَارَّةِ الْقَدَمِ۔ چور کا پاؤں ٹخنے پر سے کاٹا جائے۔

كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ مِنْ حِمَارَّةِ الْقَدَمِ۔ اپنے پاؤں ٹخنے پر سے دھوتے تھے (محیط میں ہے کہ حمارہ "قدم" کا وہ حصہ جو اونچا ہے، انگلیوں کے اوپر، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہ تخفیف را ہے۔ لیکن نہایہ اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بہ تشدید میم ہے)۔

فِي حَمَارَّةِ الْقَيْظِ۔ سخت گرمی میں (اور بہ تخفیف را بھی آیا ہے، اس کی جمع حَمَارُّ ہے)۔

نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ حُمَّرَةٌ۔ ہم آنحضرت کے ساتھ اترے، اتنے میں ایک حمرہ آئی (حمرہ ایک پرندہ ہے چڑیا کی طرح طیبی نے کہا اس کا سر سرخ ہوتا ہے۔ منتہی الارب میں ہے کہ حُمَرَةٌ بہ تخفیف میم بھی مستعمل ہے)۔

مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ۔ (جی آپ کیا ذکر کر رہے ہیں ایک بڑھیا کا جس کے (دانت گر کر) سُرخ سرخ مسوڑے رہ گئے تھے (یعنی حضرت خدیجہ رضؓ کا، یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے کہا، جب آپ حضرت خدیجہ کو یاد کر رہے تھے)۔

اُسْكُتْ يَا ابْنَ حَمْرَاءِ الْعِجَانِ۔ ارے لال چوتڑ والی کے بچے چپ رہ (اصل میں عجان، وہ مقام ہے جو قبل اور دبر کے بیچ میں ہوتا ہے۔ اہل عرب میں گالی دیتے وقت یہ کلمہ بولا جاتا ہے یہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو کہا جو موالی میں سے تھا۔ یعنی عجمیوں میں سے۔ کہتے ہیں لا الفرق بین الہجان والہجین وبین العجان والعجین۔ اس کو اچھے بُرے کی تمیز نہیں، اصیل اور کم ذات اور چوتڑ اور آٹا دونوں میں فرق نہیں کرتا)۔

وَإِيَّاكَ أَنْ تُحَمِّرَ أَوْ تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ۔ سرخ لال زرد رنگوں سے مت رنگ، ایسا کرکے لوگوں کو بلا میں ڈالے گا وہ اس کی رنگ آمیزی اور نقش و نگار کی طرف نماز میں متوجہ ہوں)۔

حُمُرُ النَّعَمِ۔ سُرخ سُرخ چار پائے یعنی عمدہ جانور یا سُرخ سُرخ اونٹ۔ (عرب میں یہ سب دنیا کے مال اسباب میں بہتر شمار کئے جاتے ہیں)۔

حُمُرُ الْوُجُوهِ۔ سفید مُنہ سُرخی آمیز (جو بہترین رنگ ہے یعنی گلابی)۔

رَبْعَةً أَحْمَرَ۔ آنحضرتؐ میانہ قامت، سُرخ رنگ تھے (سُرخی سے مُراد گندم گوں رنگ ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ہے اور حافظ شیرازی نے جو ایک غزل میں سیہ چرده سے آپؐ کے رنگ کو تعبیر کیا ہے یہ غلط ہے اور بے ادبی کا ارتکاب ہے)۔

اِحْمَرَّ الشَّجَرُ۔ درخت سوکھ گیا۔

لَجَعَلَتْنِي يَهُودُ حِمَارًا۔ یہود مجھ کو گدھا بنا دیتے (یعنی جادو کے زور سے، یا گدھے کی طرح ذلیل کر دیتے، یا جادو کر کے میری عقل و حواس کو خراب کر دیتے، میں گدھے کی طرح نادان ہو جاتا)۔

اَلْاَحَامِرَۃ۔ گوشت، شراب، خوشبو۔

حَامِر۔ گدھے والا۔

حَمَّارَہ۔ گدھے والے (جیسے بَغَّالَہ خچر والے اور جَمَّالَہ اونٹ والے اور فَیَّالَہ ہاتھی والے اور ثَوَّارَہ بیل والے اور خَیَّالَہ گھوڑے والے)

هُوَ اَکْفَرُ مِنْ حِمَارٍ۔ (یہ ایک مثل ہے۔ حمار ایک شخص تھا، چالیس برس تک خدا کا قائل رہا۔ اُس کے دسوں بیٹے شکار کو نکلے اور بجلی گر کر ہلاک ہو گئے۔ اُس روز سے غصہ میں آکر کافر ہو گیا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا۔)

حِمَارِیَّہ۔ فرائض کا مشہور مسئلہ ہے، اس کو حجریّہ اور یمیّہ بھی کہتے ہیں۔

حُمَرٌ اور حُومَرٌ۔ اِملی (تمر ہندی)۔

اُحَیْمِرُ ثَمُوْدَ۔ ثمود کا وہ شخص جس نے اونٹنی کو زخمی کیا، اس کا نام قدار بن سالف تھا۔

لَوْحَمَلْنَا الْحَمِیْرَ عَلَی الْخَیْلِ۔ اگر ہم گدھوں کو گھوڑوں پر چڑھائیں۔

حِمَارَان۔ دو پتھر جن پر دودھ سُکھایا جاتا ہے۔

مِحْمَرٌ۔ کم ذات گھوڑا۔

رَاَیْتُهٗ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ۔ میں نے آپ کو سُرخ جوڑا پہنے دیکھا (سُرخ رنگ کا لباس مرد پہن سکتا ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، کوئی جائز کہتا ہے کوئی ناجائز، کوئی کہتا ہے اگر دھاریدار ہو، یا اس کا سوت رنگا گیا ہو، تب جائز ہے بعضوں نے کہا سُرخ رنگ صرف کُسم کا مردوں کے لئے منع ہے، دوسرے سُرخ رنگ جائز ہیں۔ ابن جریر طبری نے کہا مطلقاً جائز ہے مگر ثقاہت اور مروّت کے خلاف ہے۔ نووی نے کہا جمہور صحابہ اور تابعین کسم کے رنگ کو بھی مرد کے لئے جائز سمجھتے ہیں، مگر بعضوں نے تنزیہاً مکروہ رکھا ہے۔)

اَلْفَقْرُ هُوَ الْمَوْتُ الْاَحْمَرُ۔ محتاجی ایک سخت موت ہے۔

اَهْلَكَ الرِّجَالَ الْاَحْمَرَانِ۔ مردوں کو دو سُرخ رنگ کی چیزوں نے خراب کیا، گوشت اور شراب نے۔

سَیُصِیْبُنِیْ مِنَ الْحُمَیْرَاءِ مَالَمْ یَعْلَمِ النَّاسُ مِنْ صَنِیْعِهَا۔ (امام حسنؓ سے امامیہ نے نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا) مجھ کو حضرت عائشہؓ سے وہ ایذا پہنچے گی، جو لوگوں کو ان کا حال دیکھ کر معلوم نہیں ہوئی (یعنی جس کی لوگوں کو اُن سے توقع نہیں کہ وہ آنحضرتؐ کے اہل بیت کے ساتھ اس طرح سے پیش آئیں گے)۔

فَاِنَّهٗ اِسْمٌ یُبْغِضُهُ اللّٰهُ (امام ابو عبد اللہ نے فرمایا) حمیراء وہ نام ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا (تو نے اپنی بیٹی کا نام حمیراء رکھا ہے، اس کو بدل دے)۔

یَحْمُوْرٌ۔ گورخر۔

حِمْیَرُ۔ ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا۔

حَمْزٌ۔ تیزی، کاٹنا، تیز کرنا۔

حَمَازَۃٌ۔ سخت اور مشکل ہونا۔ کھٹا ہونا۔

رُمَّانٌ حَامِزٌ یا حَامِضٌ۔ کھٹا انار۔

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَحْمَزُهَا۔ آنحضرتؐ سے پوچھا، کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا جو سخت اور مشکل ہو (جس میں تکلیف اور مشقت زیادہ ہو۔ یہ کلیہ نہیں ہے اسی طرح ہر شخص کی حالت جدا ہے، کسی پر روزہ سخت ہوتا ہے، کسی پر جہاد بہت سخت ہوتا ہے۔ تو ہر شخص کے لئے وہی عمل افضل ہوگا، جو اس کے لئے بہت سخت ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ حَامِزُ الْفُؤَادِ یا حَمِیْزُ الْفُؤَادِ۔ وہ مضبوط دل کا آدمی ہے (محیط میں ہے کہ حامز الفؤاد کے معنی یہ ہیں کہ تیز ذہن، ظریف)۔

كَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِیْهَا (انسؓ کہتے ہیں کہ) آنحضرتؐ نے میری کنیت ایک بھاجی پر رکھ دی، جس کو میں چُنا کرتا تھا (اس

بھاجی میں تیزی تھی، تو آپ نے اسی مناسبت سے انس رض کی کنیت "ابو حمزہ" رکھ دی)۔

حَمْزَۃٌ۔ ایک بھاجی کا نام ہے جو زبان کو کاٹتی ہے۔

شَرِبَ شَرَابًا فِیْهِ حَمَازَۃٌ۔ ایک شربت پیا جس میں تیزی تھی (زبان کو لگتا تھا)۔

حَمْزَۃُ۔ آنحضرتؐ کے چچا کا نام ہے۔ جن کی قبر اُحد میں ہے، وہ جنگ اُحد میں شہید ہوئے۔ بڑے بہادر تھے۔

حَمْسٌ۔ بھوننا، غصہ دلانا۔

حَمَسٌ۔ دین میں یا لڑائی میں سخت ہونا۔

حَمَاسَۃٌ۔ بہادری، سختی۔

تَحْمِیْسٌ اور اِحْمَاسٌ غصہ دلانا، برانگیختہ کرنا۔

هٰذَا مِنَ الْحُمْسِ فَمَا بَالُهٗ خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ

یہ شخص تو قریش میں سے ہے تو حرم سے باہر کیوں نکلا؟۔ (اہلِ قریش کو "حُمس" کہتے تھے جو اَحْمَس کی جمع ہے، بمعنی سخت اور تیز، یہ لوگ بھی اپنے دین میں بڑے سخت تھے اُن کی عادت تھی کہ جب حج کرتے تو مزدلفہ سے آگے نہ جاتے اور دوسرے تمام لوگ آگے جاکر عرفات میں ٹھہرتے یہ مزدلفہ ہی میں پڑے رہتے اور کہتے، ہم اہل اللہ ہیں اِس لئے اللہ کے حرم سے باہر نہیں جاتے۔ دوسری بیوقوفی یہ کرتے کہ حج سے جب لوٹ کر آتے تو گھروں میں دروازوں سے نہ جاتے بلکہ اوپر سے پھاند کر، یا کسی اور طرف سے آتے۔ اللہ تعالے نے قرآن شریف میں اِن دونوں باتوں کا رد فرمایا)۔

اَحَامِسُ بھی اَحْمَسُ کی جمع ہے۔ بمعنی بہادر اور دلیر

حَمِسَ الْوَغٰی وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ۔ جنگ سخت ہو گئی اور موت کا بازار گرم ہو گیا۔

اَمَّا بَنُوْ فُلَانٍ فَمُسُكٌ اَحْمَاسٌ۔ فلاں لوگ تو آزاد اور بہادر ہیں۔

دِیْوَانُ الْحَمَاسَۃِ۔ اشعار کا مجموعہ ہے جس کو ابو تمام نے تالیف کیا ہے۔ اس میں عرب شعراء کے منتخب اشعار ہیں۔

حَمِیْسٌ۔ تنور۔

حَمْشٌ۔ جمع کرنا، غصہ دلانا، برانگیختہ کرنا۔

حُمُوْشَۃٌ۔ باریکی۔

حَمَشٌ۔ غصہ ہونا، سخت ہونا۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ حَمْشَ السَّاقَیْنِ فَهُوَ لِشَرِیْكٍ

اگر اس عورت کا بچہ پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو، تب تو شریک کا نطفہ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَمْشُ السَّاقَیْنِ یا اَحْمَشُ السَّاقَیْنِ

یعنی پتلی اور باریک پنڈلیوں والا)۔

كَاَنِّیْ بِرَجُلٍ اَصْلَعَ اَصْمَعَ حَمْشِ السَّاقَیْنِ قَاعِدٌ عَلَیْهَا وَهِیَ تُهْدَمُ۔ جیسے میں دیکھ رہا ہوں ایک گنجا (جس کے چندیا پر بال نہ ہوں) چھوٹے چھوٹے کان والا پتلی پنڈلیوں والا کعبہ پر بیٹھا ہے وہ گرایا جا رہا ہے (یعنی قیامت کے قریب ایسا ہوگا)۔

فِیْ سَاقَیْهِ حُمُوْشَۃٌ۔ آنحضرت کی پنڈلیاں پتلی تھیں

فَاِذَا رَجُلٌ حَمْشُ الْخَلْقِ۔ یکایک ایک شخص دکھائی دیا، جس کے اعضاء دبلے پتلے تھے۔

رَاَیْتُ عَلِیًّا یَوْمَ صِفِّیْنَ وَهُوَ یُحْمِشُ اَصْحَابَهٗ

میں نے حضرت علی رضؓ کو صفین کے دن دیکھا، آپ اپنے لوگوں کو غصہ دلا رہے تھے اُن کو جنگ پر اُبھار رہے تھے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَمِشَ الشَّرُّ۔ شر اور فساد بہت سخت ہو گیا)۔

اَحْمَشْتُ النَّارَ۔ میں نے آگ بھڑکا دی۔

رَاَیْتُ اِنْسَانًا یُحْمِشُ النَّاسَ۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو غصہ کے ساتھ لوگوں کو ہانک رہا تھا۔

اُقْتُلُوا الْحَمِیْتَ الْاَحْمَشَ۔ اس موٹے تازے پتلی ناک شخص کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابوسفیان کو کہا، گویا اس کی مذمت کی)۔

وَلَا حَمِیَّۃَ تَحْمِیْكُمْ۔ تم میں حمیت بھی نہیں ہے جو

غصہ دلائے۔

حَمُصَ حُمُوْصٌ۔ سمٹ جانا، ورم دب جانا، تھم جانا۔

کَانَ لَہٗ ثُدَیَّۃٌ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اِذَا مُدَّتْ اِمْتَدَّتْ وَاِذَا تُرِکَتْ تَحَمَّصَتْ۔ ذوالثدیہ (خارجیوں کے گروہ میں تھا) اُس کا ایک پستان عورت کی طرح تھا اُس کو کھینچتے تو لمبی ہو جاتی اور جب چھوڑ دیتے تو سمٹ جاتی۔

حَبِیْصَۃٌ۔ چوری کی بکری۔

حِمِّصٌ۔ چنا۔

حِمْصٌ۔ ایک شہر ہے شام میں۔

حَمُضَ۔ کھٹا ہونا (جیسے حُمُوْضَۃٌ ہے۔)

حَمْضٌ۔ نمکین اور کڑوی بھاجی، وہ اونٹ کا میوہ ہے، جس کو وہ شیریں بھاجی کھاتے کھاتے اس سے نفرت کر کے کھاتا ہے، گویا تبدیل ذائقہ کرتا ہے۔

اَحْمِضُوْا (عبد اللہ بن عباس رض لوگوں سے کہتے جب وہ حدیث و قرآن کے سیکھنے سے فارغ ہو کر بات چیت کرنا چاہتے) اچھا اب نمکین کھاؤ (تھوڑی دیر باتیں کر کے دل بہلاؤ ظرافت اور حکایت میں مشغول ہو)۔

اَلْاُذُنُ مَجَّاجَۃٌ وَلِلنَّفْسِ حَمْضَۃٌ۔ کان تو پھینک دینے والا ہے (یعنی سُن لیتا ہے، پھر اس کو محفوظ نہیں رکھتا، اور دوبارہ سُننا چاہتا ہے) اور نفس میں خواہش ہے (جیسے اونٹ کو نمکین اور کڑوی بھاجی کی خواہش ہوتی ہے)۔

وَاَبْقَلَ حَمْضُہَا۔ کھ کی کڑوی بھاجی نکل آئی۔

بَیْنَ سَلَمٍ وَاَرَاکٍ وَحُمُوْضٍ وَعَنَاکٍ۔ سلم اور اراک اور کڑوی بھاجی اور ریتی کے درمیان (سلم اور اراک دونوں درخت ہیں)۔

سُئِلَ عَنِ التَّحْمِیْضِ عبد اللہ بن عمر رض سے پوچھا گیا، تحمیض جائز ہے؟ انھوں نے کہا: تحمیض کیا؟ لوگوں نے عورت کے دبر میں جماع کرنا۔ انھوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان ایسا کرتا ہے؟ اہلِ عرب کہتے ہیں:

اَحْمَضْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْاَمْرِ۔ میں نے اس شخص کو اس کام سے پھیر دیا کہ یہ ماخوذ ہے اَحْمَضَتِ الْاِبِلُ سے یعنی اونٹ میٹھی میٹھی بھاجیاں کھا کر اس سے نفرت کر کے اب کڑوی اور کھٹی بھاجی کھانے لگے۔

تَحْمِیْضٌ کے معنی ران میں بھی جماع کر لینے کے آئے ہیں۔

حَمْطٌ۔ پوست نکالنا۔

تَحْمِیْطٌ۔ سایہ کرنا، چھوٹا کرنا، خفیف مار لگانا

تَحَمُّطٌ۔ کینہ رکھنا۔

حِمْیَاطَا یا حِمْیَاطِی۔ ہمارے پیغمبر صاحب کا نام ہے اگلی آسمانی کتابوں میں (مجمع البحار میں حَمْطَایَا لکھا ہے۔)

حُمْقٌ یا حُمُقٌ یا حَمَاقَۃٌ۔ بیوقوف ہونا۔

تَحْمِیْقٌ۔ احمق بنانا۔

یَنْطَلِقُ اَحَدُکُمْ فَیَرْکَبُ الْحُمُوْقَۃَ۔ تم میں ایک شخص جاتا ہے اور حماقت کی خصلت پر سوار ہوتا ہے (یعنی بیوقوفی کا کام کرتا ہے)۔

نہایہ میں ہے کہ "حمق" اور "حماقت" یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کے موقع پر نہ رکھ کر دوسری جگہ رکھنا، حالانکہ اس کی خرابی جانتا ہو (یعنی جان بوجھ کر بے موقع بات کہنا، یا کسی چیز کو بے محل کہنا)۔

لَوْلَا اَنْ یَقَعَ فِیْ اُحْمُوْقَۃٍ مَا کَتَبْتُ اِلَیْہِ (ابن عباس رض نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ نجدہ حروری حماقت میں پڑ جائے گا، تو میں اُس کو خط نہ لکھتا۔

اَرَاَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔ بھلا بتلا اگر وہ عاجز ہو جائے اور حماقت کا کام کرنے لگے۔

اِسْتَحْمَقَ الرَّجُلُ۔ احمق ہو گیا۔

اِسْتَحْمَقْتُہٗ۔ میں نے اُس کو احمق بیوقوف پایا۔

اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ۔ اونٹ سانڈنی ہو گیا (نیز دوڑنے لگا) کرانی نے کہا:

عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ کا مطلب یہ ہے کہ وہ رجعت کرنے

سے عاجز رہ گیا، یا اس کی عقل جاتی رہی تو یہ طلاق میں مخل نہ ہوگا)۔

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ۔ میں نے ابن عباس سے کہا، یہ بوڑھا احمق معلوم ہوتا ہے (جس نے چار رکعتی نماز میں بائیس تکبیریں کہیں تھیں (یعنی تکبیرِ تحریمہ اور تشہد اولیٰ سے قیام کی تکبیر سمیت۔ معلوم ہوا کہ اس وقت ان تکبیرات کا رواج زیادہ نہ تھا، بعض لوگ کہتے ہوں گے، بعض نہ کہتے ہوں گے جب تو اس شخص کو خبر نہیں ہوئی، کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت ہیں، باستثنائے تکبیر تحریمہ کہ وہ فرض ہے)۔

يَنْبَغِي لِلْمُسْلِمِ مُجَانَبَةُ الْأَحْمَقِ فَإِنَّهُ لَا يُشِيرُ عَلَيْكَ بِخَيْرٍ۔ مسلمان کو احمق سے پرہیز کرنا لازم ہے (اس کی صحبت سے بھاگنا چاہیئے "ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش")، وہ کبھی بہتر بات اور صائب رائے نہ دے گا (بلکہ ایسی صلاح دے گا کہ اور آدمی آفت میں گرفتار ہو)۔

زَوِّجُوا الْأَحْمَقَ وَلَا تُزَوِّجُوا الْحَمْقَاءَ فَإِنَّ الْأَحْمَقَ يَنْجُبُ وَالْحَمْقَاءُ لَا تَنْجُبُ۔ احمق مرد سے نکاح کر دو، لیکن احمق عورت سے نکاح مت کرو، کیونکہ احمق نجیب ہوتا ہے اور احمق عورت نجیب نہیں ہوتی (اکثر بدکار ہوتی ہے، ہر شخص اس کو پھسلا لیتا ہے)۔

اَلنَّوْمُ بَعْدَ الْعَصْرِ حُمْقٌ۔ عصر کے بعد سونا حماقت ہے (اس سے عقل میں فتور آتا ہے)۔

اَلْبَقْلَةُ الْحَمْقَاءُ۔ خرفہ کا ساگ۔

حَمْلٌ یا حُمْلَانٌ۔ اٹھانا، خیانت کرنا، اغوا کرنا، حلم کرنا، حاملہ ہونا، لاد دینا، ضامن ہونا، حفظ کرنا، نقل کرنا، عمل کرنا، ایک چیز کو دوسری چیز کا حکم دینا۔

تَحَمُّلٌ۔ دوسرے کی شہادت یا روایت کو اٹھانا اور کسی شخص سے بیان کرنے کے لئے۔

اَلْحَمِيلُ غَارِمٌ۔ ضمانت دار ذمہ دار ہے (یعنی کفیل اور ضامن، جس کی کفالت یا ضمانت کرے اس کا ذمہ دار ہے، اس کو دینا ہوگا)۔

كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا فِي السَّلَمِ بِالْحَمِيلِ۔ عبد اللہ بن عمرؓ بیع سلم میں ضمانت لینے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے (یعنی مسلم الیہ سے اگر ضمانت لے لی جائے کہ وقت پر مال ادا کرے گا تو اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

يَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ (وہ مسلمان جو دوزخ سے نکالے جائیں گے) اس طرح بڑھیں گے جیسے دانہ بہیا کے کوڑے کچرے میں اُگتا ہے، جلد جلد بڑھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کے جسم بہت جلد حالتِ اصلی پر آ کر صاف و شفاف اور بے داغ ہو جائیں گے)۔

كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمَائِلِ السَّيْلِ۔ جیسے دانہ ندی کے بہاؤ میں اُگ آتا ہے (حمائل، حمیل کی جمع ہے، حمیلہ تلوار کے تسمہ کو بھی کہتے ہیں، اور چھوٹے مصحف کو بھی حمائل عرف عام میں کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اکثر گلے میں لٹکا لیا جاتا ہے۔)

يُضْغَطُ الْمُؤْمِنُ فِيهِ ضَغْطَةً تَزُولُ مِنْهَا حَمَائِلُهُ مومن قبر میں ایسا دبوچا جائے گا کہ اس کے خولوں کی رگیں اپنے مقام سے سرک جائیں گی (دوسری روایت میں یوں ہے پسلیاں ادھر سے اُدھر ہو جائیں گی)۔ یا اللہ! تو ہی مالک ہے اور تیرا ہی آسرا ہے تو ہی ہر مشکل میں ہماری فریاد سننے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اَلْحَمِيلُ لَا يُوَرَّثُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ۔ جو طفلک معصوم دار الاسلام میں لایا جائے (اس کے ماں باپ یا عزیز و اقارب کا حال معلوم نہ ہو، یا جو مجہول النسب ہو) پھر کوئی بربنائے قرابت اس کے ترکے کا دعوے کرے تو بغیر گواہوں کے اس کی تصدیق نہ کی جائے گی، اور جب تک کسی کی وراثت ثابت نہ ہو، اس کا ترکہ اس کے موالی ہی لیں گے)۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً سوال کرنا تین آدمیوں کے لئے درست ہے۔ ایک تو اس شخص کو جس نے ضمانت کا بوجھ اٹھایا ہو (مقتولین کی دیت کا ضامن ہو یا اور کسی قرضہ کا اور اس کی ساری جائداد اس میں چلی جائے)۔

وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ مِنَ الْإِثْمِ

آرزو رہ گئی کہ میں کعبہ کو عبد اللہ بن زبیرؓ کی بنا پر چھوڑ دیتا اور
اس کے گرانے اور بنانے کے گناہ کا بوجھ اُن ہی پر رہتا (یہ عبد الملک
بن مروان نے کہا۔ ارے خبیث اگر تو کعبہ کو عبد اللہ بن زبیرؓ کی
بنا پر چھوڑ دیتا تو اس سے کیا بہتر تھا۔ عبد اللہ بن زبیرؓ اُس کے
توڑنے میں گنہگار نہیں ہوئے، کیونکہ انھوں نے آنحضرتؐ کی
مرضی کے موافق جو حضرت عائشہؓ سے انھیں معلوم ہوئی تھی، اس کو
بنا دیا۔ اور تو گنہگار رہا، اس لئے کہ اول تو بغیر ضرورت کے
کعبہ کی عمارت کو توڑا، دوسرے محض ضد اور نفسانیت کی وجہ سے
اس کو پیغمبر صلعم کی رائے کے خلاف کر دیا)۔

تَحَمَّلْتُ بِعَلِيٍّ عَلٰى عُثْمَانَ فِيْ اَمْرٍ۔ میں نے ایک امر میں
حضرت علی رض کی سفارش حضرت عثمان رض سے کرائی۔

اِذَا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ اِنْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَى السُّوْقِ
فَتَحَامَلَ۔ ہم لوگوں کو جب خیرات کرنے کا حکم دیا جاتا، تو ہم میں
کوئی کیا کرتا (جب اس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ نہ ہوتا)
بازار میں جاتا اور وہاں حمالی کرکے یعنی اجرت پر بوجھ اٹھا کر
پیدا کرتا، پھر اس کو خیرات کرتا (سبحان اللہ ایسی ہی خیرات
حلال ہے، جو محنت مزدوری حلال کی کمائی سے کی جائے)۔

كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا۔ ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ
لادا کرتے (مزدوری کیلئے)۔

اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتُهٗ فَتَصَدَّقْتُ بِهٖ۔ جب وہ
بوجھ اٹھانے کے قابل ہو گیا (بڑا ہو گیا) تو میں نے
اس کو کاٹا اور خیرات کر دیا۔

اَرْسَلَنِيْ اَصْحَابِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ۔ (حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا) مجھ کو
میرے دوستوں نے آنحضرتؐ کے پاس سواری مانگنے کے لئے

مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ۔ میں نے
تم کو سوار نہیں کیا (کہ میری قسم جھوٹی ہو) بلکہ اللہ نے تم کو
سوار کرا دی۔

وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ (حضرت جابرؓ نے کہا کہ میں نے
وہ اونٹ آنحضرتؐ کے ہاتھ بیچ ڈالا) اور مدینہ پہنچنے تک
اُس پر سواری کی شرط کر لی (معلوم ہوا کہ بیع میں ایسی شرط
درست ہے۔ لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا،
یہ حدیث ان پر حجت ہے۔)

هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ۔ یہ بوجھ بہتر ہے
نہ کہ خیبر کا بوجھ (جو کھجور کا ہوتا ہے، یہ حدیث اُس وقت
آپ نے فرمائی جب صحابہؓ مسجد نبوی کی تعمیر کے سلسلے میں مٹی
پتھر وغیرہ اٹھا رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ خیبر کی باربرداری اس
کام کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے، وہ دنیا کا ایک مال ہے جو
قابل زوال ہے اور یہ بوجھ جس کے اٹھانے میں تم اپنی جانیں کھپا
رہے ہو اور اس کا جو اجر آخرت میں ملے گا، وہ ساری دنیا سے
افضل ہے۔ بھلا خیبر کی کھجوروں کا تھیلا کیا حقیقت رکھتا ہے)
حِمَالٌ بالکسر یا تو مصدر ہے، جس کے اٹھانے کے ہیں،
یا جمع ہے حِمْل بالکسر کی، یعنی بوجھ۔

فَاَيْنَ الْحِمَالُ۔ لادنے کی منفعت کدھر گئی (بعضوں
نے کہا ضمانت کدھر گئی؟)

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ جو شخص ہم پر
ہتھیار اٹھائے (یعنی مسلمانوں پر ان کے اسلام کی وجہ سے)
تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (بلکہ کافر مطلق ہے۔ اگر اور کسی
دشمنی یا وجہ سے اٹھائے تو یہ تغلیظاً فرمایا، تاکہ لوگ مسلمانوں
کی خون ریزی سے پرہیز کریں۔ اس حدیث میں وہ شخص داخل
نہیں ہے جو امام وقت کے ساتھ ہو کر اہل بدعات یا بغاۃ
پر ہتھیار اٹھائے، کیونکہ اس کا اذن تو خود قرآن شریف سے
ثابت ہے)۔

اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا۔ جب پانی
دو کچال ہو تو وہ نجاست نہ اٹھائے گا۔ یعنی نجاست کو اپنے
اوپر غالب نہ ہونے دے گا (مطلب یہ ہے کہ نجس نہ ہو گا جیسے
دوسری روایت میں صاف ہے کہ نجس نہ ہو۔ شافعیہ نے

اِسی حدیث پر عمل کیا ہے مگر قلتین کی مقدار کیا ہے اِس میں بڑی بحث ہے اور حنفیہ کی طرف سے اِس حدیث میں بڑے بڑے اشکالات کئے گئے ہیں اور حق یہ ہے کہ اِن اشکالوں کو مان بھی لیں تب بھی قلتین کا مذہب دہ دردہ کے مذہب سے کہیں قوی رہتا ہے، جس پر کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔ اور صحیح تر مذہب اہلِ حدیث کا ہے کہ ہر پانی پاک ہے، جب تک نجاست کی وجہ سے اُس کا کوئی وصف نہ بدلے، قلیل ہو، یا کثیر اور آخر میں حنفیہ اور شافعیہ کو بھی یہی قول اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کیا معنی اگر دہ دردہ بھاں پانی میں، دو ہی پھاں پیشاب یا پاخانہ ڈال دیجئے یا بیس یا دہ در دہ حوض میں اُتنا ہی پیشاب یا پاخانہ ملا دیا جائے، تو کیا حنفیہ اور شافعیہ اُس کو پاک کہیں گے، اُس سے وضو اور غسل جائز سمجھیں گے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

لَا تُنَاظِرُوْهُمْ بِالْقُرْآنِ فَاِنَّهٗ حَمَّالٌ ذُوْ وُجُوْهٍ۔ ان گمراہ فرقوں سے قرآن کی آیتیں لا کر بحث نہ کرو، اِس لئے کہ قرآن مختلف معانی کا حامل اور ذو معنی ہو سکتا ہے (یہ حضرت علی رض کا قول ہے۔ حقیقت میں قرآن مجمل ہے اور اس کی تفسیر حدیث شریف ہے۔ بغیر حدیث کے جو کوئی صرف قرآن سے دین حاصل کرنا چاہے تو وہ ہدایت کے بجائے سخت گمراہی میں جا پڑے گا۔ خارجی اور رافضی اور معتزلہ تمام گمراہ فرقے قرآن ہی سے سند لیتے ہیں اور اپنے مشرب کے موافق آیتوں کا مطلب نکالتے ہیں۔ اُن میں اور اہلِ سنت میں یہی فرق ہے کہ اہلِ سنت قرآن کے معنی حدیث رسول اللہ ؐ اور صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفاسیر کے موافق کرتے ہیں۔ اور احادیث اور اقوالِ صحابہ اور تابعین ایسی صاف ہیں کہ ان میں اُن گمراہ فرقوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔ اِسی لئے حضرت عمر رض نے فرمایا کہ، اِن گمراہ فرقوں پر حدیث کے تیر چلاؤ!)۔

اِنَّهَا كَانَتْ حَمُوْلَةَ النَّاسِ۔ بستی کے گدھوں کو آپ نے اس لئے حرام کر دیا کہ لوگ اُن پر بوجھ لادتے ہیں (اگر اُن کا کھانا جائز کر دیا جاتا، تو لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی)۔

حَمُوْلَةٌ۔ بفتحہ حا، جن پر لوگ بوجھ لادیں، جیسے: رَكُوْبَةٌ جس پر سواری کریں۔

وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ۔ جو اونٹ غلہ لاتے ہیں، ان کا تو شمار نہیں وہ لغو ہیں۔

مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَمُوْلَةٌ يَأْوِىْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ۔ جس کے ساتھ کھانے (سامانِ خورونوش) کے بار ہوں اور وہ سیر ہو کر منزل میں رہتا ہو تو وہ رمضان کا روزہ رکھے، جہاں پر رمضان شروع ہو جائے۔ (کیونکہ ایسے شخص کو روزے میں کوئی تکلیف نہیں ہے، ہر ضروری شے اس کے پاس موجود ہے) (محیط میں ہے کہ:

حُمُوْلَةٌ جمع ہے حِمْلٌ بالکسر کی، یعنی بوجھ اور تا تاکید جمع کے لئے۔ اور نہایہ میں ہے کہ:

حُمُوْلٌ۔ بغیر تا کے وہ اونٹ ہیں جن پر ہودے لگے ہوں خواہ اُن میں عورتیں ہوں۔ یا:

وَاَعَانَ عَلَى الْحَمُوْلَةِ۔ اور باربردار جانوروں کی بوجھ لادنے میں مدد کرے۔

حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ۔ میں نے ایک شخص کو ایک گھوڑے پر سوار کر دیا (یعنی اُس کو سواری کے لئے گھوڑا دیدیا)۔

فَحَمَلَهَا فِىْ نَفْسِهٖ۔ انھوں نے اس کو اپنے دل میں رکھا (غصہ ہو کر)۔

وَاحْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ۔ اُن کو قوم نوازی (کے جذبہ) نے غصہ دلایا (ایک روایت میں اِجْتَهَلَتْهُ ہے یعنی جاہل بنا دیا)۔

يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا۔ لادنے میں اس کی مدد کرے۔

حَمَلَ عَلٰى مِائَةٍ وَّاَعْطٰى مِائَةً۔ سو اونٹ سوار کر دیا، سو اونٹ دیئے (یعنی مجاہدین کو کہ اُن پر سوار ہو کر جہاد کریں)۔

كَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ۔ آپ کو یہ معلوم ہوا کہ بوجھ لادنے کے جانور فنا ہو جائیں (اِس لئے گدھوں

(ے گوشت سے منع فرمایا)

لَا اَجِدُ حُمُوْلَةً. میرے پاس تو بار برداری کے جانور نہیں ہیں۔

اَتَخَافَانِ حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَا لَا يُطَاقُ (حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ اور حذیفہؓ سے کہا) کیا تم کو یہ ڈر ہے کہ تم نے عراق کی زمینوں پر طاقت سے زیادہ دارہ مقرر کیا ہے؟ (یعنی دارہ سنگین ہے)

حُمِلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ. میں آنحضرتؐ کے پاس اٹھا کر لایا گیا (شاید بیمار ہوں گے خود نہ چل سکتے ہوں گے) جوئیں (سارے سر میں) پھیل رہی تھیں۔

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ. لگانے بجھانے والی چغل خور۔ (مراد ام جمیل ہے، ابولہب کی بیوی اور معاویہؓ کی پھوپی)۔

وَنُحَمِّلُهُمَا. ہم ان دونوں (زانی اور زانیہ کو) سوار کرتے ہیں (ساری بستی میں پھراتے ہیں ذلیل کرنے کے لئے) ایک روایت میں وَنُحَمِّمُهُمَا ہے۔ یعنی ان کے منہ کو کالے کرتے ہیں۔

حَتّٰى هَمَّ بِنَحْرِ حَمَائِلِهِمْ. یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کاٹ ڈالنے کا قصد کیا۔

فَحَمَلْتُ بِهٖ حَمْلًا حَتّٰى اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مجھے بہت برا معلوم ہوا، میں آنحضرتؐ کے پاس آیا۔

اَنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ. تو اس پر حملہ کرے۔

حَمْلٌ۔ بہ فتحہ حا۔ جو عورت کے پیٹ میں ہو۔

حِمْلٌ۔ بکسرۂ حا۔ جو پیٹھ پر ہو۔

حَمَلٌ۔ بکری کا بچہ جو پہلے سال میں ہو۔

مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ جو شخص تین بار الٹ دے کر جنازہ اٹھائے۔

اَلْحَامِلُ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَخِذِهٖ. اپنے پیٹ کے کسی حصے کو ران پر نہیں رکھا (بلکہ پیٹ کو ران سے بالکل جدا رکھا۔ یعنی سجدے میں)۔

وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَيَّ مِثْلُ حُمُوْلَةِ الرَّبِّ. مجھ پر بھی ویسا ہی بوجھ ڈالا گیا، جیسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ پر (شب معراج میں) ڈالا تھا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَهٰذَا اَحْمَالُكَ. یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور یہ سب تیرا سامان ہے۔

اَنْ لَا يَتَحَمَّلَ عَلَى الْاَصْدِقَاءِ. مومن کی ایک صفت یہ ہے کہ اپنے دوستوں پر سارا بوجھ نہ ڈالے (بلکہ کچھ بوجھ اپنے اوپر بھی رکھے) (ایک روایت میں اَنْ لَا يَتَحَامَلَ لَهُمْ ہے۔ یعنی ان کے لئے تکلف نہ کرے، اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حَمَلَة بہ فتحہ حا اور میم حَامِلٌ کی جمع بھی ہے۔ اسی سے یہ ہے کہ:

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ اور حَمَلَةُ الْعَرْشِ یعنی قرآن اٹھانے والے فرشتے، اور عرش اٹھانے والے فرشتے۔

اِنَّ هٰهُنَا عِلْمًا جَمًّا لَوْ اَصَبْتُ لَهٗ حَمَلَةً (حضرت علیؓ نے کہا) یہاں علم تو بہت ہے، اگر میں اس کو اٹھانے والے پاؤں (جو یاد رکھ سکیں) تو بتلا دوں۔

لَمْ اَجِدْ حَمَالَةً يَتَحَمَّلُوْنَهٗ. میں نے ایسی کوئی بات نہیں پائی جس کو وہ لوگ اٹھائیں (نقل کریں)

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلٰى شِسْعِ نَعْلٍ حَمَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَاقَةٍ دَمْكَاءَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ. جو شخص کسی مومن کو جوتی کا ایک تسمہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا، اس کو ایک تیز سانڈنی پر سوار کرے گا۔

حَمْلَقَةٌ۔ آنکھیں کھول کر گھورنا۔

حِمْلَاقُ الْعَيْنِ. آنکھ کے پلک کا اندر کا حصہ یا سفیدی۔ حَمَالِيْقُ جمع ہے۔

فَمَسَحَ بِاِصْبَعَيْهِ حَمَالِيْقَ عَيْنَيْهِ. اپنی انگلیوں سے

آنکھ کے نیچے کے مقاموں کو جو بُڑھاپے سے کالے ہو جاتے ہیں؟ پوچھا۔

حَمَّمَ۔ روشن کرنا، سُلگانا، گلانا، گرم کرنا، مقدر کرنا، فکر میں ڈالنا؛ قصد کرنا۔

حُمَّ الْاَمْرُ۔ اِس کام کا فیصلہ ہو گیا، یا یہ کام قریب آ گیا۔

حَمَمٌ۔ کالا ہونا، کوئلہ ہونا، گرم ہونا۔

تَحْمِیْمٌ۔ ڈاڑھی نکلنا، سر کے بال اُگ آنا، کوئلہ سے کالا کرنا، حمام کرنا۔

مَرَّ بِیَهُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ۔ ایک یہودی پر سے گزرے جس کا منہ کوئلہ سے کالا کیا تھا، اس کو کوڑے لگائے گئے تھے۔

حُمَمَةٌ۔ کوئلہ۔ اس کی جمع حُمَمٌ ہے

نَهٰی عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِهٖ۔ کوئلہ سے استنجا کرنے کو آپ نے منع فرمایا (کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہے) معلوم نہیں کہ کوئلہ اُن کی خوراک کیونکر بنتا ہے شاید ان کے جانوروں کی خوراک ہو، گوبر اور لید کی طرح، یا خوراک سے کوئی اور طریقہ منفعت مُراد ہو)۔

اِذَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِیْ بِالنَّارِ حَتّٰی اِذَا صِرْتُ حُمَمًا فَاسْحَقُوْنِیْ۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر جب جل کر کوئلہ ہو جاؤں، تو اس کو پیس ڈالنا۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْحُمَمَةِ۔ میری طرف سے میرے کالے بھائی کو لے لے۔

کَانَ اِذَا حَمَّمَ رَأْسُهٗ بِمَكَّةَ خَرَجَ وَاعْتَمَرَ۔ جب ان کا سر مکہ میں کالا ہو جاتا (اُس پر بال اُگ آتے) تو نکل کر عمرہ کر لیتے (محرم کے مہینہ کا انتظار نہ کرتے، بلکہ ذی الحجہ ہی میں عمرہ بھی کر لیتے)۔

کَاَنَّمَا حُمِّمَ شَعْرُهٗ بِالْمَاءِ۔ جیسے پانی سے اُن کا سر کالا کیا گیا ہے (کیونکہ جب بال پریشان ہوتے ہیں تو ان کی سیاہی نمودار نہیں ہوتی، پانی سے دھوئے جائیں تو کالک نمودار ہو جاتی ہے، ایک روایت میں حُمِّمَ ہے جیم معجمہ سے یعنی پانی سے بال کا جوڑا باندھ گیا ہے)۔

اَلْوَافِدُ فِی اللَّیْلِ الْاَحَمِّ الْاَسْوَدِ۔ کالا بھجنگ رات میں آنے والا۔

طَلَّقَ اِمْرَأَتَهٗ وَمَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ حَمَّمَهَا اِیَّاهَا۔ عبد الرحمٰن نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اور متعہ میں ایک کالی لونڈی دی (اہل عرب متعہ دینے کو تحمیم کہتے ہیں)

اِنَّ اَقَلَّ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا هَمًّا اَقَلُّهُمْ حَمًّا۔ سب سے کم فکر اور رنج دنیا میں اُن لوگوں کو ہے جن کے پاس سامان (مال و متاع) کم ہے (جتنا دنیا کا سامان زیادہ ہو اُتنی ہی فکر زیادہ ہوتی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ دنیا بھی کیا خراب چیز ہے۔ بقول شاعر ؎

اگر دنیا نباشد دردمندیم * وگر باشد بہ فکرش پائے بندیم

جِئْنَاكَ فِیْ غَیْرِ مُحِمَّةٍ۔ ہم تمہارے پاس کسی ضروری حاجت کے لئے نہیں آئے (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحَمَّتِ الْحَاجَةُ۔ جب وہ لازم اور ضروری ہو جائے

زمخشری نے کہا:

اَحَمَّ الشَّیْءُ کے معنی، نزدیک آ لگی۔ اُس کا وقت آن پہنچا۔

اِذَا الْتَقَی الزَّحْفَانِ وَعِنْدَ حُمَّةِ النَّهْضَاتِ جب دو فوجیں گتھ جائیں اور جب تکلیفوں کی شدت ہو۔

حُمَّةٌ۔ ہر چیز کا بڑا حصہ (اصل اِس کی حَمٌّ ہے بمعنی حرارت یا حُمَّةُ السِّنَانِ سے ہے بمعنی بھالے کی اَنی)

مَثَلُ الْعَالِمِ مَثَلُ الْحَمَّةِ۔ عالم کی مثال گرم چشمہ سی ہے (جس میں نہا کر بیمار لوگ شفا پاتے ہیں۔ اسی طرح عالم سے پوچھ کر دل کی بیماریوں کی دوا کرتے ہیں)۔

اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ حَمَّةِ زُغَرَ۔ زغر کے چشمہ کا حال بیان کرو (زغر ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں)۔

کَانَ یَغْتَسِلُ بِالْحَمِیْمِ۔ گرم پانی سے غسل کرتے تھے

لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهٖ - جہاں پر آدمی غسل کرتا ہو (یعنی حمام یا غسل خانہ) وہاں پیشاب نہ کرے۔ ابن اثیر نے کہا مراد وہ حمام یا غسل خانہ ہے جہاں پانی بہنے کا راستہ نہ ہو، یا زمین سخت ہو، وہاں پیشاب کرنے سے یہ خیال ہو کہ پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر اس کے جسم یا کپڑوں پر پڑ جائیں گی۔

إِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ الْبَوْلَ فِي الْمُسْتَحَمِّ - حمام میں پیشاب کرنا برا سمجھتے تھے۔

إِنَّ بَعْضَ نِسَائِهٖ اسْتَحَمَّتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِمُّ مِنْ فَضْلِهَا - آنحضرتؐ کی ایک بی بی نے جنابت سے غسل کیا، پھر آنحضرتؐ تشریف لائے، ان کے غسل سے جو پانی بچا تھا، اس سے غسل کرنے لگے۔

كُنَّا بِأَرْضٍ وَبِيئَةٍ مُحِمَّةٍ - ہم ایک ملک میں تھے جو وبائی (بخاری) تھا یعنی وہاں لوگوں کو بخار بہت آتا تھا۔ شاید تر اور مرطوب اور کثیف اور نشیبی ملک ہوگا۔ (یہ حُمّٰی سے نکلا ہے یعنی بخار۔)

حِمَامٌ - موت یا موت کی قضا و قدر (یہ حُمَّ كَذَا سے نکلا ہے، یعنی ایسا مقدر تھا)۔

هٰذَا حِمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِيَتْ - یہ موت کی تقدیر تھی جو پوری ہوگئی۔

كَانَ يُعْجِبُهُ النَّظَرُ إِلَى الْأُتْرُجِّ وَالْحَمَامِ الْأَحْمَرِ - آنحضرتؐ کو ترنج اور سرخ کبوتر کی طرف دیکھنا اچھا معلوم ہوتا تھا (ابو موسیٰ نے ہلال بن علاء سے نقل کیا کہ:

حَمَامٍ أَحْمَرَ سے سیب مراد ہے اور کہا کہ یہ معنی میں نے کسی اور سے نہیں سنے۔)

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِيْ وَحَامَّتِيْ أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ - یا اللہ! یہ میرے گھر والے اور خاص لوگ ہیں، ان سے پلیدی دور کر دے!

حَامَّةٌ - آدمی کے خاص عزیز و اقربا، دوست وغیرہ (ایسے ہی حَمِيْمٌ - دل سوز دوست عزیز وغیرہ)۔

اِنْصَرَفَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْ وَفْدِ ثَقِيفٍ إِلَى حَامَّتِهٖ - ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے ان میں کا ہر شخص اپنے خاص دوستوں اور عزیزوں میں لوٹ گیا۔

إِذَا بُيِّتُّمْ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ - جب تم پر کافر شبخون ماریں، تو تم یہ کہو "حٰمٓ لا ینصرون" یعنی یا اللہ ان کو مدد نہیں ملے گی (بعضوں نے کہا، جن سورتوں کے شروع میں "حٰمٓ" ہے ان کو دوسری سورتوں پر فضیلت ہے۔ تو اس جملے کے پڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اللہ کی رحمت اور مدد مسلمانوں کے لئے جلد آتی ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کافر تم پر شبخون ماریں تو تم "حٰمٓ" کہو ان کی مدد نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے گا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ شبخون کے وقت تم اپنے لوگوں کو دشمن کے لوگوں سے پہچاننے کے لئے یہ شعار (مخفی اصطلاح) مقرر کرو۔)

يُذَكِّرُنِيْ حٰمٓ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ - تو مجھ کو حٰمٓ ایسے وقت میں یاد دلاتا ہے جب نیزہ چل رہا ہے (جنگ ہو رہی ہے۔ یہ شریح نے محمد بن طلحہ سے کہا، یوم الجمل میں محمد بن طلحہ جو کوئی ان کو مارنے آتا، اس کو حٰمٓ کی قسم دیتے آخر شریح نے ان پر حملہ کیا، محمد بن طلحہ نے ہر چند حٰمٓ کی قسم دی، مگر شریح نے نہ چھوڑا، مار ہی ڈالا، اور یہ مصرعہ پڑھا۔ ابن عباس نے کہا، حٰمٓ اللہ کا نام ہے)۔

وَسُوْرَتَيْنِ مِنْ آلِ حٰمٓ - اور دو سورتیں ان سورتوں میں سے جن کے شروع پر "حٰمٓ" ہے۔

فَجَعَلْنَا التَّحْمِيْمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ - ہم نے سنگسار کرنے کے بدلے منہ کالا کرنا، کوڑے مارنا اختیار کیا۔

تُوُفِّيَ حَمِيْمٌ لِأُمِّ حَبِيْبَةَ - ام المومنین ام حبیبہ کا ایک عزیز فوت ہوگیا۔

كَاَنَّمَا يَمْشِيْ فِيْ حَمَّامٍ۔ گویا حمام میں جارہا ہے (بالکل سردی اور ہوا محسوس نہیں ہوئی، یہ آنحضرتؐ کی دعا کی برکت تھی، جب لوٹ کر آیا تو سردی معلوم ہوئی۔)

عَادُوْا حُمَمًا۔ کوئلہ ہوگئے ہوں گے۔

اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ۔ میرے دل میں ایسا خیال گزرتا ہے کہ کوئلہ بنجانا اس سے بہتر مجھ کو معلوم ہوتا ہے (مگر یہ خیال گزرنا اس سے بھی بدتر معلوم ہوتا ہے۔ مراد وہ شیطانی وسوسے ہیں جو شیطان گمراہ کرنے کے لئے دل میں ڈالتا ہے، یہ وسوسے اب تک کبھی میرے دل میں بھی گزرتے ہیں، مگر آنحضرت کی حدیث یاد کرکے مجھ کو تسلی رہتی ہے کہ آپ نے فرمایا ایسے وسوسے گزرنا خالص ایمان کی دلیل ہے اور یہ حدیث کہ، اللہ کا شکر ہے کہ اس نے شیطان کی دشمنی کو وسوسے ہی میں روک دیا، اس سے زیادہ اس کو کوئی قدرت اپنے ایماندار بندوں پر نہیں دی)۔

سَوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ۔ آدم کی اولاد نکالی مثل کالے کوئلے کے۔

لَمْ يَتْرُكْ حَمِيْمًا۔ کوئی دل سوز عزیز نہیں چھوڑا۔

حَمَّمَ الْفَرْخُ۔ اب چوزے کے پر نکل آئے (یعنی زغب کے بعد، زغب کہتے ہیں زرد پر نکلنے کو۔

ذَاتُ حُمَّى۔ بخار والی۔

لِلْحَاقَاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا۔ ہمارے خاص خاص (بڑے) گناہ

اَلْعَالِمُ كَالْحَمَّةِ۔ عالم گرم چشمے کی طرح ہے (مؤلف کہتا ہے یہ گرم چشمہ کئی مقاموں میں ہے، ایک تو طبریہ میں، دوسرے ملک ہند میں سوہنا نامی مقام پر جو نواح دہلی میں ہے تیسرے بیدر کے قریب دکن میں)۔

نَهٰى اَنْ يُّسْتَشْفٰى بِمَاءِ الْحَمَّامَاتِ۔ حمام کے پانی سے علاج کرنے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی یہ سمجھ کر کہ حمام کے پانی سے شفا ہوگی، حالانکہ شفاء اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ دوا اور حمام وغیرہ سے کیا ہوتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حمام کے پانی سے مراد مشہور حمام ہے، نہ کہ "حمہ" یعنی گرم چشمے کا پانی، اس سے آپ نے منع نہیں فرمایا اور صدوق کے کلام سے یہی مفہوم ہوتا ہے)۔

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِيْلُهُ سَبِيْلُ الْمَاءِ الْجَارِيْ اِذَا كَانَ لَهُ مَادَّةٌ۔ حمام کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہے۔

لَا بَأْسَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الْحَمِيْمِ۔ گرم پانی سے وضو کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

حَمِيْمٌ گرم اور سرد دونوں معنوں میں آتا ہے۔

قِيْلَ لِلْحَسَنِ طَابَ حَمِيْمُكَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْحَمِيْمَ الْعَرَقُ۔ امام حسن رضؓ سے کہا گیا آپ کا حمیم اچھا ہوا انھوں نے کہا، ہاتھ تیرے کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ "حمیم" پسینے کو کہتے ہیں۔

حُمَّ الرَّجُلُ فَهُوَ مَحْمُوْمٌ۔ آدمی کو بخار آگیا اس کو بخار ہے۔

اَحَمَّهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس پر بخار ڈالے۔

حَمْنٌ۔ چھوٹی چھوٹی جوئیں (جیسے حَمْنَانٌ ہے)۔

كَمْ قَتَلْتَ مِنْ حَمْنَانَةٍ۔ تو نے کتنی جوئیں ماریں (اربعہ میں ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی جوں کو قَمْقَامَةٌ کہیں گے اس سے بڑی کو حَمْنَانٌ۔ اس سے بڑی کو قُرَاد۔ اس سے بڑی کو حَلَمٌ اس سے بڑی کو عَلٌّ اور طَلْحٌ۔ ایک قسم کے چھوٹے انگور کو جو طائف میں ہوتا ہے حَمْنَانٌ کہتے ہیں)۔

اَرْضٌ مَحْمَنَةٌ یا مُحْمِنَةٌ۔ وہ زمین جہاں جوئیں بہت ہوں۔

حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ۔ ام المومنین حضرت زینبؓ کی بہن تھیں اور حضرت عائشہ رضؓ کے واقعۂ افک میں شریک تھیں۔

حَمْوٌ۔ حرارت یا خاوند کا بھائی، عزیز باپ وغیرہ جیسے حَمٌ اس کا مؤنث حَمَاةٌ یعنی خاوند کی عزیز عورت مثلاً دیورانی، جٹھانی، نند وغیرہ۔ محیط میں ہے کہ عورت کے

باپ یا بھائی یا چچا کو بھی حَمْوٌ کہتے ہیں اُس کی جمع اَحْمَاءٌ ہے، مغرب میں ہے کہ اَحْمَاءٌ خاص خاوند کے عزیزوں کو کہتے ہیں

لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِمُغِيبَةٍ فَإِنْ قِيلَ حَمْوُهَا اَلَا حَمْوُهَا الْمَوْتُ. کوئی شخص اُس عورت کے ساتھ جس کا خاوند حاضر نہ ہو، تنہائی نہ کرے۔ لوگوں نے کہا اگر خاوند کا رشتہ دار ہو (مثلاً خُسر۔ دیور۔ جیٹھ وغیرہ) فرمایا اُس کی تنہائی سے تو موت بہتر ہے (اُس کی تنہائی تو غیر شخص کی تنہائی سے بھی زیادہ مُضر ہے۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلعم نے غیر شخص کو تو ایک بارگی غیر عورت کا پھسلا لینا یا اُس پر ہاتھ ڈالنا مشکل پڑے گا، مگر دیور، جیٹھ وغیرہ آسانی سے اُس کو داؤ میں لے آئیں گے۔ ہر چند خُسر محرم ہے مگر اُس کی تنہائی کو بھی بہو کے ساتھ آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ اب جان لینا چاہیئے کہ اس حدیث میں تنہائی کی ممانعت ہے۔ لیکن اگر دوسری عورتیں وہاں موجود ہوں یا خاوند حاضر ہو، تب یہ لوگ عورت کے پاس جا سکتے ہیں اور پردہ شرعی اسی قدر ہے کہ ہاتھ اور منہ اور دونوں قدموں کے سوا اور سب اعضاء کو عورت ان لوگوں سے چھپائے رہے، البتہ خسر کا حکم اور محارم کا سا ہے اُس کے سامنے سر یا سینہ عورت کھول سکتی ہے نووی نے کہا اس حدیث میں حَمو سے مُراد خاوند کے دوسرے عزیز ہیں، باپ اور بیٹوں کے علاوہ)۔

اٰجَرْتُ رَجُلًا مِنْ اَحْمَائِيْ. میں نے اپنے سُسرالی رشتہ داروں میں سے ایک شخص کو نوکر رکھا۔

يَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً. اس رنج کی سختی چالیس برس اُٹھائے گا۔

حَمْيٌ یا حِمَايَةٌ یا مَحْمِيَةٌ۔ روکنا، دفع کرنا، مدد کرنا، حمایت کرنا۔

حِمْيَةٌ۔ پرہیز۔

حُمْيًا۔ غصہ کی سختی۔

حَمِيَّةٌ۔ غیرت۔

حُمَةٌ۔ ڈنک، زہر۔

رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ۔ آنحضرتؐ نے سانپ بچھو وغیرہ کے منتر کرنے کی اجازت دی (یعنی ہر ڈنک دار جانور کے ڈنک کا منتر کرنے کی اجازت دی، جس کے ڈنک میں زہر ہو مُراد وہی منتر ہے جس میں شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہوں۔ اگر منتر میں شرک و کفر کے الفاظ ہوں تو کسی حال میں درست نہیں، ایسے منتر کرانے سے مرجانا سو درجہ مسلمان کے لئے بہتر ہے)۔

وَتُنْزَعُ حُمَةُ كُلِّ دَابَّةٍ[۱]۔ ہر جانور کا زہر نکال لیا جائے گا۔

لَا رُقْيَةَ اِلَّا عَنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ. منتر یا بدنظری سے ہے یا ڈنک مارنے سے (یعنی ان دو چیزوں میں منتر زیادہ مفید ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اور بیماریوں کے لئے منتر نہیں ہو سکتا)

لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔ چراگاہ کا محفوظ رکھنا کسی کو جائز نہیں، مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کو (یا جو رسولؐ کا قائم مقام ہو، جیسے خلیفہ اور امام جاہلیت کے زمانے میں ہر ایک قبیلہ کا رئیس کیا کرتا، ایک کتے کو بھونکواتا اور جہاں تک اُس کی آواز پہنچتی، اُتنی زمین کو خاص اپنے جانوروں کے لئے محفوظ کر لیتا۔ اس میں اور کوئی شخص نہ چرا سکتا، تو آنحضرتؐ نے اُس بُری رسم کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ چراگاہ میں ہر ایک شخص اپنے جانوروں کو چرانے کا مجاز ہے البتہ اللہ اور رسولؐ کے لئے کوئی چراگاہ محفوظ ہو سکتی ہے، جیسے جہاد کے گھوڑوں اور جانوروں کے لئے یا زکوٰۃ کے جانوروں کے لئے اور حضرت عمرؓ نے نقیع کو ایسے ہی جانوروں کے لئے محفوظ کر لیا تھا)۔

لَا حِمٰى فِي الْاَرَاكِ فَقَالَ اَبْيَضُ اَرَاكَةً فِيْ حِظَارِيْ. پیلو کا درخت محفوظ نہیں ہو سکتا (ہر شخص کا اونٹ اُس کو کھا سکتا ہے (مُراد وہ درخت ہے جو جنگل اور غیر مملوکہ زمین میں ہو) یہ سن کر ابیض بولا ایک پیلو کا درخت میری زمین میں ہے دوسری

[۱] یعنی جس وقت دجّال مارا جائے گا اُس وقت زہریلے جانور کا زہر باقی نہ رہے گا۔ ۱۲ منہ

روایت میں اس طرح ہے کہ آپ سے پوچھا گیا: پیلو کا درخت محفوظ ہو سکتا ہے؟ فرمایا اتنا حصہ محفوظ ہو سکتا ہے جہاں تک اونٹوں کے منہ نہ پہنچیں، یعنی باقی حصہ جو جانوروں کے کام نہیں آ سکتا یا مطلب یہ ہے کہ پیلو کے وہ درخت محفوظ ہو سکتے ہیں، جو آبادی سے دور یا ایسے دشوار گزار مقامات پر واقع ہوں کہ وہاں تک جانور نہ جا سکتے ہوں۔ ابن اثیر نے کہا کہ یہ درخت جس کا بعض نے پوچھا تھا احتمال ہے کہ پہلے سے اس کی ملک زمین میں موجود ہو، ایسا درخت اس کی ملک نہیں ہو سکتا، گو زمین اس کی ملک میں آ گئی ہو لیکن وہ درخت جو کوئی اپنی ملک زمین میں بوئے وہ بالاتفاق مالک کے لئے محفوظ ہوگا)۔

عَتَبْنَا عَلَيْهِ مَوْضِعَ الْغَمَامَةِ الْمُحْمَاةِ (حضرت عائشہ نے کہا) ہم کو حضرت عثمان رض پر غصہ آیا کہ انھوں نے اس مقام کو محفوظ کیا جو ابر کے پانی سے سرسبز ہوتا ہے (ایسے مقام کی پیداوار میں سب لوگوں کا حصہ ہے۔) عرب لوگ کہتے ہیں:

أَحْمَيْتُ الْمَكَانَ فَهُوَ مُحْمًى۔ میں نے جگہ کو محفوظ کر لیا اب وہ محفوظ ہے۔

هٰذَا شَيْءٌ حِمًى۔ یہ محفوظ چیز ہے (ریزروڈ انگریزی زبان میں)

حَمَيْتُهُ حِمَايَةً۔ میں نے اس کی حمایت کی (یعنی حملہ سے محفوظ رکھا۔ حملہ کرنے والے کو دفع کیا)۔

اَلْآنَ حَمِيَ الْوَطِيسُ۔ اب تنور گرم ہوا (خوب لڑائی شروع ہوئی)

وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ۔ ان لوگوں کی ہانڈی تو گرم ہے: ابل رہی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کی عزت اور شوکت باقی ہے)۔

فَحَمِيَ مِنْ ذٰلِكَ أَنَفًا۔ ان کو حمیت اور غیرت اس بات سے آ گئی۔

أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي۔ (یہ حضرت زینب کا قول ہے۔) میں اپنے کان اور آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کہ کان سے جو نہ سنوں اور آنکھ سے جو نہ دیکھوں اسی کو بیان کرتی ہوں، یہ نہیں کرتی کہ ان پر جھوٹ بولوں یعنی جھوٹ کہہ دوں کہ میں نے ایسا سنا ہے یا دیکھا ہے)۔

لَا بُقْيَا لِلْحَمِيَّةِ بَعْدَ الْحَرَائِمِ۔ جب آدمی حرام کام کرنے لگا تو پھر حمیت کہاں رہی۔

يُقَاتِلُ حَمِيَّةً۔ اور آدمی حمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتا ہے (جیسے کوئی شخص اس کی عزت لینا چاہے خواہ یہ عزت شخصی ہو یا قومی یا ملکی)۔

حَمِيَ الْوَحْيُ۔ پھر وحی پے درپے (یعنی کثرت سے) آنے لگی

مَنْ حَامَ حَوْلَ الْحِمَى۔ جو شخص محفوظ مقام کے گرد پھرے (وہاں اپنے جانوروں کو چرائے۔ وہ کچھ عجب نہیں کہ محفوظ مقام میں گھس جائے۔ مطلب یہ ہے کہ مباح کاموں میں مبالغہ کرنا اور عیش و عشرت کی عادت ڈالنا خوب نہیں ہے۔ ایسا آدمی رفتہ رفتہ حرام کام بھی کرنے لگتا ہے)۔

ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى۔ مومن کی پیٹھ محفوظ ہے (کوئی اس کو بے وجہ شرعی ستا نہیں سکتا)۔

مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهِ أَحْمُوهُ۔ جو شخص اپنا دین نہ بدلے (اسلام پر قائم رہے) اس کی حمایت کرتے رہو۔

حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ۔ میں نے ان لوگوں کو پانی روک دیا (پینے اور پلانے نہ دیا)۔

لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى وَحِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ۔ ہر بادشاہ کی ایک محفوظ جگہ ہوتی ہے (جہاں پر دوسروں کے جانے کی شکار کرنے کی یا جانور کو چرانے کی ممانعت ہوتی ہے) اور اللہ کی محفوظ جگہ حرام کام ہیں (ان کے کرنے کی ممانعت ہے)۔

إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے (یعنی دنیا نہیں دیتا جس کی وجہ سے وہ پروردگار سے غافل ہو۔ دنیا کا وہ مال و اسباب جن سے آدمی خدا کی رضامندی کا طالب ہو، درحقیقت دنیا نہیں ہے)۔

حَامٌ - وہ نر اونٹ جس کے پوتے پر سواری شروع ہو گئی ہو (عرب زمانہ جاہلیت میں ایسے اونٹ کو آزاد کر دیتے، پھر اس سے سواری نہ لیتے)

اَلْحِمٰی - محفوظ مقام جہاں کوئی نہ جا سکے۔

لَمْ یُدْخِلِ الْجَنَّۃَ حَمِیَّۃٌ غَیْرُ حَمِیَّۃِ حَمْزَۃَ - کوئی حمیت بہشت میں نہیں لے جائے گی، سوا حمزہ کی حمیت کے۔ (ان کو اس وقت حمیت آئی جب ابوجہل نے آنحضرتؐ کو گالیاں دی تھیں یا جب اوجھڑی آپ کی پیٹھ پر ڈالی گئی تھی، یہ محض خاندانی حمیت تھی، کیونکہ حمزہؓ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے)۔

جَعَلَ اِثْنَیْ عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ حِمًی - آنحضرتؐ نے مدینہ طیبہ کے گرد بارہ میل تک محفوظ کر دیا (کوئی وہاں شکار نہ کرے وہاں کے درخت نہ کاٹے)۔

اَلْقَرْضُ حِمَی الزَّکٰوۃِ - قرض زکوٰۃ کی روک ہے (جب تک وصول نہ ہو اس پر زکوٰۃ لازم نہ ہو گی، یا جس آدمی کے پاس نصاب زکوٰۃ موجود ہو لیکن وہ قرض دار ہو تو اس پر زکوٰۃ نہ ہو گی)۔

عَجِبْتُ لِمَنْ یَّحْتَمِیْ مِنَ الطَّعَامِ مَخَافَۃَ الدَّاءِ کَیْفَ لَا یَحْتَمِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ مَخَافَۃَ النَّارِ - مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جو بیماری کے ڈر سے کھانے میں پرہیز کرتا ہے، دوزخ کے ڈر سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا۔

حِمْیَاطَا - آنحضرت صلعم کا نام ہے۔ اگلی کتابوں میں یہود نے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ حرام کاموں سے منع کریں گے۔

بابُ الحاء مع النون

حَانُوْت - شراب کی دوکان جیسے حَانَۃٌ یا ہر دوکان یا پیشہ کی جمع حَوَانِیْت اور حَانَات - (اہل عراق شراب کی دوکان کو مَاخُوْر کہتے ہیں۔ اس کی جمع مَوَاخِیْر ہے۔

اِنَّہٗ حَرَّقَ بَیْتَ رُوَیْشِدِ الثَّقَفِیِّ وَکَانَ حَانُوْتًا تُعَاقَرُ فِیْہِ الْخَمْرُ وَتُبَاعُ - حضرت عمرؓ نے رویشد ثقفی کا گھر جلا دیا، وہ شراب (ساز) کی دوکان (کی مانند) تھا جہاں (ہر طرح کی) شراب بنا کرتی اور بیچی جاتی۔

حَنْتَمٌ - سبز لاکھی گھڑے

حَنْتَمَۃٌ - سبز لاکھی گھڑا (پھر ہر گھڑے کو کہنے لگے، جو مٹی کا پکا کر بنایا جائے۔ ایسے برتن میں آنحضرتؐ نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ اس کی چکنائی کی وجہ سے اس میں نشہ جلد آ جاتا ہے۔)

اِنَّ ابْنَ حَنْتَمَۃَ بَعَجَتْ لَہُ الدُّنْیَا مِعَاھَا - (عمرو بن عاصؓ نے کہا) حنتمہ کے بیٹے کے لئے دنیا نے اپنی آنتیں چیر کر رکھ دیں (حنتمہ حضرت عمر فاروقؓ کی والدہ کا نام تھا۔ وہ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں اور ابوجہل کی چچا زاد بہن تھیں)۔

نَھٰی عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِی الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ - آنحضرتؐ نے کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن اور چوبیں برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا۔

حِنْثٌ - گناہ یا نیکی، باطل سے حق کی طرف جانا یا حق سے باطل کی طرف، قسم توڑنا۔

تَحَنُّثٌ - راتوں کو عبادت کرنا۔

اَلْیَمِیْنُ حِنْثٌ اَوْ مَنْدَمَۃٌ - قسم کھانے کے بعد یا اس کو توڑنا ہے یا شرمندہ ہونا (اگر نہ توڑے تو شرمندہ ہو گا کہ ناحق قسم کھا کر ایک لذت سے محروم رہا)

مَنْ مَّاتَ لَہٗ ثَلَاثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ - جس شخص کے تین بچے خورد سال مر جائیں (اصل میں حنث گناہ یا طاعت کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس عمر کو پہنچنے سے پہلے، جب ان پر قلم جاری ہو، یعنی ان کے گناہ اور نیکیاں لکھی جائیں)

کَانَ یَاْتِیْ حِرَاءَ فَیَتَحَنَّثُ فِیْہِ - آنحضرتؐ حرا

میں آیا کرتے (جو ایک پہاڑ ہے مکہ سے قریب) اور وہاں عبادت کیا کرتے (حق تعالیٰ کا دھیان گیان۔ اصل میں تحنّث کے معنی گناہ سے نکلا، جیسے تَاَثَّمَ تَحَرَّجَ یعنی وہ کام کیا جس کی وجہ سے گناہ سے نکل گیا)۔

لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ۔ اگر حضرت سلیمانؑ انشاء اللہ کہہ لیتے تو اُن کی قسم جھوٹی نہ ہوتی۔

كُنْتُ اَتَحَنَّثُ یا اَتَحَنَّتُ۔ میں گناہ اپنے اوپر سے اُتارتا تھا۔

كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔ میں جاہلیت کے زمانہ میں اُن کاموں کو عبادت اور موجب قربت الٰہی سمجھتا تھا

وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰی نَذْرِيْ۔ میں اپنی قسم سے گناہ میں مبتلا نہیں ہوتی۔

تَكْثُرُ فِيهِمْ اَوْلَادُ الْحِنْثِ۔ اُن میں زنا کی اولاد بہت ہوگی (ایک روایت میں اَلْخُبْثِ ہے)۔

حُنْجُرَةٌ۔ حلق۔ اس کی جمع حَنَاجِرُ

ضَرَبَ حَنْجَرَةَ رَجُلٍ فَذَهَبَ صَوْتُهُ ایک شخص کے حلق پر مار لگائی، اُس کی آواز نکلنی موقوف ہوگئی (فرمایا پوری دیت دینا ہوگی)۔

بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ۔ دل حلق تک آگئے، (یعنی ڈر کی وجہ سے۔ اُردو کا محاورہ اس طرح ہے کہ کلیجے مُنہ تک آگئے)

لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ۔ ان لوگوں کا قرآن حلق سے آگے نہیں بڑھنے کا (اللہ تک نہیں چڑھے گا) یا حلق کے نیچے نہیں اُترنے کا (دل تک نہیں پہنچے گا)۔

حَنْجَرَةٌ۔ حلقوم جس میں سانس آتی جاتی ہے یعنی نرخرہ اور جس نلی میں سے کھانا پانی اُترتا ہے اُس کو مَرِیّ کہتے ہیں

حِنْدِسٌ۔ اندھیری رات، تاریکی (اس کی جمع حَنَادِسُ ہے،

حَنْدَسَ اللَّيْلُ۔ رات اندھیری ہوگئی۔

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ۔ ہم آنحضرت صلعم کے پاس ایک تاریک بہت اندھیری رات میں بیٹھے ہوئے تھے۔

وَقَامَ اللَّيْلَ فِي حِنْدِسِهٖ۔ رات کی تاریکی میں کھڑی ہوئی۔

حَنْذٌ یا تَحْنَاذٌ ایک گڑھے میں گرم پتھر اوپر سے رکھ کر بھوننا

اُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ۔ ایک بُھنا ہوا گوہ (گوہ) آپ کے پاس لائے۔

بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ۔ ایک بُھنا ہوا بچھڑا۔

عَجَّلْتَ قَبْلَ حَنِيْذِهَا بِشِوَائِهَا۔ تو نے جلدی جہانی کردی اور دم پخت اور بھونے ہوئے گوشت کا انتظار نہیں دکھلایا (عربوں کے نزدیک جلدی جہانی کردینا جو ہو وہ سامنے رکھ دینا تعریف کی بات ہے۔ یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی مسئلہ کا فوراً جواب دیوے، اوقات گزاری نہ کرے۔ مجمع البحار میں ہے کہ گھوڑے کے حلال ہونے پر علماء کا اجماع ہے صرف اصحاب العذر سے اس کی کراہت منقول ہے، بعضوں سے حُرمت بھی منقول ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ حرمت کی روایت کسی سے صحیح ہوئی ہو انتہی نقلا عن الطیبی۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

خُبْزٌ سَمِيْذٌ وَجَدْيٌ حَنِيْذٌ۔ میدے کی روٹی اور دم پخت طوان)۔

حَنَاذٌ۔ سورج کا ایک نام ہے۔

حَنْذُ الْفَرَسِ یہ ہے کہ گھوڑے کو دوڑا کر اس کو دھوپ میں کھڑا کردیا اوپر سے دہری جھول ڈال دی، اس کو پسینہ آجائے۔ یہ ماخوذ ہے حَنَاذُ الْخَيْلِ سے

حَنَذٌ۔ ایک مقام ہے مدینہ کے قریب۔

حَنْرٌ۔ بنانا یا موڑنا۔

حَنِيْرَةٌ۔ بن چلّہ کی کمان۔ یا ہر ٹیڑھی چیز۔ اس کی جمع حَنَائِرُ ہے۔

لَوْ صَلَّيْتُمْ حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَالْحَنَائِرِ مَا نَفَعَكُمْ

تُحِبُّوا آلَ الرَّسُوْلِ (حضرت ابوذر غفاریؓ نے کہا) اگر تم اتنی نمازیں پڑھو کہ جھک کر کمانوں کی طرح جاؤ، تب بھی تم کو فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت نہ رکھو گے (مطلب یہ ہے کہ بغیر محبت خدا و رسول کثرت عبادت سے فائدہ نہ ہوگا۔ خارجی لوگ عبادت بہت کرتے تھے مگر آں حضرت کے اہل بیت سے دشمنی رکھتے تھے آخر مردود اور مخذول ہوئے۔ حُبِّ اہل بیت درحقیقت حبِّ پیغمبر اور حبِّ خدا ہے، حبِّ خدا اور رسولؐ کے ساتھ تھوڑی سی عبادت بھی نجات کے لئے کافی ہے)

حَنْشٌ۔ ہانک دینا، پھیر دینا، شکار کرنا۔

حَنَشٌ۔ کمی، سانپ، حشرات الارض، چھپکلی، گرگٹ وغیرہ

حَتّٰی یُدْخِلَ الْوَلِیْدُ یَدَہٗ فِیْ فَمِ الْحَنَشِ یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈال دے گا (کسی زہریلے جانور کا زہر نہ رہے گا، یہ اُس وقت ہوگا جب دجّال مارا جا چکا ہوگا اور دنیا میں از سر نو امن و امان قائم ہوگا)۔

اَحْلِفُ بِمَا بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ مِنْ حَنَشٍ۔ دونوں کالے پتھریلے میدانوں کے بیچ میں جتنے کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) ہیں ان کی قسم کھاتا ہوں۔

حَنَطٌ۔ ٹھنڈی سانس لینا، سُرخ ہونا۔

حَنَطٌ۔ وقت آجانا۔

حُنُوْطٌ۔ کھیت کاٹنے کا وقت آجانا۔ رِمْثٌ سفید اور پختہ ہوجانا۔ رِمْث ایک درخت ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے

تَحْنِیْطٌ۔ خوشبو لگانا۔

حُنُوْطٌ۔ خوشبو جو مُردوں کے بدن یا کپڑوں میں لگائی جاتی ہے۔

وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَیْہِ وَھُوَ یَتَحَنَّطُ ثابت بن قیسؓ نے (جب مسیلمہ کذاب سے جنگ درپیش تھی) اپنی رانیں کھولیں وہ خوشبو لگا رہے تھے (مرنے کی تیاری کر رہے تھے، ان صحابۂ کرام کی شجاعت پر)

اَیُّ الْحِنَاطِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْکَافُوْرُ میت کی کونسی خوشبو تم پسند کرتے ہو (عطاء نے) کہا کافور۔

اِنَّ ثَمُوْدَ لَمَّا اسْتَیْقَنُوْا بِالْعَذَابِ تَکَفَّنُوْا بِالْاَنْطَاعِ وَتَحَنَّطُوْا بِالصَّبِرِ لِئَلَّا یَجِیْفُوْا وَیَنْتِنُوْا قوم ثمود کو جب یقین ہوگیا عذاب کا (اب بچنے والے نہیں) انھوں نے چمڑوں کے کفن پہن لئے اور ایلوا بدن پر مل لیا تاکہ سڑیں نہیں اور بدبودار نہ ہوں۔

حَنَّطَ ابْنَ عُمَرَ۔ ابن عمرؓ کو خوشبو لگائی۔

لَا تُحَنِّطُوْا۔ خوشبو نہ لگاؤ!

لَا تُسَلِّمْ وَلَدَکَ حَنَّاطًا فَاِنَّہٗ یَحْتَکِرُ الطَّعَامَ عَلٰی اُمَّتِیْ۔ اپنے بچہ کو بنیئے (گیہوں بیچنے والے) کے سپرد مت کر وہ میری امت پر غلہ کا احتکار کرے گا (احتکار کے معنی اوپر گزر چکے ہیں "حکر" میں)۔

حُنْظُبٌ یا حُنْظَبٌ یا حُنْظُبَاءٌ یا حُنْظَبَاءٌ، بعضوں نے حُنْطُبٌ طائے مہملہ سے نقل کیا ہے:۔ ٹڈا یا خنافس کا نر (خنافس، خنفسہ کی جمع ہے، ایک کالا کیڑا بدبودار)

سَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ قَتَلْتُ قُرَادًا اَوْ حُنْظُبًا فَقَالَ تَصَدَّقْ بِتَمْرَۃٍ۔ ایک شخص نے سعید بن مسیب سے پوچھا، میں نے (احرام کی حالت میں) ایک جوں کو مار ڈالا۔ یا یوں کہا ایک حنظب کو، انھوں نے کہا۔ ایک کھجور خیرات کردے۔ (حُنظب کے معنی ٹڈا)۔

مَنْ قَتَلَ قُرَادًا اَوْ حُنْظُبَانًا وَھُوَ مُحْرِمٌ تَصَدَّقَ بِتَمْرَۃٍ اَوْ تَمْرَتَیْنِ۔ جو شخص جوں یا خنظب کو مار ڈالے احرام کی حالت میں، تو ایک یا دو کھجور خیرات کرے

حَنْفٌ۔ جھکنا۔

حَنَفٌ۔ سیدھا ہونا۔ پاؤں ٹیڑھا ہونا۔

تَحَنُّفٌ۔ حضرت ابراہیمؑ کے دین پر ہونا، بتوں کی پرستش سے الگ ہونا، عبادت کرنا۔

حَنِیْفٌ۔ اسلام کی طرف مائل یا جو حضرت ابراہیمؑ کے طریق پر قائم ہو یا جو یہود اور نصاریٰ کے طریق کے مخالف ہو یا

مسلمان یا گناہوں سے پاک (جیسے اس حدیث میں خَلَقْتُ عِبَادِیْ حُنَفَاءَ۔ میں نے اپنے بندوں کو گناہوں سے پاک و صاف پیدا کیا (پھر دنیا میں آکر وہ گناہوں میں آلودہ ہو گئے)۔

بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّۃِ السَّمْحَۃِ السَّهْلَۃِ۔ میں سیدھی اور آسان شریعت دیکر بھیجا گیا۔

قَالَ اِنِّیْ اَحْنَفُ۔ وہ کہنے لگا میں احنف ہوں (یعنی ایک پاؤں کی انگلیاں دوسرے پاؤں کی طرف گئی ہیں)

وَکَانَ حَنِیْفِیًّا۔ اُن کی تلوار حنفی تھی (یہ منسوب ہے احنف بن قیس کی طرف اور قیاس یہ تھا اَحْنَفِیًّا)

دِیْنُ مُحَمَّدٍ حَنِیْفٌ۔ حضرت محمد صلعم کا دین سیدھا (عقل کے مطابق اور صحیح درست ہے)۔

اَحَبُّ دِیْنِکُمْ اِلَی اللّٰہِ الْحَنِیْفِیَّۃُ۔ سب دینوں میں اللہ کو دینِ حنیفت پسند ہے (جس میں سچی توحید ہو بت پرستی اور شرک کا شائبہ نہ ہو)

اَلسِّوَاکُ مِنَ الْحَنِیْفِیَّۃِ۔ مسواک کرنا دین حنیف میں سے ہے (یعنی اس کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے)۔

اَبُوْحَنِیْفَۃَ۔ مشہور مجتہد ہیں ان کے اجتہاد پر عمل کرنے والوں کو "حَنَفِی" کہتے ہیں۔

حَنِیْفَۃُ ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

حَنَقٌ۔ سخت غصہ ہونا۔

لَا یَصْلُحُ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِمَنْ لَّا یَحْنَقُ عَلٰی جِرَّتِہٖ۔ یہ خلافت اسی شخص کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ نہ کرے، (عرب لوگ کہتے ہیں)؛

مَا یَحْنَقُ عَلٰی جِرَّۃٍ وَمَا یَکْظِمُ عَلٰی جِرَّۃٍ یعنی اس کا دل صاف ہے، حسد اور بغض اور مکر و فریب نہیں رکھتا (اصل میں جِرَّۃ اُس کو کہتے ہیں جو اونٹ جگالی کرتے وقت پیٹ سے نکالتا ہے اور اِحْنَاقُ پیٹ کو لگ جانا)

اِحْنَاقٌ۔ پیٹ کا لگ جانا۔

اَحْنَقَ الرَّجُلُ۔ کینہ ور ہوا۔

اِنَّ مُحَمَّدًا اَنْزَلَ بِیَثْرِبَ وَاِنَّہٗ حَنِقٌ عَلَیْکُمْ (یہ ابوجہل کا قول ہے) محمد مدینہ میں جا کر ٹھہرے، اُن کو تم پر بہت غصہ تھا۔

مَا کَانَ ضَرَّكَ لَوْ مَنَنْتَ وَرُبَّمَا مَنَّ الْفَتٰی وَھُوَ الْمَغِیْظُ الْمُحْنَقُ۔ (یہ قتیلہ کا شعر ہے) اگر تو احسان کرتا تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوتا، کبھی جوانمرد اس وقت بھی احسان کرتا ہے جب اُس کو غصہ دلایا جاتا ہے۔

اِحْنَاقٌ۔ غصہ دلانا۔

مُحْنَقٌ۔ جس کو غصہ دلایا گیا۔

وَازْدَادُوْا اِحْنَاقًا۔ اور زیادہ اُن کو غصہ آیا۔

حَنَكٌ۔ گھوڑے کے منہ میں رسی ڈالنا، سمجھنا، مضبوط کرنا، سمجھدار کرنا۔

تَحْنِیْكٌ۔ کچا چبا کر بچہ کے منہ میں دینا۔

حَنَكٌ۔ ٹھوڑی کے نیچے۔

اِحْتِنَاكٌ اور تَحَنُّكٌ۔ ڈھاٹا باندھنا۔

لَمَّا وَلَدَتْہُ وَبَعَثَتْ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَ تَمْرًا وَحَنَّكَہٗ بِہٖ۔ جب ام سلیم کے بچہ پیدا ہوا تو اُس کو آنحضرتؐ کے پاس بھیجا، آپ نے ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی (کرمانی نے کہا بچہ کو پیدا ہونے کے وقت کھجور یا کوئی میٹھی چیز چٹانا مستحب ہے اور یہ بھی بہتر ہے کہ چٹانے والا کوئی نیک اور صالح آدمی ہو اور تحنیک کے وقت بچہ کے لئے دعا کرے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بچہ کو نیک لوگوں کے پاس لے جانا مستحب ہے اور جس دن پیدا ہو اسی دن نام رکھ دینا بھی درست ہے اور نام نیک اور صالح لوگوں سے رکھوانا بہتر ہے)۔

اِنَّہٗ کَانَ یُحَنِّكُ اَوْلَادَ الْاَنْصَارِ۔ آنحضرت انصار کے بچوں کی تحنیک کرتے (یعنی کچا چبا کر اُن کے منہ میں دیتے)۔

قَدْ حَنَّكَتْكَ الْاُمُوْرُ (طلحہ نے حضرت عمر سے کہا)

تم کو تو دنیا کے واقعات نے تجربہ کار بنا دیا (ہوشیار کر دیا)۔
وَالْعِصَا كَا مُسْتَحْنِكًا۔ درخت جڑ سے اُکھڑا ہوا۔
اَسْوَدُ حَانِكٌ۔ بہت کالا۔ جیسے "اَسْوَدُ حَالِكٌ" ہے۔

حَنَّ۔ روکنا، پھیرنا، مشتاق ہونا، آواز نکالنا، رحم کرنا۔ (جیسے حَنَانٌ ہے)۔

حَنَّ الْجِذْعُ اِلَيْهِ (مسجد میں ایک کھجور کی کڑی تھی آنحضرتؐ اس پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا کرتے تھے، جب منبر تیار کیا گیا تو آپ اس پر چڑھے) اُس کڑی نے آواز نکالنا شروع کیا (آپ کے فراق میں رونے کی سی آواز نکالی۔ یہ حَنِيْنٌ سے ماخوذ ہے)۔

حَنَّ قِدْحٌ لَيْسَ مِنْهَا۔ یہ ایسے پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہمجنس پانسوں میں سے نہیں ہے (آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے قسم کا ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے کہا۔ جب ولید بن عقبہ کہنے لگا، کیا میں قریش کے لوگوں میں مارا جاؤں گا۔ نہایہ میں ہے کہ یہ ایک مثل ہے جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص دعویٰ کرے کہ میں فلاں خاندان میں سے ہوں اور وہ اس میں سے نہ ہو۔ یا ایسی بات کا دعویٰ کرے جو اُس میں نہ ہو)

وَاَمَّا قَوْلُكَ كَيْتَ وَكَيْتَ فَقَدْ حَنَّ قِدْحٌ لَيْسَ مِنْهَا۔ (یہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کو لکھا) تمہارا یہ کہنا کہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں تو یہ اُس پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہمجنس پانسوں میں سے نہیں ہے۔

لَا تَتَزَوَّجَنَّ حَنَّانَةً وَّلَا مَنَّانَةً۔ ایسی عورت سے نکاح مت کر جو اپنے پہلے خاوند کی طرف مائل ہو، اُس کا رونا روتی ہو (کیونکہ وہ تجھ سے محبت نہ کرے گی) اور جو بات بات پر احسان جتاتی ہو (اوچھی کم ظرف)۔

وَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَاَتَّخِذَنَّهٗ حَنَانًا (ورقہ بن نوفل ادھر سے گزرے جہاں پر اُمیّہ بن خلف حضرت بلالؓ کو تکلیف دے رہا تھا صرف وجہ یہ تھی کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے، یہ منظر دیکھ کر ورقہ نے کہا) خدا کی قسم! اگر تم اِس کو مار ڈالو گے تو میں اُس کی قبر کو خدا کی رحمت اُترنے کا مقام سمجھوں گا (یعنی اولیاء اللہ اور بزرگوں کی قبر کی طرح اس کی قبر کو متبرک سمجھوں گا اُس پر ہاتھ پھیروں گا۔ اِس روایت میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ ورقہ بن نوفل تو آنحضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے ہی گزر گئے تھے، اور بلالؓ کو تو اُس وقت تکلیف دی گئی، جب وہ مسلمان ہو چکے تھے اِس لئے شاید راوی نے غلطی سے کسی اور شخص کے بجائے ورقہ کا نام لے دیا)۔

اِتَّخَذْتُمُ الْوَلِيْدَ حَنَانًا (آنحضرت صلعم بنی اُمّ سلمہ کے پاس گئے، وہاں ایک بچہ تھا جس کا نام ولید تھا۔ آپؐ نے فرمایا) تم نے یہ نام ولید محبت اور شفقت سے نہیں رکھا، اس کا نام بدل دو (دوسری روایت میں ہے کہ ولید فرعون کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ غرض آپ نے ولید نام کو پسند نہیں فرمایا)۔

حَنَانَيْكَ يَا رَبِّ۔ پروردگار! میں تیری رحمت ایک کے بعد ایک مانگتا ہوں (متواتر تیری رحمتیں چاہتا ہوں)

حَنَّانٌ۔ اللہ تعالےٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی بہت رحم اور شفقت کرنے والا۔

اِنَّ هٰذِهِ الْكِلَابَ الَّتِيْ لَهَا اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ مِنَ الْجِنِّ۔ یہ چار آنکھوں والے کتے جنّ میں سے ہیں (جنّ ایک قبیلہ ہے جن میں سے) اہل عرب کہتے ہیں:

مَجْنُوْنٌ مَحْنُوْنٌ۔ دیوانہ ہے، کبھی کبھی ہوش آتا ہے پھر دیوانہ ہو جاتا ہے (سعید بن مسیب نے کہا، جنّ کالے کتے مجمع میں ہے کہ جنّ خالص سیاہ کتے یا کم ذات جن یا جنوں کے کتے یا جن اور انس کے درمیان ایک مخلوق ہے، اور عالم الحن دوسرا عالم، جیسے اگلے زمانہ کے لوگ گمان کرتے تھے کہ تین عالم ہیں ایک عالم الجن۔ دوسرے عالم الحن۔ تیسرے عالم البن یعنی آخری عالم جس میں ہم لوگ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہند کے مشرک اس کو کلجگ کہتے ہیں۔

اَلْكِلَابُ مِنَ الْجِنِّ فَاِذَا غَشِيَتْكُمْ عِنْدَ طَعَامِكُمْ

فَلَا تَقْتُلُوا الْهُنَّ فَاِنَّ لَهُنَّ اَنْفُسًا ۔ کتے جن میں سے ہیں، جب کھانے وقت وہ تمہارے آس پاس آجائیں، تو اُن کو بھی (تھوڑا) کھانا ڈالدو، کیونکہ ان کی نظر لگتی ہے ان کا بھی دل ہے۔

بِهٖ جِنَّةٌ ۔ اُس کو جنون ہے (بہ جنّۃ دونوں کے ایک معنی ہیں)

حُنَیْنٌ ایک مقام کا نام ہے جو نواحِ طائف میں واقع ہے، اس مقام پر ۸ھ میں جنگِ عظیم ہوئی تھی

حَنُونٌ ۔ مہربان۔

حُنَیْنُ بْنُ اِسْحَاقَ ۔ بڑا حکیم گزرا ہے۔

وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَقَالَ الْحَنَّانُ هُوَ الَّذِیْ یُقْبِلُ عَلٰی مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ وَالْمَنَّانُ هُوَ الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالنَّوَالِ قَبْلَ السُّؤَالِ ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ "حنّان" اور "منّان" کے کیا معنی ہیں (جو اللہ کے نام ہیں) انھوں نے کہا، حنّان وہ جو اُس شخص پر متوجہ ہو جو اُس سے روگردانی کرے۔ اور منّان وہ جو مانگنے سے پہلے دے (بن مانگے عطا کرے)۔

رَجَعَ بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ ۔ یہ ایک ضرب المثل ہے عرب میں، حُنین نامی ایک موچی تھا، اُس نے موزے کی ایک جوڑی بنائی جس کو ایک گنوار مول لینے آیا، بڑی دیر تک قیمت کے بارے میں گفتگو کرتا رہا پھر چھوڑ کر چلدیا۔ حُنین کو اُس کے اِس طرزِ عمل پر غصہ آیا اُس نے کیا ترکیب کی وہ جوڑا لے کر اس گنوار کی راہ میں جدھر سے وہ اپنے گھر جانے والا تھا، ایک ایک موزہ کسی قدر فاصلے سے راستہ میں ڈال دیا اور خود کمین گاہ میں پوشیدہ ہو رہا۔ جب وہ گنوار وہاں پہنچا تو ایک موزہ پڑا دیکھ کر کہنے لگا یہ موزہ بالکل حنین کے موزے کے مشابہ ہے اگر اس کا جوڑ بھی ہوتا تو میں لے لیتا آگے بڑھ کر دیکھا تو دوسرا بھی پڑا ہے جب تو وہ اونٹ سے اترا اور اُس کو باندھ کر پہلا موزہ لینے گیا۔ حنین نے کیا کیا، جھٹ کمین گاہ سے نکل اونٹ پر سوار ہو اور، یہ جا وہ جا، گنوار جب لوٹ کر آیا تو اونٹ ندارد صرف ایک موزہ پڑا ہوا ہے۔ ناچار دونوں موزے لے کر اپنے گھر آیا، لوگوں نے پوچھا کیا لایا؟ تو کہنے لگا بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ حنین کے دو موزے لے اور کچھ نہیں۔ اس روز سے یہ مثل مشہور ہوگئی، جب کوئی سفر سے بے نیل مرام آتا ہے تو کہتے ہیں رَجَعَ بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حنین ایک سخت آدمی تھا اُس نے اپنے آپ کو اسد بن ہاشم بن عبد مناف کا بیٹا بنایا اور عبد المطلب کے پاس دو لال موزے پہنے ہوئے آیا، اُن کو چچا چچا کہہ کر بولا کہ میں اسد بن ہاشم کا بیٹا ہوں، انھوں نے کہا ارے جا بھی، میں تجھ میں ہاشم کا حلیہ نہیں پاتا، وہ آخر لوٹ کر چلدیا اور لوگوں سے کہنے لگا رَجَعَ حُنَیْنٌ بِخُفَّیْهِ اس روز سے یہ مثل مشہور ہوگئی۔

تَحَنَّنُوْا عَلٰی اَیْتَامِ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ مسلمان یتیموں پر رحم کرو

لَا یَحِنُّ اَحَدُکُمْ حَنِیْنَ الْاَمَةِ ۔ تم میں سے کوئی لونڈی کی طرح رونے کی آواز نہ نکالے یا کوئی لونڈی کی طرح اپنے گھر جانے کا مشتاق نہ ہو۔

قُلُوْبُ شِیْعَتِنَا تَحِنُّ اِلَیْنَا ۔ ہمارے گروہ کے لوگوں کے دل ہمارے مشتاق ہوں گے۔

حَنَّةُ ۔ حضرت مریمؑ کی والدہ کا نام تھا جو عمران کی بی بی تھیں۔

حِنَانَةٌ ۔ نجف کے پاس ایک مقام ہے۔

حِنَةٌ ۔ عداوت اور دشمنی۔

لَا یَجُوْزُ شَهَادَةُ ذِی الظِّنَّةِ وَالْحِنَةِ ۔ جس پر تہمت ہو یا جس سے دشمنی ہو اُس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

حِنَةٌ ۔ ایک لغت ہے اِحْنَةٌ میں بمعنی عداوت۔

اِلَّا رَجُلٌ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ حِنَةٌ ۔ مگر وہ شخص جو اپنے بھائی مسلمان سے دشمنی رکھتا ہو۔

مَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ ۔ مجھ میں اور عرب لوگوں میں کوئی دشمنی نہیں ہے۔

لَقَدْ مَنَعَتْنِی الْقُدْرَةُ مِنْ ذَوِی الْحِنَاتِ (مجھ کو دشمنوں پر قدرت پالینے نے روک دیا۔ یہ معاویہ کا قول ہے)

حَنْوٌ۔ موڑنا، پھیرنا۔

حُنُوٌّ۔ مہربانی، شفقت کرنا

حِنَایَۃٌ۔ موڑنا جھکانا۔

لَمْ یَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَھْرَہٗ۔ کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ (رکوع کے لئے) نہ جھکاتا (حَنَا یَحْنُو یا حَنَا یَحْنِیْ سے نکلا ہے دونوں کے ایک معنی ہیں)۔

اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَلْیَفْرُشْ ذِرَاعَیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ وَلْیَحْنَا (دوسرا یہ بھی ہے وَلْیَجْنَأْ اگر حائے حطی سے ہے تو اس کے معنی جھکا دے، اور اگر جیم سے ہے تو اس کے معنی اوندھا ہو جائے، دونوں کا مطلب قریب قریب ہے۔ اور ہم نے اس لفظ کو صحیح مسلم میں جیم سے اور کتاب الجمع للحمیدی میں حائے حطی سے پڑھا ہے، پورا ترجمہ یوں ہے کہ) جب کوئی تم میں سے رکوع کرے تو اپنی بانہوں کو اپنی رانوں پر بچھا دے اور پیٹھ جھکا دے۔

فَرَاَیْتُہٗ یَحْنِیْ عَلَیْھَا یَقِیْھَا الْحِجَارَۃَ۔ میں نے اس یہودی کو دیکھا وہ عورت پر جھکا جاتا تھا، اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا (خطابی نے کہا یَجْنِیْ بھی مروی ہے، جیم معجمہ سے اور محفوظ یَحْنِیْ ہے حائے حطی سے حَنَا یَحْنُو حُنُوًّا سے)۔

لَا یَحْنِیْ عَلَیْکُنَّ بَعْدِیْ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ میرے بعد تم پر وہی لوگ مہربانی کریں گے جو صابر ہوں گے یہ حَنَا عَلَیْہِ یَحْنُوْا سے اور اَحْنٰی یُحْنِیْ سے نکلا ہے)۔

اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّیْنِ الْحَانِیَۃُ عَلٰی وَلَدِھَا کَھَاتَیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ بدل گیا ہو (محنت کرتے کرتے، کوٹتے پیستے پکاتے) اپنی اولاد پر مہربان ہو (اولاد کی پرورش کے خیال سے اُن کی محبت سے دوسرا نکاح نہ کرے) قیامت کے دن دونوں اس طرح ملے جلے ہوں گے (آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا)۔

اَحْنَاہُ عَلٰی وَلَدٍ وَاَرْعَاہُ عَلٰی زَوْجٍ (قریش کی عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں ہیں) اولاد سے بڑی محبت کرنے والیاں اور خاوند کا بڑا خیال رکھنے والیاں۔

اِیَّاکَ وَالْحَنْوَۃَ وَالْاِقْعَاءَ۔ نماز میں حنوۃ اور اقعا سے بچا رہ (حنوۃ کہتے ہیں اس کو کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکائے اور پیٹھ کو کمان کی طرح کر دے اور اقعا کہتے ہیں کتے کی نشست)۔

لَوْ صَلَّیْتُمْ حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَالْحَنَایَا۔ اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمانوں کی طرح (خم) ہو جاؤ (یہ حَنِیَّۃٌ یا حَنِیٌّ کی جمع ہے فعیل بمعنی مفعول، یعنی جھکی ہوئی، مڑی ہوئی)۔

حَنَتْ لَھَا قَوْسَھَا۔ انہوں نے اپنی کمان کو موڑا، یعنی اس میں چلہ لگایا کیونکہ چلہ لگانے سے کمان مڑتی ہے) اور حَنَّتْ بہ تشدید نون بھی ہو سکتا ہے، یعنی کمان میں آواز نکلی۔

فَاِذَا قُبُوْرٌ بِمَحْنِیَۃٍ۔ جہاں نالے کی موڑ ہے وہاں کچھ قبریں دکھائی دیں۔

شُجَّتْ بِذِیْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِیَۃٍ (کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے) یعنی وہ شراب نالے کے موڑ پر سرد پانی میں ملایا گیا (موڑ پر پانی اکثر صاف اور ٹھنڈا ہوتا ہے)۔

اِنَّ الْعَدُوَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ کَمَنُوْا فِیْ اَحْنَاءِ الْوَادِیْ حنین کے دن دشمن نالے کے مڑاؤ میں چھپ رہا۔

مُلَائِمَۃٌ لِاَحْنَائِھَا اس کے موڑوں کے لئے نرم۔

فَھَلْ یَنْتَظِرُ اَھْلُ بَضَاضَۃِ الشَّبَابِ اِلَّا حَوَانِیَ الْھَرَمِ۔ جوانی کی رونق والے کیا اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ بڑھاپے کی ٹیڑھا کرنے والیاں اُن پر آن پڑیں (یعنی وہ پیری کے منتظر ہیں)۔

اَیَنْحَنِیْ لَہٗ۔ کیا جب اپنے بھائی مسلمان سے ملے تو اس کے لئے جھک جائے؟ (فرمایا نہیں) کیا اس سے گلے ملے (فرمایا نہیں) کیا اس سے ہاتھ ملائے؟ فرمایا، ہاں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کے وقت جھکنا جیسے عجمی لوگوں کا معمول ہے، خلاف سنت ہے۔ صرف السلام علیکم کہنا اور ہاتھ ملانا بس یہی سنت ہے نووی نے کہا کہ گلے ملنا یا چہرے پر بوسہ دینا

کروہ ہے، مگر جو سفر سے آئے اُس سے گلے مل سکتا ہے اور اُس کے چہرے پر بوسہ دے سکتا ہے۔ جیسے آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالبؓ کے ساتھ کیا تھا۔ نووی نے یہ بھی کہا کہ گو بعض اہلِ علم اور اہلِ صلاح نے بھی سلام کے وقت جھکنا اختیار کر لیا ہے، مگر ان کا یہ فعل ہرگز قابلِ استناد نہیں ہے)

اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْعِطْرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّسَاءُ وَالْحِنَّا۔ چار باتیں پیغمبروںؑ کی سنت ہیں خوشبو لگانا اور مسواک کرنا اور عورتیں رکھنا اور مہندی لگانا (یعنی مہندی کا خضاب کرنا) محیط میں ہے کہ:

حِنَّاءٌ بہ تشدید نون مشہور درخت ہے اُس کے پتے انار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ دُور سے بہت اچھی خوشبو دیتی ہے، (یعنی مہندی) مگر بہ تخفیف نون لغت کی رُو سے صحیح نہیں ہے، مجمع البحرین میں ہے کہ بہ تخفیف نون بھی ایک لغت ہے۔ اور اس حدیث میں علماء کے تین قول ہیں ایک یہ کہ صحیح اَلْخِتَانُ ہے راوی نے غلطی سے اُس کو اَلْحِنَّا کر دیا۔ اور ختنہ بے شک پیغمبروں کی سنت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے اب تک چنانچہ حضرت عیسیٰ مختون پیدا ہوئے تھے، دوسرے یہ کہ اَلْحَيَاءُ ہے یعنی شرم تیسرے یہ کہ اَلْحِنَّا ہے اور یہ تصحیف ہے اور اُس کی دلیل یہ ہے کہ مہندی یا تو ہاتھ پاؤں کو لگانا مراد ہوگا یا بالوں میں ہاتھ پاؤں کو مہندی لگانا، تو مرد کے لئے بہتر نہیں ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو پوشیدہ ہو۔ رہا بالوں کا خضاب مہندی سے کرنا، تو اُس کا رواج اگلی اُمتوں میں بالکل نہ تھا اور کسی اگلے پیغمبر سے یہ منقول نہیں ہوا کہ وہ مہندی کا خضاب کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ تصحیف کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ دعویٰ کہ مہندی کا خضاب اس امت کے لئے خاص ہے، اس پر کوئی دلیل نہیں ہے انتہی)

اِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ۔ آپ کے جہاں پر کوئی درد یا زخم ہوتا تو اُس پر مہندی لگاتے۔

وَلَا تَخْتَضِبُ۔ مستحاضہ عورت مہندی نہ لگائے (اصل میں تَتَخْتَضِبُ تھا، ایک تے کو تخفیف کے لئے گرا دیا۔ ایک روایت میں وَلَا تُحَيِّيْ ہے یعنی تحیۃ المسجد نہ پڑھے ایک میں وَلَا تَخْتَبِيْ ہے ایک میں وَلَا تَحْتَبِيْ ہے یعنی گوٹ مار کر یا گھٹنوں پر نہ بیٹھے)۔

لَا يَصِيْرُ لَهٗ فِيْ اَحْنَائِهٖ۔ اس کو اپنی اطراف اور جوانب پر کچھ خیال نہیں ہے۔

اَحْنَى النَّاسِ ضُلُوْعًا عَلَيْكَ۔ سب سے زیادہ تجھ پر مہربان۔

بابُ الحاء مع الواو

حَوْبٌ یا حُوْبٌ یا حَابٌ یا حُوْبَةٌ یا حِيَابَةٌ۔ گنہگاری

اِحْوَابٌ۔ گنہگار ہونا۔

تَحْوِيْبٌ۔ اونٹ کو ڈانٹنا۔

تَحَوُّبٌ۔ رنجیدہ ہونا، دردمند ہونا، ہائے ہائے کرنا جیسے اِسْتِحْوَابٌ ہے۔

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ۔ پروردگار میری توبہ قبول فرما، میرا گناہ بخش دے۔

اِغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا یا حُوْبَنَا۔ ہمارے گناہ بخش دے۔

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حَوْبًا۔ سُود خواری ستر گناہ ہے (یا ستر طرح کے گناہوں پر شامل ہے)۔

تَوْبًا تَوْبًا لَا تُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔ لوٹ کر آئے لوٹ کر آئے کوئی گناہ ہم پر مت چھوڑ (سب معاف کر دے) یا توبہ توبہ کوئی گناہ ہمارا باقی مت رکھ۔

اِنَّ الْجَفَاءَ وَالْحَوْبَ فِيْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالصُّوْفِ سختی اور گنہگاری اونٹ اور بکری والوں میں ہے (یعنی قبائل کے لوگوں میں، جو جنگل میں رہتے ہیں یہ اکثر اجڈ اور سخت دل ہوتے ہیں)۔

اَلَكَ حَوْبَةٌ۔ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد میں جانے

کی اجازت چاہی، آپ نے فرمایا) تیرے پاس گناہ کا سامان ہے (یعنی ایسی چیزیں ہیں جن کی اگر تو نگرانی چھوڑ دے تو گنہگار ہو۔ مثلاً اہل وعیال، ماں اور نانی وغیرہ) عرب لوگ کہتے ہیں:

تَحَوَّبَ مِنَ الْاِثْمِ. گناہ سے بچایا، گناہ اپنے اوپر سے اُتار دیا (جیسے تَحَنَّثَ)

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي الْحَوْبَاتِ. اللہ سے اُن محتاج عورتوں کے مقدمہ میں ڈرتے رہو (جن بیچاریوں کی کوئی فریاد سننے والا نہیں، وہ ہر بات میں تمھاری محتاج ہیں اُن پر رحم کرو اور بے وجہ اُن کو نہ ستاؤ!) یہاں حَوْبَةٌ کے معنی احتیاج کے ہیں مضاف محذوف ہے یعنی ذات الحوبات.

اِلَيْكَ اَرْفَعُ حَوْبَتِي. میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اِنَّ طَلَاقَ اُمِّ اَيُّوبَ لَحُوبٌ (ابو ایوب نے اپنی بیوی اُم ایوب کو طلاق دینی چاہی تو آنحضرتؐ نے فرمایا) اُم ایوب کو طلاق دینا تو ایک گناہ ہے یا ایک وحشت اور جہالت کا کام ہے (اُم ایوب بڑی نیک اور پارسا عورت تھیں، وہ اپنے شوہر کو بھی نیکی کی طرف توجہ دلاتی تھیں، ایسی عورت کا چھوڑ دینا بیشک ایک بدنصیبی اور جہالت ہے)۔

مَا زَالَ صَفْوَانُ يَتَحَوَّبُ رِحَالَنَا مُنْذُ اللَّيْلَةِ. رات سے صفوان ہمارے کجاووں کے پاس روتا چلاتا رہا (دُعا کرتا رہا)۔

حَوْبَةٌ اور حِيبَةٌ رنج اور غم کو بھی کہتے ہیں۔

حِيبَةٌ عَلٰى خَيْبَةٍ. نامرادی پر رنج۔

اٰئِبُونَ تَائِبُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ حَوْبًا حَوْبًا۔ لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے مالک کا شکر کرنے والے، ارے چل ارے چل (یہ اونٹ کی طرف خطاب ہے۔ حَوْبُ کہہ کر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں، جیسے اونٹنی کو حَل کہہ کر)۔

فَعَرَفَ اَنَّهُ يُرِيدُ حَوْبَاءَ نَفْسِهٖ. تب انھوں نے پہچان لیا کہ وہ خاص اپنے دل کی جان مُراد لیتے ہیں۔

حَوْبَاءُ۔ روح۔

اَيَّتُكُنَّ تَنْبَحُهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ. تم میں سے کونسی بی بی ہیں جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے؟ (حواب ایک مقام کا نام ہے کہ اور بصرہ کے درمیان۔ حضرت عائشہ رضؓ جنگِ جمل میں وہیں جاکر ٹھہری تھیں، وہاں کے کتے اُن پر بھونکے تھے۔ یہ حدیث آنحضرتؐ کا ایک معجزہ ہے۔ آپ نے پیشتر سے خبر دیدی تھی کہ ایک بی بی میری، خلیفۂ وقت سے لڑنے جائیں گی، اور حَوْاَب میں جاکر ٹھہریں گی اور وہاں کے کتے اُن پر بھونکیں گے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ جب مقام حواب میں پہنچیں، تو انھوں نے اسی حدیث کو یاد کرکے واپس آنا چاہا، مگر تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا۔ آخر بصرہ پہنچیں اور وہاں جنگ میں مبتلا ہوئیں)۔

اَلْحَقَ اللّٰهُ بِهِمُ الْحَوْبَةَ. اللہ نے اُن پر محتاجی ڈالدی.

اَوَّلُ شَهَادَةٍ بِالزُّوْرِ فِي الْاِسْلَامِ شَهَادَةُ سَبْعِيْنَ رَجُلًا حِيْنَ اَنْتَهَوْا اِلٰى مَاءِ الْحَوْأَبِ فَنَبَحَهُمْ كِلَابُهَا (امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا) پہلی جھوٹی گواہی جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی، وہ ستر آدمیوں کی گواہی تھی، جب لوگ حواب کے چشمہ پر پہنچے تو وہاں کے کتے اُن پر بھونکے، (اُن کی صاحبہ، یعنی حضرت عائشہ رضؓ نے لوٹ آنے کا قصد کیا، کہنے لگیں، میں نے آنحضرتؐ سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے تم میں سے ایک بی بی پر حواب کے کتے بھونکیں گے، وہ میرے وصی علی بن ابی طالب سے لڑنے کے لئے نکلے گی، آخر ستر آدمیوں نے اُن کے سامنے گواہی دی کہ یہ چشمہ حواب کا چشمہ نہیں ہے اور یہ گواہی پہلی جھوٹی گواہی تھی، جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی معاذ اللہ! ان جھوٹوں نے حضرت عائشہ رضؓ کو مغالطہ دے کر لڑا دیا ورنہ آپ ضرور لوٹ آتیں اور جنگِ جمل واقع نہ ہوتی، کہتے ہیں عین جنگ شروع ہوتے وقت حضرت علیؓ نے حضرت زبیر رضؓ کو بھی وہ حدیث یاد دلائی جو آنحضرتؐ نے اُن سے فرمائی تھی کہ "ایک روز تم علی رضؓ سے لڑو گے، انھوں نے بھی یہ حدیث یاد کرکے میدانِ جنگ سے لوٹ جانا چاہا، مگر اتنی دیر میں مروان اور چند دوسرے جذباتی نوجوانوں نے جنگ شروع

ہی کردی، اور مروان نے ایک تیر مارا جس سے حضرت طلحہ رضؓ شہید ہوئے جو آنحضرتؐ کے بڑے جان نثار صحابی اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ پھر تو دونوں طرف کے لوگ لڑ پڑے اور جو تقدیر کا لکھا تھا وہ پورا ہوا:

(غَفَرَ لَهُمُ اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ)

حَوْتٌ۔ گرد گھومنا۔

مُحَاوَتَةٌ۔ پھسلانا، فریب دینا، مشورہ کرنا۔

حُوْتٌ۔ مچھلی (بعضوں نے کہا بڑی مچھلی کو حُوت اور چھوٹی کو سَمَك کہیں گے)۔

بُرْجُ حُوْت۔ ایک برج ہے آسمان میں۔

صَاحِبُ الْحُوْتِ۔ حضرت یونسؑ کا لقب ہے۔ ان کو مچھلی نگل گئی تھی۔

جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ (صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یوں ہی ہے اور مشہور روایت جَوْنِيَّةٌ ہے، یعنی کالی چادر حُوَيْتِيَّةٌ کے معنی نہیں معلوم ہوئے، ایک روایت میں حَوْتَكِيَّةٌ ہے، یہ نسبت ہے حَوْتَك کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا یا معنی یہ ہیں کہ چھوٹی چادر، کیونکہ حَوْتَكِيٌّ اس شخص کو کہتے ہیں جو چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو)۔

حَوْجٌ۔ محتاج ہونا۔ جیسے اِحْتِيَاجٌ اور اِحْوَاجٌ ہے۔

تَحْوِيْجٌ۔ کج کرنا، اپنا طریقہ چھوڑ دینا۔

اِنَّهُ كَوَى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ وَقَالَ لَا اَدَعُ فِيْ نَفْسِيْ حَوْجَاءَ مِنْ اَسْعَدَ۔ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہؓ کو داغ دیا اور فرمایا میں اسعد سے اپنے دل کی کوئی خواہش اٹھا نہیں رکھوں گا (جہاں تک ممکن ہوگا ان کی دوا کروں گا)

اِنْ تَسْجُدْ بِالْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا اَحْرٰى اَنْ لَا يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِكَ حَوْجَاءُ (قتادہ نے کہا) اگر تو (سورہ حم سجدہ میں) دوسری آیت کے اخیر (یعنی لَا يَسْاَمُوْنَ) پر سجدہ کرے تو تیرے دل میں کوئی خلش نہ رہے گی (بہ نسبت اس کے کہ پہلی آیت کے اخیر یعنی تَعْبُدُوْنَ پر سجدہ کرے، کیونکہ سجدہ کی تاخیر میں کوئی قباحت نہیں، اور تقدیم جائز نہیں ہے)۔

مَا تَرَكْتُ مِنْ حَاجَةٍ وَّلَا دَاجَةٍ اِلَّا اَتَيْتُ یا رسول اللہ میں نے تو دل کی کوئی خواہش اور آرزو باقی نہیں رکھی (تمام گناہ کئے ہیں سر سے پاؤں تک گناہوں میں مبتلا ہوں، داجہ اتباع ہے حاجہ کا، جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی پرودگار میں بھی ایسا ہی ہوں کہ کوئی گناہ میں نے باقی نہیں چھوڑا جو نہ کیا ہو۔ اب تیری بخشش کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے)۔

اِنْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَلَا تَدَعْ حَاجًا وَّلَا حَطَبًا وَّلَا تَاْتِيْنِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔ تو ایسا کر اس جنگل میں جا اور کوئی کانٹا اور سوکھی جلانے کی لکڑی مت چھوڑ (اس کو کاٹ کر لا اور بیچ) پندرہ دن تک میرے پاس مت آ (ہر روز یہی کرتا رہ۔ سبحان اللہ! آنحضرتؐ نے اس کو ایک پیشہ پر لگا دیا اور سوال کے لئے ہاتھ پھیلانے سے روک دیا)۔

مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اِقْبَالُهُ عَلٰى حَاجَتِهٖ۔ آدمی کی سمجھداری یہ ہے کہ پہلے اپنی حاجت پوری کر لے (استنجا یا کھانے پینے کی، پھر نماز پڑھے (تاکہ نماز میں دل اور طرف نہ لگا رہے)۔

حَاجَةٌ کی جمع حَاجٌ ہے جیسے رَاحَةٌ کی رَاحٌ اور حَاجٌ کے علاوہ حَاجَاتٌ اور حِوَجٌ اور حَوَائِجُ بھی آئی ہے۔ جیسے قَاذَةٌ کی قَوَائِدُ، عرب لوگ کہتے ہیں:

مَالِيْ فِيْهِ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ یا مَالِيْ فِيْهِ حُوَيْجَاءُ وَلَا لُوَيْجَاءُ۔ یعنی مجھ کو اس کی کوئی ضرورت یا کوئی احتیاج نہیں اور کہتے ہیں:

مَا فِيْ صَدْرِيْ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ۔ میرے دل میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ اور کہتے ہیں:

كَلَّمْتُهُ فَمَا رَدَّ حَوْجَاءَ وَلَا لَوْجَاءَ۔ میں نے اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اچھا برا کچھ جواب ہی نہیں دیا۔ جیسے کہتے ہیں

فَمَا رَدَّ بَيْضَاءَ وَلَا سَوْدَاءَ - اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ. جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا، فریب دغابازی، غیبت، اتہام، گالی گلوچ) نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو کیا احتیاج ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (کیونکہ کھانا پینا تو آدمی کے لئے جب وہ روزہ دار نہ ہو مباح ہے اور یہ باتیں ہمیشہ حرام ہیں، اُس نے کیا کیا کہ مباح کام کو تو چھوڑا اور حرام میں پڑ گیا، اس کی مثال ایسی ہی ہوئی جس طرح ایک شخص مینہ سے ڈر کر بھاگا اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ یا بچھو سے ڈر کر اژدہے کے منہ میں گھس گیا)۔

مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْبَيْتِ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ - جو شخص کھلی ضرورت کے سوا کعبہ جانے سے رُکا رہے (کھلی ضرورت یہ کہ خوراک اور سواری کا خرچ نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بلا معقول عذر مکہ جانے اور حج کرنے سے باز رہے)۔

اِنْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ حَاجَةٍ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ - میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک کام کے لئے چلا، انھوں نے اپنی حاجت پوری کی (یعنی پاخانہ کیا)۔

اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حضرت عثمان رضؓ آنحضرتؐ کے کام میں رہ گئے (آپؐ کے ساتھ نہ جا سکے، وہ کام یہ تھا کہ آپؐ کی صاحبزادی بیمار تھیں لہٰذا آپ حضرت عثمان رضؓ کو مدینہ ہی میں چھوڑ گئے اُن کی تیمار داری کے لئے اور غزوہ میں ساتھ نہ لیا)۔

لَا يَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ - اعتکاف کرنے والا حاجت کے لئے نکلے (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ)

اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ. تم کو حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے (حاجت عام ہے ہر ایک ضرورت کو شامل ہے اور بعض نے اُس کو پاخانہ سے خاص کیا ہے۔ میں کہتا ہوں بہت سی ایسی ضرورتیں ہیں کہ اُن کی وجہ سے عورتوں کو گھر سے نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی سودا لانے والا نہ ہو اور بھوک پیاس لگے: یا گھر میں آگ لگ جائے یا کوئی دشمن ایسا آ جائے جس سے بھاگنے کی ضرورت پڑے، مثلاً چور، سانپ، اژدہا وغیرہ)۔

قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَتٰى حَاجَتَهٗ آنحضرتؐ رات کو اُٹھے اور رفع حاجت کے لئے گئے (زہری نے کہا حاجت سے پیشاب پاخانہ مُراد ہے)۔

كَانَ اِذَا اَرَادَ قَضَاءَ الْحَاجَةِ - آپ جب پاخانہ کرنا چاہتے۔

حَوْذٌ - گھیر لینا، محافظت کرنا، جلد چلانا۔

فَمَنْ فَرَّغَ لَهَا قَلْبَهٗ وَحَاذَ عَلَيْهَا بِحُدُوْدِهَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ. جو شخص نماز کے لئے اپنے دل کو (دنیا کے خیالوں اور وسوسوں سے) خالی کرے اور نماز پر تمام شرائط اور آداب کے ساتھ محافظت کرے، وہ مومن ہے۔

كَانَ وَاللّٰهِ اَحْوَذِيًّا - خدا کی قسم! حضرت عمرؓ بڑے دانشمند سیاسی آدمی تھے (یہ حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے)

اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ (جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں جماعت سے نماز نہ ہو) تو شیطان ان پر غالب آ گیا ہے۔

اَغْبَطُ النَّاسِ الْمُؤْمِنُ الْخَفِيْفُ الْحَاذِ سب سے زیادہ رشک کے قابل وہ مسلمان ہے جو ہلکی پیٹھ رکھتا ہو (زیادہ اہل و عیال کا بوجھ نہ رکھتا ہو، فراغتِ قلب کے ساتھ ایک گوشہ میں بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتا ہو ؎

آں کس کہ بخانہ نیم نانے دارد	در گوشہ شہر آشیانے دارد
نہ خادم کس بود نہ مخدوم کسے	انصاف بکن کہ خوش جہانے دارد

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ فِيْهِ الرَّجُلُ بِخِفَّةِ الْحَاذِ كَمَا يُغْبَطُ الْيَوْمَ اَبُو الْعَشَرَةِ - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا، اُس آدمی پر رشک کریں گے، جس کی پیٹھ ہلکی ہو گی (جو زیادہ ذمہ داریاں اور اہل و عیال نہ رکھتا ہو گا)۔ جیسے ان دنوں میں اُس پر رشک کرتے ہیں جو دس بچوں کا باپ ہو۔

غَمِيْرُ حَوْذَانٍ - حوذان سے ڈھکا ہوا (حوذان

ایک بھاجی ہے جس کے پھول زرد ہوتے ہیں)۔
حَوْرٌ۔ لوٹنا، ترقی کے بعد تنزل، اینڈ ہونا (جس مال کی نکاسی نہ ہو) حیران ہونا، دھونا، سفید کرنا۔
حَوَرٌ۔ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی خوب گہری ہونا یا کالی آنکھ ہونا (اسی سے حُوْرٌ ہے جو جمع ہے حَوْرَاءُ کی، یعنی کالی آنکھ والیاں)
اَلزُّبَيْرُ ابْنُ عَمَّتِي وَحَوَارِيَّ مِنْ اُمَّتِي۔ زبیر میرے پھوپی کے بیٹے ہیں اور میرے حواری ہیں میری امت میں (حواری کے معنی خاص دوست اور مددگار، جیسے حضرت عیسٰیؑ کے ساتھیوں کو بھی حواری کہتے تھے) بعضوں نے کہا حضرت عیسٰیؑ کے ساتھیوں کو حواری اِس لئے کہتے تھے کہ وہ دھوبی تھے کپڑوں کو سفید کرتے تھے۔ بعض نے کہا وہ رئیس تھے ہمیشہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے، بعض نے کہا اس لئے کہ وہ لوگوں کے دل سپید یعنی نورانی کیا کرتے تھے)
اَلْخُبْزُ الْحُوَّارِيُّ۔ سفید میدہ کی روٹی (محیط میں ہے کہ حُوَّارٰی میدہ سپید (نہایہ میں ہے جو کئی بار چھانا جائے)
اِلَّا كَانَ لَهٗ اَصْحَابٌ مِّنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ حواری اور اصحاب کے ایک معنی ہیں یعنی رفیق اور ساتھی اور مددگار
اَلنَّقِيُّ الْحُوَّارِيُّ۔ میدہ سپید۔
حَوْرَانِيَّةٌ۔ ایک شہر کا نام ہے، ملک شام میں۔
حُوَارِيَّاتٌ۔ گوری سفید عورتیں۔
تَحَاوُرٌ اور مُحَاوَرَةٌ۔ آپس میں گفت وشنید کرنا، دو یا زیادہ آدمیوں کا۔
اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ۔ بہشت میں کالی آنکھ والی عورتوں کا جمگھٹا (مجمع) ہے۔
نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں بڑھاؤ کے بعد گھٹاؤ سے (عزت میں ہو یا مال ومتاع میں یا اہل وعیال میں۔ بعض نے کہا کام بن کر بگڑ جانے سے یا جماعت میں شریک ہو کر پھر نکل جانے سے اصل میں حَوْرٌ بَعْدَ الْكَوْرِ کہتے ہیں عمامہ باندھ کر پھر توڑنے کو ایک روایت میں بَعْدَ الْكَوْنِ ہے، مطلب وہی ہے۔)
حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهٖ جب تک تمھارے بیٹے، جس کے لئے تم نے اُن کو بھیجا ہے اس کا جواب لے کر آئیں (یا نا اُمید ہو کر آجائیں)۔
يُوْشِكُ اَنْ يُّرَى الرَّجُلُ مِنْ ثَبَجِ الْمُسْلِمِيْنَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَهٗ وَاَبْدَاَهٗ لَا يَحُوْرُ فِيْكُمْ اِلَّا كَمَا يَحُوْرُ صَاحِبُ الْحِمَارِ الْمَيِّتِ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمانوں کے بڑے خاندان سے ایک شخص کو دیکھو گے جس نے قرآن آنحضرت کی زبان پر پڑھا ہوگا، وہ اُس کو دوبارہ پڑھے گا اور پڑھائے گا لیکن کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا۔ نہ تم کو کچھ فائدہ دے گا، جیسے مُردار گدھے کا مالک، مُردار گدھے سے کوئی فائدہ نہیں کما سکتا
فَلَمْ يُحِرْ جَوَابًا۔ اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔
مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ حَارَ عَلَيْهِ جو شخص دوسرے شخص کو کافر کہے حالانکہ وہ کافر نہ ہو تو کہنے والے پر کفر لوٹ آئے گا (دوسری روایت میں یوں ہے۔
فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا۔ یعنی دونوں میں سے ایک کافر ہو چکا، جس شخص کو کافر کہا، وہ اگر حقیقتاً کافر ہے، ورنہ کہنے والا اِس حدیث سے اُن لوگوں کو نصیحت لینا چاہئے جو ذرا ذرا سی باتوں پر مسلمانوں کو کافر یا مشرک کہدیتے ہیں، جب تک اچھی طرح کفر اور شرک کا یقین نہ ہو، کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر نہ کہنا اہلِ حدیث نے اِس باب میں بڑی احتیاط کی ہے۔ اور اہلِ قبلہ یعنی روافض، خوارج، معتزلہ وغیرہم کی تکفیر نہیں کی۔ بعضوں نے کہا، یہ حدیث اس شخص پر محمول ہے جو مسلمان کو کافر کہنا سمجھے، ایسا شخص تو کافر ہو چکا۔ یا مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر مسلمان کو کافر کہنے کا گناہ لوٹ آئے گا۔ اور ایک عیب اس پر لگ جائے گا۔ مؤلف کہتا ہے جو شخص اصولِ اسلام کا منکر مثلاً ملائکہ، جن اور شیاطین یا حشرِ اجساد یا معجزاتِ انبیاء

یا بہشت یا دوزخ کا، یا آیاتِ قرآنی کی ایسی تاویلیں کرے، جیسے باطنیہ لوگ کیا کرتے تھے۔ مثلاً شیطان سے قوتِ بہیمیہ مراد لے، اور فرشتے سے قوتِ ملکیہ اور درخت سے شہوتِ نفس، تو ایسا شخص بالاتفاق کافر ہے اور اس کے بارے میں جو شک کرے یا اس کو اہلِ قبلہ میں سے قرار دے وہ بھی کافر ہے۔ اس پر تمام سلف کا اجماع ہے اور ہمارے زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوا ہے جس کو نیچری کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو حدیث شریف کو واجب العمل نہ سمجھے، بلکہ تمام احادیث کو ناقابلِ اعتبار خیال کرکے صرف قرآن شریف کو لے لے۔ اے اللہ! ایسے لوگوں سے بچائے رکھ! یہ دجّال کے پیش خیمہ ہیں اور عنقریب دنیا میں دجّال آنے والا ہے)۔

لَوْ عَيَّرْتُ رَجُلًا بِالْوَضْعِ لَخَشِيْتُ اَنْ يَّحُوْرَ بِيْ دَاؤُهٗ۔ اگر میں کسی شخص کو کمینہ کہہ کر گالی دوں تو مجھ کو ڈر ہے کہ اس کی برائی خود مجھ پر ہی لوٹ آئے (میں ہی کمینہ ہو جاؤں)۔

ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ۔ وہ سمجھا کہ قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

كَوٰى اَسْعَدَ عَلٰى عَاتِقِهٖ حَوْرَاءَ۔ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو گول داغ لگایا، ان کے مونڈھے پر۔

فَحَوَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْدَةٍ۔ آنحضرتؐ نے ایک لوہے کو پھیرا اور پھر وہیں لے آئے تو داغ دائرہ کی شکل میں گول بن گیا، اسی سے ہے محور، یعنی وہ خط جس پر کوئی چیز گھومتی ہے۔

وَفِيْ رُكْبَتَيْهِ حَوْرَاءُ (آنحضرتؐ کو جب ابوجہل کے مارے جانے کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا، میں نے جب دیکھا تھا) اس کے دونوں گھٹنوں پر ایک سفید داغ تھا (قاعدہ ہے کہ داغ کا مقام سفید پڑ جاتا ہے) لوگوں نے دیکھا تو وہ داغ اس کے گھٹنوں پر موجود تھا۔

وَالْكَبْشُ الْحَوَرِيُّ۔ اور سفید مینڈھا (جو دوسرے [illegible]ر میں لگا ہو، کیونکہ یہ عمدہ مال ہوتا ہے جو زکوٰۃ میں نہیں لیا جائے گا)۔

وَ فِيْ مُحَاوَرَةِ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ۔ جس شخص میں عقل نہ ہو اس سے گفتگو مت کر۔

فَلَمْ يُحِرِ الْحُسَيْنُ۔ اس نے امام حسینؑ کو کوئی جواب نہیں دیا (یہ اَحَارَ سے نکلا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

كَلَّمْتُهٗ فَمَا اَحَارَ جَوَابًا۔ میں نے اس سے بات کی، لیکن اس نے جواب ہی نہیں دیا۔

حُوَارٌ۔ اونٹنی کا بچہ جب تک اپنی ماں کے ساتھ رہے، جب ماں سے جدا ہو جائے تو اس کو فَصِيْل کہیں گے۔

حُوْرٌ۔ ہلاکت (یہ جمع ہے حَائِرٌ کی، یا اَحْوَرُ اور حَوْرَاءُ کی)۔

حَوْزٌ۔ جمع کرنا، ملانا، تیز ہانکنا یا نرم ہانکنا، آہستہ چلنا، الگ ہونا، جماع کرنا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ جَمِيْعَ اللَّأْمَةِ كَانَ يَحُوْزُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ایک مشرک جو پورا ہتھیار بند تھا مسلمانوں کو ہانک رہا تھا (ان کا پیچھا کر رہا تھا)۔

اَلْاِثْمُ حَوَازُ الْقُلُوْبِ۔ گناہ دلوں کو سمیٹ لیتا ہے ان پر غالب آ جاتا ہے، ان کا مالک بن جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ شمر نے اس حدیث کو اسی طرح بتشدید واو روایت کیا ہے اور مشہور حَوَّازُ الْقُلُوْبِ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

فَتَحَوَّزَ كُلٌّ مِّنْهُمْ فَصَلّٰى صَلٰوةً خَفِيْفَةً۔ ان میں ہر شخص الگ ہو گیا اور ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی (ایک روایت میں فَتَجَوَّزَ ہے جیم معجمہ سے، یعنی جلدی جلدی ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی)۔

فَحَوِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ۔ میرے بندوں کو طور پہاڑ پر لیجا (ایک روایت میں فَحَرِّزْ ہے)۔

وَمَا يُؤْمِنُكَ اَنْ يَّكُوْنَ بَلَاءٌ اَوْ تَحَوُّزٌ (حضرت عمرؓ نے خندق کے دن حضرت عائشہؓ سے کہا) تم کو کیا اطمینان ہے آج کوئی بلا آئے یا لوگ ایک طرف کو چلدیں۔

وَقَدِ انْحَازَ عَلٰى حَلْقَةٍ نَشِبَتْ فِيْ جِرَاحَةِ رَسُوْلِ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ۔ ابو عبیدہ ایک زرہ کے حلقہ پر اوندھے ہو گئے ، جو احد کے دن آنحضرتؐ کے زخم میں گھس گیا تھا (پوری طاقت سے دانتوں سے پکڑ کر اس کو باہر نکالا)۔

کَانَ وَاللّٰہِ اَحْوَذِیًّا۔ قسم خدا کی حضرت عمرؓ بڑے دانشمند پولٹیکل آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا۔ ایک روایت میں اَحْوَذِیًّا سے ذال معجمہ)

فَحَمٰی حَوْزَۃَ الْاِسْلَامِ۔ انہوں نے اسلام کے ناکوں کو محفوظ کیا یعنی حدود اور نواحی کو عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ مَانِعٌ لِحَوْزَتِہٖ وہ اپنی حد کا محافظ ہے یا اپنی جائداد کا۔

فَمَا تَحَوَّزَ لَہٗ مِنْ فِرَاشِہٖ۔ (آنحضرتؐ عبد اللہ بن رواحہؓ کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے) آپ ان کے بستر سے نہیں سرکے، (صدر مقام سے نہیں ہٹے، کیونکہ بیمار کی عیادت میں یہی سنت ہے کہ اس کو تکلیف نہ ہو۔ اگر آپ علیحدہ جا کر بیٹھتے تو عبد اللہ بن رواحہ کو اپنا بستر چھوڑ کر وہاں آنا پڑتا)۔

وَاَقْبَلَ بِصَفِیَّۃَ قَدْ حَازَھَا۔ آپ صفیہؓ کو لے کر آئے ان کو چن لیا (مال غنیمت میں سے)

مَا اَحْتَازَھَا دُوْنَکُمْ۔ آپ نے اس مال کو خاص اپنے لئے نہیں جوڑا (بلکہ تمہارے لئے ہی رکھا)۔

تَحُوْزُ الْمَرْاَۃُ ثُلُثَ مِیْرَاثِ عَتِیْقِھَا وَلَقِیْطِھَا۔ عورت اپنے آزاد کئے ہوئے بردے کے اور جس کو اس نے رستہ میں پڑا پا کر پال لیا ہو اس کے تہائی مال کی مستحق ہو گی (بیہقی نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے)۔

حَتّٰی تَحُوْزَہٗ اِلٰی رَحْلِکَ۔ یہاں تک کہ تو اس کو اپنی فرودگاہ پر لے جائے (اپنے ٹھکانے اور رہنے کے مقام پر)۔

مَا حُوْزُنَا۔ ہمارا ٹھکانا کہاں ہے؟ (جہاں کا قصد ہے)۔

اَلْاِمَامُ مِنَّا مَنْ مَنَعَ حَوْزَتَہٗ۔ امام ہم لوگوں میں وہ ہے جو اپنے ملک کو محفوظ رکھے (یعنی اسلامی ملکوں کو کافروں سے بچائے اللہ کی راہ میں جہاد کرے)۔

حَیِّزٌ۔ مکان یا اس کے متعلقات اور جوانب۔

اِنْحَازَ عَنْہُ۔ اس سے عدول کیا۔

حُوْذِیٌّ۔ عقلمند، سیاسی مدبر۔

حَوْسٌ۔ گھومنا، ڈھونڈھنا، گھس جانا (جیسے جَوْسٌ ہے)

حَوَسٌ۔ بہادر ہونا۔

تَحَوُّسٌ۔ بہادری کرنا۔

فَحَاسُوا الْعَدُوَّ ضَرْبًا۔ دشمن کو گھس گھس کر ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر مارا ، یا پے در پے ان پر مار لگائی (عرب لوگ کہتے ہیں

رَجُلٌ اَحْوَسُ۔ بہادر آدمی۔

بَلْ تَحُوْسُکَ فِتْنَۃٌ۔ فتنہ تجھ کو اپنے اوپر چڑھائے گا، تجھ سے مل جائے گا (یہ حضرت عمرؓ نے ابو العدیس سے کہا)۔

رَاٰی فُلَانًا وَھُوَ یَخْطُبُ اِمْرَاَۃً تَحُوْسُ الرِّجَالَ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا ایسی عورت کو نکاح کا پیغام دے رہا تھا جو مردوں میں گھومتی رہتی (اس پر بدکاری کا توی گمان تھا)۔

اَلَمْ اَرَ جَارِیَۃَ اَخِیْکَ تَحُوْسُ النَّاسَ۔ کیا میں نے تیرے بھائی کی لونڈی کو نہیں دیکھا جو مردوں میں گھستی پھرتی ہے (ان کے ساتھ خلا ملا کرتی ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے فرمایا) ایک روایت میں تَجُوْسُ النَّاسَ ہے جیم معجمہ سے، معنی وہی ہیں۔

وَاِنَّہٗ یَحُوْسُ ذَرَارِیَّھُمْ۔ دجال ان کے بال بچوں میں گھس پڑے گا۔

فَجَعَلَ فَتًی مِّنْھُمْ یَتَحَوَّسُ فِیْ کَلَامِہٖ فَقَالَ کَبِّرُوْا کَبِّرُوْا (حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس کچھ لوگ آئے) ان میں سے ایک جوان شخص بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے لگا (حالانکہ اس سے زیادہ بزرگ لوگ ان میں موجود تھے) عمر بن عبد العزیز نے کہا: بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو، بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو (بزرگوں کو بات کرنے دو!)

عَرَفْتُ فِیْہِ تَحَوُّسَ الْقَوْمِ۔ میں نے اس میں قوم کی بہادری اور جرأت دیکھی (ایک روایت میں تَحَوُّشٌ ہے

شین معجمہ سے)۔

یَتَحَوَّشُ وَیَتَمَکَّثُ حَتّٰی یَاْتِیَ ذٰلِکَ مِنْھُمَا جَمِیْعًا۔ مرد (جب صحبت کرے) تو عورت سے اچھی طرح اختلاط کرے اور ٹھہرا رہے (انزال کو روکے) تاکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی انزال ہو (ورنہ عورت کی خواہش پوری نہ ہوگی)۔

حَوْشٌ۔ چار طرف سے آنا، جمع کرنا، ہانکنا۔

تَحْوِیْشٌ۔ جمع کرنا۔

مُحَاوَشَۃٌ۔ ترغیب، تحریص۔

تَحَوُّشٌ۔ علیحدہ ہو جانا، شرم کرنا۔

تَحَاوُشٌ۔ بیچ میں کرنا۔

اِنْحِیَاشٌ۔ جمع ہونا، بھاگ جانا، پرواہ کرنا۔

وَلَمْ یَتَتَبَّعْ حُوْشِیَّ الْکَلَامِ۔ وحشی اور مشکل کلام کے پیچھے نہیں لگا (بعض نے کہا یہ حوش کی طرف منسوب ہے جو جنوں کا شہر ہے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حُوْشِیُّ الْفُؤَادِ۔ یہ وحشی دل کا آدمی ہے۔

مَنْ خَرَجَ عَلٰی اُمَّتِیْ یَقْتُلُ بَرَّھَا وَفَاجِرَھَا وَلَا یَنْحَاشُ لِمُؤْمِنِھِمْ۔ جو شخص میری امت کے لوگوں کو مارنے کے لئے نکلے نہ اچھے کو چھوڑے نہ برے کو اور مومن کے مارنے سے نہ گھبرائے یا اُس سے نہ بھاگے (بلا تحقیق و تفتیش مسلمانوں کا قتل شروع کر دے)۔

وَاِذَا بِیَاضٌ یَنْحَاشُ مِنِّیْ وَاَنْحَاشُ مِنْہُ۔ ایک بار ایک سفیدی معلوم ہوئی، وہ مجھ سے بھاگ رہی تھی (میں) اُس سے بھاگ رہا تھا۔

اِذَا عِنْدَہٗ وِلْدَانٌ فَھُوَ یَحُوْشُھُمْ وَیُصْلِحُ بَیْنَھُمْ۔ اس کے پاس بچے ہیں، وہ اُن کو جمع کر رہا ہے، اُن کی اصلاح کر رہا ہے۔

اِنَّ رَجُلَیْنِ اَصَابَا صَیْدًا قَتَلَہٗ اَحَدُھُمَا وَاَحَاشَہُ الْآخَرُ عَلَیْہِ۔ دو شخصوں نے ایک شکار کیا، ایک نے تو اس کو قتل کیا اور دوسرے نے اس کو قاتل کی طرف بھگایا یا گھیر کر اُس کے پاس لایا)۔

رَاٰی کَلْبًا فَقَالَ اَحِیْشُوْہُ عَلَیَّ۔ ایک کتا دیکھا تو کہا اُس کو گھیر کر میرے پاس لاؤ!

فَلَّ انْحِیَاشُہٗ۔ اس کا حرکت کرنا اور تعرف کرنا کم ہو گیا۔

تَعَرَّفْتُ فِیْہِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ۔ میں نے اُس میں علیحدگی، اور شرم دیکھی یا فطرت اور دانائی (نہایہ میں ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَوَشَ الْقَوْمُ عَلٰی فُلَانٍ۔ جب اس کو اپنے بیچ میں کر لیں، (اور تَحَوَّشُوْا یعنی علیحدہ ہو گئے، ہٹ گئے)

حَاشَ لِلّٰہِ۔ بمعنی معاذ اللہ، یعنی اللہ پاک ہے۔ اس قیاس پر حَاشَ لَکَ نہیں کہتے، بلکہ حَاشَاکَ اور حَاشَا لَکَ کہتے ہیں۔

کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَاشِیَۃِ الْمَقَامِ۔ آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے (حاشیہ ہر ایک چیز کا کنارہ اسی سے ہے حاشیۃ الثوب اور حاشیۃ الکتاب اور حاشیۃ النسب چچا اور ان کی اولاد)

مَنْ تَلِنْ حَاشِیَتُہٗ یَعْرِفْ صَدِیْقُہٗ مِنْہُ الْمَوَدَّۃَ۔ جس کا حاشیہ نرم ہوگا اس کا دوست اُس کی محبت پہچانے گا۔

مُرِیْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ اَنْ یَسْتَنْجِیْنَ بِالْمَاءِ وَیُبَالِغْنَ فَاِنَّہٗ مُطَھِّرَۃٌ لِلْحَوَاشِیْ وَمَذْھَبَۃٌ لِلْبَوَاسِیْرِ۔ مسلمان عورتوں سے کہہ کر پانی سے استنجا کریں، اور اچھی طرح کریں، کیونکہ پانی مقعد کے کناروں کو صاف کر دیتا ہے، بواسیر کو دور کرتا ہے (جب مقعد کے کنارے خوب صاف نہیں کئے جاتے تو مادّہ کی عفونت کی وجہ سے بواسیر کی بیماری پیدا ہوتی ہے)۔

خُذْ مِنْ حَوَاشِیْ اَمْوَالِھِمْ۔ زکوٰۃ میں چھوٹے جانور لے (جیسے ابن مخاض اور ابن لبون)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَیُرِیْدُ عَذَابَ اَھْلِ الْاَرْضِ لَا یُحَاشِیْ مِنْھُمْ اَحَدًا۔ اللہ تعالیٰ زمین والوں کو عذاب دینا چاہتا ہے،

ان کے گرد جمع ہو گئے۔ ۱۲ منہ۔

(ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا۔

مُحَاشَاةٌ۔ مستثنیٰ کرنا، نکال ڈالنا۔

حَوْصٌ۔ سینا، گرد پھرنا، تنگی کرنا، تنگ ہونا۔

ثُمَّ قَالَ حُصْهُ۔ پھر درزی سے کہا اس کو سی دے

كُلَّمَا حِيصَتْ مِنْ جَانِبٍ تَهَتَّكَتْ مِنْ اٰخَرَ۔

جب ایک طرف سے سیا جاتا ہے تو دوسری طرف سے پھٹ جاتا ہے۔

حَوْصَاءَ۔ ایک مقام کا نام ہے وادی القریٰ اور تبوک کے درمیان۔ آنحضرتؐ تبوک کو جاتے وقت وہاں ٹھہرے تھے، ابن اسحاق نے کہا یہ ضاد معجمہ سے ہے۔

عَيْنٌ حَوْصَاءُ۔ تنگ آنکھ۔

حَوَصٌ۔ آنکھ کی تنگی۔

حَوْصَلَةٌ۔ پرندے کا معدہ (پوٹا) پیٹ کے نیچے کا حصہ مثانہ تک۔

يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ۔ وہ کبوتر کے پوٹوں کی طرح (کالا) خضاب کریں گے (اس حدیث سے بعض نے کالا خضاب مکروہ رکھا ہے)۔

حَوْضٌ۔ حوض بنانا، جمع کرنا۔

تَحْوِيْضٌ۔ گرد گھومنا۔

اِسْتِحْوَاضٌ۔ جمع ہونا، حوض بنانا۔

لَمَّا ظَهَرَ لَهَا مَاءُ زَمْزَمَ جَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ حضرت ہاجرہ کے سامنے جب زمزم کا پانی نمودار ہوا تو وہ اس کا حوض بنانے لگیں (اس خیال سے کہ کہیں پانی بہہ کر ختم نہ ہو جائے) ایک روایت میں تُحَوِّطُهُ ہے یعنی اس کے گرد مینڈ اٹھانے لگیں)۔

فَتَحْفِنُ۔ چلو بھر بھر کر لینے لگیں (ایک میں فَتَحْفِرُ ہے یعنی گڑھا کھودنے لگیں)۔

اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا۔ قیامت کے دن ہر پیغمبر (اور اس کی امت کے لئے) ایک حوض ہوگا۔

مِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔ قیامت کے دن میرا یہ منبر حوض کوثر پر رکھ دیا جائے گا (یا حوض پر ایک منبر رکھا جائے گا میں اس پر بیٹھوں گا)۔

حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ۔ میرا حوض قیامت کے دن ایک مہینے کی راہ تک ہوگا۔

اِنْ لَّمْ تَجِدْ مَوْضِعًا فَلَا تُجَاوِزِ الْحِيَاضَ عِنْدَ وَادِيْ مُحَسِّرٍ۔ اگر کہیں جگہ نہ ملے تو وادی محسر کے حوضوں سے آگے مت بڑھ۔

اَنَا ابْنُ ذِي الْحَوْضَيْنِ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) میں دو حوض والوں کا بیٹا ہوں (یعنی عبد المطلب اور ہاشم کا، دونوں قحط کے زمانہ میں غریبوں کے لئے کھانے کا حوض بنایا کرتے تھے)۔

حَوْضُ الْحِمَارِ۔ (گالی ہے) یعنی بودا نامرد۔

حَوْطٌ۔ حفاظت کرنا، بچانا، خاطرداری کرنا۔

حَاطَ۔ اترا۔

حُطْ حُطْ۔ خیال رکھ، حفاظت کر۔

تَحْوِيْطٌ۔ دیوار بنانا گرداگرد۔

اِحَاطَةٌ۔ گھیر لینا۔

اُحِيْطَ بِهٖ۔ ہلاک ہوا۔

مَا اَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ يَعْنِيْ اَبَا طَالِبٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ۔ آپ اپنے چچا ابو طالب کے کیا کام آئے؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے (کافروں کی ایذا سے آپ کو بچاتے تھے) آپ کی وجہ سے غصہ کرتے (ان سے لڑنے کے لئے مستعد ہوتے۔ چنانچہ اپنے قصیدہ میں کفار قریش کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم ان کو یونہی حوالے کر دیں گے، ابھی تو ہم نے ان کے لئے تیر اور برچھے نہیں چلائے")۔

وَتُحِيْطُ دَعْوَتُهٗ مِنْ وَّرَائِهِمْ۔ اس کی دعا سب طرف سے ان کو گھیر لے گی۔

حَاطَهٗ اور اَحَاطَ بِهٖ۔ اُس کو گھیر لیا۔

اَحَطْتُ بِهٖ عِلْمًا۔ میں اس کو خوب جانتا ہوں۔

وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم سے گھیر لیا ہے (یعنی ہر چیز کو خوب بطور کمال جانتا ہے)۔

فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ۔ دیکھا تو آپ ایک باغ میں ہیں ایک کمل اوڑھے ہوئے۔

حَائِطٌ۔ اس باغ کو کہتے ہیں، جس کے گرد حصار کی دیوار ہو۔ اس کی جمع حَوَائِطُ ہے۔

عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظُهَا بِالنَّهَارِ۔ دن کو باغ والے اپنے باغوں کی خود حفاظت کریں (ان کو جانوروں سے بچائیں، جانوروں والے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ البتہ رات کو جانوروں والوں پر لازم ہے کہ اپنے جانوروں کو روک کر رکھیں کسی کے باغ یا کھیت میں نہ جانے دیں، ورنہ نقصان کا بدلہ دینا ہوگا)

يَحُوْطُهُمْ بِنَصِيْحَتِهٖ۔ خلوص کے ساتھ ان کی نگہبانی کرے۔

وَقَدْ اُحِيْطَ بِنَفْسِيْ۔ میں مرنے کے قریب ہوگیا تھا۔

خُذْ بِالْحَائِطَةِ لِدِيْنِكَ۔ اپنے دین کے کاموں میں احتیاط پر عمل کر (مثلاً ایک کام کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف ہے تو اس کا نہ کرنا ہی احتیاط ہے مثلاً مس ذکر سے وضو ٹوٹنے میں اختلاف ہے تو دوبارہ وضو کر لینا ہی احتیاط ہے)۔

اَنَا اَحُوْطُ حَوْلَهٗ۔ میں تو اُس کے گرد پھر رہا ہوں۔ (یعنی اسی فکر میں ہوں)۔

وَاجْعَلْنِيْ فِيْ حِيَاطَتِكَ۔ مجھ کو اپنی حفاظت میں رکھ۔

حِيَاطَةُ الْاِسْلَامِ۔ اسلام کی حفاظت۔

كُنْتُ اَحُوْطُهُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ میں آنحضرتؐ کے لئے اُن کی حفاظت کرتا تھا۔

هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ حِيْطَةً مِّنْ وَّرَائِهٖ۔ (دُعا کے کہنے والے اُس کو سب لوگوں سے زیادہ ہر طرف سے بچانے والے ہیں۔

وَهُوَ يَعْمَلُ فِيْ حَائِطٍ لَّهٗ۔ امام عبداللہ اپنے ایک باغ میں کام کر رہے تھے۔

حَائِطٌ اصل میں حَاوِطٌ تھا واو ئے ہوگئی اور ئے کو ہمزہ سے بدل دیا۔ اس کی جمع حِيْطَانٌ بھی آتی ہے۔

اَلْاِحْتِبَاءُ حِيْطَانُ الْعَرَبِ۔ گوٹ مار کر بیٹھنا (جیسے عرب کے لوگ بیٹھا کرتے ہیں کہ ہاتھوں کو دونوں پنڈلیوں پر حلقہ کر لیتے ہیں، یا ایک کپڑے سے دونوں پنڈلیاں کمر پر سے لیجا کر باندھ لیتے ہیں) عربوں کی دیواریں ہیں (جس طرح دیوار سے ٹیک لگا کر آدمی بیٹھتے ہیں تقریباً اسی طرح اس میں بھی ٹیک ہو جاتی ہے، گویا زمین کی کرسی ہے)

كَانَ لِفَاطِمَةَ سَبْعُ حَوَائِطَ۔ حضرت فاطمہؓ کے سات باغ تھے۔

بَحْرٌ مُّحِيْطٌ۔ بحر اوقیانوس۔

حَوْفٌ۔ کنارے پر ڈال دینا، خبرگیری کرنا، حاجت پوری کرنا

سُلِّطَ عَلَيْهِمْ مَوْتٌ طَاعُوْنٍ يَحُوْفُ الْقُلُوْبَ۔ اُن پر طاعون کی ایسی موت ڈالی جائے گی جو دلوں کو ہلا دے گی (خوف کی وجہ سے بھاگنے لگیں گے) یہ حَافَةٌ سے نکلا ہے، بمعنی جانب اور کنارہ۔ اس کی جمع حَافَاتٌ بہ تشدید فا اور حَافٌ آتی ہے۔ بعضوں نے يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ باب تفعیل سے روایت کیا ہے۔ معنی وہی ہیں۔ محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے؛

سُلِّطَ عَلَيْهِمْ طَاغُوْتٌ يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ۔ یعنی اُن پر ایک شیطان مسلط کیا جائے گا، جو دلوں کو ہلا دے گا

حَوَّفَ الْقُلُوْبَ وَخَوَّفَهَا۔ دلوں کو ہلا دیا اور ڈرا دیا۔

لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ نَزَلَ النَّاسُ حَافَةَ الْاِسْلَامِ۔ جب حضرت عمرؓ قتل کئے گئے تو لوگ اسلام کے کنارے پر جا اُترے (یعنی مسلمانوں پر چہار طرف سے مصیبتیں آنا شروع

ہوئیں، حضرت عمرؓ کی ذات کیا تھی گویا مسلمانوں کا بچاؤ تھی)۔

كَانَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ فِي الْبَحْرِ فَجَلَسَ عَمْرٌو عَلَى مِحْجَافِ السَّفِينَةِ فَدَفَعَهُ عُمَارَةُ۔ عمارہ بن ولید اور عمرو بن العاص دونوں سمندر میں سوار ہوئے، عمرو کشتی کے کنارے پر بیٹھے تھے، عمارہ نے کیا کیا، ان کو دھکیل دیا۔ (ایک روایت میں مِنْجَافِ ہے)۔

تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ حَوْفٌ۔ جب آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا، اُس وقت میں حوف پہنے تھی (حوف وہ کپڑا جس میں آستینیں نہیں ہوتیں چھوٹی بچیاں اس کو پہنتی ہیں۔ بعض نے کہا چمڑے کے تسموں کو ملا کر لڑکی کو کپڑوں کے اوپر پہناتے ہیں، اسی کا نام حوف ہے مجمع میں ہے کہ چمڑے کے چار چار اُنگل کے تسمہ بنا کر اُس بچی کو پہناتے ہیں جو جوان نہ ہوئی ہو، اس کو حوف کہتے ہیں۔ مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ میں نکاح کے وقت بہت کم سِن تھی)۔

حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ۔ اُس حوض کے دونوں کناروں پر موتی کے قُبّے ہیں۔

فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ۔ وہ اُس کے دونوں کناروں پر اُگیں گے (نشو ونما پائیں گے)۔

عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ۔ عورتو تم راستہ کے کنارے کنارے چلنا لازم کر لو! (تاکہ مردوں سے مُڈبھیڑ نہ ہو)۔

حَوْقٌ۔ جھاڑنا، ملنا، چکنا کرنا۔

حَاقَ بِهٖ۔ اُس کو گھیر لیا۔

تَحْوِيقٌ۔ تنگ کرنا، ٹیڑھا کرنا، کاٹ دینا۔

حُوَاقَةٌ۔ کوڑا کچرا۔

سَتَجِدُونَ اَقْوَامًا مَحْوُقَةً رُؤُسُهُمْ (ابوبکر صدیقؓ نے جب مجاہدین کو شام کی طرف روانہ کیا تو کہا) تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے سر بیچ میں سے مُنڈے ہوں گے (یعنی گول گردے کی طرح چار طرف بال بیچ میں سے صاف چکنے)۔

حَوْلٌ۔ گھومنا، گزرنا، پورا ہونا، بدل جانا، ٹیڑھا ہونا۔ ہوشیاری، قوت، قدرت، گرداگرد، سال، بچاؤ، حیلہ۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یہاں حَوْل کے معنی حرکت کے ہیں) یعنی حرکت اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے (بعض نے کہا یہ حِيلَةٌ سے ہے یعنی بُرائی دفع کرنے کا حیلہ اور بھلائی حاصل کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے مؤلف کہتا ہے اِس کلمہ کی شرح خود حدیث میں موجود ہے یعنی گناہ سے بچنا اور نیکی کی قدرت ہونا، اللہ ہی کی توفیق سے ہے)۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُولُ وَبِكَ اَحُولُ۔ یا اللہ! تیری ہی مدد سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (دشمن کو) دفع کرتا ہوں (یا حرکت کرتا ہوں یا حیلہ کرتا ہوں) بِكَ اُصَادِلُ وَبِكَ اُحَاوِلُ۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

وَنَسْتَحِيلُ الْجَهَامَ۔ اور ہم ابر کی حرکت کو دیکھتے رہتے ہیں (ایک روایت میں نَسْتَجِيلُ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

فَحَالُوا اِلَى الْحِصْنِ۔ وہ قلعہ میں جا کر ٹھہرے (یعنی بھاگ کر اور اپنی جگہ چھوڑ کر) ایک روایت میں فَجَالُوا ہے جَوَلَانٌ سے۔

اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَحَالَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ۔ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز لگاتا ہوا اپنے مقام سے سرک جاتا ہے (یا بھاگنے کی تیاری کرتا ہے)۔

مَنْ اَحَالَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اپنا دین بدلے (یعنی کفر کو چھوڑ کر اسلام اختیار کر لے) وہ بہشت میں جائے گا۔

فَاحْتَالَتْهُمُ الشَّيٰطِيْنُ۔ شیطانوں نے اُن کا حال بدل ڈالا۔

فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا۔ پھر وہ ڈول بدل کر چرسہ (بڑا ڈول) ہو گیا۔

اُحِيلَتِ الصَّلٰوةُ ثَلٰثَ اَحْوَالٍ۔ نماز میں تین بار تبدیلیاں ہوئیں۔

رَاَيْتُ حَذْقَ الْفِيلِ اَخْضَرَ مُحِيلًا۔ میں نے ہاتھی کا لیسنڈ سبز رنگ بدلتا ہوا دیکھا۔

نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِعَظْمٍ حَائِلٍ ۔ آنحضرتؐ نے گلی ہوئی (بوسیدہ) ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

حائلؔ کے معنی متغیّر اور مُحِیل جس پر ایک سال گزر چکا ہو، حَوْلؔ سے ماخوذ ہے، بمعنی سال۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُلْقِحٍ وَّمُحِيْلٍ ۔ تیری پناہ ہر حاملہ کرنے والے اور ہر بانجھ سے۔

مُحِیلؔ۔ اس کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہو (عرب لوگ کہتے ہیں)

اَحَالَتِ النَّاقَةُ ۔ یعنی اونٹنی خالی ہے (اُس کو حمل نہیں ہے)۔

اَحَالَ الرَّجُلُ اِبِلَهٗ ۔ اُس نے اپنے اونٹوں کو خالی رکھا (گابھن نہیں کرایا)۔

وَالشَّاءُ عَازِبٌ حِيَالٌ ۔ بکریاں گابھن نہ تھیں (اُن کو حمل نہ تھا)۔

حائِل۔ وہ عورت جس کو حمل نہ ہو۔

حامِل۔ وہ عورت جس کو حمل ہو۔

اِنَّ جِبْرِيْلَؑ اَخَذَ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاَدْخَلَ فَا فِرْعَوْنَ ۔ حضرت جبرئیلؑ نے کیا کیا (جب فرعون غرق ہوا) سمندر کی کیچڑ (نرم نرم مٹی جو تہہ میں ہوتی ہے، بعض نے کہا کالی کالی کیچڑ) اس کے منہ میں گھسیڑ دی (اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس وقت آہ وزاری کرے اور پروردگار کو اس پر رحم آجائے) سبحان اللہ ہمارا مالک جب اس قدر رحم فرمانے والا ہے کہ فرعون جیسے کافر اور گردن کش اور مغرور پر، جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا، اس کے رحم وکرم کی توقع ہوتی ہے، تو ہم گنہگار اُس کے رحم وکرم سے کیونکر محروم رہیں گے)۔

حَالُهُ الْمِسْكُ ۔ جو مٹی کہ تر کیچڑ مشک ہے۔

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا ۔ یا اللہ ہمارے اردگرد (جنگلوں اور کھیتوں میں) پانی برسا، ہم پر نہ برسا۔

تُلْقِيْ حَوَالَيْنَا ۔ ہمارے اردگرد برسا۔

حَوَالَيْهِ حَوَالَهٗ حَوْلَيْهِ حَوْلَهٗ ۔ سب کے معنی گرداگرد، آس پاس۔ جوہری نے کہا:

حَوَالِيْهِ بکسرۂ لام درست نہیں ہے۔

اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ نَزَلُوْا فِيْ مِثْلِ حُوَلَاءِ النَّاقَةِ مِنْ ثِمَارٍ مُتَهَدِّلَةٍ وَّاَنْهَارٍ مُتَفَجِّرَةٍ ۔ یہ ہمارے بھائی کوفہ والے ایسے ملک میں اُترے ہیں جو اونٹنی کی حُولاء کے مانند ہے، میوے لٹکے ہوئے، نہریں بہتی ہوئیں (حُولاء[1] وہ جھلی جس کے اندر زرد پانی ہوتا ہے اوپر سُرخ اور سبز دھاریاں ہوتی ہیں، وہ پیدائش کے وقت اونٹنی کے پیٹ سے بچہ کے ساتھ نکلتی ہے)۔

قَلِّبَانِيْ فَاِنَّكُمَا تُقَلِّبَانِ حُوَّلًا قُلَّبًا اِنْ وُّقِيَ كَيَّةَ النَّارِ (معاویہؓ نے مرتے وقت اپنی بیٹیوں سے کہا) میری کروٹ بدلو، تم ایسے شخص کو پلٹاؤ گی جو بڑا عاقل زمانہ ساز ہے، اگر وہ آگ کے داغ سے بچایا گیا (یعنی اگر دوزخ کے عذاب سے نجات ملی، تب تو میں بڑا ہنرمند اور عاقل اور زمانہ ساز آدمی ہوں اور اگر عذاب میں پڑ گیا تو پھر میری عقلمندی اور زمانہ سازی سب بے کار ہے)۔ ایک روایت میں حُوَّلِيًّا قُلَّبِيًّا آیا ہے معنی وہی ہیں۔

وَكَانَ حُوَّلًا قُلَّبًا ۔ وہ بڑا چترا زمانہ ساز (زمانہ کے ساتھ نباہ کرنے والا) تھا۔

فَمَا اَحَالَ عَلَى الْوَادِيْ ۔ اُس نے وادی کی طرف منہ نہیں کیا۔

فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَيُحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۔ ان کافروں نے (جب اوجھڑی آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی) ہنسنا اور ایک نے دوسرے پر جھکنا شروع کیا۔

فِي الْاَرْضِ الْمُسْتَحِيْلَةِ ۔ ٹیڑھی اور ترچھی زمین میں

اِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ مِنِّيْ ۔ میرے اور مسجد کے درمیان سیلاب حائل ہوجاتے ہیں (یعنی جب برسات ہوتی ہے تو میرے

---

[1] یا حُوَلَاءُ جیسے محیط میں ہے فُعَلَاءُ کے وزن پر۔ عرب زبان میں کل تین کلمے آئے ہیں حُوَلَاءُ اور عِنَبَاءُ اور سِيَرَاءُ۔ ۱۲ منہ۔

اور مسجد کے درمیان پانی کے نالے چلتے ہیں اُن کی وجہ سے میں مسجد تک نہیں جا سکتا)۔

اَلَّذِیْ حَالَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ۔ ہمارے اور آسمان کی خبر میں جو چیز حائل ہوئی۔

وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیٰطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ شیطانوں اور آسمان کی خبروں میں روک ہوگئی ہے۔

صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا۔ دو نمازیں ہیں جو اپنے وقتِ معمول (افضل وقت) سے سرکائی جاتی ہیں۔

یُحَوِّلُ الْمَاءَ۔ پانی کو ہٹا رہا تھا (یعنی کنویں سے نکال رہا تھا)۔

کَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَقَامَ لَہٗ۔ آپ کے آس پاس جو رئیس اور سردار لوگ تھے وہ سب آپ کے مطیع ہوگئے تھے (ایک غسان کا رئیس مطیع نہیں ہوا تھا)

حَوَّلَ رِدَاءَہٗ۔ آپ نے استسقاء کی نماز میں چادر کو اُلٹا اِس طرح سے کہ داہنے ہاتھ میں چادر کا بایاں کنارہ نیچے کا تھا اور بائیں ہاتھ میں چادر کا داہنا کنارہ نیچے کا اور پیٹھ کے پیچھے دونوں ہاتھوں کو پلٹا تو جو کنارہ داہنے ہاتھ میں تھا وہ داہنے مونڈھے پر آگیا، اور جو بائیں ہاتھ میں تھا وہ بائیں مونڈھے پر آگیا اور چادر کا داہنا کنارہ بایاں اور بایاں داہنا، اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر ہوگیا۔ اِس طرح سے چادر کو اُلٹنے سے دراصل یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ حق تعالیٰ موسم کو بھی اِسی طرح پلٹ سکتا ہے۔ اور تعجب ہے حنفیہ پر کہ صحیح حدیث وارد ہونے کے باوجود، انھوں نے چادر کا اُلٹنا استسقاء میں مستحب نہیں رکھا اور اندازہ اور قیاس سے ایک وجہ بیان کردی ایسی عقل کی باتیں دین میں کیا کام آسکتی ہیں)۔

یُحَوِّلُ اللّٰہُ رَأْسَہٗ رَأْسَ حِمَارٍ۔ اللہ تعالیٰ اُس کا سر گدھے کا سر کردے (یعنی گدھے کی طرح اُس کو نادان بنادے) خطابی نے کہا اگر اس امت میں مسخ ہو سکتا ہے، تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول رہ سکتی ہے)۔

یَرْفَعُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِیْ صُوْرَتِهٖ جب مومن اپنا سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ پھر اپنی (اگلی) صورت میں پلٹ گیا ہے (یعنی جس صورت میں پہلے انھوں نے اُس کو دیکھا تھا، اہلِ حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صورت ہے، جیسی اس کی ذاتِ مقدس کے لائق ہے اور وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہوسکتا ہے اور قیامت میں ایک صورت میں ظاہر ہوگا پھر دوسری صورت میں جیسے اِس صحیح حدیث سے ثابت ہے اور متکلمین خواہ ایسی حدیثوں کی تاویل کے درپے ہوگئے ہیں۔ اور جہمیہ نے تو اِس قسم کی حدیثوں کا انکار ہی کردیا ہے۔ اُن کا پیشوا جہم بن صفوان تو قرآن شریف میں بھی تصرف کرنا اور استوا کی آیتیں قرآن سے ہٹا ڈالنا چاہتا تھا۔ خذلہم اللّٰہ تعالیٰ)۔

حَوَّلْتُ رَحْلِیَ اللَّیْلَةَ۔ میں نے اپنی بیوی سے گذشتہ رات میں دوسری طرف سے جماع کیا (یعنی دُبر میں دخول کیا یا پشت کی طرف سے فرج میں)۔

اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَیْلِ الشَّدِیْدِ۔ یا اللہ! بڑی طاقت والے۔

اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا حَوِّلُوْا مَقْعَدِیْ اِلَی الْقِبْلَةِ (لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے بیان کیا کہ بعض لوگ قبلہ کی طرف شرمگاہ کرنا (پیشاب یا پاخانہ میں) بُرا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا) سچ کیا انھوں نے ایسا کیا؟ اچھا میری چوکی قبلہ کی طرف کردو (معلوم ہوا کہ یہ کراہت صحرا اور میدان میں ہے جہاں پاخانہ کا کوئی مقام بنا ہوا نہ ہو، لیکن شہر اور بستی یا اس پاخانے میں جو بنا ہوا ہو، قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ۔ یا اللہ! تیری پناہ تیری تندرستی پلٹ جانے سے (یعنی جو تندرستی اور سلامتی تو نے ہم کو عطا فرمادی ہے، اس میں کمی اور انحطاط سے ہم پناہ چاہتے ہیں)۔

حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ۔ تو آدمی اور اُس کے دل کے بیچ میں
ان ہے یا تیرے دلوں کے گرد حرکت کی، ان کو گھیر لیا۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ
ول ولا قوۃ الا باللہ، بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے
مجمع البحرین میں ہے کہ حَوْل کے معنی حرکت کے یا قدرت کے دونوں
ہو سکتے ہیں۔ اور صدوق نے کتاب التوحید میں روایت کیا ہے
حَوْل کے معنی یہاں تحویل اور انتقال کے ہیں)

حَاوَلْتُ الشَّیْءَ۔ میں نے اُس کا قصد کیا۔

حَوَالَةٌ اور اِحَالَةٌ۔ قرضہ دوسرے پر اُتار دینا (اب مدیون
محیل اور رب الدین کو محتال اور محتال لہ اور جس پر اُتارا اس کو
محال علیہ کہیں گے۔)

رَجُلٌ مُحْتَالٌ۔ حیلہ باز آدمی ہے۔

يَحْتَالُ اَحَدُنَا۔ ہم میں سے کوئی حیلہ کرتا (کوشش اور
سعی کرتا)۔

اِسْتِحَالَ۔ محال ہو گیا ناممکن ہو گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ (یہ اُس وقت کہنا چاہئے جب
دمی پر کوئی مصیبت آئے اور نعمت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ)۔

وَيُمْهِدُنِيْ عَمَّا اُحَاوِلُ لَدَيْكَ۔ میں جو تیرے پاس
نے کا قصد کرتا ہوں اُس سے مجھ کو روکتا ہے۔

مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ (یا اللہ!) مومن کا مرتبہ
رے پاس کیا ہے؟

لَمْ يَسْبِقْ لَهٗ حَالٌ۔ پروردگار کی جو صفاتِ ذاتیہ ہیں
سے سمع، بصر، علم، قدرت، حیوٰۃ وغیرہ) ان میں کوئی ایک
دوسرے سے پہلے نہیں ہیں (بلکہ سب اُس کی ذات کی طرح قدیم
ازلی ہیں)۔

تَحْوِيْلٌ۔ محدثین کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ
ایک سند چھوڑ کر دوسری سند بیان کرنا۔ اس کا اشارہ ح ہے۔

حَوْلَقَةٌ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ جیسے بَسْمَلَةٌ بسم اللہ
کہنا حَمْدَلَةٌ الحمد للہ کہنا۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا۔ لاحول
ولا قوۃ الا باللہ کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے گناہ سے بغیر اس کے
بچائے بچ نہیں سکتے، اور اس کی عبادت اُس کی مدد کے بغیر نہیں
کر سکتے۔

حَوْمٌ۔ گرد گھومنا، ہمیشہ ایک چیز پر جمے رہنا، پیاسا ہونا،
قصد کرنا، منڈلانا۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ بَهَائِمَنَا الْحَائِمَةَ۔ اے اللہ ہمارے
چوپایوں پر جو پیاسے ہو کر پانی کے لئے گھوم رہے ہیں، رحم کر!

مَا وَلِيَ اَحَدٌ اِلَّا حَامَ عَلٰى قَرَابَتِهٖ۔ جہاں کسی کو
حکومت ملی، اُس نے اپنے رشتہ داروں پر عنایت شروع کی (اکثر
حاکم اور والی ایسا ہی کیا کرتے ہیں، لیکن شاذ و نادر بعض ایسے بھی
گزرے ہیں جنہوں نے انصاف کیا اور اپنے رشتہ داروں کی کوئی
بیج کی، اور ایسے تو بہت ہی کم ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے رشتہ
داروں کو مطلق کوئی خدمت نہیں دی، جیسے حضرت عمر فاروقؓ)

كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ بِالْحُوْمَانَةِ۔ گویا وہ سخت زمین میں پہاڑ
ہیں۔

كَانَ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ يَحُوْمُ وَلَا يَرِدُ۔ عمر بن
ابی ربیعہ (شاعر) منڈلاتا تھا لیکن پانی پیتا نہ تھا (مطلب یہ
ہے کہ شعروں میں رندی اور فسق و فجور کی باتیں کرتا مگر ان کاموں کو
نہ کرتا اور ازیں قبیل حافظ شیرازی کا کلام بھی ہے، ظاہر میں رندانہ
مگر خود حافظ صاحب کہتے ہیں کہ وہ بڑے متقی اور پرہیزگار اور درویش
تارک الدنیا تھے۔ واللہ اعلم)۔

حَوَايَةٌ یا حَيٌّ۔ جمع کرنا، مالک ہونا، مشتمل ہونا۔

اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ حِوَاءً۔ یہ میرا بچہ
جس کے لئے میرا پیٹ ظرف تھا (وہ اُس میں رہتا تھا)

فَاَوَيْنَا اِلٰى حِوَاءٍ ضَخْمٍ۔ ہم نے کچھ جھنڈ مکانوں میں
پناہ لی جو پانی پر بنے ہوئے تھے۔ گنجان تھے۔

حِوَاءٌ۔ وہ گھر جو پانی پر بنے ہوں، ایک دوسرے سے ملے
ہوئے۔ اس کی جمع اَحْوِيَةٌ ہے۔

ہر حالت میں خدا کا شکر ہے ۱۲ منہ

وَيُطْلَبُ فِي الْحِوَاءِ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ فَمَا يُوجَدُ۔ بڑے گاؤں میں کوئی لکھنے والا ڈھونڈیں گے تو نہیں ملے گا۔

كَانَ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ كِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا آپ حضرت صفیہؓ کے لئے (اونٹ پر) کمبل کا ایک گدا بناتے پھر اُن کو اپنے ساتھ سوار کرلیتے (نہایہ میں ہے کہ تَحْوِيَة اس کو کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کے گرداگرد ایک کمبل کا دائرہ بنائیں پھر اُس پر سوار ہوجائیں (دائرہ بنانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اونٹ کا کوہان چبھے نہیں، پیٹھ برابر مسطح ہوجائے) اس کا اسم حَوِيَّة ہے اور جمع حَوَايَا ہے۔

رَأَيْتُ الْحَوَايَا عَلَيْهَا الْمَنَايَا نَوَاضِحُ يَثْرِبَ تَحْمِلُ الْمَوْتَ النَّاقِعَ۔ میں نے اونٹوں کے اوپر گول گدے دیکھے، اُن پر موتیں ہیں (یعنی مرنے والے اور مارنے والے لوگ سوار ہیں) مدینہ کے پانی کھینچنے والے اونٹ بڑی موت لادے ہوئے ہیں)۔

وَلَدَتْ جَدْيًا أَسْفَعَ أَحْوَى۔ وہ ایک بچہ جنی جو سرخ سیاہ تھا۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْحُوُّ۔ بہتر گھوڑے کمیت سیاہ رنگ ہیں۔ (یعنی تیلیا کمیت، جن کی سرخی پر سیاہی ہوتی ہے)

حُوٌّ۔ جمع ہے أَحْوَى کی۔

أَيْنَ مَا تَحَاوَتْ عَلَيْكَ الْفُضُولُ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، یارسول اللہ! جب میں اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کردوں پھر تو اور کوئی خرچ مجھ پر لازم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا) جو مال تیرے پاس ضرورت سے زیادہ جمع ہوجائے، وہ کہاں جائے گا؟ (یعنی اُس کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر، غریبوں کے ساتھ سلوک کر۔ یہ حکم استحباباً ہے) ایک روایت میں تَحَاوَأَتْ ہے ہمزہ سے یہ شاذ لغت ہے۔

حَتَّى حَكَمٍ وَحَاءٍ (میری شفاعت میری اُمت کے اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں) یہاں تک کہ حکم اور حاء کی بھی میں شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں جو بڑے شریر مشہور تھے)۔

حَوَايَا۔ آنتیں۔

تَحَوِّي۔ لپٹ گیا۔

حَائِرٌ۔ وہ پانی جس کے بہنے کا راستہ نہ ہو۔

حَوَّاءُ۔ حضرت آدمؑ کی بیوی کا نام تھا۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد ایک سال تک زندہ رہیں، پھر انہیں کے قریب دفن کی گئیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ جدہ میں حضرت حواؑ کی قبر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ہے)

حَوٌّ۔ ظاہر۔

لَوٌّ۔ مخفی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ لَا يَعْرِفُ الْحَوَّ مِنَ اللَّوِّ۔ فلاں شخص ظاہر بات کو مخفی بات سے تمیز نہیں کرتا)۔

حُوَّةُ الْوَادِي۔ وادی کا کنارہ۔

حَوِيٌّ۔ چھوٹا حوض۔ (مجمع میں ہے کہ حَوَّاءُ أَحْوَى کا مونث ہے اور حُوَّاءَ ایک بھاجی ہے جس کی بیل زمین پر پھیلی ہوتی ہے، اُس کا رنگ بھیڑیے کا سا ہوتا ہے۔ سیدانی نے کہا، عرب لوگ حَوّ کو بمعنی نَعَم اور لَوّ کو بمعنی لا استعمال کرتے ہیں۔)

حَيَّةٌ۔ سانپ (کیونکہ وہ لپٹا ہوا ہوتا ہے، یا اس لئے کہ وہ مدت تک زندہ رہتا ہے)۔

تَحْوِيَةٌ۔ قبضہ کرنا۔

تَحَوِّي۔ منقبض ہونا، گول ہونا۔

حَاوِي۔ گھیرنے والا۔ ایک مشہور طب کی کتاب کا نام ہے جو محمد بن زکریا رازی کی تصنیف ہے۔

باب الحاء مع الياء

حِيبَةٌ یا حُوبَةٌ۔ رنج اور غم، ذلت اور محتاجی حال

لَمَّا مَاتَ أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ۔ جب ابو لہب مرگیا، تو اُس کے گھر والوں میں سے کسی

اُس کو خواب میں دیکھا بُرے حال میں (ایک روایت میں خَیْبَۃٍ ہے خائبے تعجب ہے۔ یعنی بڑی نامُرادی اور محرومی میں۔ اِس خواب کا تتمہ یہ ہے کہ اُس نے خواب ہی میں ابولہب سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ بولا میں سخت عذاب میں مُبتلا ہوں، مگر پیر کے دن عذاب میں کچھ تخفیف ہوتی ہے، اِتنا سا پانی یعنی جتنا انگوٹھے اور کلمہ کی اُنگلی کے بیچ گھائی میں آجائے) مجھ کو پینے کے لئے مِل جاتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضرت محمدؐ کی پیدائش کی خبر سُنکر ثویبہ کو اِس خوشی میں آزاد کردیا تھا۔ کرمانی نے کہا، اِس روایت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کافر کو اعمالِ صالحہ سے اِتنا فائدہ ہوگا کہ عذاب میں تخفیف ہوجائیگی مگر دوزخ سے نجات نہیں ہوسکتی۔ مؤلف کہتا ہے کہ کرمانی کا یہ استدلال عجیب ہے، کیونکہ اوّل تو مومنین کا خواب کوئی حجت شرعی نہیں ہوسکتا۔ پھر ابولہب کے گھر والوں کا خواب جو کافر تھے کیونکر حجت ہوسکتا ہے۔ دوسرے اس استدلال کے لئے صحیح حدیث ابوطالب کی موجود تھی، وہ کافی تھی۔ ایک کافر کے خواب سے دلیل لینے کی کوئی حاجت نہ تھی، اور بعض عالموں نے اِس روایت سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی ہے اُن پر بھی یہی اعتراض ہوتا ہے اور اِسی لئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے مجلسِ میلاد کے جواز پر دوسری حدیثوں سے دلیل لی اور اِس خواب سے استدلال نہیں کیا)۔

حَيْدٌ یا حَيْدَانٌ یا مَحِيْدٌ یا حُيُوْدٌ یا حَيْدَةٌ یا حَيْدُوْدَةٌ۔ علیحدہ ہوجانا، جُھک جانا، عدول کرنا۔

تَحْيِيْدٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، ایک کونے میں رکھنا۔ جیسے مُحَايَدَةٌ اور حِيَادٌ ہے

فَطَارَ طَائِرٌ فَحَادَتْ۔ ایک پرندہ اُڑا (اُس کو دیکھ کر گھوڑا بِدکا اور) راہ سے الگ ہوگیا (مُڑ کر دوسری طرف چلا)۔

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ قُلْتُمْ حِيْدِيْ حَيَادِ[1]۔ جب لڑنے کا وقت آیا تو تم کہنے لگے حَيَادِ الگ ہوجا (یہ ایک مثل ہے زبانِ عرب میں اور خطاب آفت کی طرف کیا جاتا ہے، پھر ہر ایک موقع پر کہنے لگے۔ جب کسی شخص کو علیحدہ رہنے کی ترغیب دیتے ہیں جو نے کہا یہ عربوں کے اِس قول کی طرح ہے فِيْحِيْ فَيَاحِ۔ اے فیاح (جو ایک فارہ کا نام ہے) کشادہ ہوجا)

هِيَ الْجَحُوْدُ الْكَنُوْدُ الْحَيُوْدُ الْمَيُوْدُ (یہ حضرت علی رضہ نے دنیا کی مذمت میں فرمایا۔ یعنی دنیا انکار کرنے والی ناشکری علیحدہ ہوجانے والی حرکت کرنے والی ہے (کوئی اس مردود سے دل نہ لگائے، اِس کو ایک حال پر قرار نہیں آج اس کے پاس کل دوسرے کی گود میں جاکر بیٹھتی ہے)

فَحِدْتُ عَنْهُ فَاغْتَسَلْتُ۔ میں آپ سے علیحدہ ہوگیا، اور غسل کیا۔

حِمَارٌ حَيْدَانٌ۔ کلیل کرنے والا گدھا۔

وَحِيْدٌ مَالَهُ حِيْدٌ۔ وہ یگانہ روزگار ہے؛ اُس کا کوئی نظیر نہیں۔

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ كُنْتُمْ حَيْدَانِيْ۔ جب جنگ کا وقت آیا تو تم کلیل کرتے ہوئے بھاگے (لڑنے سے جان چُرائی)۔

اَلْحَائِدِيْنَ عَنْ دِيْنِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالیٰ کے دین سے الگ ہوجانے والے۔

مَالَكَ يَا وَحِيْدُ اَمِنَ الْمَوْتِ تَحِيْدُ۔ اے وحید! تجھ کو کیا ہوگیا ہے، موت سے بھاگتا ہے (قرآن میں ہے ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ وہاں بھی یہی معنی ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ اَحَادَ عَنْهُ فِي النَّارِ حَلْقَتَيْنِ۔ اللہ نے دوزخ میں اُس سے دو چیزوں کو دُور کیا (پاؤں میں بیڑیاں نہ پڑیں گی اور گلے میں طوق نہ ڈالا جائے گا)۔

حَيْدَرٌ۔ شیر۔

حَيْدَرَةٌ۔ شیر، ہلاکت

اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَحَيْدَرَةُ بَابُهَا۔ میں علم کا شہر ہوں اور حیدرہ (یعنی جناب علی مرتضیٰ رضہ) اس کا دروازہ ہیں (جو دروازے کی طرف سے آئے گا وہی شہر میں داخل ہوگا

[1] حضرت علی رضہ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

مطلب یہ کہ دین کا علم بغیر اتباع اور محبت اہلبیت کے حاصل نہیں ہو سکتا)۔

اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ اُمِّیْ حَیْدَرَہْ (یہ حضرت علیؓ کا رجز ہے، جو آپ نے جنگ خیبر میں مرحب یہودی کے مقابلہ پر پڑھا تھا۔ جب آپ پیدا ہوئے تھے تو آپ کی والدہ نے آپ کا نام حیدرہ یعنی شیر رکھا تھا) میں وہ ہوں کہ میرا نام میری ماں نے حیدرہ رکھا تھا (مطلب یہ ہے کہ میں ہی تیرا قاتل ہوں۔ چونکہ مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر اس کو ہلاک کر رہا ہے)

حَیْرٌ یا حَیْرَۃٌ یا حَیْرٌ یا حَیَرَانٌ۔ ایک چیز کو دیکھ کر بے ہوش ہونا، رستہ بھول جانا۔

تَحْیِیْرٌ۔ حیرت میں ڈالنا۔

تَحَیُّرٌ۔ حیران ہونا، گھومنا، جمع ہونا، بھر جانا، ایک جگہ ٹھہر جانا۔

فَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ۔ ایک مرد تو پریشان حیران ہے بائر اتباع ہے حائر کا۔ جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی۔

فَیَذْھَبُ حَیْرِیَّ دَھْرٍ یا حِیْرِیَّ دَھْرٍ یا حَیْرِیْ دَھْرٍ یا حَارِیَّ دَھْرٍ۔ جب تک دنیا رہے اس وقت تک اس کا اجر چلتا رہتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

لَا اٰتِیْہِ حَارِیَّ دَھْرٍ یا حِیَرَ دَھْرٍ۔ اب میں جب تک زمانہ کی مدت ہے اس کے پاس نہیں آؤں گا (یعنی کبھی نہیں آؤں گا)

تَحَارُ فِیْہِ الْقَطَا۔ وہاں قطا (جو ایک پرندہ ہے تیز پرواز والی) بھی حیران ہو جاتا ہے۔

فَیَجْعَلُ فِیْ مَحَارَۃٍ اَوْ سُکُرُّجَۃٍ۔ اس کو کسی سیپی یا اچار میں رکھیں۔

حَارَۃٌ۔ وہ محلہ جہاں مکانات ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔

حِیْرَۃٌ۔ مشہور شہر تھا کوفہ کے عقب میں (اس وقت تک ایک گاؤں کی حیثیت سے موجود ہے)

حِیْرَتَانِ۔ حیرہ اور کوفہ یہ تغلیب ہے۔ جیسے شمسان اور قمران یعنی چاند اور سورج کے لئے (نہایہ میں ہے کہ حیرہ ایک مشہور محلہ ہے نیشاپور میں)۔

حَائِرُ الْحُسَیْنِ۔ امام حسینؓ کے روضہ کا احاطہ۔

عَمِلَ لِاِبْرَاھِیْمَ حَیْرًا وَجَمَعَ فِیْہِ الْحَطَبَ۔ ابراہیمؑ کے لئے اس نے ایک احاطہ بنوایا اور اس میں جلانے کی لکڑیاں جمع کیں۔

حَدَّثَنِیْ قَبْلَ الْحَیْرَۃِ بِعَشْرِ سِنِیْنَ۔ بارہویں امام کے غائب ہونے سے دس برس پہلے اس نے مجھ سے بیان کیا حیرت امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا غائب ہونا۔

حَیْزُوْمٌ۔ سینہ، کمر۔ اس کی جمع حَیَازِیْمُ ہے (اور حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کا نام ہے

اُقْدُمْ حَیْزُوْمُ۔ ارے حیزوم آگے بڑھو۔

اُشْدُدْ حَیَازِیْمَکَ لِلْمَوْتِ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیْکَا
وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ اِذَا حَلَّ بِوَادِیْکَا

(یہ شعر حضرت علیؓ نے اس صبح کو پڑھا جس میں آپ شہید ہوئے) اپنی کمریں موت کے لئے باندھ لے (تیار ہو جا) کیونکہ موت ضرور آنے والی ہے اور جب موت تیرے مقام میں آن پڑے تو اضطراب نہ کر (اس لئے کہ اضطراب سے کوئی فائدہ نہیں موت رکنے والی نہیں تو دل کو مضبوط رکھنا اور راضی برضا رہنا چاہیے)۔

حَیْسٌ۔ ملانا، اور اس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو کھجور، گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔

اِنَّہٗ اَوْلَمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِہٖ بِحَیْسٍ۔ آپ نے ایک بیوی کا ولیمہ[5] حیس سے کیا (معلوم ہوا کہ ولیمہ میں گوشت کا ہونا ضروری نہیں، بلکہ ہر ایک نمکین اور شیریں کھانے پر ولیمہ ہو سکتا ہے)۔

[5] مجمع البحرین میں ان بیوی صاحبہ کا نام میمونہؓ تھا (اور مجھ کو یاد آتا ہے کہ وہ بیوی ام المومنین حضرت حفصہؓ تھیں۔ ۱۲ منہ

خَاصُوا حَيْصَةً - پھر انھوں نے حیص بنایا۔

لَا يُحِبُّنَا الْأَكْعُ وَلَا الْمَحْيُوسُ - ہم لوگوں سے یعنی اہلبیت سے؛ محبت نہ رکھے گا لوکمینہ، کم ذات ہوگا اور وہ جس کا باپ غلام اور ماں لونڈی ہو (مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کے مخالف اور دشمن وہی ہوں گے جو پاجی یا لونڈی اور غلام زادے ہیں)۔

حَيْشٌ - گھبرا یا گھبرا دینا۔ بدک کر بھاگنا۔

إِنَّ قَوْمًا أَسْلَمُوا فَقَدِمُوا إِلَى الْمَدِينَةِ بِلَحْمٍ فَتَحَيَّشَتْ أَنْفُسُ أَصْحَابِهِ مِنْهُ وَقَالُوا لَعَلَّهُمْ لَمْ يُسَمُّوا فَسَأَلُوهُ فَقَالَ سَمُّوا أَنْتُمْ وَكُلُوا - کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ میں گوشت لے کر آئے آپ کے اصحابؓ نے دل میں اس گوشت سے نفرت کی اور کہنے لگے، شاید انھوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو۔ آپؐ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ لو اور کھاؤ (کیونکہ مسلمان کے ساتھ یہی گمان رکھنا چاہیے کہ اس نے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوگا۔ اور تحقیقات کی ضرورت نہیں، اگر کچھ وہم دور کرنے کے لئے کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے۔ ایک روایت میں فَتَجَيَّشَتْ ہے جیم معجمہ سے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)

مَا هٰذَا الْحَيْشُ وَالْقِلُّ - (حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی زید سے کہا جب مرتد لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے وہ بلائے گئے) یہ اضطراب اور لرزہ کیسا؟ (یعنی گھبراتے کیوں ہو بے تامل لڑو)

إِنَّهُ دَخَلَ حَائِشَ نَخْلٍ - آنحضرت صلعم گنجان کھجور کے درختوں میں تشریف لے گئے (وہاں حاجت پوری کی)۔ صاحب مجمع البحار نے اس باب میں "الحایش" اور "حُشَّۃ" اور "اَلْحُشُّ" کا ذکر کیا ہے۔ یہ مسامحہ ہے کیونکہ ان کا مادہ حوش ہے۔

حَيْصٌ - عدول کرنا، ہٹ جانا، ایک کونے میں چلے جانا جیسے حَيْصَةٌ اور حُيُوصٌ اور مَحِيصٌ اور مَحَاصٌ اور حَيَصَانٌ ہے (مجمع البحار میں ہے کہ مخففار (حرکار جنگ) جب لڑائی میں ہٹ جا (پسپا ہو جائیں) تو ان کو حَاصُوا کہیں گے اور اگر فرار (دشمن کے) سے مقابلہ ہو) پسپا ہو جائیں: (تو) ان کو اِنْهَزَمُوا کہیں گے)

فَحَاصَ الْمُسْلِمُونَ حَيْصَةً - مسلمان پسپا ہو گئے: اُن کے پاؤں اکھڑ گئے (بھاگ نکلے) (ایک روایت میں فَجَاضُوا جَيْضَةً ہے۔ جیسے پہلے گزر چکا)۔

لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ حَاصَ الْمُسْلِمُونَ حَيْصَةً قَالُوا قُتِلَ مُحَمَّدٌ - جب احد کا دن ہوا تو مسلمان ایک بارگی بھاگ نکلے، کہنے لگے حضرت محمد صلعم شہید ہوئے (یہ خبر شیطان نے اڑادی تھی، آپ شہید نہیں ہوئے تھے، بلکہ زخم کھا کر ایک گڑھے میں گر گئے تھے آپؐ کے سر مبارک اور رخسار پر چوٹ آگئی تھی اور سامنے کے نیچے کے دانتوں میں سے داہنا دانت بھی شہید ہو گیا تھا جس کی وجہ سے خون جاری تھا)۔

فَحَاصَ النَّاسُ - لوگ جھجک پڑے یا بھاگ نکلے۔

حَيْصَةٌ مِنْ حَيْصَاتِ الْفِتَنِ - یہ فتنہ کی دوڑوں میں سے ایک دوڑ ہے (جو ہماری طرف آگئی)۔

هُوَ الْمَوْتُ نُحَايِصُهُ وَلَا بُدَّ مِنْهُ (مطرف بن عبد اللہ طاعون کے زمانہ میں نکل بھاگے، لوگوں نے ان سے کہا یہ کیا کرتے ہو، چونکہ طاعون سے ڈر کر بھاگنا منع ہے، انھوں نے کہا) طاعون کیا ہے موت ہے موت سے بھاگنے کے لئے حیلہ کرتے ہیں جس کے بغیر چارہ نہیں (ہر آدمی چاہتا ہے حتی المقدور موت سے بچا رہے۔

جَعَلْتُمْ عَلَيْهِ الْأَرْضَ حَيْصَ بَيْصَ - تم نے زمین کو اس پر حیص بیص کر دیا (یعنی اس کو فکر اور تردد میں ڈال دیا) عرب لوگ کہتے ہیں:

وَقَعَ فِي حَيْصَ بَيْصَ - وہ تردد (یعنی چہ کنم میں) پڑ گیا (بعض حَيْصٍ بَيْصٍ بعض حِيصٍ بِيصٍ بعض حِيصِ بِيصِ بھی کہتے ہیں یہ سب لغات آئے ہیں)۔

مَحِيصٌ - چھٹکارا، بھاگنے کی جگہ۔

حَيْصَاءُ - بے شرم عورت۔

حَيْضٌ - وہ خون جو جوان عورت کے رحم سے نکلتا ہے حالت صحت مزاج میں معمول کے موافق اگر غیر معمولی طور پر نکلے تو وہ

بیماری ہے، جس کو "استحاضہ" کہتے ہیں۔

حَائِضٌ اور حَائِضَةٌ۔ وہ عورت جس کو حیض آتا ہو جیسے مُرْضِعٌ اور مُرْضِعَةٌ۔ دودھ پلانے والی عورت اور طَالِقٌ اور طَالِقَةٌ۔ طلاق والی عورت۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَاضَتِ الْمَرْأَةُ تَحِيضُ حَيْضًا وَمَحِيضًا۔ عورت کو حیض آگیا۔

لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ۔ جو عورت جوان ہو جائے (حیض کی عمر کو پہنچ جائے) اب اس کی نماز بغیر سر بندھن کے (دوپٹہ کے) درست نہیں۔

حَائِضٌ کی جمع حُيَّضٌ اور حَوَائِضُ ہے۔

تَحَيَّضِي فِي عِلْمِ اللّٰهِ سِتًّا اَوْ سَبْعًا۔ اللہ جانتا ہے یا اللہ نے تجھ کو بتلایا تو ایسا کر کہ چھ دن یا سات دن حیض کے سمجھ لے (اکثر عورتوں میں حیض کی مدت یہی ہوتی ہے)۔

اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑی ہے۔

حِيضَةٌ بہ کسرۂ حا اسم مصدر ہے اور حَيْضَةٌ کے معنی ایک بار حیض آنا (یعنی حیض کی ایک باری)۔

لَيْتَنِي كُنْتُ حِيضَةً مُلْقَاةً (حضرت عائشہؓ نے فرمایا) کاش میں (آدمی نہ ہوتی) حیض کا ایک لتہ ہوتی جو پھینک دیا جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ حِيضَةٌ اور مَحِيضَةٌ حیض کا لتہ۔ اس کی جمع مَحَائِضُ ہے۔)

تُلْقٰى فِيهَا الْمَحَائِضُ۔ بضاعہ کے کنوئیں میں حیض کے لتے ڈالے جاتے ہیں۔

اِنَّ فُلَانَةَ اسْتُحِيضَتْ۔ فلاں عورت کو استحاضہ ہو گیا۔

اِنِّي امْرَأَةٌ اُسْتَحَاضُ۔ میں ایک عورت ہوں، جس کو استحاضہ کی بیماری ہے (صاحب مجمع البحار سے مسامحہ ہوا، انھوں نے حوض کو اس باب میں لکھا، حالانکہ حوض اجوف واوی ہے وہ دوسرے باب سے ہے اور حیض اجوف یائی ہے)۔

فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا۔ حیض کی شدت کی حالت میں۔

تُصِيبُهُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ۔ اس کو حیض کا خون لگ جائے۔

اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ (بعضوں نے اس کو بہ فتحہ حا بھی پڑھا ہے۔ طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ) تیرا ہاتھ نجس نہیں ہے، یا تیرا حیض تیرے اختیار میں نہیں ہے۔

اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ۔ یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے (ایک روایت میں بِالْحِيضَةِ ہے بہ کسرۂ حا)۔

يُخْرِجُوْنَ الْحُيَّضَ مِنَ الْبُيُوْتِ۔ یہودی لوگ حائضہ عورتوں کو (حیض آتے وقت) گھروں سے نکال دیتے (کرمانی نے کہا جانوروں کو بھی حیض آتا ہے، جیسے بجو، چمگادڑ، خرگوش، گھنیا، اونٹنی کو) (میں کہتا ہوں ایک امامیہ مذہب والے کہنے لگے کہ خرگوش حرام ہے چونکہ اس کو حیض آتا ہے، وہاں انجانی نامی ایک سنی بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے کہا حیض تو بکری کو بھی آتا ہے اور اگر حیض نجاست کی وجہ سے حرمت کی علت ہو تو پاخانہ یا پیشاب بھی جو جانور کرے وہ بھی حرام ہونا چاہئے اور یہ کہ جب وہ جانور حیض سے پاک ہو اس حالت میں کیوں حرام ہو)

فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي (بہ کسرۂ حا یہی مشہور ہے اس روایت میں اور بہ فتحۂ حا بھی ہو سکتا ہے)

ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ (آنحضرتؐ نے عید کے دن سب عورتوں کو نکلنے اور عیدگاہ میں جانے کا حکم دیا یہاں تک کہ) پردے والیوں اور حیض والیوں کو بھی (حیض والیاں نماز میں شریک نہ ہوں لیکن دعا میں شریک ہوں اور مسلمانوں کی جماعت کو بڑھائیں)۔

ثَلٰثُ حِيَضٍ۔ بہ کسرۂ حا اور فتحۂ یا حیض کی جمع ہے۔

فَاِذَا اَقْبَلَ حَيْضُكِ يَا حِيضُكِ۔ جب تیرا حیض آئے (ایسے ہی دوسری روایت میں فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ یعنی

ے حیض کے دن آجائیں۔

یُلْقٰی فِیْھَا الْحِیَضُ وَ النَّتْنُ ۔ بضاعہ کے کنویں میں حیض
کے لتے اور بدبودار گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں (یہ تو نہ تھا کہ کنواں
کے نشیب میں بہاؤ کی جانب واقع تھا، لوگ اس کے پاس
تے پھر یہ چیزیں بہہ کر اُس میں چلی جاتیں)۔

اِتَّقِی الْحِیْضَۃَ ۔ حیض سے بچ (یعنی حیض کی حالت میں
صحبت نہ کر)۔

رَفَعَتْھَا حَیْضَتُھَا فَاِنَّھَا تَنْتَظِرُ تِسْعَۃَ اَشْھُرٍ
جس عورت کا حیض بند ہو جائے وہ نو مہینے عدت کرے (نو مہینے
تک ٹھہری رہے، کیونکہ اس مدت میں یا تو یہ سبب پیدائش اولاد
ختم ہو جائے گی یا عدم پیدائش اولاد کی صورت میں یہ
ن ہو جائے گا کہ حیض بیماری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے ایسی
حالت میں تین مہینے بجائے تین حیض کے ہیں)

اَقَلُّ الْحَیْضِ لِلْجَارِیَۃِ الْبِکْرِ وَ الثَّیِّبِ ثَلٰثٌ
وَ اَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ عَشَرَۃُ اَیَّامٍ فَاِذَا زَادَ فَھِیَ
مُسْتَحَاضَۃٌ ۔ کنواری یا شوہر دیدہ عورت کے حیض کا زمانہ
کم سے کم تین دن ہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اس سے
زیادہ اگر خون آئے تو وہ مستحاضہ ہے (یعنی اس کو استحاضہ کی
بیماری ہے) (یہ حدیث کئی صحابہ رض سے مروی ہے۔ لیکن سب
طرق ضعیف ہیں کوئی بھی حجت لینے کے لائق نہیں)۔

وَ عِدَّتُھَا حَیْضَتَانِ ۔ لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔

لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّ لَا جُنُبٍ ۔ میں حائض
اور جنب کے واسطے مسجد میں آنا جائز نہیں رکھتا۔

لَا یَقْرَءُ الْحَائِضُ وَ لَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ
الْقُرْاٰنِ ۔ حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

حَیْعَلَۃٌ ۔ حیّ علی الصلوٰۃ یا حیّ علی الفلاح کہنا۔

حَیْعَلَتَیْنِ ۔ یہی دونوں کلمے۔

حَیْفٌ ۔ ظلم کرنا۔

تَحَیُّفٌ ۔ کم کرنا۔

حَائِفٌ ۔ ظالم۔ اس کی جمع حَافَۃٌ اور حُیَّفٌ ہے۔

حَتّٰی لَا یَطْمَعَ شَرِیْفٌ فِیْ حَیْفِکَ ۔ کوئی شریف
تجھ سے رعایت کی طمع نہ کرے (یعنی اپنی شرافت کی وجہ سے
وہ یہ نہ چاہے کہ تو اُس کی جانب داری کرے گا اور پھر وہ اس
وجہ سے ظلم پر کمربستہ ہو)۔

اِنَّا مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَشْھَدُ عَلٰی حَیْفٍ ۔ ہم
پیغمبر لوگ ظلم کے اوپر گواہ نہیں بنتے (مثلاً کوئی ایک لڑکے کو
وہ مال دے جو دوسرے لڑکوں کو نہ دے یا خلافِ سنت نکاح
کرے یا طلاق دے یا سود کا معاملہ کرے)۔

اَلْحَیْفُ فِی الْوَصِیَّۃِ مِنَ الْکَبَائِرِ ۔ وصیت
میں بے اعتدالی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے (مثلاً ایسی وصیت
جس سے وارثوں کی حق تلفی ہو)۔

حَیْقٌ یا حُیُوْقٌ یا حَیَقَانٌ ۔ گھیر لینا، لازم ہونا، اترنا۔

اَخْرَجَنِیْ مَا اَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ یا حَیْقِ
الْجُوْعِ ۔ مجھ کو بھوک کی ضرورت نے باہر نکالا۔

تَخَوَّفُ مِنَ السَّاعَۃِ الَّتِیْ مَنْ سَارَ فِیْھَا حَاقَ
بِہِ الضُّرُّ ۔ اُس ساعت سے ڈرو جس میں اگر کوئی سفر کرے
تو اس کو نقصان پہنچتا ہے۔

حَیْکٌ ۔ ملنا، تبختر، چبھنا، اثر کرنا، کاٹنا، کھٹکنا۔

اَلْاِثْمُ مَا حَاکَ فِیْ نَفْسِکَ ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے
دل میں کھٹکے (چبھے، آدمی کو برا معلوم ہو، دل میں رنج اور
افسوس پیدا کرے) اہل عرب کہتے ہیں:

مَا یَحِیْکُ کَلَامُکَ فِیْہِ ۔ تیری بات اس پر اثر نہیں
کرتی۔

فَمَا حِیَاکُھُمْ یا حِیَاکَتُکُمْ ھٰذِہٖ ۔ یہ تمہارا اٹکنا

رَجُلٌ حَیَّاکٌ ۔ بڑا اٹکنے والا، اترا کر چلنے والا ہے۔

حِیَاکَۃٌ حَوْکٌ سے بھی آیا ہے، جس کے معنی بننا۔

حَائِکٌ ۔ جولاہا (اس کی جمع حَاکَۃٌ اور حَوَکَۃٌ)

ذُکِرَ الْحَائِکُ عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ وَ اِنَّہٗ مَلْعُوْنٌ

فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الَّذِیْ يَحُوْكُ الْكَذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ امام ابو عبداللہ کے پاس جولاہے کا ذکر آیا، کسی نے کہا وہ ملعون ہے، آپ نے فرمایا، جولاہا ملعون نہیں ہے بلکہ حائک جو ملعون ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بنے (افترا کرے)۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ اَكْفَاءٌ لِبَعْضٍ اِلَّا الْحَائِكَ وَالْحَجَّامَ۔ مسلمان سب ایک دوسرے کے جوڑ ہیں (ہر مسلمان شریف ہے اور مسلمان عورت کا کفو ہے) مگر جولاہا اور پچھنے لگانے والا۔

حَيْلٌ۔ قوت اور طاقت۔ بمعنی حَوْلٌ ہے۔

حُيُوْلٌ۔ تغیر۔

حَالَتِ الْفَرَسُ۔ گھوڑی نر کی طلب گار ہوئی۔

اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْحَيْلِ الشَّدِيْدِ۔ اے خداوند! قوت والے۔

فَصَلّٰى كُلٌّ مِّنَّا حِيَالَهٗ۔ ہر شخص نے اپنے منہ کے سامنے نماز پڑھ لی۔

حَيْلِ حَيْلِ۔ بکری کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

كَانَ فِرَاشِیْ حِيَالَ مُصَلَّى النَّبِیِّ صلعم۔ میرا بچھونا آنحضرتؐ کی جائے نماز کے بازو تھا (صاحب مجمع البحار نے مسامحہ کیا جو اس باب میں حَالَ اور يَحْتَالُ کو ذکر کیا وہ اجوف واوی ہے، حَوْلٌ سے، جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے)۔

لَاحَيْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ایک لغت ہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ میں۔

حَيْنٌ۔ وقت نزدیک آنا۔ (جیسے حَيْنُوْنَةٌ ہے)

اذان کی حدیث میں ہے:

كَانُوْا يَتَحَيَّنُوْنَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ۔ لوگ نماز کا وقت (اندازے سے) معلوم کر لیتے (اس وقت اذان کا دستور نہ ہوا تھا)۔

حَانَتِ الصَّلٰوةُ۔ نماز کا وقت آپہنچا۔

عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ۔ لوگوں میں پھوٹ کے وقت (ایک روایت میں خَيْرِ فِرْقَةٍ ہے، یعنی بہتر گروہ پر)۔

لَا تَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَهَا طُلُوْعَ آفتاب کے قریب نماز کا وقت (مقرر) نہ کرو۔ یا نماز کے لئے سورج نکلنے کا انتظار نہ کرو۔

تَحَيَّنُوْا نُوْقَكُمْ۔ اپنی اونٹنیوں کے دودھ دوہنے کا وقت ٹھہرالو (ہر روز ایک بار اسی وقت پر دوہا کرو)۔

كُنَّا نَتَحَيَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ۔ ہم سورج ڈھلنے کے منتظر رہتے (یعنی کنکریاں مارنے کے لئے)۔

هٰذَا حِيْنُ الْمَنْزِلِ۔ یہ اترنے کا وقت ہے (ایک روایت میں خَيْرُ الْمَنْزِلِ ہے، یعنی یہ اترنے کا اچھا مقام ہے)۔

حَيَّنَهٗ تَحْيِيْنًا۔ اس کا وقت مقرر کیا، یا اس کی ہلاکت کا ارادہ کیا (اس صورت میں یہ حَيْنٌ سے ماخوذ ہوگا۔ بمعنی ہلاکت اور موت کا وقت) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِذَا حَانَ الْحَيْنُ حَارَتِ الْعَيْنُ۔ جب موت کا وقت آجاتا ہے تو آنکھ حیران ہو جاتی ہے۔

حَائِنَةٌ۔ آفت اور مصیبت۔

حَانَةٌ۔ شراب خانہ۔ (حَانَاتٌ اس کی جمع ہے)۔

حَيٰوةٌ۔ زندگی (جیسے مَحْيَا)۔

حَيَاءٌ۔ شرم۔

اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ حیاء ایمان کا ایک جزء ہے (کیونکہ ایمان کے دو حصے ہیں۔ اوامر بجا لانا اور نواہی سے باز رہنا، حیاء اور شرم بھی آدمی کو نواہی سے باز رکھتی ہے، اس لئے ایمان کا ایک جزء ہوئی)۔

يَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَيَاءِ۔ اپنے بھائی کو حیاء کے باب میں نصیحت کر رہا تھا (اس کو حیاء اور شرم بہت تھی یہ نصیحت کرتا تھا کہ اس قدر حیاء مت کیا کر)۔

اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔ حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

فَاِنَّ الْحَيَاءَ لَا يَاْتِیْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔ حیاء سے بھلائی ہی پیدا ہوگی (اور نیک بات سے باز رہنا حیاء نہیں ہے بلکہ عجز ہے۔ عمران بن حصین صحابی اس پر خفا ہوئے کہ وہ تو حدیث شریف بیان کر رہے تھے دوسرا شخص لگا حکیموں کا قول بیان

حکیموں کا قول کوئی حجت نہیں ہے ، اسی طرح مجتہدوں یا ... کا قول. حدیث کے مقابلے میں کسی مجتہد کا قول لانا مناسب ... اگر صحابۂ کرام سُنتے تو ایسا ہی غصہ کرتے جیسے عمرانؓ نے کیا)۔
اِنَّكَ لَتَسْتَحْيِيْ یا لَتَسْتَحِيْ (دو یاؤں سے یا ایک ...) یعنی تو شرم کرتا ہے۔
اِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (اگلے پیغمبروں ... کلام اترا تھا، اس میں سے یہ فقرہ اب تک لوگوں میں باقی ...) جب تو بے شرم ہو جائے تو جو جی چاہے کر۔ (یہ امر تہدید ... توبیخ کے لئے ہے ، جیسے کہتے ہیں جب تجھے خدا کا ڈر ہی ... تو پھر جو جی چاہے کر۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے ... کام کا کرنا موجب شرم نہ ہو مثلاً وہ اچھا کام ہو تو اُس کو ... کر اور جاہلوں کی ملامت سے مت ڈر۔ مثلاً بیوہ کا ... کرنا ، جوتوں سمیت نماز پڑھنا ، دو نمازوں کو جمع کرنا ، ... سودا خود اُٹھا کر لے آنا ، اپنا جوتا یا کپڑا خود سی لینا ، ... کپڑا پہننا ، حدیث شریف پر عمل کرنا : مجتہدین کا جو کلام ... کے خلاف ثابت ہو اس کو ترک کرنا اور پائتابہ یا عمامہ پہ ... لینا)۔

حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ۔ ہمارا پروردگار بڑی شرم والا پردہ پوش ہے (... ایسا ہی ہونا چاہیے کسی مسلمان کی پردہ دری نہ کرنا چاہیے)۔
اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ (چار ... پیغمبروں کی سنت ہیں اور ان میں سے حیا یعنی شرم کا بھی ... اور خوشبو لگانا (معطر رہنا ، بعضوں نے حِنّا روایت ... یعنی مہندی لگانا۔ طیبی نے کہا ، شاید یہ تصحیف ہے ... مردوں کو ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا حرام ہے۔ البتہ ... میں مہندی کا خضاب کرنا مسنون ہے ، مگر یہ اگلے پیغمبروں ... تھا)۔

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ۔ میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے ... (یعنی زندگی میں جو اعمالِ خیر کروں وہ بھی خالص خدا ... اللہ کی کے لئے اور مروں بھی ایمان اور توحید پر)۔

اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ (یہ آنحضرتؐ نے انصار سے فرمایا) زندگی بھی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے مرنے کے ساتھ ہے (یعنی زندگی اور موت کسی حال میں تم سے جدا نہ ہوں گا۔ جب تک زندہ ہوں تمہارے ہی شہر میں رہوں گا اور مروں گا بھی تو تمہارے شہر میں)۔
وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى۔ دوسرے نے شرم کی (آنحضرتؐ سے یا لوگوں سے یا مجلس سے اُٹھ کر چلے جانے سے)
لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ۔ جو شخص علم حاصل کرنے میں شرم کرے ، اُس کو کبھی علم حاصل نہ ہوگا (کیونکہ وہ بیوقوف ہے ، شرم بُرے کام میں کرنا چاہیے نہ کہ تحصیل علم میں ، ہر ایک شخص کو خواہ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ یا کمسن یا کافر یا فاسق ہو اگر ایسی ایک بات معلوم ہو جو ہم کو معلوم نہیں ہے ، تو بلا تامل اُس کے شاگرد بن کر ہم کو وہ حاصل کرنا چاہیے)۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ۔ سچی بات میں اللہ تعالیٰ شرم نہیں کرتا (یعنی اُس میں شرم کرنے کا اُس نے حکم نہیں دیا)۔
ثُمَّ يُحَيّٰى اَوْ يُخَيَّرُ۔ پھر اُس کو سلام کر کے رخصت کیا جائے یا اختیار دیا جائے۔
مَنْ اَحْيٰى مَوَاتًا فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ جو شخص کسی بنجر زمین کو (جو کسی کی ملک نہ ہو) آباد کرے ، تو وہ (رعیت) اُس کا زیادہ حق دار ہے۔
اَحْيُوْا مَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ۔ مغرب اور عشاء کے درمیان عبادت کرتے رہو یا جاگتے رہو (ایسا نہ ہو کہ عشاء کی نماز فوت ہو جائے)۔
شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ۔ اپنا تہبند مضبوط باندھتے اور شب بیداری کرتے۔
يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ۔ آپ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج تیز ہوتا (صاف سپید اس میں زردی نہ آئی ہوتی)۔

حَیَّاکَ اللہُ وَبَیَّاکَ (فرشتوں نے حضرت آدم سے کہا) اللہ تعالیٰ تم کو زندہ اور سلامت رکھے (یا خوش و خرم رکھے یا تم پر سلامتی رکھے)۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ۔ ساری کورنشیں اور آداب اللہ ہی کے لئے ہیں (یعنی تمام انواع تعظیم)۔

تَمَامُ تَحِیَّاتِکُمُ الْمُصَافَحَۃُ۔ تمہاری تحیت کا کمال مصافحہ ہے (بس مصافحہ سے بڑھ کر اور کوئی کام نہ کرنا چاہئے مثلاً معانقہ یا بوسہ وغیرہ)

حَیَّاہُ اللہُ۔ اللہ اس کو زندہ یا خوش و خرم رکھے۔

اَسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا وَحَیًّا رَبِیْعًا۔ ہم پر ایسا پانی برسا جو ہماری تکلیف رفع کرے اور ایسی بارش جس سے ارزانی ہو جائے

یُصَبُّ عَلَیْہِمْ مَاءُ الْحَیَا۔ ان دوزخیوں پر زندگی کا پانی بہایا جائے گا (مشہور روایت مَاءُ الْحَیٰوۃِ ہے)

فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَہْرِ الْحَیَا یا فِیْ نَہْرِ الْحَیٰوۃِ۔ وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے۔

عَیْنُ الْحَیٰوۃِ۔ آب حیات جس سے مردہ زندہ ہو جاتا ہے وہ حضرت یوشع ع کی مچھلی وہی پانی پڑنے سے زندہ ہو گئی تھی، کہتے ہیں یہ پانی ظلمات میں ہے، جہاں سکندر نے جانے کا قصد کیا تھا اور خضر ان کے رہنما تھے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے،

"خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را"

مگر یہ سب قصے اور کہانیاں ہیں، جن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، اور خود خضر کی نسبت ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ مر گئے واللہ اعلم۔)

اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ۔ زندہ کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

لَا آکُلُ السَّمِیْنَ حَتّٰی یَحْیَا النَّاسُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُحْیَوْنَ (یہ حضرت عمر رض نے کہا) میں تو فربہ گوشت (چربیدار) اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک لوگوں پر خوب بارش نہ ہو یا وہ زندہ نہ ہو جائیں (یعنی آباد اور خوش و خرم سبحان اللہ

خلیفہ ہو تو ایسا ہو، ایسے خلیفہ اور حاکم کو فوج کی کیا ضرورت ہے ساری رعیت اس کی فوج ہے)۔

کَرِہَ مِنَ الشَّاۃِ سَبْعًا اَلدَّمَ وَالْمَرَارَۃَ وَالْحَیَاءَ وَالْغُدَّۃَ وَالذَّکَرَ وَالْاُنْثَیَیْنِ وَالْمَثَانَۃَ۔ بکری میں سات چیزوں کو آپ نے مکروہ سمجھا (ان کا کھانا اچھا نہیں) خون اور پتہ (جس میں صفرا جمع رہتا ہے) اور فرج اور غدود اور ذکر اور خصیے اور مثانہ۔

فَدَنَوْتُ مِنْہُ لِاَرْکَبَہٗ فَاَنْکَرَنِیْ فَتَحَیَّا مِنِّیْ (آنحضرت ص نے معراج کی حدیث میں فرمایا) میں براق کے نزدیک گیا اس پر سوار ہونے کے لئے تو اس نے مجھ کو نیا اور اجنبی پا کر مجھ سے شرم کی (یعنی جھجکا)۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ نماز کی طرف آؤ اور کامیابی کی طرف آؤ۔ یا نماز کی طرف جلدی آؤ اور کامیابی جلد حاصل کرو۔

وَاِذَا ذُکِرَ الصّٰلِحُوْنَ فَحَیَّ ہَلًا بِعُمَرَ۔ جب اچھے اور نیک لوگوں کا تذکرہ آئے تو پہلے حضرت عمر رض سے پہل کرو (آپ نیکوں کے سردار تھے، دنیا میں کوئی نیکی اس سے زیادہ نفس پر شاق نہیں ہے کہ اپنے اور اپنے عزیزوں کا کچھ خیال نہ کرے اور غیروں کی راحت رسانی اور آرام دہی مقدم رکھے اپنے اور پرائے سب کے مقابل حق بات کہے۔ یہ صفت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں بدرجۂ کمال موجود تھی)۔ یہ کلمہ حَیَّ اور ھَلَا دو کلموں سے مرکب ہے۔ حَیَّ کے معنی "آ" اور ھَلًا یا ھَلَا "جلدی کر"۔

سَمِعْتُ الْحَیَّ یَتَحَدَّثُوْنَ۔ میں نے اپنے قبیلے سے سنا: وہ باتیں کر رہے ہیں (اب عرب کے لوگ حَیَّ حَیَّ اس موقعہ پر کہتے ہیں جب کوئی کام شروع کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً کھانا سامنے رکھا ہو تو کہتے ہیں، حَیَّ حَیَّ یعنی کھانا شروع کرو!)

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُسْاَلُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی عَنْ حَیَّۃِ اَہْلِہٖ۔ آدمی سے اس کے سب گھر والوں کی پرسش ہوگی

یہاں تک کہ جو جانور زندہ اُس کے گھر میں ہے (مثلاً گائے، بکری، گھوڑا، گدھا، بلی، طوطا وغیرہ) ان کی بھی پرسش ہوگی (کہ تونے اس کے کھانے پینے کی خبر رکھی یا نہیں؟)۔

اللہ تعالٰے کا ایک نام حَیٌّ بھی ہے، یعنی زندہ، اور قَیُّومٌ سب کو سنبھالنے والا۔

خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيٰوتِكَ لِمَوْتِكَ ۔ اپنی صحت میں بیماری کے لئے سامان کر اور زندگی میں موت کے لئے (موت کے بعد پھر کوئی کام نہیں آئے گا، لہٰذا جو کچھ توشۂ آخرت کے لئے درکار ہے وہ اپنی زندگی ہی میں جمع کر لے)

اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا حَتّٰى يَضَعَ فِيْهِمَا خَيْرًا ۔ اللہ تعالٰے بڑا شرم کرنے والا، کرم کرنے والا ہے۔ اُس کو شرم آتی ہے جب بندہ اُس کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور وہ اُن کو خالی پھیر دے، جب تک اُن میں کچھ بھلائی نہ رکھے۔ (مطلب یہ ہے کہ مومن کا اپنے پروردگار کے سامنے ہاتھ پھیلانا خالی نہیں جاتا یا تو دنیا ہی میں مُراد پوری ہوتی ہے یا پھر آخرت میں اُس کا اجر ملے گا)۔

اِذَا ذُكِرَ الصّٰلِحُوْنَ فَحَيَّ هَلًا بِعَلِيٍّ جب نیکوں کا ذکر آئے تو پہلے حضرت علی رض کا ذکر کرو (آپ تمام اولیاء کے سردار تھے، چنانچہ آپ کو شاہ ولایت کہتے ہیں)۔

یَحْيٰی (علیہ السلام) مشہور پیغمبر ہیں، وہ حضرت عیسیٰ ع کے خالہ زاد بھائی تھے۔

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
21-2-2011

